سمجھتے۔

انسان دُنیا کی ظاہری حالت پر نظر کرتا ہے۔ آخرت سے بے خبر رہتا ہے۔
کیا لوگ اتنا بھی نہیں سوچتے کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین اور اُن کے درمیان جتنی چیزیں ہیں سب کو ایک وقتِ معین تک مصلحتہً پیدا کیا ہے۔ پھر (افسوس کا مقام ہے کہ) بہت لوگ قیامت کا انکار کرتے ہیں۔
کیا کفار (عرب) نے سیر نہیں کی کہ دیکھتے کہ اگلے لوگ جو اِن سے ہر اک بات میں بڑھ کر تھے اپنے ہی اعمالِ بد کی بدولت ہلاک ہوئے۔ کیونکہ انہوں نے قیامت کو اور پیغمبروں کی باتوں کو نہ مانا بلکہ اُن کو جھٹلاتے رہے (پس کفارِ عرب بھی اگر اپنی حالت درست نہ کرینگے اور پیغمبر صلعم کی باتوں کو نہ مانیں گے اور قیامت کو جھٹلائیں گے تو اُن کی بھی ہلاکت اسی طرح ہوگی)۔
(گذشتہ قومیں جو ہلاک ہوئیں) اُن پر اللہ نے ظلم نہیں کیا۔ بلکہ اُنہوں نے اپنے اوپر آپ ظلم کیا (یعنی اللہ کسی پر ظلم نہیں کرتا جب تک وہ خود ہی اپنے اوپر ظلم نہ کرے۔ لوگوں کو اپنے اعمالِ بد کے سبب سے نقصان پہنچتا ہے اِس میں اللہ پر کوئی الزام نہیں)۔
جو آخرت کو نہیں مانتے اور خدا کی آیتوں کو جھٹلاتے اور اُن کی ہنسی اُڑاتے ہیں وہ اپنا ہی بُرا کرتے ہیں اور اُن کا انجام بُرا ہے۔
اللہ زبردست۔ رحم والا ہے۔

{**نتائج:** پیشین گوئی سے جو دربارہ فتح روم کے ہے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ قرآن کتابِ الٰہی اور پیغمبر صلعم رسولِ برحق ہیں۔ آخرت کے لئے توشہ بناؤ۔ سب کو موت کو مزہ چکھنا ہے۔ عملِ بد کے سبب سے مصیبت اور عذاب نازل ہوتا ہے۔ وقوعِ قیامت کو سچ جانو۔ قرآن اور کتبِ الٰہی پر ایمان لاؤ۔ رسول کا کہا مانو۔ }

۲ {**خلاصہ:**- (۱) پیدائشِ مخلوق اور احیاے موتیٰ۔ (۲) حشر میں گنہگاروں کی مایوسی اور مشرکوں کی بےکسی و بےبسی۔ (۳) قیامت میں الگ الگ گروہ ہونگے (۴) مومنِ نیکوکار کو وعدۂ جنت۔ (۵) کافروں کو عذاب۔ (۶) اوقاتِ تسبیح و تقدیس یا نماز . . . . }

مطالب :- اللہ ہی (مخلوق کو) از سرِ نو پیدا کرتا ہے۔ وہی زندوں کو مُردے سے اور مُردوں کو زندے سے نکالتا ہے۔ وہی زمین کو مرے پیچھے زندہ (و شاداب) کرتا ہے۔ پھر وہی دوسری بار پیدا کریگا۔ اور (قیامت میں) سب کو مُردے سے زندہ کرے گا۔ اُسی کے حضور میں سب حاضر ہونگے۔ (یہ اُن کا جواب ہے جو مُردے کے زندہ ہونے پر تعجب کرتے ہیں)۔

قیامت میں گنہگار نا اُمید ہو جائینگے اور مشرکین کے معبودمیں سے اُن کا کوئی شفیع نہ ہوگا اور اُن کے معبود اُن سے پھر جائیں گے۔

قیامت میں (مومن و کافر کے گروہ) الگ الگ ہونگے۔

مومنِ نیکوکار بہشت میں آرام کرینگے۔

قیامت میں کفّار کو اور آیاتِ الٰہی اور قیامت کے تکذیب کرنے والوں کو عذاب ہوگا۔

(مسلمانو!) ان وقتوں میں اللہ کی تسبیح و تقدیس کیا کرو (یا نماز پڑھا کرو):- صبح (نمازِ فجر)۔ شام (نمازِ مغرب وعشا)۔ تیسرے پہر (نمازِ عصر)۔ دوپہر (نمازِ ظہر)۔

{نتائج :- قیامت کو مانو۔ مومنِ نیکوکار بنو۔ نماز پڑھا کرو۔ . . . . }

۳ {خلاصہ :- (۱) قدرت اور مالکیتِ باری تعالیٰ۔ (۲) دلیلِ احیائے موتیٰ (۳) قدرتِ الٰہی کی نشانی۔ (۴) سب کے سب تابع اللہ کے ہیں۔ (۵) اوصافِ اللہ تعالیٰ . . . . }

مطالب :- لوگو! (اللہ تعالیٰ اپنی قدرتِ کاملہ کی چند نشانیوں کو بیان کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ) اُس کی قدرتوں میں سے یہ بھی چند نشانیاں ہیں کہ اُس نے تم کو مٹی سے پیدا کر کے دُنیا میں پھیلایا۔ اور تمہاری جنس سے عورتیں پیدا کیں۔ میاں بیوی میں ایک خاص محبّت عطا کی۔ مختلف زبان اور رنگ بنایا۔ رات کو آرام کے لئے اور دن کو کمانے کے لئے بنایا۔ ڈرانے اور لالچ دلانے کے لئے بجلی چمکاتا ہے پانی برساتا ہے۔ پھر پانی سے مری زمین کو تر و تازہ کرتا ہے۔ آسمان زمین کو پیدا کیا اور قائم رکھتا ہے۔ پھر (یونہی قیامت میں) یکبارگی تم سب (زندہ کئے جاؤ گے

اور) قبروں سے نکل آؤگے۔ اور اُس کے نزدیک یہ کام آسان ہے۔ پس آسمان و زمین میں اُس کے مانند کوئی بھی نہیں۔
اُن سب (قدرتوں میں) دھیان کرنے والے سننے والے عقل رکھنے والے اور جہان والوں کے لئے نشانیاں ہیں۔
آسمان و زمین کی چیزیں اُسی کی ہیں۔ اور سب کے سب اُسی کے تابع ہیں۔
اللہ کی شان بلند ہے۔ وہ زبردست حکمت والا ہے۔
{**نتائج**:۔ میاں بیوی میں محبّت ہونی چاہیئے۔ رات کو آرام کرنا چاہیئے۔ قدرتِ خداوندی میں غور و فکر کرنے سے غفلت دور ہوتی ہے اور دل کی آنکھیں روشن ہوتی ہیں۔ دن کو روزی تلاش کرنی چاہیئے۔ قیامت میں اُٹھنے کو سچ مانو۔ اللہ کے فرمانبردار بندے بنے رہو۔ روزی کی تلاش ضروریاتِ زندگی سے ہے۔ . . . }
۴ {**خلاصہ**:۔ (۱) تمثیل اِس کی کہ اللہ کا کوئی شریک نہیں۔ (۲) مشرک خواہشِ نفسانی کی پیروی کرتے ہیں۔ (۳) گمراہِ ازلی کو ہدایت و مدد نہیں۔ (۴) حکم کہ اسلام کو اختیار کئے رہو اور اس پر ثابت قدم رہو۔ (۵) اللہ کا دین کبھی نہیں بدلتا۔ (۶) حکم رجوع الی اللہ و تقویٰ۔ اداے نماز۔ ممانعتِ شرک اور مذمّتِ ترکِ نماز۔ (۷) مذمتِ انسان کہ مصیبت میں روتا ہے اور نا اُمید ہوجاتا ہے اور بعد راحت کے شکر بالائے طاق کر دیتا ہے۔ (۸) دُنیاوی فائدے چند روزہ ہیں۔ (۹) قیامت میں اعمال کا نتیجہ ملے گا۔ (۱۰) شکایت کہ تھوڑی بہبودی پر انسان خوش ہوجاتا ہے اور دُکھ پر آس توڑ دیتا ہے۔ (۱۱) فراخی و تنگی اللہ کے اختیار میں ہے۔ (۱۲) حکم اداے حق العباد۔ (۱۳) طالبِ رضائے الٰہی کو فلاح۔ (۱۴) سود میں بڑھتی نہیں۔ (۱۵) زکوٰۃ میں دونا نفع۔ (۱۶) اوصافِ اللہ تعالیٰ۔ . . . }
مطالب:۔ خدا کا کوئی شریک ہو نہیں سکتا۔ خدا اپنی مخلوقات کو اپنا شریک کیونکر کرسکتا ہے۔ یہ موٹی بات ہے اور مثالاً فرماتا ہے کہ مالک اپنی لونڈی غلاموں کو اپنی برابری کرنے نہیں دیتا تو اللہ تعالیٰ اپنی بنائی چیزوں کو اپنا مقابل کیونکر کرسکتا ہے۔ اور وہ سب اس کے ہم پلہ اور شریک کیونکر ہوسکتے ہیں۔

مشرک بے جانے بوجھے اپنی (نفسانی) خواہشوں پر چلتے ہیں۔
جس کو اللہ گمراہ کرے اُس کو نہ کوئی ہدایت کرسکتا ہے اور نہ اُس کا کوئی حامی و مددگار ہوسکتا۔
اے پیغمبر! تم دینِ اسلام کی طرف یکسو ہو کر اختیار کرو (اور شرک و ریا سے دین کو پاک رکھو)۔ فطرتِ الٰہی (یعنی اسلام) پر ثابت قدم رہو۔ سیدھا رستہ یہی ہے۔
اللہ کا دین (یعنی فطرت و قوانینِ قدرت) کبھی بدلتا نہیں۔
لوگو! اللہ کی طرف رجوع کرتے رہو اور (نافرمانی سے) ڈرتے رہو۔ نماز (برابر اپنے وقتوں پر ساتھ ارکان کے) پڑھا کرو۔ اور (قصداً و ارادۃً نماز ترک کر کے) مشرکوں میں نہ ہو جاؤ (اسی سے مفسرین نکالتے ہیں کہ قصداً نماز ترک کرنے والا کافر ہوتا ہے)۔ اُن میں سے نہ ہو جاؤ جو اللہ کے دین میں تفرقہ ڈال کر شرک کرتے اور اُس میں خوش ہیں۔
لوگوں پر جب مصیبت پڑتی ہے تو اللہ ہی کو پکارتے ہیں۔ اور جب اللہ راحت و آرام دیتا ہے تو اُن میں سے بعض فرقہ شکر کو بالائے طاق کر کے ناشکری اور شرک کرتا ہے۔
(لوگو! دُنیا کے چند روزہ) فائدے اُٹھالو۔ آگے چل کر (قیامت میں) تو تم (اپنے کیے کی حقیقت) آپ معلوم ہی کر لوگے۔
جب لوگوں کو اللہ (اپنی) رحمت (کا ذائقہ) چکھا دیتا ہے تو وہ خوش ہو جاتے ہیں۔ اور اگر لوگوں کو اُن کی شامتِ اعمال کے سبب سے دُکھ پہنچتا ہے تو وہ آس توڑ بیٹھتے ہیں (اور نا اُمید ہو جاتے ہیں)۔
اللہ ہی کسی کی روزی فراخ کرتا ہے اور کسی کی تنگ (جب فراخ کرتا ہے تو اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیئے۔ اور جب تنگ کرتا ہے تو توبہ و استغفار لازم ہے)۔
لوگو! رشتہ دار محتاج اور مسافر کو اُن کا حق دیتے رہو۔
جو لوگ خدا کی رضامندی کے طالب ہیں اُن کو فلاح ہے۔
سود میں کوئی بڑھتی نہیں اور پھولتا پھلتا نہیں۔

جو لوگ اللہ کی رضا جوئی میں زکوٰۃ دیتے ہیں اُن کو دوگنا نفع ہے (یعنی دوگنا اجر ملے گا)۔

اللہ ہی پیدا کرتا ہے۔ روزی دیتا ہے۔ مارتا ہے۔ پھر وہی جِلا اُٹھائے گا۔ مشرکو! یہ تو بتاؤ کہ تمہارا کوئی معبود (باطل) ایسا کرسکتا ہے۔ (جب یہ بات نہیں ہے اور ایسی قدرت اُس کو نہیں ہے تو پھر کیوں شرک کرتے ہو)۔

اللہ کی ذات شرک سے پاک ہے۔

{**نوٹ**:۔ خوشی کی تین حالتیں ہیں: ۱ مستحب جب اظہارِ شکر منظور ہو۔ ۲ مباح اگر خلقی طور پر مسرور رہو۔ ۳ گناہ اگر بطور فخر و بے پروائی و تکبّر ہو۔ ۔ ۔ }

نتائج:۔ شرک نہ کرو۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد کو ادا کیا کرو۔ سب دینوں کی اصل ایک ہی ہے اگرچہ شرائع بدلتے رہتے ہیں۔ مصیبت میں توبہ کرو۔ راحت میں شکر کیا کرو۔ دُکھ عملِ بد کے سبب سے ہوتا ہے۔ عمل بد نہ کرو۔ عملِ نیک کرو۔ قیامت میں جِلائے جانے کو برحق مانو۔ کسی کی فطرت کو کوئی بدل نہیں سکتا ہے۔

مسائل:۔ بالغ آدمی خود بخود صانع کو پہچان سکتا ہے پس جاہل انکار سے ماخوذ ہوگا۔ بہ سبب جہل کے اُس کی ذات و صفات کا انکار قابلِ سماعت نہیں۔ نابالغ کا ایمان مقبول ہے۔ رحمتِ حق سے مایوسی کفر ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ }

۵ {**خلاصہ**:۔ (۱) فساد تباہی اور مصیبت عملِ بد کا نتیجہ ہے۔ گزشتہ قوموں کی ہلاکت اس بات کو بتا رہی ہے۔ (۲) حکم کہ دینِ قیم اختیار کرو۔ (۳) بھلائی بُرائی اپنے لئے ہے۔ (۴) اللہ تعالےٰ کے احسانات اور قدرت کی مثالیں۔ (۵) دلیل احیاے موتیٰ۔ (۶) بہ سبب نافرمانی کے اُمتِ سابقہ پر عذاب۔ (۷) گذشتہ مومنین کی نجات۔ (۸) ایمانداروں کے لئے امدادِ الٰہی۔ (۹) انسانی اُمید و یاس (۱۰) مذمتِ ناشکری۔ (۱۱) گمراہِ ازلی کو نبی راہِ راست پر نہیں لاسکتے۔ (۱۲) اللہ تعالےٰ کی قدرت۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ }

مطالب:۔ جو کچھ کہ خشکی و تری میں (تباہی اور) فساد ظاہر ہوا ہے وہ سب لوگوں کے اپنے اعمال (بد اور گناہوں) کے سبب سے ہوا ہے۔ اور اُس

کے عوض میں اُن لوگوں پر مصیبت آتی گئی۔ (اور اس مصیبت میں بھی مصلحت ہے) کہ (پھر توبہ کرکے طاعت کی طرف) رجوع کریں۔ (اے کفارِ مکّہ!) اس کی مثالیں تو گزشتہ مشرکوں کے انجام اور ہلاکت سے ظاہر ہیں +

اے پیغمبر! قبل وقوعِ قیامت کے (یا قبل موت کے) سیدھے اور درست دین کو اختیار کرو۔

قیامت میں لوگ متفرق ہونگے۔

جو کفر (و بُرا) کرتے ہیں وہ اپنا نقصان کرتے اور اللہ اُن کو دوست نہیں رکھتا۔ اور جو مومن نیک کام کرتے وہ اپنے لئے بھلائی کرتے اور اللہ اُن کو اجر دے گا۔

(اللہ تعالیٰ اپنی رحمت و کرامت کو یوں بیان فرماتا ہے:-) اللہ ہی ہوا چلاتا ہے جو (بدن میں فرحت بخشتی ہے یا بارش کی) خوشخبری دیتی ہے جس کے سبب سے اللہ کی رحمت (و نعمت) ہوتی ہے (جیسے ہر طرح کے ناج پھول پھل ہوتے ہیں۔ دریا میں) کشتیاں چلتی ہیں۔ دریا میں روزی ملتی ہے۔ اللہ ہی بادل کو اِدھر اُدھر پھیلا کر جہاں چاہتا ہے پانی برساتا ہے۔ پانی برسا کر مُردہ زمین کو سرسبز و شاداب کر دیتا ہے۔ پس اسی طور سے مُردوں کو زندہ کر اُٹھائیگا۔

اے پیغمبر! تمہارے پہلے بھی ہم نے معجزے کے ساتھ رسول بھیجے۔ پھر گنہگاروں (نے جب نافرمانی کی تو اُن) کو دھر پکڑا اور مومنین کی ہم نے مدد کی۔ (پس اگر کفارِ عرب تمہاری نافرمانی کرینگے تو اُن کی سزا ہوگی)۔

اللہ تعالیٰ ایمانداروں کی ضرور مدد کرتا ہے۔

قبل بارش کے لوگ نااُمید ہو جاتے ہیں اور جب پانی برستا ہے تو خوش ہو جاتے ہیں۔

جب ایک ہوا (یعنی خراب ہوا) چلتی ہے جو زراعت کو خشک کر ڈالتی ہے تو (با وصف گزشتہ نعمتوں کے بھی) انسان ناشکری کرنے لگتا ہے۔ (حدیث میں ہے کہ پیغمبر صلعم دُعا کرتے تھے کہ یا اللہ طرح طرح کی ہوا چلا ایک قسم یا ایک ہی طرف کی ہوا نہ چلا۔ اس واسطے کہ ایک ہی طرف کی ہوا چلتی رہتی ہے تو قحط سالی وغیرہ

ہوتی ہے)۔
اے پیغمبر! تم مُردے گونگے بہرے کافر کو ہدایت نہیں کر سکتے (یعنی گمراہِ ازلی کو ہدایت نہیں کر سکتے)۔ تم تو اُن ہی کو سُنا سکتے ہو جو مسلمان ہیں۔
اللہ ہر بات پر قادر ہے۔

{نتائج:۔ توبہ کیا کرو۔ طاعت کرو۔ جیلے مونٹے کو سچ مانو۔ نصیحت پر چلو۔ ناشکری نہ کرو۔ مومن بنو۔ احکامِ الٰہی کو سنو اور اُن کو برتو۔ وعظ و نصیحت سے مُنہ نہ موڑو . . . . }

۶ {خلاصہ:۔ (۱) احسانات الٰہی کا تذکرہ۔ (۲) قیامت میں گنہگاروں کی حالت۔ ظالموں کی بے کسی و بے بسی۔ (۳) قران میں ہر قسم کی مثالیں موجود ہیں۔ (۴) مذمتِ کفار کہ معجزہ دیکھنے پر بھی ایمان نہیں لاتے۔ (۵) پیغمبر صلعم کو صبر کی تعلیم (۶) وعدہ الٰہی حق ہے۔ (۷) اوصاف اللہ تعالیٰ . . . . }

مطالب:۔ (اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کی طرف یوں اشارہ کرتا ہے کہ دیکھو) اللہ (ہی) وہ ہے جس نے تمہیں کمزوری سے پیدا کیا۔ پھر کمزوری کے بعد قوت دی۔ پھر قوت کے بعد کمزوری اور بڑھاپا دیا (یعنی کیونکہ انسان کو رحم مادر سے نکال کر بڑھاپے تک پہنچاتا ہے)
قیامت میں گنہگاروں کے عذر و معذرت اور عرض و معروض کا بیان۔
قیامت میں ظالموں کو عذر سے کوئی فائدہ نہ ہوگا اور نہ اُن کی کچھ شنوائی ہوگی۔
قرآن میں انسان کے لئے اللہ تعالےٰ نے ہر قسم کی مثالیں بیان کر دی ہیں (جو ہر کام میں ہر بات میں کام آتی ہیں۔ مگر کفار قرآن کی بات میں غور نہیں کرتے اور تعصب سے کام لیتے ہیں۔ اس لئے قرآن سے اُن کو فائدہ نہیں ہوتا ہے)۔
اے پیغمبر! ہر چند تم کیسا ہی معجزہ ان کافروں کو دکھلاؤ گے۔ پھر بھی یہ سب تم کو جھوٹا ہی کہیں گے۔ (اُس کا تم ملال نہ کرو اور رنجیدہ خاطر نہ ہو۔ کیونکہ یہ سب بدبختِ ازلی ہیں اور) اُن کے دلوں پر اللہ نے مُہر کر دی ہے (کہ قران کی باتیں اور نصیحت سنتے ہی نہیں)۔ یہ سب سمجھ نہیں رکھتے۔

اے پیغمبر! صبر کرو (کافروں پر عذاب آنے کی جلدی نہ کرو۔ ان کی تکالیف کو برداشت کرو۔ دیکھو عذاب ان پر ضرور ہونا ہے)۔ کیونکہ اللہ کا (یہ وعدہ ہے اور) وعدہ سچا ہے۔ اور کوئی ایسی بات کر نہ بیٹھو جو (شانِ نبوت کے) برخلاف ہو (یا کافروں کے تمسخر پر دل میں خفیف ہو)۔

اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔ علیم ہے۔ قدرت والا ہے۔

{**نوٹ**:۔ ہر مومن مخصوص امیر المومنین اور اکابرِ دین کو چاہیئے کہ نہایت وقار و اعتبار و استقلال سے رہے کیونکہ ان کی عزت و ذلت کا اثر اسلام پر پڑتا ہے۔ اور اوچھاپن تمسخر گھبراہٹ خوشامد یہ تمام افعال قبیحہ انہیں جائز نہیں۔ . . . . }

نتائج:۔ انسان کو اپنی حقیقت پر غور کرنا چاہیئے۔ جو کچھ کرنا ہے دنیا میں کر دھرلو ورنہ آخرت میں مہلت نہیں۔ قرآن کی باتوں کو سمجھو اور اُس کے احکام کو برتو۔ کافروں کے کہنے کا رنج نہ مانو۔ اللہ کے وعدے پر مطمئن رہو۔ اللہ کے وعدوں کو سچ جانو۔ ایسے اقوال و افعال سے بچو جن سے تمہاری بیقدری ہو۔ . . . .

{**مسائل**:۔ اللہ کے وعدوں پر صبر واجب ہے۔ . . . . }

---

(۳۱) سُورۂ لُقمان

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۱ {**خلاصہ**:۔ (۱) قرآن حکمت ہدایت اور رحمت سے پُر ہے (۲) علامات محسن اور مُحسن کو فلاح۔ (۳) عذاب پانے والے کے علامات یعنی بیہودہ بات مول لینے والے۔ راہِ خدا سے روکنے والے۔ ٹھٹھا کرنے والے۔ اکڑنے والے۔ بہراپن کچھانے والے کے لئے عذاب۔ (۴) وعدۂ الٰہی حق ہے۔ (۵) قدرتِ الٰہی اور

مشرکوں کے باطل ہونے کی دلیل۔ (۶) اوصافِ اللہ تعالیٰ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ }

مطالب :۔ قرآن میں حکمت بھری ہوئی ہے۔

نیکوں کے لئے قرآن ہدایت اور رحمت ہے (قرآن گو کُل لوگوں کے لئے ہدایت اور رحمت ہے۔ مگر بات یہ ہے کہ چونکہ نیک بخت اس کے احکام پر چلتے ہیں اس لئے منتفع ہوتے ہیں۔ اور چونکہ بدبخت اس کے احکام پر کاربند نہیں ہوتے اس لئے اُن کو اس سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا)۔

فلاح پانے والے۔ پروردگار کے سیدھے رستہ پر اور جنّت میں جانے والے وہ لوگ ہیں جو نماز پڑھتے۔ زکوٰۃ دیتے۔ آخرت پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور مومنِ نیکوکار ہیں۔

اُن لوگوں کے لئے عذاب سخت ہے جو لغو اور بیہودہ بات بلا علم مول لیتے ہیں (اور اس سے ان کی غرض یہ ہوتی ہے) کہ لوگوں کو راہِ خدا سے روکیں اور آیاتِ الٰہی کی ہنسی بنائیں۔ اور جب اُن کو اللہ کی آیتیں سُنائی جاتی ہیں تو اکڑ کر اور بہرا بن کچھا کر کے مُنہ پھیر لیتے ہیں (یہ اشارہ ہے نضر بن حارث کی طرف۔ وہ فارس کے اخبار لوگوں کو سُناتا اور پیغمبر صلعم کی طرف سے لوگوں کو بہکاتا اور کہتا کہ بھلا یہ قصّہ عمدہ ہے یا جو محمد صلعم سُناتے ہیں وہ اچھا ہے۔ بقولِ دیگر۔ بعض کفّار ناچنے والی چھوکریوں کو بایں غرض مول لیتے تھے کہ لوگوں کو گانا سُنا کر کلامِ خداوندی کے سُننے سے باز رکھیں)۔

اللہ کا وعدہ سچّا ہے (اور کبھی جھوٹ نہیں ہوتا)۔

(اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ) ہم ہی نے تو آسمان کو بے ستون کے بنایا ہے۔ ہم ہی پانی برساتے ہیں۔ پھر ہر طرح کی چیزیں اُگاتے ہیں۔ زمین کو سخت کیا (کہ ہلتی ڈولتی نہیں) اور اس میں ہر طرح کے جانور پھیلائے ہیں۔ لوگو! ذرا یہ تو کہو کہ اللہ کے سوا کوئی اور بھی ایسا ہے جس نے کوئی ایسی چیز بنائی ہے۔ (جب یہ بات نہیں ہے تو پھر اللہ کے سوا دوسرے کو کیوں پوجتے ہو) پس مشرک سخت گمراہی میں ہیں۔

اللہ زبردست حکمت والا ہے۔

{نتائج :۔ وعظ و نصیحت کو غور سے سُننا چاہئے اس میں پہلوتہی لازم نہیں

فضول اور بیہودہ باتوں اور کھیلوں میں نہ رہو۔
مسائل:۔ ناچ گانا ۔مزامیر۔ بھانڈوں کی نقلیں۔ فاسقانہ قصے یہ سب اضلال اور موجب نکال ہے اور اس کا ارتکاب و اعلان زیادہ تر عذاب و وبال لاتا ہے۔ شطرنج۔ گنجفہ۔ چوسر۔ تاش۔ کبوتر بازی۔ بٹیر بازی۔ مرغبازی اور تمام ایسے لغویات لہو فعلی میں داخل اور ممنوع ہیں۔ اگر آلات و اسباب ممنوعہ نہ ہوں اور کوئی محذور شرعی پایا نہ جائے تو محض کھیل اور دل لگی اس وعید میں داخل نہیں۔ }
۲ {**خلاصہ:**۔ (۱) حکمتِ لقمان ۔(۲) تعریفِ شکر و مذمتِ ناشکری۔ (۳) پندِ لقمان۔ (۴) شرک ظلم ہے۔ (۵) عظمتِ والدین۔ (۶) ممانعت کہ شرک میں والدین کا کہا نہ مانو۔ (۷) مدتِ رضاعت۔ (۸) سب کا مرجع اللہ ہے۔ (۹) قیامت میں اعمال کھ دئے جائیں گے۔ (۱۰) گدھے کی آواز کی مذمت۔ (۱۱) اوصافِ اللہ تعالیٰ۔ ۔ ۔}

مطالب:۔ ہم نے لقمان کو حکمت دی تھی کہ میرا شکر کریں۔

جو اللہ کا شکر کرتا ہے اپنا بھلا کرتا ہے اور جو ناشکری کرتا ہے وہ اپنی نالائقی ثابت کرتا ہے۔

لقمان نے اپنے بیٹے کو ان باتوں کی نصیحت کی تھی:۔ شرک[1] نہ کرو۔ اللہ[2] کا شکر کرو۔ اللہ[3] والوں کی چال چلو۔ اللہ[4] کو آدمی کے ہر فعل پر پورا علم ہے۔ (اپس سوا بھلائی کے برائی نہ کرو)۔ نماز[5] پڑھا کرو۔ لوگوں[6] کو اچھے کام کی طرف ترغیب دیا کرو۔ برے[7] کاموں سے منع کرو۔ مصیبت[8] پر صبر کرو۔ لوگوں[9] سے بے رُخی نہ کرو۔ اترا[10] کر نہ چلو۔ رفتار[11] میں میانہ روی اختیار کرو۔ دھیمی[12] آواز سے بولو۔

شرک سخت ظلم ہے۔

ماں باپ کی عظمت و ادب کرو اور اُن کا شکر کرو۔ دیکھو ماں دُکھ پر دُکھ سہ کر لڑکے کو اپنے پیٹ میں رکھتی ہے اور دو برس میں دودھ چھڑاتی ہے۔ (اس آیت سے امام شافعیؒ۔ ابو یوسفؒ۔ محمدؒ نے استدلال کیا ہے اور فتویٰ دیا ہے کہ مدت رضاعت دو برس ہے۔ لیکن امام ابو حنیفہ رح کہتے ہیں کہ یہ جملہ حکمیہ نہیں۔ بلکہ جملہ حکمیہ یہ ہے۔ حملہ و فصالہ ثلثون شھراً۔ اس سے ابو حنیفہ رح اڑھائی برس رضاعت ثابت کرتے ہیں۔ لیکن فتویٰ رضاعت کا دو برس پر ہے)۔

لوگو! اگر تمہارے والدین شرک کا حکم دیں تو اُن کا کہا نہ مانو۔ مگر دُنیاوی سعادتمندانہ رفاقت کرو۔ بلکہ اُن (علما اور صلحا) کی پیروی کرو جو میری طرف رجوع ہوں۔

سب کو اللہ ہی کی طرف جانا ہے۔

قیامت میں لوگوں کے اعمال بتا دئے جائینگے۔

نماز۔ امر بالمعروف۔ نہی عن المنکر۔ صبر۔ ہمت کے کام ہیں۔

اللہ متکبر مغرور کو دوست نہیں رکھتا۔

گدھے کی آواز سب آوازوں سے مکروہ ہے (پس بہت زور سے اور چلا کر نہ بولا کرو)۔

اللہ بے پروا۔ سب خوبیوں والا۔ باریک بین۔ خبردار ہے۔

{نتائج :- اگر ماں باپ کافر ہوں تو اُن سے حُسن سلوک سے پیش آنا چاہیئے۔ اور کھانے پینے کی تکلیف نہ دینی چاہیئے۔ احکام الٰہی کے برخلاف اُن کی بات نہ ماننی چاہیئے۔ حقوق خداوندی کے بعد حقوق والدین ہے۔ شرک نہ کرو۔ شکر الٰہی کرو۔ ناشکری نہ کرو۔ اللہ والوں کی چال چلو یعنی اِتّباع کرو۔ نماز پڑھا کرو۔ لوگوں کو اچھے کام کی ترغیب دو۔ لوگوں کو بُرے کام سے روکو۔ صبر کرو۔ بے رُخی نہ کرو۔ اِترا ؤ نہیں۔ ہر کام میں میانہ روی اختیار کرو۔ دبی آواز سے بولو۔ مکالمہ میں گدھے کی طرح چیخنا نازیبا ہے۔

مسائل :- والدین کی شکرگزاری اس عنوان پر کہ موجب ناشکری پروردگار ہو جائز نہیں۔ اکڑ کر چلنا اور تبختر کرنا حرام ہے۔ مگر صفِ جہاد میں رعب ڈالنے کے لئے۔ حج میں رمل کرنا۔ ماں کا حق باپ سے زیادہ ہے۔ مگر اطاعت میں باپ لائق تر ہے ۔ . . . . }

۳ {خلاصہ :- (۱) ہر چیز تابع انسان ہے۔ (۲) انسان کو ظاہری و باطنی نعمتیں ملی ہیں۔ (۳) مذمّتِ مجادلہ بغیر علم۔ (۴) باپ دادوں کی تقلید بیجا کی مذمّت۔ (۵) اسلام اور نیکی کی فضیلت۔ (۶) قیامت میں اعمال اللہ کے ہاں پیش ہوں گے۔ (۷) کافروں پر افسوس کی ممانعت۔ (۸) کفّار کے لئے عذاب۔ (۹) الکا یکفار

اقرارِ خالقیتِ اللہ تعالےٰ۔ (۱۰) آسمان و زمین کی سب چیزیں اللہ ہی کی ہیں۔ (۱۱) حمد الٰہی بے حد و بے انتہا۔ (۱۲) دلیلِ احیاۓ موتیٰ۔ (۱۳) قدرت و مالکیتِ اللہ تعالیٰ۔ (۱۴) کفّار کے معبود باطل ہیں۔ (۱۵) اوصافِ اللہ تعالیٰ۔ . . . .

مطالب:۔ لوگو! کیا تم نہیں دیکھتے کہ آسمان و زمین میں جو کچھ بھی ہے سب کو (ایک اعتبار سے) اللہ نے تمہارا مطیع کر دیا ہے (یعنی سب چیزوں سے انسان نفع اُٹھاتا ہے۔

(ابر و باد و مہ و خورشید و فلک در کارند — تا تو نانے بکف آری و بغفلت نخوری
ہمہ از بہر تو سرگشتہ و فرماں بردار — شرطِ انصاف نباشد کہ تو فرماں نبری)

اور اپنی ظاہری و باطنی نعمتیں تم پر پوری کر دی ہیں۔ اس پر بھی بہت لوگ ایسے ہیں جو (باوجود جاننے کے بھی کہ سب طرح کی قدرت اللہ ہی کو ہے) بغیر علم بلا ہدایت اور بلا کسی روشن کتاب کے اللہ کے معاملے میں (یعنی اللہ کی ذات وصفات یا احکامِ الٰہی کے بارے میں) جھگڑتے ہیں اور جب اُن سے قرآن پر چلنے کے لئے کہا جاتا ہے تو کہتے ہیں کہ اپنے باپ دادے کی راہ پر چلینگے (نہ کہ احکامِ الٰہی پر)۔ اگرچہ شیطان اُن کو عذابِ جہنم کی طرف بھی بلاتا ہو۔

جو اللہ کی فرمان برداری کرتا ہے اور (دلی ارادت سے) نیک کام کرتا ہے وہ اللہ کی مضبوط رسّی پکڑتا ہے (یعنی نجات کا ذریعہ حاصل کرتا ہے)۔

انسان کے کُل معاملات اللہ کے حضور پیش کئے جائینگے۔

اے پیغمبر! کفّار کے کفر پر افسوس نہ کرو۔ اُن کو ہماری طرف واپس آنا ہے۔ پھر اُن کے اعمال (قیامت میں) بتادئے جائینگے۔

کفّار کو (دنیا میں) تھوڑا فائدہ ہے۔ پھر (قیامت میں) اُن کو سخت عذاب ہوگا۔

کفّار اقرار کرتے ہیں کہ آسمان و زمین کو اللہ ہی نے بنایا ہے۔ اس پر بھی اکثر لوگ نہیں سمجھتے (یعنی اللہ کے آسمان و زمین بنانے کا اقرار کرنا اور پھر کفر کرنا اپنے کلام سے آپ اپنے کو رد کرنا ہے)۔

آسمان و زمین میں جو کچھ ہے اللہ ہی کا ہے۔

حمدِ الٰہی بے حد و بے انتہا ہے یہاں تک کہ سمندر پر سات سمندر کی سیاہی اور دُنیا کے کل درختوں کے قلم بنا کر اُس کے حمد و اوصاف لکھے جائیں تو بھی وہ قلمبند نہ ہو سکیں۔ (یہود کہتے کہ ہم لوگوں کا علم بہت ہے۔ اُس پر یہ آیت اُتری کہ یہ بات نہیں۔ خدا کی باتیں۔ کلمات انتظامات۔ حکمت وغیرہ اتنی ہیں کہ وہ حساب میں نہیں آسکتی ہیں)۔

لوگو! تمہارا پیدا کرنا اور مرے پیچھے جلا اُٹھانا ایسا ہی ہے جیسے ایک تن کا (پیدا کرنا اور جلا اُٹھانا)۔

اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کی چند مثالیں دیتا ہے جیسے آسمان و زمین کا بنانا۔ سب کو پیدا کرنا۔ رات اور دن کی گردش کو بنانا۔ چاند اور سورج کو وقتِ معین تک چلانا۔ اور فرماتا ہے کہ میری تعریف بے انتہا ہے اور جب یہ بات ہے تو ہمیں برحق ہیں۔ پھر کافروں کے دوسرے دوسرے معبود بے اصل ہیں۔ اور ہم ضرور جلا اُٹھائیں گے (یہ آیت توحید کو ثابت کرتی ہے اور شرک کو باطل)۔

اللہ ہر ایک بات کرتا ہے۔ دلوں کی باتوں کو جانتا ہے۔ بے پروا۔ خوبیوں والا۔ زبردست۔ حکمت والا۔ سب کچھ جانتا سُنتا۔ ہر کاموں سے خبردار۔ سب سے بالادست اور بزرگ ہے۔

{نتائج:۔ بلا علم نہ بحثو۔ علم حاصل کرو۔ علم راہِ راست دکھلاتا ہے۔ ہدایت کرنے والے کے کہنے پر چلو۔ کتابِ الٰہی کا علم سیکھو۔ اللہ کو ایک اور یکتا جانو۔ اپنے باپ دادے کی بُری چال پر نہ چلو۔ اگر تمہارے باپ دادے کی باتیں خلافِ احکامِ الٰہی ہوں تو اُن کو نہ مانو۔ عیشِ دنیا پر نہ جاؤ۔ عیشِ دنیا پر نہ بھولو۔ کفر نہ کرو۔ صدقِ دل سے نیک کام کرو۔ اطاعتِ اللہ کرو۔ قرآن کے احکام کو برتو۔ جلا اُٹھانے کو برحق جانو۔ اللہ کا شکر کرو . . . . }

۴ {خلاصہ:۔ (۱) مصیبت کے وقت اللہ یاد آتا ہے۔ بعد مصیبت کے انسان کی کئی حالتیں ہوتی ہیں۔ (۲) تقویٰ اور خوفِ قیامت کا حکم۔ (۳) قیامت کی بے بسی و بے کسی۔ (۴) وقوعِ قیامت سچ ہے۔ (۵) عیشِ دُنیا کے سبب سے آخرت کو بھولنے کی مناہی۔ (۶) پانچ چیزوں کا سوائے اللہ کے اور کسی کو علم نہیں۔ (۷)

توصیفِ اللہ تعالیٰ . . . . {

مطالب :- یہ اللہ کی قدرت ہی قدرت ہے جو دریا میں کشتی چلتی ہے۔ اس میں ہر صابر اور شاکر کے لئے نشانیاں ہیں۔

جب دریا میں طوفان آتا ہے پانی جوش مارتا ہے اور کشتی ڈوبنے پر ہوتی ہے تو اہلِ کشتی دل سے اللہ کو پکارتے ہیں (یعنی مصیبت میں اللہ ہی یاد آتا ہے) اور جب ہم اُن کو نجات دیکر کنارے پہنچا دیتے ہیں (یعنی جب مصیبت سے براءت ہوتی ہے) تو انسان کی کئی حالتیں ہوتی ہیں یعنی :- کوئی[1] حدِ اعتدال پر رہتا ہے (یعنی خدا کو یاد رکھتا ہے اور اُس کا شکر کرتا ہے)۔ کوئی[2] اللہ کو بھول جاتا ہے۔ کوئی[3] بدعہد و ناشکر ہوتا ہے۔

لوگو! اللہ سے ڈرو۔ قیامت کا خوف کرو۔

قیامت میں (کوئی کسی کے کام نہ آئے گا) نہ باپ بیٹے کو پوچھے گا۔ نہ بیٹا باپ کو۔

ے باپ بیٹے کا نہ بیٹا باپ کا آسرا واں ہے تو بیشک آپ کا

قیامت ایک خوفناک واقعہ ہے۔ جس کے خوف سے کوئی کسی کو نہ پوچھے گا۔ وہاں نفسی نفسی ہو گی۔ بعض مفسر کہتے ہیں یہ کفّار کا بیان ہے کیونکہ قیامت میں ایمان والے باپ بیٹے ایک دوسرے کی شفاعت کریں گے اور بعض کو بعض سے نفع پہنچے گا جیسا کہ قرآنی نصوص و نیز احادیثِ صحیحہ سے ثابت ہے)۔

قیامت ضرور ہو کر رہے گی۔

لوگو! دنیا کی عیش و عشرت میں آخرت کو نہ بھول جاؤ۔

ے عیش دنیا پر نہ بھولو دل کو غم کھانا بھی ہے گل کو گلشن میں کھلنا اور مرجھانا بھی ہے

اِن باتوں کا علم سوائے اللہ کے اور کسی کو نہیں :- قیامت[1] (کب ہو گی)۔ مینہ[2] (کب برسے گا)۔ رحمِ[3] مادر (میں نر ہے یا مادہ)۔ کل[4] (کوئی) کیا کرے گا۔ کہاں[5] مریگا۔ (ایک بدوی نے پیغمبر صلعم سے ان باتوں کا سوال کیا تھا اس پر یہ آیت نازل ہوئی)۔

اللہ علیم و خبیر ہے۔

{نتائج:- ہر حال میں اللہ کو یاد کیا کرو اور اُس کا شکر کیا کرو۔ آخرت میں اپنا اپنا عمل کام آئے گا۔ آخرت کے لئے عمل نیک کرو۔ . . . . . }

---

(۳۲) سُورہ سَجدہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۱ {خلاصہ:- (۱) نزولِ قرآن۔ اس میں شک نہیں پیغمبر صلعم کی بناوٹ نہیں۔ (۲) مقصود نزولِ قرآن۔ (۳) قدرتہائے باری تعالیٰ۔ سوائے اللہ کے کوئی ولی اور شفیع نہیں۔ (۴) انسان کی خلقت اور اس کی ناشکری۔ (۵) قولِ کفار دربارۂ بعث۔ (۶) بعث حق ہے۔ (۷) ملک الموت قابضِ رُوح۔ (۸) اوصافِ اللہ تعالےٰ۔ . . . . }

مطالب:- قرآن اللہ ہی کی طرف سے نازل ہوا ہے۔ اس میں کوئی شک و شبہ نہیں۔ کیا کفّار کہتے کہ یہ پیغمبر صلعم کی بناوٹ ہے؟ ہرگز یہ بات نہیں۔ حق بات تو یہ ہے کہ یہ اللہ ہی کی طرف سے اُترا ہے۔ (جواب ہے مشرکینِ مکّہ کا جو کہتے کہ قرآن کے مضامین کو پیغمبر صلعم خود گھڑ کر بناتے ہیں اور اُسے کلامِ الٰہی بتاتے)۔

قرآن کے نازل کرنے کا یہ بھی مقصد ہے کہ پیغمبر صلعم (عذابِ الٰہی سے عرب کی) قوم کو ڈرائیں جن کے پاس پہلے ڈرانے والا نہیں آیا۔ شاید وہ سب (قرآن کی باتیں سُنکر) ہدایت پائیں۔

اللہ ہی نے آسمانوں اور زمین اور کل چیزوں کو چھ دن میں بنایا اور پھر وہ عرش پر جا براجا۔ ہر ایک کام ارضی و سماوی اس کے حکم سے ہوتا ہے۔ آدمؑ کو مٹی سے پیدا کر کے انسان کو منی سے پیدا کرتا ہے۔ روح پھونکتا۔ کان آنکھ اور دل دیتا۔ اُس کے سوا اور کوئی (معبود) لوگوں کا مددگار و شفیع نہیں (یہ مشرکوں کے قول کا رد ہے)۔

باوصف ایسی عمدہ خلقت کے بھی انسان اللہ کا شکر نہیں کرتا ہے۔

کفار کہتے ہیں کہ جب ہم مٹی میں سڑ گل جائیں گے تو کیا پھر ہمارا نیا جنم ہوگا اور اللہ کی ملاقات سے انکار کرتے ہیں۔ تو اے پیغمبر! ان سے کہہ دو کہ بیشک مرنے کے بعد جلائے جاؤ گے۔

ملک الموت رُوح قبض کرنے کے لئے تعینات کیا گیا ہے۔

اللہ کو ظاہر و باطن کا علم ہے۔ زبردست مہربان ہے۔

{**نتائج**:۔ قرآن کتاب الٰہی ہے۔ قرآن ہدایت ہے۔ اللہ کو واحد جانو۔ شرک سے بری رہو۔ اللہ کا شکر کیا کرو۔ . . . . }

۲ {**خلاصہ**:۔ (۱) قیامت میں گنہگاروں کی حالت۔ (۲) صفاتِ مومنان۔ (۳) مومن اور فاسق برابر نہیں۔ (۴) مومنِ نیکوکار کا اجر اور فاسق کی سزا۔ (۵) کفارِ مکہ کی دنیاوی سزا کی پیشین گوئی۔ (۶) آیاتِ الٰہی کے منکر ظالم ہیں اور اُن کی سزا۔ }

مطالب:۔ (قیامت میں) مجرمین اپنے پروردگار کے روبرو سر جھکائے کھڑے ہونگے (اور عرض کرینگے کہ اب عاقبت کا) ہم کو (پورا) یقین ہو گیا۔ ہم کو پھر (دنیا میں) بھیج کہ نیک عمل کریں۔ (اللہ تعالیٰ فرمائیگا کہ اگر) ہم چاہتے تو ہر متنفس کو ہدایت کرتے لیکن میرا قول پورا ہوا کہ ہم ضرور دوزخ کو جنوں اور آدمیوں سے بھر دینگے۔

(گنہگاروں کو قیامت میں حکم ہوگا کہ) پھر اب تم اپنی بداعمالی کے بدلے عذاب کا مزہ چکھو اس لئے کہ تم قیامت کو بھول گئے تھے۔ ہم بھی تم کو (آج) بھول گئے ہیں (یعنے آج تمہارے عذر و معذرت اور عرض و معروض کو سُن نہیں سکتے)۔

آیاتِ الٰہی پر وہی ایمان لاتے ہیں جو آیاتِ الٰہی کو سُن کر سجدہ میں گر پڑتے ہیں۔ اللہ کی تسبیح و تقدیس میں لگے رہتے۔ تکبّر نہیں کرتے۔ حالتِ خوف و رجا میں سوتے نہیں (اور اللہ کو یاد کیا کرتے یا نمازِ تہجّد پڑھتے یا نماز اوابین ادا کرتے۔ یا شب کی عبادت کرتے۔ یا عشاء اور فجر کی نماز با جماعت ادا کرتے ہیں)۔ اور (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے (روایت ہے کہ جو مغرب کی نماز پڑھ کر عشا کی نماز کے انتظار میں بیٹھے رہتے تھے اُن کے بارے میں یہ آیت اُتری ہے)۔

ایمان والے اور فاسق برابر نہیں ہو سکتے۔

مومنِ نیکوکار کے لئے جنّت ہے اور فاسق کے لئے دوزخ۔
(قیامت کے) عذاب سے پہلے ہم ان (کفّارِ مکّہ) کو عنقریب دُنیاوی عذاب کا مزہ چکھائیں گے تاکہ یہ لوگ (ہماری طرف) رجوع کریں (قحطِ مکّہ یا جنگِ بدر کی طرف اشارہ ہے)۔
جو آیاتِ قرآنی سے مُنہ پھیر لیتے وہ بڑے ظالم ہیں اور ان گنہگاروں سے ہم بدلہ لے کر رہیں گے۔
{نتائج:- وقوعِ قیامت کو سچ مانو۔ احکامِ الٰہی کو نہ جھٹلاؤ۔ احکامِ الٰہی کو برتو۔ کُتبِ الٰہی پر ایمان لاؤ۔ نماز پڑھا کرو۔ خیر و خیرات کرو۔ . . . . . . }

۳ {خلاصہ:- (۱) موسیٰ کو کتاب عطا ہوئی تھی۔ (۲) پیغمبر صلعم کو بھی قرآن عطا ہوا۔ (۳) بنی اسرائیل کے لئے تورات رہنما تھی۔ (۴) بنی اسرائیل میں ہادی بھی تھے۔ (۵) اختلافات کا تصفیہ قیامت میں ہوگا۔ (۶) گزشتہ منکروں کی ہلاکت اور بعث و نشر کی دلیل۔ (۷) کفار کا قیامت سے انکار۔ (۸) قیامت میں ایمان لانا فائدہ بخش نہیں۔ (۹) کافروں سے کنارہ کشی کا حکم۔ . . . . }

مطالب:- اے پیغمبر! اس میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ جیسا ہم نے موسےٰ کو کتاب تورات دی تھی اُسی طرح تم کو بھی قرآن دیا ہے (یا اے پیغمبر! اس میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ تم موسےٰ سے جن کو کتاب تورات دی تھی ملاقات کرو گے جیسا کہ ہم نے وعدہ کیا تھا۔ چنانچہ معراج میں پیغمبر صلعم اور موسےٰ سے آسمان پر ملاقات ہوئی۔ یا موسیٰ ع کے اپنے پروردگار کے دیکھنے میں شک نہ کرو۔ اور اُن کو ہم نے کتاب دی تھی)۔
اے پیغمبر! تورات کو ہم نے بنی اسرائیل کے لئے رہنما بنایا تھا (اُسی طور سے قرآن کو سب لوگوں کے لئے رہنما بنایا ہے۔ یا موسیٰ ع کو ہم نے بنی اسرائیل کا رہنما بنایا تھا اُسی طور سے تم کو تمام عالم کا رہنما بنایا ہے)۔
اے پیغمبر! (موسیٰ ع کے بعد بھی) بنی اسرائیل میں سے جو ہمارے حکم کے موافق حکم کرتے ان لوگوں کا ہادی بنایا تھا اور یہ فضل اُن کو اس لئے حاصل ہوا کہ وہ (ہمارے حکم پر جان سے مال سے ترکِ شہوات تحمّل مکروہات سے) صبر کرتے تھے اور ہماری آیتوں

پر یقین رکھتے تھے (اسی طور سے تم اے اُمتِ محمدی! احکامِ الٰہی پر چلو اور صبر کرو اور قرآن پر ایمان رکھو تاکہ تم بھی لوگوں کے لئے ہادی بنو)۔
قیامت میں اللہ اختلافات کا تصفیہ کرے گا (یعنی کافروں پر عذاب ہوگا اور مومنوں کو ثواب ملے گا)۔
لوگو! تم اس سے بھی عبرت نہیں پکڑتے کہ کتنی گزشتہ قوموں کو ہم نے ہلاک کر چھوڑا جن کو تم دیکھ رہے ہو اور تم اس کو بھی خیال نہیں کرتے کہ ہمیں خشک زمین کو شاداب کرتے ہیں اور اُس سے روزی نکالتے ہیں۔
کفار کہتے ہیں کہ قیامت کب ہوگی (بھلا یہ سب قیامت کے لئے جلدی کیوں مچاتے ہیں۔ کیونکہ) جب قیامت ہوگی تو کافروں کا ایمان لانا فائدہ بخش نہ ہوگا اور نہ اُن کو مہلت دی جائے گی۔
اے پیغمبر! جو کفار تمہاری نصیحت نہیں سُنتے اُن سے کنارہ کشی اختیار کرو۔
{نتائج :- صبر کرو۔ اللہ پر ایمان لاؤ۔ آیاتِ الٰہی کو مانو۔ قرآن رہنما ہے۔ گزشتہ قوموں کے حالات سے عبرت پکڑو۔ منکرِ قیامت نہ بنو۔ دنیا میں کر دھر لو۔ کفار سے حُسنِ سلوک کے ساتھ الگ تھلگ رہو۔ نصیحت مانا کرو۔ . . . . . .}

(۳۳) سُورۂ احزاب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

1 {خلاصہ :- (۱) حکم تقویٰ۔ اتباعِ وحی۔ توکل۔ (۲) کفار اور منافق کے کہنے پر چلنے کی ممانعت۔ (۳) ظہار۔ (۴) لے پالک اصلی بیٹا نہیں۔ (۵) متبنّٰی کو اصلی باپ کے نام سے پکارنے کا حکم۔ (۶) پیغمبر صلعم کا مسلمانوں پر حق ہے۔ (۷) پیغمبر صلعم کی بیویاں مسلمانوں کی ماں ہیں۔ (۸) آیتِ میراث۔ (۹) پیغمبروں سے تبلیغ رسالت کا عہد اور قیامت میں اس کا استفسار۔ (۱۰) کافروں کی سزائے اُخروی۔ (۱۱) اوصاف اللہ تعالیٰ . . . .}

مطالب :- اے پیغمبر! اللہ (ہی) سے ڈرا کرو (اور کسی سے نہیں) - کافروں اور منافقوں کے کہنے میں نہ آجاؤ - (بلکہ) خدا کی وحی پر عمل کرو - اور اللہ ہی پر بھروسا رکھو - کیونکہ اللہ ہی کارساز کافی ہے - اور اللہ نے کسی آدمی کے سینے میں دو دل پیدا نہیں کیے (کہ ایک سے تقوٰی اور دوسرے سے اتباع نفسانی ہوسکے - اشارہ ہے کہ ایک مرتبہ ابوسفیان - عکرمہ - ابوالاعور مدینہ آئے - ابوسفیان نے پیغمبر صلعم سے عرض کیا کہ آپ ہمیں ہمارے معبودوں یعنی لات وعزّیٰ کے ساتھ چھوڑ دیجیے اور اُن کی مذمت نہ کیجیے تو ہم بھی آپ کو آپ کے اللہ کے ساتھ چھوڑ دینگے اور پھر اطمینان سے رہیے سہیے - پیغمبر صلعم کو بڑا غصہ آیا - اُس پر اللہ تعالےٰ نے اس آیت کو نازل کیا) -

لوگو! جو شخص اپنی بیوی کو ماں کہہ بیٹھے وہ بیوی اُس خاوند کی ماں نہیں ہوجاتی - ایسا سمجھنا بالکل لغو ہے - (ظہار اس کو کہتے ہیں کہ کوئی خاوند اپنی بیوی کو اپنے کسی محارم کی عضو سے تشبیہ دے مثلاً کہے تو میری ماں کے پشت یا شکم کے شل ہے یا اپنی بیوی کو ماں کہے تو اُس عورت سے مباشرت حرام ہوجاتی ہے جب تک کفارہ ادا نہ کرے - بہ زمانۂ جاہلیت عرب میں دستور تھا کہ جب کوئی خاوند اپنی بیوی کو ماں کہتا تو وہ طلاق سمجھی جاتی - اس آیت نے اس رسم کو منسوخ کر دیا - سورہ مجادلہ میں مفصل حکم دیکھو) -

لے پالک کسی کا اپنا اصلی بیٹا نہیں ہوجاتا - اُس کو اُس کے اپنے اصلی باپ کے نام سے پکارا کرو - (یہ نہیں کہ اُس کے نام سے جس نے اُس کو متبنےٰ کیا) قصداً غیر باپ کے نام سے پکارنے میں تو گناہ ہے غلطی سے کوئی گناہ نہیں (حدیث میں ہے کہ جو کوئی غیر باپ کو باپ جان کر بنا دے تو کافر ہے - اس آیت میں اشارہ ہے کہ زید بن حارث کو پیغمبر صلعم نے لے پالک بنایا تھا لوگ اُن کو زید بن محمد صلعم کہہ کر پکارا کرتے تھے - جب یہ آیت نازل ہوئی تو پھر ان کو زید بن حارث کہہ کر لوگوں نے پکارنا شروع کیا - عرب میں بہ زمانہ جاہلیت دستور تھا کہ جہاں کسی نے کسی لڑکے کو متبنےٰ کر لیا تو وہ اصلی بیٹا سمجھا جاتا تھا جیسا کہ آجکل ہندوؤں میں دستور ہے) -

اگر لے پالک کا نام معلوم نہ ہو تو بھائی یا دوست کہہ کر پکارو -

پیغمبر صلعم مسلمانوں پر اُن کی جانوں سے بھی زیادہ حق رکھتے ہیں (حدیث میں آیا ہے کہ پیغمبر صلعم نے فرمایا ہے کہ ہر ایک مومن کے لئے میں سب سے زیادہ ولی ہوں دُنیا اور آخرت میں)۔

پیغمبر صلعم کی بیویاں مسلمانوں کے لئے مائیں ہیں (ادب اور تعظیم میں اور اُن سے نکاح بھی حرام ہے)۔

(غیر اقارب) مسلمانوں اور مہاجروں سے بڑھ کر رشتہ دار ایک کا حقدار ایک ہے (جب پیغمبر صلعم مدینہ کو ہجرت فرما گئے تو انصار و مہاجر سے بھائی چارہ لگا تھا جس سے ایک کا ایک وارث ہوجاتا تھا۔ جب یہ آیت نازل ہوئی تو بھائی چارہ اُٹھا دیا گیا۔ اور مسلمان رشتہ دار ہی وارث ہوتا۔ یہ آیت منسوخ کرتی ہے اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ... پارہ ۱۰ سورہ انفال۔ رکوع ۱۰۔ میراث میں کفار رشتہ دار خارج ہیں۔ بقولِ امام ابو حنیفہ رح یہ آیت میراثِ ذوی الأرحام میں نص ہے)۔

ہاں اس میں کوئی مضایقہ نہیں کہ تم اپنے دوستوں (مہاجروں اور انصار وغیرہ) کے ساتھ کچھ احسان کرو (کہ اپنے مال میں سے اپنی حیات میں کچھ اُن کو بھی دو یا ہبہ کردو یا مرتے دم وصیت کرجاؤ)۔

(تبلیغ رسالت کے بارے میں) ہم نے تمام پیغمبروں سے عہد لیا ہے منجملہ اُنکے پیغمبر صلعم۔ نوح ع۔ ابراہیم ع۔ موسےٰ ع اور عیسےٰ ع سے بھی۔

پیغمبروں سے قیامت میں اللہ تعالےٰ تبلیغ رسالت کا حال دریافت کرے گا۔

قیامت میں کافروں کو عذاب ہوگا۔

اللہ علیم حکیم۔ لوگوں کے عملوں سے خبردار۔ وہی کافی کارساز ہے (اور کوئی نہیں)۔ وہ سچ کہتا ہے۔ وہی ہدایت کرتا ہے۔ معاف کرنے والا مہربان ہے۔

{نتائج: متقی بنو۔ احکامِ الٰہی برتو۔ اللہ پر بھروسہ رکھو۔ ظہار سے طلاق نہیں پڑتی۔ اس کا کفارہ ہے۔ لے پالک کو میراث سے واسطہ نہیں۔ کسی کام کو غلطی سے کرنے پر مواخذہ نہیں۔ دو متضاد فکر آنِ واحد میں غیر ممکن ہے ... }

مسائل:۔ دوسرے کے بیٹے کو غیر کا بیٹا کہنا۔ غیر کے بیٹے کو اپنا بیٹا کہنا یا آپ کو دوسرے کا بیٹا قرار دینا حرام ہے۔ شفقت سے کسی کو بیٹا کہنا یا عظمت سے باپ

کہنا نہیے قرابی میں داخل نہیں۔ اگر کسی شخص کو یوں پکاریں کہ اے عمرو بکر کے پوتے تو یہ منع نہیں۔ اسی طور سے عمرو کے نام کے ساتھ اس کے چچا یا نانا کا نام لے کر پکار سکتے ہیں۔ اپنی ذات قومیت کو بدل کر کہنا اس رکوع سے ممتنع نہیں لیکن بہ وجہ کذب صریح ممنوع اور حرام۔ خداوند نعمت۔ خداوند۔ بندۂ نواز۔ مزاج۔ اور آپ کو بندہ کہنا جائز ہے۔ مگر مطلق سے مقید اَولیٰ ہے۔ کسی عورت اجنبی سے باتیں کرنا اور دل میں مزاح و گناہ کا ارادہ رکھنا یا اُس کے تصوّر سے متلذّذ ہونا یا دومعنی لفظ بہ نیت فاسد کہنا گناہ ہے۔ پیغمبر کا حق تمام حقوق پر مقدّم ہے اور پیغمبر کی اطاعت تمام اطاعتوں پر فائق۔ کسی ضرورت و مصلحت دینی و دنیوی سے حضور کی رضا ترک کرنا جائز نہیں۔ انبیا معصوم ہیں۔ سلطان کسی کو رعایا پر امیر یا کسی امر کا امین بنائے تو عہد و حلف لینا اولےٰ ہے۔ عہد کو قسم اور دوسرے قیود سے مستحکم کرنا اولیٰ ہے۔}

۲-۳ (**نوٹ**:۔ جنگ احزاب کے حالات رکوع ۲ و ۳ میں بہت ملے جلے ہیں۔ اس لئے دونو رکوع ایک ہی جگہ بیان ہوتے ہیں)

{**خلاصہ**:۔ (۱) بیانِ جنگِ خندق۔ (۲) متفرق جماعتوں کا ذکر۔ (۳) نتیجہ جنگ۔ (۴) جنگ احزاب سے مسلمانوں کی آزمائش۔ (۵) وعدۂ اللہ و رسول سچ ہے۔ (۶) لڑائی سے گریز کی مناہی۔ (۷) موت اپنے وقت پر ہوتی ہے۔ (۸) کافر کے اعمال اکارت ہیں۔ (۹) حکم اطاعتِ رسول۔ (۱۰) عہد کے برقرار رکھنے والے کو اجر۔ (۱۱) عذاب و ہدایت بہ اختیار اللہ تعالیٰ۔ (۱۲) اوصاف اللہ تعالےٰ۔۔۔}

مطالب:۔ جنگِ خندق میں (جس کو غزوۂ احزاب بھی کہتے ہیں) کفّار کی فوج کچھ تو بلندی پر اور کچھ نشیب جگہ پر آکر اُتر پڑی تھی اور مدینہ کا محاصرہ کر لیا تھا۔ یہاں تک کہ لوگوں کا دم ناک میں آگیا تھا۔ اور بہتیرے طرح طرح کی بدگمانیاں کرنے لگے۔ ان میں چند قسم کی جماعت تھی:۔

ایمان دار تو اللہ و رسول پر بھروسہ کئے ہوئے تھے کہ حسب وعدہ اللہ مسلمانوں کو فتح دے گا۔ چنانچہ اُن میں سے بہت شہید ہوئے اور بہت منتظر شہادت تھے۔ اور انہوں نے اپنے وعدہ کو سچّا کر دکھایا۔

منافق کہتے تھے کہ اللہ و رسول نے جھوٹ وعدہ کیا تھا۔

ایک[۱۳] جماعت مدینہ والوں کو کہتی کہ تمہارے لئے مدینہ میں ٹھیرنے کی جگہ نہیں۔ یہاں سے بھاگ جاؤ۔ (یا تم دشمن کے مقابلے میں یہاں ٹھیر نہیں سکتے بہتر ہے کہ بھاگ جاؤ۔ یا تم اسلام سے برگردہ ہوکر کافروں میں جا ملو تاکہ پناہ پاؤ)۔

ایک[۱۴] جماعت بھاگ جانے کی غرض سے پیغمبر صلعم سے یہ کہتی کہ میرا گھر اکیلا ہے مجھے جانے کی اجازت دیجیئے۔

ایک[۱۵] جماعت خود بھی جاتی نہیں اور دوسرے کو لڑائی میں جانے سے منع بھی کرتی۔

ایک[۱۶] جماعت ایسی تھی کہ شرکت جنگ سے مری جاتی تھی۔ لیکن بعد جنگ کے چرب زبانی کرنے کو سب سے زیادہ تیار تھی۔

ایک[۱۷] جماعت ایسی تھی کہ گو لشکرِ کفّار بھاگ بھی گیا تھا اُس پر بھی سمجھتی تھی کہ ابھی نہ بھاگا ہے۔ یہ لوگ ایسے تھے کہ اگر کفّار دوسری بار چڑھائی کرے تو جنگل میں بھاگ کھڑے ہوتے۔ اور کاش ان میں سے کوئی رہتا بھی تو کبھی لڑائی میں ساتھ نہ دیتا۔

(غرض[۱۸] ان سب سے مسلمان بددل ہو گئے تو پیغمبر صلعم نے صلح کرنی چاہی مگر مستقل مزاج مسلمان راضی نہ ہوئے اور صلح نہ ہوئی) آخرش اس میں مسلمانوں کے ساتھ اللہ کی بڑی مہربانی ہوئی کہ اللہ نے لشکرِ کفّار پر آندھی بھیجی اور فرشتوں سے مدد کی یہاں تک کہ کفّار کو محاصرہ اُٹھا کر بھاگنا پڑا۔ اور وہ اہلِ کتاب (یعنی بنی قریضہ) جنہوں نے (وعدہ کو توڑکر) کفّارِ مکہ کی مدد کی اُن کی یہ حالت ہوئی کہ مسلمانوں نے گڑھی کو گھیر لیا اور محاصرہ کیا۔ اور جب تنگ آگئے تو باہر نکل پڑے۔ اُن میں سے ایک فریق کو (جو جوان تھے) مسلمانوں نے قتل کیا اور ایک فریق کو (جو بچے اور عورتیں تھیں) قید کر لیا۔ اور اُن کے مال اور زمین مسلمانوں کے ہاتھ آئے۔

(**نوٹ**:- غزوہ خندق ۵ھ ہجری میں واقع ہوا۔ قریش۔ قبیلہ بنی نضیر۔ قبیلہ بنی غطفان اور قبیلہ بنی قریضہ نے ملکر مدینہ پر چڑھائی کرنی شروع کی۔ یہ خبر جناب پیغمبر صلعم کو پہنچی۔ بہ مشورۂ سلمان فارسی مدینہ کی شرقی جانب میں خندق کھودا گیا۔ خندق کے کھودنے میں پیغمبر صلعم بذاتِ خود بھی شریک تھے۔ دس ہزار فوج دشمنوں

کی پہنچ گئی اور مدینہ کا محاصرہ کر لیا۔ سوائے ایک لڑائی کے جس میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے عمرو بن عبدود کو قتل کیا اور کچھ نہ ہوا۔ کفار کچھ نہ کر سکے۔ آخر ش بیئیں دن محاصرہ کے بعد سخت آندھی آئی اور دشمنوں کو بھاگنا پڑا۔ اس غزوہ میں چھ مسلمان شہید ہوئے اور تین کافر مارے گئے۔ اس غزوہ سے واپس آنے پر تھوڑی ہی دیر کے بعد جبرئیل ع کی معرفت حکم الٰہی پہنچا کہ بنی قریظہ پر چڑھائی کی جائے۔ چنانچہ پیغمبر صلعم نے علی کرم اللہ وجہہ کو جھنڈا دیکر فوراً روانہ فرمایا وہاں پہنچ کر مسلمانوں نے بنی قریظہ کا محاصرہ کر لیا۔ اور پچیس دن تک محاصرہ کئے رہے۔ آخر ش بنی قریظہ نے صلح پیش کی۔ سعد بن معاذ سرپنچ مقرر ہوئے۔ اُن کا فیصلہ یہ ہوا کہ بسبب بدعہدی اور عہد شکنی کے بنی قریظہ کے جوان قتل کئے جائیں اور عورتیں اور لڑکے لونڈی غلام بنائے جائیں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور اُن کے مال اور ملک مسلمانوں کے ہاتھ آئے)۔

غزوہ خندق سے مسلمانوں کی آزمایش مقصود تھی۔

اللہ و رسول کا وعدہ جھوٹ نہیں ہوتا۔

اللہ سے جو کوئی عہد و اقرار کرتا ہے اُس کی پرسش ہوگی۔

قتل کے ڈر سے یا موت کے خوف سے بھاگنے میں رہائی نہیں۔ موت تو (اپنے وقت پر) ضرور ہو کر رہے گی خواہ بھاگو خواہ نہ بھاگو۔

جو ایمان نہیں لاتے اُن کے اعمال بیکار ہیں۔

لوگو! رسول کی پیروی کرو۔

عہد کے برقرار رکھنے والے کو اللہ اجر دیتا ہے۔

اللہ کو اختیار ہے کہ منافقوں پر عذاب کرے یا (بعد توبہ کے) ہدایت دے۔

اللہ کے سوا کوئی دوسرا کسی کا مددگار نہیں۔

اللہ معاف کرنے والا۔ بڑا مہربان۔ قوی زبردست۔ ہر چیز پر قادر ہے۔ جو کچھ انسان کرتا ہے اُس کو اللہ دیکھتا ہے۔

{نتائج:۔ اللہ پر بھروسہ رکھو۔ کار خیر سے کسی کو نہ بہکاؤ۔ جہاد میں کافروں

کافروں سے نہ ڈرو۔ جب جہاد ہو تو ضرور شریک ہو اور اُس سے نہ بھاگو۔ پیروی رسول موجبِ مغفرت و نزولِ رحمت ہے۔ . . . . }

۴ {**خلاصہ**:۔ (۱) پیغمبر صلعم کی بیویوں کی تعلیم۔ پارہ ۲۲ . . . (۲) پیغمبر صلعم کی بیویوں کی تعلیم۔ (۳) عورتوں کو نہ چاہیئے کہ مردوں سے میٹھی میٹھی باتیں کریں۔ (۴) عورتوں کو گھر میں ٹھیرنے کا حکم۔ (۵) آیتِ تطہیر۔ (۶) اوصاف اللہ تعالیٰ . . . }

(**نوٹ**:۔ اس رکوع کی شانِ نزول یہ ہے:۔ ۹ھ ہجری میں پیغمبر صلعم نے اپنی بیویوں سے جدائی کر کے قسم کھائی تھی کہ مہینہ بھر تک اُن کے پاس نہ جاؤنگا اور اس کی وجہ یہ تھی کہ بیویاں نان و نفقہ آپ کی طاقت و قوت سے زیادہ طلب کرتی تھیں اور ایسی چیزوں کی آرزو اور اُمید رکھتی تھیں جو آپ کے قبض و تصرف میں نہ تھیں۔ اُن کے تقاضوں سے ملول و غمگین ہو کر آپ نے کنارہ کشی کی اور مسجد کے بالاخانہ میں اُنتیس ۲۹ روز جلوہ افروز رہے۔ زاں بعد جبرئیل ع، یہ آیت لے کر آئے۔ . . . .)

مطالب:۔ اللہ تعالیٰ کا پیغمبر صاحب کی بیویوں کو ان باتوں کی نصیحت:۔ دُنیا کی زیب و زینت پر نہ جاؤ۔ اللہ و رسول اور عاقبت کا خیال رکھو۔ بے حیائی کا کام نہ کرو۔ عدولِ حکمی میں پیغمبر صلعم کی بیویوں کے لئے دوگُنا عذاب ہوگا۔ اللہ و رسول کی اطاعت کرو۔ اس میں پیغمبر صلعم کی بیویوں کو دوگُنا ثواب ہے۔ نماز پڑھو زکوٰۃ دو۔ احکام الٰہی (یعنی قرآن اور سنت) کو یاد رکھو۔ چپ چاپ کسی مرد سے نہ بولو بلکہ کھری بات کہو۔ اپنے گھروں میں ٹھیرو اور اپنا بناؤ سنگار دکھاتی نہ پھرو (بلکہ پردے میں رہو)۔

پیغمبر صلعم کی بیویاں معمولی عورتیں نہیں۔

اے اہلِ بیت (پیغمبر صلعم) اللہ یہی چاہتا ہے کہ تم سے ناپاکی دور کرے اور تمہیں خوب پاک کرے (اس کو آیتِ تطہیر کہتے ہیں۔ اس میں بحث ہے کہ اہلِ بیت میں کون کون شامل ہیں بعض مفسرین نے کہا کہ صرف ازواج پیغمبر صلعم مراد ہیں۔ دوسرے نے کہا کہ ازواج اور کل گھر والے مراد ہیں۔ بقولِ دیگر صرف علی رض و فاطمہ رض و امام حسن رض و امام حسین رض مراد ہیں۔ اہل تشیع کہتے کہ اہلِ بیت معصوم ہیں۔ اہلِ تسنن

کہتے کہ یہ قول قابلِ قبول نہیں بلکہ مرتبہ طہارتِ اہلِ بیت پیغمبر صلعم تمام عالم کی طہارت سے بدرجہا بڑھا ہوا تھا۔ لیکن یہ مرتبہ عصمت کا نہیں)۔
اے اہلِ بیتِ پیغمبر صلعم اپنے گھروں میں آیاتِ قرانیہ اور حکمت ربّانیہ کا ذکر کرو۔ اللہ سب بھیدوں کو جانتا ہے۔ وہ خبردار ہے۔

{**نتائج**:۔ عورتوں کو دنیاوی زیب و زینت پر جانا نہ چاہیئے۔ اللہ اور رسول کے احکام پر چلنا چاہیئے۔ بے حیائی کا کام کرنا نہ چاہیئے۔ نماز پڑھنی چاہیئے کسی مرد سے چُپ چاپ نہ بولنا چاہیئے۔ صاف صاف بات کہ دینی چاہیئے۔ جتنا جس کا زیادہ رُتبہ ہوتا ہے اُتنی ہی اُس کی زیادہ سزا ہوتی ہے۔ اور اتنا ہی ثواب بھی اُن کا زیادہ ہے . . . . }

مسائل:۔ عورتوں کو مردوں سے اور مردوں کو عورتوں سے لگاوٹ کی باتیں کرنی حرام ہیں۔ آپس میں ایسی باتیں کرنی جن میں تلذّذ فاسقانہ ہو حرام ہے۔ عام ازیں کہ دونوں مرد ہوں یا عورت۔ زن و شو میں تلذذ عاشقانہ جائز ہے۔ نرم زبانی اور شیریں بیانی جو لوازمات فسق و فجور سے دور ہوں مستحسن ہے خصوصاً اپنے مہمان یا اقارب سے۔ راگ گانا حرام ہے۔ عورتوں کو اپنی زیب و زینت سے اپنا زیور اپنا جسم بقدر ممنوع ظاہر کرنا حرام ہے۔ ایسا لباس جو بدن کو نہ چھپائے جیسے ململ جالی لیٹ اور دوسرے نازک کپڑے اور اس طرح پہننا کہ بدن کھلا رہے حرام ہیں۔ یہ رواج کہ شریف زادیاں گھر سے نہ نکلیں پردے میں رہیں آیت قرآنی سے ثابت ہے اور یہ اولٰے و مستحسن ہے۔ عورت نماز میں جہر نہ کرے۔ عورتوں کو اشغال جہریہ جائز نہیں۔ . . . . }

۵ {**خلاصہ**:۔ (۱) اجرِ عظیم اور مغفرت کا وعدہ دس قسم کے لوگوں پر۔ (۲) اللہ و رسول کی نافرمانی کی مناہی۔ (۳) نافرمان گمراہ ہیں۔ (۴) قصہ نکاح درمیان پیغمبر صلعم و زینبؓ۔ (۵) حکم کہ اللہ سے ڈرو۔ (۶) حکمِ الٰہی ضرور ہو کر رہتا ہے۔ (۷) پیغمبر صلعم لے پالک کے اصلی باپ نہیں۔ (۸) پیغمبر صلعم رسول اور خاتم النّبیین ہیں۔ (۹) اوصاف اللہ تعالٰی . . . . }

مطالب:۔ مفصلہ ذیل لوگوں کے لئے خواہ وہ مرد ہوں خواہ عورت مغفرت

اور اجر عظیم ہے:۔مسلمان۔ ایماندار۔ فرمان بردار۔ سچے۔صابر (اللہ و رسول سے) ڈرنے والے۔ خیرات کرنے والے۔روزہ دار۔ پاکدامن۔ اللہ کو یاد کرنے والے۔

کسی مرد یا عورت کو شایاں نہیں ہے کہ اللہ و رسول کی ٹھیرائی ہوئی بات میں دخل دے اور خلاف کرے۔ اللہ اور رسول کی نافرمانی کرنے والے گمراہ ہیں۔(روایت ہے کہ آنحضرت صلعم نے زید کے لئے زینبؓ کو نکاح کا پیغام دیا زینبؓ نے انکار کیا۔ اُس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ اس آیت کے اُترنے کے بعد زینبؓ راضی ہو گئیں۔ چنانچہ زید اور زینبؓ میں نکاح ہوا اور ایک برس تک دونو ساتھ رہے بعدہٗ زیدؓ نے طلاق دی)۔

(یہاں سے زیدؓ بن حارث اور زینبؓ بنت جحش کا قصہ ہے۔ زیدؓ بن حارث کو پیغمبر صلعم نے مول لیا اور متبنےٰ کر لیا تھا۔ زینبؓ بنت جحش پیغمبر صلعم کی پھوپھی زاد بہن تھیں۔ پیغمبر صلعم کی بڑی کوششوں سے اور آپ کی ضمانت و کفالت پر زینبؓ کا نکاح زیدؓ سے ہوا تھا۔ زینبؓ بڑی نگاہوں سے زیدؓ بن حارث کو دیکھتی تھیں اور سمجھتی تھیں کہ وہ غلام ہیں۔ اس لئے دونوں میں ناچاقی ہوئی۔ آخر ش زیدؓ نے پیغمبر صلعم سے شکایت کی اور طلاق دینے پر مستعد ہو گئے) پیغمبر صلعم نے زیدؓ کو بہت کچھ سمجھایا کہ زینبؓ کو طلاق نہ دیں (کیونکہ آپ جانتے تھے کہ میں نے تو نکاح کروایا ہے۔ اور اگر زیدؓ طلاق دیدیں گے تو میں ہی زینبؓ کے ساتھ نکاح کرنے کے لئے مجبور کیا جاؤنگا اس حالت میں مجھے لوگ طعنہ دیں گے کہ آپ نے لے پالک کی بیوی سے نکاح کر لیا) پیغمبر صلعم (اسی گومگو میں تھے اور) ان سب حالات کو کسی پر ظاہر نہیں کرتے تھے۔ اور لوگوں (کی طعنہ زنی) سے ڈرتے تھے۔ (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ) نبی کو لوگوں سے ڈرنا نہ چاہیئے بلکہ اللہ ہی سے ڈرنا چاہیئے۔ چنانچہ طلاق کے بعد جب حکم الٰہی ہوا تو پیغمبر صلعم نے زینبؓ سے نکاح کر لیا۔ (اللہ تعالیٰ یوں ارشاد فرماتا ہے کہ اے پیغمبر! تم نے تو میرے حکم سے زینبؓ سے نکاح کیا اس میں لوگوں سے کیا ڈرنا ہے۔ حکمِ الٰہی کی تعمیل میں لوگوں سے ڈرنا عبث ہے) اور اس حکم میں یہ مصلحت تھی کہ لے پالک کی مطلقہ بیوی سے مسلمان نکاح کریں (اور اس کو حلال سمجھیں اور اس کی ممانعت کا رواج مسلمانوں سے اُٹھ جائے)۔ کیونکہ لے پالک کچھ اصلی بیٹا نہیں۔

پیغمبر صلعم کا نکاح زینبؓ کے ساتھ تو ہونے ہی کو تھا کیونکہ اس بات کو اللہ پہلے سے مقرر کر چکا تھا۔

اے پیغمبر! لوگوں سے نہ ڈرو بلکہ اللہ سے ڈرو۔

جو حکم اللہ کا ہوتا ہے وہ ضرور ہو کر رہتا ہے۔

(اگلے) نبی کسی سے نہ ڈرتے تھے بلکہ اللہ سے ڈرتے تھے۔

پیغمبر صلعم کسی کے باپ نہیں (کسی کے بیٹے کا کوئی دوسرا اصلی باپ ہو نہیں سکتا۔ پس زیدؓ پیغمبر صلعم کے اصلی بیٹے نہیں۔ جب پیغمبر صلعم نے زینبؓ سے نکاح کر لیا تو کفّار طعن دینے لگے کہ آپ نے اپنے بیٹے کی بیوی سے نکاح کر لیا۔ اُس پر یہ آیت اُتری کہ زیدؓ پیغمبر صلعم کا لے پالک تھا نہ کہ اصلی بیٹا۔ پس لے پالک کی بیوی سے نکاح کرنا ناجائز نہیں)۔

پیغمبر صلعم رسول اللہ اور خاتم النبیّین ہیں (یعنی آپ کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ نبوّت آپ پر ختم ہو گئی)۔

اللہ ہی سب سے حساب لے گا اور کوئی نہیں۔ وہی ہر چیز اور ہر بات کو جانتا ہے۔

{نتائج:۔ نصوص قرآنی اور حدیث کے خلاف نہ کرو۔ آیاتِ الٰہی کو مانو۔ رسول کے کہنے پر عمل کرو۔ لے پالک کی بیوی سے نکاح کرنا جائز ہے۔ اللہ سے ڈرو۔ حکمِ الٰہی ٹلتا نہیں۔ لے پالک اصلی بیٹا نہیں۔ افسرِ اعلیٰ کے حکم سے ماتحت جو کام کرتا ہے اس میں ماتحت پر کوئی الزام نہیں۔ . . . . . .

مسائل:۔ خدا اور رسول کے حکم کے مقابلے میں خود مختاری معصیت ہے اور معصیت ضلالت ہے۔ احکام خدا اور رسول میں اتحاد ہے۔ . . . . . }

۶ {خلاصہ:۔ (۱) ذکرِ الٰہی کا حکم۔ (۲) صبح و شام تسبیح کا حکم۔ (۳) مسلمانوں پر رحمتِ الٰہی۔ دعاے ملائکہ۔ ہدایت۔ و اجرِ آخرت۔ (۴) تعریفِ پیغمبر صلعم۔ (۵) تعلیمِ پیغمبر صلعم۔ (۶) متاع مطلّقہ قبلِ مس۔ عدّت کا ذکر۔ (۷) بیان کہ پیغمبر صلعم پر کون کون عورتیں حلال ہیں۔ آپ کو طلاق دینے کا اختیار اور زیادہ نکاح کی مناہی۔ مگر لونڈیوں کا جواز۔ (۸) اوصافِ اللہ تعالےٰ۔ . . . . . . }

مطالب:۔ مسلمانو! اللہ کو ہر دم یاد کیا کرو۔ صبح و شام اُس کی تسبیح (و تقدیس) کرتے رہو (یا صبح و عصر کی نماز پڑھو۔ اللہ کا ذکر ہر دم کرنا لازم ہے۔ ہر عبادت محدود ہے اور مجبوری میں عذر قابلِ سماعت ہے۔ مگر ذکر میں نہ حد ہے نہ عذر۔ ہر حال ہر وقت ہر عنوان سے ہر زبان سے مطلوب و محمود ہے)۔

مسلمانو! تم پر اللہ رحمتیں نازل کرتا ہے اور فرشتے تمہارے لئے دعاء (مغفرت) کرتے ہیں تاکہ تم کو (کفر کی) تاریکی سے نکال کر نور (ایمان و اطاعت) میں داخل کرے۔

مومنوں پر اللہ کی مہربانی ہے اور قیامت میں (یا بعد مرگ کے) اُن کو اجر عظیم ہوگا۔

اے پیغمبر! ہم نے تم کو گواہی دینے والا۔ (نیکوں کو رحمتِ الٰہی کی) خوشخبری دینے والا (اور مژدہ رساں)۔ (کافروں کو غضبِ الٰہی سے) ڈرانے والا۔ (لوگوں کو) بہ اذنِ الٰہی اللہ کی طرف بُلانے والا۔ اور روشن چراغ بنا کر بھیجا ہے۔

اے پیغمبر! مومنوں کو فضلِ کثیر کی خوشخبری دو۔ اور کافروں اور منافقوں کا کہا نہ مانو۔ کافروں کی ایذاؤں سے درگذرو۔ اللہ ہی پر بھروسا کئے رہو (غرض لوگوں کو بھی یہی چاہیئے)۔ اللہ تمہارا کارساز کافی ہے۔

مسلمانو! اگر اپنی مومنہ بیوی کو قبل ہاتھ لگانے کے طلاق دو تو دے دلا کر خوش اسلوبی سے رخصت کر دو۔ اس میں عورت کے لئے عدت نہیں (اس کی دو صورتیں ہیں۔ اگر مہر مقرر ہوا تھا تو آدھا مہر دینا ہوگا۔ اگر مہر مقرر نہ ہوا تھا تو کچھ دینا ہوگا جیسے پوشاک جوڑا حسب لیاقت مرد کے۔ نہ صحبت ہوئی ہو نہ خلوت تو اس میں سب متفق ہیں کہ عدت نہیں۔ اگر خلوت ہوئی اور صحبت نہیں تو اس میں متفرق رائیں ہیں)۔

اے پیغمبر! یہ سب بیبیاں تم پر حلال ہیں:۔ جن کا تم نے مہر ادا کر دیا ہے (جن کا مہر ادا نہ کیا گیا ہو تو وہ بھی حلال ہیں۔ یہ حکم سب مسلمانوں کے لئے عام ہے)۔ وہ عورتیں جو غنیمت میں ہاتھ آئی ہیں (وہ لونڈی جو خریدی جاوے یا ہبہ سے حاصل ہوئی ہو حلال ہے۔ یہ حکم سب مسلمانوں کے لئے عام ہے)۔ چچیری۔ پھپھیری۔ ممیری۔ خلیری۔

بہنیں جو ہجرت کر کے (مدینہ ساتھ) آئی ہوں (چچیری۔ پھوپھیری۔ ممیری۔ خلیری بہنیں تو سب مسلمانوں کے لئے حلال ہیں۔ اور پیغمبر صلعم کے لئے اس شرط کے ساتھ حلال تھیں کہ جب وہ سب ہجرت کر کے مدینہ طیبہ آئی ہوں اور جو ہجرت کر کے مدینہ نہ آئیں اُن سے پیغمبر صلعم کا نکاح حلال نہ تھا)۔ وہ عورتیں مومنہ جو اپنا نفس پیغمبر صلعم کو بخش دے اور پیغمبر صلعم اُس کو قبول بھی کریں۔ تو یہ (لفظ ہبہ و بغیر مہر و نکاح) صرف پیغمبر صلعم کے لئے درست ہے اور کسی مسلمان کے لئے نہیں۔

پیغمبر صلعم کو اختیار ہے کہ جس بیوی کے ساتھ چاہیں خلوت کریں اور جس کی خلوت سے کنارہ کشی کی تھی پھر خلوت کریں (جب کسی شخص کی کئی بیویاں ہوں تو ہر ایک بیوی کے ساتھ باری باری رہنا واجب ہے مگر پیغمبر صلعم کے لئے بموجب اس آیت کے واجب نہ تھا۔ اس حکم میں یہ مصلحت ہے کہ جب بیویوں کو معلوم ہو جائے گا کہ اس میں اُن کا اختیار نہیں اور نہ کوئی حق ہے بلکہ کل اختیار بحکمِ الٰہی پیغمبر صلعم کو ہے تو پھر وہ سب پیغمبر صلعم کو دق نہ کرینگی) اور خود رنجیدہ نہ ہونگی اور خوش و خرم رہینگی (بعض کہتے کہ یہ آیت طلاق کے بارے میں ہے۔ یعنی جس کو چاہیں پیغمبر صلعم طلاق دیں جس کو چاہیں رکھیں۔ بعض کہتے کہ یہ آیت نکاح کے بارے میں ہے کہ جس سے چاہیں نکاح کریں جس سے چاہیں نہ کریں آپ کو نکاح کی اجازت عام ہے)۔

اے پیغمبر! (تمہاری جتنی بیویاں ہیں تمہارے لئے کافی ہیں) اب اس سے زیادہ بیوی نہ بناؤ۔ اور نہ ایک کی جگہ دوسری بیوی لاؤ (یعنی طلاق دینے پر یا کسی کے انتقال پر اب دوسری بیوی نہ کرو)۔ ہاں لونڈیوں کی اجازت اب بھی ہے۔

اللہ کارساز ہے (اور کوئی دوسرا نہیں)۔ بخشنے والا۔ مہربان۔ دلوں کی باتوں کا جاننے والا۔ تحمّل والا۔ ہر چیز پر نگہبان ہے۔

{نتائج:۔ گواہی دو۔ وعظ و نصیحت کیا کرو۔ عفو کرو۔ توکل کرو۔ خلافِ دین کسی کی نہ سُنو۔ . . . . }

۷ {خلاصہ:۔ (۱) بغیر اجازتِ پیغمبر کے گھر کے اندر جانے کی مناہی۔ (۲) کھانا کھانے کے بعد دیر تک بیٹھنے کی مناہی۔ (۳) پردہ سے چیز مانگنے کا حکم۔ (۴) کن لوگوں سے پردہ نہیں۔ (۵) اُمہات مومنین سے نکاح حرام ہے۔ (۶) پیغمبر صلعم پر اللہ اور

ملائکہ درود بھیجتے ہیں۔ (۸) ناحق بہتان گناہ ہے۔ (۹) اوصافِ اللہ تعالیٰ۔ ۔ ۔ ۰}

مطالب:۔ مسلمانو! پیغمبر صلعم کے گھر نہ جایا کرو مگر جب کہ تم کو کھانے کی اجازت دی جائے۔ اور پہلے ہی سے جا کر پکنے کے انتظار میں نہ بیٹھ جایا کرو۔ اور کھانا کھانے پر جلدی اُٹھ جاؤ (ان دونوں میں کھانے کی قید اتفاقی ہے۔ شان نزول اس آیت کی یوں ہے کہ جب پیغمبر صلعم نے زینبؓ سے نکاح کیا تو لوگوں کی دعوت کی۔ لوگ دیر تک بیٹھے رہے۔ آپ چاہتے تھے کہ جلد آرام فرمائیں) پیغمبر صلعم کی عورتوں سے کوئی چیز مانگنی ہو تو پردے کے باہر سے مانگو (اس آیت کو آیہ حجاب کہتے ہیں۔ پردہ کا حکم ۵ سنہ ہجری میں ہوا)۔ ہاں ان لوگوں سے سامنے ہو سکتی ہیں :۔ باپ۔ بیٹے (پیغمبر صلعم کے ہوں یا اُن کی بیوی کے پہلے شوہر سے ہوں)۔ بھائی (عینی۔ علاتی۔ اخیاتی یا رضاعی)۔ بھتیجے۔ بھانجے۔ خدمتگار عورت سے (یا مسلمان عورت سے) لونڈی غلام سے (یا بقول دیگر صرف لونڈی سے غلام سے نہیں۔ عام مسلمانوں کے لئے بھی یہ حکم ہے)

لوگو! پیغمبر صلعم کی بیویوں سے نکاح نہ کرو (یہ حرام ہے)

اللہ پیغمبر صلعم پر رحمت بھیجتا ہے اور فرشتے درود بھیجتے ہیں (یا اللہ اور فرشتے پیغمبر صلعم کی ثناء و وصف بیان کرتے ہیں

ے خدا بھیجتا ہے بصد ذوق وشوق شب و روز خیرالوریٰ پر درود
فرشتوں کو ہے حکم پروردگار پڑھو میرے شمس الضحےٰ پر درود)

مسلمانو! تم بھی پیغمبر صلعم پر درود اور سلام بھیجو (درود کی تعریف حدیث میں دیکھو)۔

ے یہ حکم ہے کہ نام لو صلِّ علیٰ کے ساتھ کیا عشق ہے خدا کو شہِ دوسرا کے ساتھ)

لوگو! پیغمبر صلعم کو ایذا نہ دو (روحانی یا جسمانی)۔ ایذا دینے والے پر دو نو جہان کی لعنت ہے اور آخرت کا عذاب۔

جو مسلمان مرد یا عورت پر ناحق بہتان کرتے ہیں وہ گناہ کرتے ہیں (حدیث میں ہے کہ جو شخص کسی مسلمان کو ایسی بات لگائے جو اس میں نہ ہو اللہ تعالیٰ اس کو دوزخیوں کے لہو اور پیپ کے جمع ہونے کی جگہ رہنے کو دیگا۔ یہاں تک کہ اپنے کہے سے باز آئے اور توبہ کرے)۔

اللہ ہر ظاہر و پوشیدہ کام کو جانتا ہے۔ ہر چیز اُس کے سامنے ہے۔
{**نتائج**:۔کسی کے گھر بلا اجازت نہ جاؤ۔ غیر عورتوں سے پردہ لازم ہے۔ عورتوں کو غیر مردوں سے پردہ کرنا چاہیئے۔ کسی کو ایذا دینا نہ چاہیئے۔ کسی پر ناحق بہتان نہ کرو۔ پیغمبر صلعم پر درود بھیجنا واجب ہے۔ بلا طلب کسی کی دعوت میں جانا بُرا ہے۔ دستر خوان کی بلّی نہ بنو۔ کھانے کا وقت تاک کر کسی کے یہاں نہ جاؤ۔
مسائل:۔کسی کے کھانے پر نظر لگانا اور بے بُلائے دعوت میں طفیلی بننا نہ چاہیئے۔ قبولِ دعوت سُنت ہے۔ مہمان کو سزاوار نہیں کہ کسی فعل و قول سے صاحب خانہ کو ایذا پہنچائے۔ کسی کے گھر میں بے ضرورت دیر تک بیٹھے رہنا نہ چاہیئے مگر جب معلوم ہو کہ صاحب خانہ اس سے راضی ہے تو کوئی مضایقہ نہیں۔ حیا حسن ہے۔ اظہارِ امرِ حق میں شرم کی ضرورت نہیں۔ اجنبی عورتیں اگرچہ پردہ نہ کرتی ہوں مگر اُن کے گھر میں بغیر اجازت جانا نہ چاہیئے۔ عورتوں پر بھی حرام ہے کہ بے پردہ کسی اجنبی مرد پر داخل ہوں۔ بقولِ ہدایہ جب پیغمبر صلعم کا نام پاک آوے تو درود پڑھنا واجب ہوتا ہے۔ طحاوی کے نزدیک جے مرتبہ نام اقدس زبان پر آوے درود پڑھے۔ کرخی کے نزدیک ایک مجلس میں تکرار کی ضرورت نہیں۔ . . . . }

۸ {**خلاصہ**:۔ (۱) نقاب کا حکم۔ (۲) پیشین گوئی دربارۂ ذلّتِ کفّار و منافق۔ (۳) دستورِ الٰہی بدلتا نہیں۔ (۴) قیامت کا علم۔ (۵) کافر پر لعنت اور اُن کی سزا۔ (۶) اوصافِ اللہ تعالیٰ۔ . . . . }

مطالب:۔ بیویوں کو چاہیئے کہ (ضرورةً) نقاب ڈال کر باہر جائیں (بخاری)۔ حضرت عائشہ رضؓ سے روایت کرتے ہیں کہ یہ آیت ازواج مطہرات کے بارے میں اُتری ہے۔ مگر یہ حکم عام سمجھا جائے گا)۔

اَے پیغمبر! منافق (اپنے نفاق سے اور عورتوں سے چھیڑ چھاڑ کرنے سے) اگر باز نہ آئیں گے۔ اور وہ جن کے دلوں میں (بدکاری کا) روگ ہے اور وہ جو بد خبریں اُڑاتے ہیں اگر اپنی کرنی سے باز نہ رہیں گے۔ تو ہم تمہیں اُن پر ضرور مسلّط کریں گے۔ پھر مدینہ میں نہ رہ سکیں گے (اور یہاں سے نکال دئیے جاوینگے)۔ اور جہاں کہیں بھی جائیں گے ذلیل و خوار ہو کر قتل کئے جائیں گے۔ اللہ کا یہی دستور رہا

ہے (کہ ایسے لوگوں کو ہلاک کر چھوڑتا ہے)۔ اور یہ حالت پہلے لوگوں کی بھی ہوئی ہے۔
اللہ کا دستور (قاعدہ) بدلتا نہیں۔
اے پیغمبر! تم سے لوگ قیامت کی بابت پوچھتے ہیں۔ اُن سے کہ دو کہ قیامت کا علم اللہ ہی کو ہے (اور کسی کو نہیں)۔
شاید قیامت قریب ہے۔
کافروں پر اللہ کی لعنت ہے اور جہنم میں جائینگے۔ وہاں اُن کا کوئی یار و مددگار نہ ہوگا۔ افسوس کرینگے کہ کاش اللہ و رسول کا کہا مانا ہوتا (تو یہاں یہ دُرگت نہ ہوتی)۔ اور اپنے دُنیاوی رہبر کے حق میں دوگنے عذاب کے نازل ہونے کی استدعا کرینگے (لیکن وہاں اس کرنے دھرنے سے کچھ حاصل نہ ہوگا۔ اور عذاب میں تخفیف نہ ہوگی)۔
اللہ معاف کرنے والا۔ مہربان ہے۔

{نتائج :۔ نفاق کو چھوڑو۔ بدکاری سے بچو۔ کسی کے بارے میں بدخبر نہ اُڑاؤ۔ بڑے لوگوں کی تقلید نہ کرو۔ . . . .}

۹ {خلاصہ :۔ (۱) پیغمبر صلعم پر اتہام لگانے کی مناہی۔ (۲) الزام سے پیغمبر صلعم کی برأت مثل برأت موسےٰ ع کے۔ (۳) حکم تقویٰ۔ (۴) سچائی اور انصاف کا حکم۔ (۵) اطاعتِ اللہ و رسول۔ (۶) بارِ امانت۔ (۷) اوصافِ اللہ تعالےٰ۔ . . . . .}

مطالب :۔ مسلمانو! تم پیغمبر صلعم کو ایذا نہ دو (اور اتہام نہ لگاؤ) جیسا کہ بنی اسرائیل نے موسےٰ ع کو ایذا دی تھی۔
اللہ تعالیٰ نے موسےٰ ع کو الزامات سے بری کر دیا تھا (اسی طرح سے پیغمبر صلعم کو تم لوگوں کے الزامات سے بری کر دیگا۔ مفسّروں نے مختلف قصّے بیان کئے ہیں کہ موسیٰ ع پر لوگوں نے کیا اتہام لگایا تھا اور پیغمبر صلعم پر کیا۔ موسیٰ ع پر یہ الزامات لگائے گئے تھے۔ (۱) لوگوں نے زنا کا اتہام لگایا اور اسی میں قارون ہلاک ہوا۔ (۲) ایک حبشی عورت کے بارے میں آپ کی بہن نے اور غالباً بنی اسرائیل نے اتہام لگایا تھا اُن کی بہن کو برص کا عارضہ ہو گیا۔ (۳) موسیٰ ع پردے میں نہاتے۔ لوگ اتہام لگانے لگے کہ اُن کو کوئی عارضہ ہے۔ ایک بار پتھر پر کپڑے رکھ کر نہا رہے تھے

کہ پتھر کپڑے کو لے کر بھاگا اور جہاں بنی اسرائیل کا مجمع تھا وہاں لایا لوگوں نے موسیٰؑ کو برہنہ دیکھ کر یقین کیا کہ کوئی عارضہ نہیں۔ ان کے سوا اور بھی متفرق قصے ہیں پیغمبر صلعم پر جو الزامات لگائے گئے اس میں بھی متفرق روایتیں ہیں:۔ (۱) پیغمبر صلعم کے پاس کہیں سے مال آیا تھا۔ آپ نے لوگوں کو تقسیم کر دیا تھا۔ کسی انصاری نے اپنے دوست سے کہا کہ یہ تقسیم پیغمبر صلعم نے اللہ کے لئے نہیں کی یعنی اس میں رعایت کی ہے۔ یہ خبر آپ کو پہنچی۔ آپ نے سُن کر فرمایا کہ چھوڑو موسیٰؑ کو اُن کی قوم نے اس سے زیادہ ایذا دی ہے جس پر اُنہوں نے صبر کیا۔ (۲) پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر لوگوں نے زینبؓ کے ساتھ نکاح کرنے میں طعن کیا تھا اور الزام لگایا تھا)۔

موسیٰؑ خدا کے نزدیک آبرو والے تھے۔

لوگو! (الزام لگانے میں) اللہ سے ڈرتے رہو۔ سچی اور انصافاً بات کہا کرو۔ تا کہ اللہ تمہارے اعمال کو درست کرے اور گناہوں کو بخش دے۔

جس نے اللہ اور رسول کی اطاعت کی اُس نے بڑی مراد پائی۔

ہم نے آسمان اور زمین اور پہاڑوں پر امانت پیش کی (اور ان سے کہا کہ اگر تم اسے بجالاؤ گے تو ثواب پاؤ گے۔ ترک کرو گے تو عذاب میں مبتلا کئے جاؤ گے)۔ وہ سب ڈر گئے اور (اُنہوں نے عرض کیا کہ ہم لوگ اس قابل نہیں اور) اس بارِ امانت کے اُٹھانے میں معذرت پیش کی۔ مگر انسان نے اس بارِ امانت کو اُٹھا لیا۔ بیشک وہ (اپنے نفس پر) ظلم کرنے والا تھا (کہ اتنے بڑے بوجھ کے اُٹھانے کا وعدہ کیا)۔ اور (اس کے انجام سے بھی) بڑا نادان تھا (کہ یہ نہ سمجھا کہ امانت میں خیانت کرنے سے عذاب ہوتا ہے یعنی اس بارِ امانت کے اُٹھانے کی کسی کو قوت نہ تھی اور اس کا کسی میں مادہ نہ تھا۔ یہ صرف انسان ہی کی ہمت تھی اور اسی میں یہ مادہ تھا کہ اس بارِ امانت کو اٹھا لیا۔ وہ انسان بھی کیسا جو بارِ امانت کے انجام سے جاہل تھا۔ اور قبول کرنے میں اپنے نفس پر ظالم تھا۔ پس اس بوجھ کا اٹھانا انسان کے لئے بڑی بات ہوئی جو اور کسی مخلوق میں نہیں۔ کَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا یعنی انسان امانت کے قبول کرنے سے پہلے طبیعت کی ظلمت میں آلودہ اور نفس کی جہالت میں گرفتار تھا پھر اللہ تعالےٰ نے اس کی نفس ناطقہ کے ساتھ تائید کی اور عقل کامل کے ساتھ اس کو

قوّت دی یہاں تک کہ اس نے عقل کی قوّت سے امانت کو اُٹھا لیا اگرچہ پہلے وہ ظلمانی تھا اور اپنے رب کو اس نے پہچان لیا اگرچہ پہلے وہ جاہل تھا۔ ظلوم اور جہول کے الفاظ میں یہ بھی اشارہ ہوسکتا ہے کہ ملائکہ پر تعریض ہے کہ یہ وہی انسان ہے کہ جس کو تم ظالم اور جاہل سمجھتے تھے)۔ اور وہ اس لئے کہ جو اس بارِ امانت یعنی احکامِ الٰہی کو مانینگے مومن مرد ہوں یا عورت اُن پر اللہ ہی کی مہربانی ہوگی اور (اُن کے قصوروں کو) اللہ معاف کرے گا اور (اُن کے گناہوں کو) بخشے گا۔ اور جو امانت میں خیانت کرینگے یعنی احکامِ الٰہی کو نہ مانیں گے منافق و مشرک مرد ہوں یا عورت اُن پر عذاب ہوگا۔

؎ آسماں بارِ امانت نتوانست کشید　　قرعۂ فال بنام من دیوانہ زدند
؎ اُن سے جو بار نہ اُٹھا وہ اُٹھایا میں نے　　بڑھ گئی علمِ ملائک سے جہالت میری
؎ .... کہاں یہ پشتارۂ محبّت کہاں یہ ایک مشتِ خاک اپنی
خدا کی قدرت بڑی ہے ہمت تمام مخلوق سے بشر کی

مفسّروں نے امانت کے مختلف معانی بیان کئے ہیں:- (۱) عرفان۔ معرفتِ الٰہی۔ (۲) دردِ دل۔ محبت۔ عشقِ الٰہی۔

؎ دردِ دل کے واسطے پیدا کیا انساں کو　　ورنہ طاعت کے لئے کچھ کم نہ تھے کرّوبیاں

(۳) عقل۔ (۴) اوامر و نواہی۔ احکامِ الٰہی۔ (۵) فرائض و حدود۔ (۶) فرضی طاعتیں جن کے ادا کرنے پر ثواب اور ضائع کرنے پر عذاب ہوتا ہے۔ (۷) نماز پڑھنی۔ روزہ رکھنا۔ زکوٰۃ دینی۔ حج کرنا۔ سچی بات کہنی۔ قرض ادا کرنا۔ تول جوکھ میں عدل کرنا۔ (۸) امانت اور عہد کا وفا کرنا۔ (۹) ذمّہ واری جیسے حقوق اللہ اور حقوق العباد)۔

اللہ معاف کرنے والا۔ مہربان ہے۔

{نوٹ:- بارِ امانت سے گراں تر کوئی بار نہیں۔ دردِ دل سے محبّت ہے۔ محبّت سے عرفان ہے اور عرفان سے انسان ہے۔ . . . .

{نتائج:- کسی پر تہمت نہ لگاؤ۔ احکامِ الٰہی کو برتو۔ عہدِ الٰہی پر قائم رہو۔ محبّتِ الٰہی رکھو۔ . . . . }

(۳۴) سورۂ سبا

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

{خلاصہ:- (۱) حمد- مالکیت- علم اللہ تعالیٰ- (۲) قیامت سے کافروں کا 1
انکار- اور قیامت کی دلیل- (۳) ہر شے لوح محفوظ میں مندرج ہے- (۴) مومن
نیکوکار کا اجر- (۵) قرآن کے بطلان کی کوشش کرنے والے کو عذاب- (۶) ایماندار
وغیرہ قرآن کو سچ اور ہدایت جانتے- (۷) منکرین قیامت و آخرت کی ذلت و سزا}

مطالب:- دین و دنیا میں اللہ ہی کی تعریف ہے (یعنی دین و دنیا میں ہر طرح کی نعمتیں ہیں اور ان نعمتوں کا دینے والا اللہ ہی ہے- بس وہی قابلِ حمد ہے)-

آسمان و زمین کی کل چیزوں کا مالک اللہ ہی ہے- زمین میں جو کچھ داخل ہوتا ہے (جیسے پانی- بیج- مُردے وغیرہ)- جو کچھ اس سے نکلتا ہے (جیسے پانی- معدنیات- قیامت میں مُردے وغیرہ)- جو کچھ آسمان سے اُترتا ہے (جیسے مینہ- ملائکہ- وحی- برکتیں وغیرہ)- جو کچھ آسمان کی طرف چڑھتا ہے (جیسے بخارات- دُعا- فرشتے- پاک رُوحیں وغیرہ) ان کو اللہ ہی جانتا ہے- ذرہ سے ذرہ بھی ہو اُس کا علم اُسی کو ہے- وہ حکمت والا- باخبر- مہربان- بخشنے والا- غالب اور سزا وار- اور غیب کا جاننے والا ہے-

سے مکاں آپ کا لامکاں آپ کا ہے　　یہ سارا عیان و نہاں آپ کا ہے
زمیں آپ کی آسماں آپ کا ہے　　دو عالم میں جلوہ عیاں آپ کا ہے

ذرّہ سے ذرّہ بھی ہو وہ سب لوحِ محفوظ میں مندرج ہے-

کفّار کہتے ہیں کہ قیامت واقع نہ ہوگی اور از راہِ تمسخر و طنز آپس میں کہتے ہیں کہ کیا تم کو ہم ایسے مرد (یعنے پیغمبر صلعم) کے پاس لے چلیں جو تم کو کہے کہ جب تم مر کر سڑ گل جاؤ گے اور ریزہ ریزہ ہو جاؤ گے تو تم کو نئی پیدائش میں آنا ہوگا- تو اے پیغمبر! ان سے کہدو کہ قسم ہے رب کی کہ بیشک (تم دوبارہ جلائے جاؤ گے اور) قیامت ضرور ہو کر رہیگی اگرچہ کافرین اس کو نہ مانیں اور تم پر جھوٹ اور افترا کی تہمت لگائیں اور

تم کو مجنون کہیں۔ بات تو یہ ہے کہ یہ کفّار جو آخرت کو نہیں مانتے عذاب اور پرلے درجے کی گمراہی میں پڑے ہیں۔ اور یہ سب اتنا بھی نہیں سمجھتے کہ آسمان و زمین کو اللہ ہی نے بنایا ہے اور اگر وہ چاہے تو ان کو زمین میں دھسا دے اور آسمان کا ٹکڑا ان پر گرا دے۔

قیامت کا برپا کرنا اس لئے ہے تاکہ اللہ تعالیٰ مومن نیکوکار کو مغفرت اور عمدہ روزی دے۔ اور اُن کو جو قرآن کے باطل کرنے کی کوشش کرتے عذاب سخت دے۔

ایماندار اہل علم (صحابہ رضی و تابعین رح وغیرہ) قرآن کو برحق مانتے ہیں اور جانتے ہیں کہ یہ راہِ راست کی طرف ہدایت کرتا ہے (اس میں یہود و نصاریٰ کے تعصب کا بیان ہے کہ جانتے ہیں مگر مانتے نہیں۔ اور اشارہ ہے کہ قرمان و ایمان علم کی شان سے ہے)۔

جو قیامت و آخرت کو نہیں مانتے وہ گمراہ ہیں اور اُن پر عذاب ہوگا۔

{**نتائج**:۔ کل اختیار اللہ ہی کو ہے۔ اللہ کو ایک اور یکتا جانو۔ افترا پردازی نہ کرو۔ جھوٹ کسی پر نہ تھوپو۔ قرآن کتابِ الٰہی ہے۔ پیغمبر صلعم رسولِ برحق ہیں۔ ایمان لاؤ اور نیک کام کرو۔ اہلِ علم۔ صحابہ رضی اور تابعین کی تعریف نکلتی ہے۔}

۲ {**خلاصہ**:۔ (۱) داؤد ع کی نعمتوں کا ذکر۔ (۲) داؤد ع کو زرہ بنانے کا اور اچھے کام کرنے کا حکم۔ (۳) آلِ داؤد ع کو شکرِ الٰہی کا حکم۔ (۴) شکایت کہ بہت کم لوگ اللہ کا شکر کرتے۔ (۵) سلیمان ع کی نعمتوں کا بیان۔ (۶) سلیمان ع کی موت کا ذکر (۷) قصۂ اہلِ سبا اور بہ سبب ناشکری کے ان کے باغوں کا تاراج ہونا۔ (۸) شکرِ الٰہی کا حکم۔ (۹) بغیر حکمِ خدا شیطان کا کسی پر زور نہیں چلتا۔ (۱۰) اوصافِ اللہ تعالےٰ۔ . . . . }

مطالب:۔ (ہماری نعمتوں کو خیال کرو کہ) ہم نے داؤد ع کو یہ فضل عطا فرمایا تھا کہ جب وہ گاتے تو پہاڑ اور پرند اُن کے ساتھ گاتے۔ لوہا اُن کے ہاتھ میں موم ہو جاتا جس سے ہر طرح کی زرہیں بناتے۔ پھر سلیمان ع کو یہ فضل دیا کہ اُن کے لئے تانبے کا ایک پگھلا ہوا ایک چشمہ کان سے بہا دیا۔ اور ہوا اور جن (اور دیو) کو اُن کے

اختیار میں کر دیا۔ ہوا (یہاں تک جلد منزلِ مسافت طے کرتی کہ) صبح اور شام کو ایک ایک مہینہ کی راہ طے کر لیتی۔ اور جن بموجب حکم کے قلعے۔ عمارت۔ مورتیں۔ دیگ۔ لگن وغیرہ بناتے۔ اور اُن جنوں میں سے اگر کوئی حکم سے سرتابی کرتا تو ہم اُسے عذاب چکھاتے۔

(اَے بندگانِ خدا۔ اے آلِ داؤدؑ!) اچھے کام کیا کرو۔ تمہارے کاموں کو میں دیکھتا ہوں۔ (نیک کام کا میں اجر دوں گا)۔

اَے آلِ داؤدؑ! اللہ کا شکر کرو۔ (لیکن افسوس یہ ہے کہ) انسان میں بہت تھوڑے ہیں جو اللہ کا شکر کرتے ہیں۔

(اب دُنیا کی بے ثباتی کو اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ باایں جاہ و حشم بھی) سلیمانؑ مر گئے (حالانکہ اُن کی موت کی خبر کسی کو نہ تھی۔ یہ ایک لاٹھی پر ٹیکے تھے کہ رُوح قبض ہوئی لوگ سمجھتے کہ زندہ ہیں۔ مگر) جب اس لاٹھی میں گھن لگا تو سلیمانؑ گر پڑے۔ اُس وقت جنوں (اور لوگوں) کو اُن کے انتقال کا حال معلوم ہوا۔ اگر جنوں کو غیب کی بات معلوم ہوتی (کہ سلیمانؑ مر گئے) تو وہ سب ذلت کے عذاب میں ٹھہرے نہ رہتے۔

قومِ سبا کو اللہ نے دو جانب دو عمدہ باغ عنایت کئے تھے۔ اُن میں جابجا بستیاں تھیں اور منزلیں قائم تھیں۔ جن میں وہ سب امن سے چلتے پھرتے تھے اور اُن میں سے کھایا پیا کرتے تھے۔ مگر بہ استثنائے مومنین اُن سبھوں نے اللہ کا شکر نہ کیا اور شیطان کی پیروی کر کے ناشکری کی اور بجائے بستیوں اور منزلوں کے اُن لوگوں نے استدعا کی کہ (چونکہ سفر کا لطف نہیں ملتا ہے اس لئے) دُور دُور منزلیں ہوں۔ اس ناشکری کا نتیجہ یہ ہوا کہ سیلاب آیا اور باندھ کو توڑ ڈالا۔ اور اُن دو باغوں کو خستہ و خراب کر چھوڑا۔ اور اُس کے عوض میں (اُس جگہ پر) بدمزہ پھل اور جھاؤ نکلے اور قدرے قلیل بیر ہو گئے۔

اُس قصّے میں ہر صابر شاکر کے لئے نشانیاں ہیں۔

اُن لوگوں پر شیطان کا کچھ زور نہ تھا مگر (یہ اس لئے ہوا) کہ ہم اُسے جو آخرت پر ایمان لاتا ہے اُس سے جو آخرت کی طرف سے شک میں رہتا ہے جدا کر کے معلوم کریں۔

اللہ آدمی کے ہر کام کو دیکھتا ہے۔ وہ ہر چیز کا نگہبان ہے۔ وہ بعافیت کرنے

والا ہے۔

{نوٹ :۔ روایت ہے کہ سبا مرد تھا۔ پس اُس کی اولاد قوم سبا سے مشہور ہوئی۔ . . . .}

{نتائج :۔ شکر کرنے سے افزائشِ حال ومطاع ہوتی ہے۔ ناشکری سے مصیبت آتی ہے۔ انسان کو اللہ تعالیٰ ہر طرح کی نعمت عطا کرتے ہیں۔ موت کا مزہ سب کو چکھنا ہے۔ لائق شکر مال و اولاد کام نہیں آتے۔ موت کا وقت کسی کو معلوم نہیں۔ غیب کی حالت کوئی نہیں جانتا۔ شیطان کی پیروی نہ کرو عیش میں آرام کی قدر کرنی چاہیئے۔ . . . .}

۳ {خلاصہ :۔ (۱) معبودِ باطل کسی شے کے مالک نہیں۔ (۲) آسمان وزمین کی بناوٹ میں معبودِ باطل کی شرکت نہیں۔ (۳) معبودِ باطل خدا کے مددگار نہیں۔ (۴) معبودِ باطل کو بغیر اجازت خداوندی سفارش کا اختیار نہیں۔ (۵) دلائل کہ شرک باطل ہے اور معبود باطل کو کوئی اختیار نہیں۔ (۶) قیامت میں اعمال کی پرسش اور فیصلہ (۷) مقصدِ رسالتِ پیغمبر صلعم۔ (۸) قیامت اپنے وقت پر ہوگی۔ کافروں کا سوال بیکار ہے۔ (۹) اوصافِ اللہ تعالےٰ۔ . . . .}

مطالب :۔ اللہ تعالیٰ کا کوئی شریک نہیں اور اُس کے سوا کوئی روزی نہیں دیتا۔ کفار تو صریح گمراہی میں پڑے ہیں۔ یہ سب تو دوسروں کو اپنا معبود بیکار مانے ہوئے ہیں۔ کیونکہ

اُن[۱] کے معبود نہ آسمانوں میں ایک ذرہ بھر کے مالک ہیں اور نہ زمین میں (یہ ان کا جواب ہے جو سمجھتے ہیں کہ آسمان وزمین کو تو اللہ ہی نے بنایا ہے مگر ان میں اُن کے معبود تصرفات کرسکتے ہیں۔ اس لئے ان کی دُہائی دیتے اور نذر و نیاز کرتے۔

اُن[۲] کے معبود کو آسمان وزمین میں کچھ بھی شرکت نہیں (یہ جواب ہے اُن کا جو سمجھتے ہیں کہ آسمان وزمین کو تو اللہ نے پیدا کیا مگر ان کی چیزیں کواکب حرکات وغیرہ کے وسیلے سے بنائی ہیں)۔

اُن[۳] کے معبود خدا کے مددگار نہیں (بلکہ جو کام کرتا ہے وہ اللہ خود کرتا ہے۔ یہ جواب ہے اُن کا جو سمجھتے ہیں کہ فرشتے علویات ارواح عالیہ وغیرہ پیدا کرنے میں

روزی دینے میں مارنے میں غرض جملہ حوادث روزگار میں اللہ کی مدد کرتے ہیں)۔
اُن کے معبود اللہ کی اجازت بغیر سفارش بھی نہیں کر سکتے (یہ جواب اُن کا ہے جو سمجھتے ہیں کہ ان کے معبود سفارش کرکے حاجات کو روا کردیتے ہیں اور پورا کردینگے یہ محض غلط ہے) کیونکہ (فرشتے روحانیات وغیرہ جن کو یہ لوگ اپنے گھر کا مختار سمجھے ہوئے ہیں اُن کی تو یہ حالت ہوتی ہے کہ جب کوئی حکم صادر ہوتا ہے تو گھبرا جاتے ہیں اور) جب اُن کے دلوں کی گھبراہٹ دور ہوتی ہے تب کہتے ہیں کہ تمہارے رب نے کیا فرمایا۔ پھر آپ ہی کہتے ہیں کہ سچ بات فرمائی ہے اور وہی بلند مرتبہ بڑا ہے۔ (غرض قیامت میں وہی سفارش کریں گے جن کو اللہ تعالیٰ کی اجازت ہوگی)۔
اے پیغمبر! کافروں سے کہ دو کہ قیامت میں ہمارے اعمال کی بازپرس تم سے نہ ہوگی۔ نہ تمہارے اعمال کی بازپرس ہم سے ہوگی۔ اور وہاں اللہ سب کو جمع کرے گا اور انصافاً فیصلہ دیگا۔
اے پیغمبر! (مشرکوں سے) کہو کہ تم مجھے اُن کو دکھلاؤ جن کو تم نے شریک ٹھیرا کر خدا میں ملا دیا ہے (یعنی دلائل پیش کرو کہ تمہارے معبودِ باطل کو کوئی اختیار ہے۔ اور جب وہ سب ثابت نہ کرسکیں اور عاجز ہوجائیں تو کہ دو کہ) کچھ بھی نہیں بلکہ اللہ ہی غالب حکمت والا ہے۔
اے پیغمبر! تم کو ہم نے بھلائی اور برائی بتلانے کو بھیجا ہے۔ لیکن اکثر آدمی نہیں جانتے۔
اے پیغمبر! تم سے کفار کہتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو تو یہ بتاؤ کہ قیامت کب ہوگی تو تم ان سے کہ دو کہ قیامت اپنے وقت پر ضرور ہوکر رہے گی۔ اس میں نہ کچھ جلدی ہوگی نہ کچھ دیری۔ (اس کے بارے میں بار بار سوال کرنا بیکار ہے)۔
اللہ بڑا بزرگ۔ فیصلہ کرنے والا۔ خبردار۔ زبردست۔ حکمت والا ہے۔

نتائج:۔ اللہ کو ایک مانو۔ شرک نہ کرو۔ معبودِ باطل کو نہ پوجو۔ آخرت میں اپنا اپنا عمل کام آئے گا۔

۴ {خلاصہ:- (۱) منکرینِ قیامت وکتبِ الٰہی کی سزا- (۲) قیامت میں کافروں کا قیل و قال- (۳) امرائے گذشتہ کا اپنے رسول کا کہا نہ ماننا- (۴) روزی کی فراخی و تنگی- (۵) مال و اولاد پر گھمنڈ کی مذمت- . . . . }

مطالب:- کفّار کہتے ہیں کہ قرآن اور اگلے کتبِ الٰہی (یا قیامت) پر ایمان نہ لائیں گے- ان پر قیامت میں عذاب ہوگا-

اے پیغمبر! اگر تم ظالموں کو اللہ کے حضور میں کھڑا دیکھو تو پاؤ گے کہ باہم قیل و قال کریںگے اور الزام ایک دوسرے پر دھریگا- ضعیف متکبّروں سے کہیں گے کہ اگر تم نہ ہوتے تو ہم ضرور ایمان لاتے- متکبّر جواب دینگے کہ ہم نے تو ہدایت آنے بعد تم کو ہدایت سے ہرگز نہ روکا تھا بلکہ تم خود ہی مجرم تھے- اُس پر ضعیف لوگ اُن کو کہیں گے کہ تمہیں تو کفر و شرک کا حکم کرتے تھے اور تمہارے ہی مکر و فریب نے ہماری یہ دُرگت کردی-

کفّار جب عذاب دیکھینگے تو دل ہی دل میں پشیمان ہونگے- اور بعوض فعلِ بد کے ان کی گردنوں میں ہم طوق ڈالیں گے-

اے پیغمبر! (کفّار کے کہنے پر کچھ رنج نہ کرو کیونکہ) پہلے دولتمندوں کا بھی یہی دستور رہا ہے کہ ایسا ہی اولاد و مال پر گھمنڈ کرکے پیغمبروں کا کہا نہ مانا اور سمجھتے رہے کہ ان پر عذاب نہ ہوگا (اور مال و دولت و اولاد کو سببِ مغفرت سمجھتے رہے مگر بات تو یہ ہے کہ)

اللہ کسی پر روزی فراخ کرتا ہے اور کسی پر تنگ (تاکہ آزمائے- اور یہ فراخی و تنگی عزّت کا سبب اور حقارت کا باعث نہیں- پس کافروں کا مال و اولاد پر گھمنڈ کرنا بیکار ہے)-

{**نتائج:-** قرآن اور کتبِ الٰہی کو مانو- صبر کرو- مال و اولاد پر گھمنڈ نہ کرو- مال و اولاد قیامت میں کچھ کام نہ دینگے- پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلّم کا کہا مانو- قرآن و حدیث پر چلو- . . . . }

۵ {خلاصہ:- (۱) مال و اولاد موجبِ قربتِ الٰہی نہیں- (۲) مومنِ نیکوکار کے لئے دوچند اجر- (۳) آیاتِ الٰہی کے ہرانے کی کوشش کرنے والوں کو عذاب-

(۴) فراخی و تنگیٔ روزی - (۵) راہِ خدا میں خرچ کرنے کا اجر - (۶) فرشتوں اور جنّوں کے پوجنے والوں کو عذاب اُخروی - (۷) آخرت کی بے کسی اور بے بسی - (۸) پیغمبر صلعم اور قرآن کے مکذّبوں کی سزا - (۹) اگلے رسولوں کے مکذّبوں کی سزا - (۱۰) توصیف اللہ تعالےٰ - . . . . }

مطالب :- مال و اولاد سے اللہ کا تقرب حاصل نہیں ہوتا بلکہ ایمان اور عملِ نیک سے تقرب حاصل ہوتا ہے - اس لئے مومنِ نیکوکار کو اُن کے اعمال کا دوچند اجر ملے گا -

جو اللہ کی آیتوں کے ہرانے کی کوشش کرتے اُن کو عذاب ہوگا -

اللہ جس کو چاہتا ہے دنیا میں زیادہ روزی دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے کم (اس میں مومن و کافر کی کوئی خصوصیت نہیں) -

جو راہِ خدا میں خرچ کرتا ہے اُس کو اللہ اور دیتا ہے -

قیامت میں فرشتے کہیں گے کہ مشرک ہمیں نہ پوجتے تھے بلکہ جنّوں کو - پھر مشرکوں پر عذاب ہوگا -

قیامت میں کوئی کسی کو نفع و نقصان نہیں پہنچا سکتا (کیا فرشتے کیا جنّ) -

کفار کہتے ہیں کہ پیغمبر صلعم صرف آدمی ہیں (پیغمبر نہیں) - جن کو ہمارے باپ دادا پوجتے تھے اُن سے ہم کو روکنا چاہتے ہیں - اور کفّار بلا دلیل یہ بھی کہتے ہیں کہ قرآن پیغمبر صلعم کی بناوٹ ہے اور پیغمبر صلعم کے معجزات صرف جادو ہیں - جیسا کہ اگلے کفّار بھی کُتبِ الٰہی اور پیغمبروں کو جھٹلا چکے ہیں - ان سب پر عذاب ہوگا -

جن لوگوں نے اگلے رسولوں کو جھٹلایا اُن پر عذاب نازل ہوتا گیا (پس اب بھی جو پیغمبر صلعم کو جھٹلائیں گے اُن پر عذاب نازل ہوگا) -

اللہ سب سے بہتر روزی دینے والا ہے (اور کوئی روزی پہنچا نہیں سکتا

ادیم زمین سفرۂ عام اوست برین خوان یغما چہ دشمن چہ دوست)

{**نتائج**} :- مال و اولاد کی محبت میں نہ پھنسو بلکہ آخرت کی فکر میں رہو - روزی کی فراخی و تنگی عزت کا سبب اور حقارت کا باعث نہیں - ایمان لاؤ اور نیک عمل کرو - خیر و خیرات کرو - آیاتِ الٰہی پر ایمان لاؤ - فرشتوں اور جنّوں کو نہ پوجو - قرآن کو سچ

جانو۔ پیغمبر صلعم کو رسول برحق جانو۔ . . . . }

۶ {خلاصہ:- (۱) پیغمبر صلعم مجنون اور گمراہ نہیں بلکہ رسول برحق ہیں۔ (۲) پیغمبر صلعم وعظ و پند کی مزدوری طلب نہیں کرتے۔ (۳) دینِ حق کی آمد۔ اور دینِ باطل کی مذمّت۔ (۴) پیغمبر صلعم راہِ راست پر ہیں اور وحی کے مطابق ہدایت کرتے۔ (۵) کفّار پر دینی و دنیوی عذاب۔ (۶) اوصافِ اللہ تعالےٰ . . . . }

مطالب:- کافرو! اس بات کو تم خوب غور کرلو کہ پیغمبر صلعم دیوانے نہیں جیساکہ تم خیال کرتے ہو۔ بلکہ وہ تو قیامت کے عذاب سے ڈراتے ہیں (رسالت ثابت ہوتی ہے)۔

کافرو! پیغمبر صلعم تو اپنے وعظ و پند کی مزدوری طلب نہیں کرتے۔ اُن کی مزدوری تو اللہ کے ہاں سے ملیگی (پھر ایسے شخص پر ایمان کیوں نہیں لاتے؟ یہ آیت بھی رسالت کو ثابت کرتی ہے)۔

دینِ حق (یعنے اسلام) آپہنچا۔ غلط دین سے نہ تو ابھی کشود کار ہوتا ہے اور نہ آیندہ ہوگا (فتح مکّہ کے دن پیغمبر صلعم بتوں کو لکڑی مارتے تھے اور یہ آیت فرماتے تھے۔ یہ پیشین گوئی ہے کہ اسلام کا بول بالا ہوگا)۔

اَے پیغمبر! کافروں سے کہدو کہ اگر میں گمراہ ہوں (جیساکہ تمہارا زعم ہے) تو اس گمراہی کا نتیجہ مجھ کو بھگتنا ہوگا۔ اور اگر میں نے راہ پائی تو اس وحی کے سبب سے پائی جو میرا رب مجھ پر نازل کرتا ہے۔

کافروں کو بوقت بعث و نشر (یا بوقت جانکنی) بھاگ نکلنے کی مجال نہ ہوگی اور محشر (یا قبر) میں عذاب میں پکڑے جائیں گے۔ اُس وقت ایمان لانے (یا دُنیا میں لوٹ جانے) کی خواہش کرینگے۔ لیکن یہ خواہش کچھ سودمند نہ ہوگی کیونکہ دُنیا میں کُفر کرچکے تھے اور پیغمبر صلعم کی نسبت دل سے گھڑگھڑ کر باتیں بنا چکے تھے (یا اللہ کے احکام جو پیغمبر صلعم پر نازل ہوتے تھے اُن کو نہ مانتے تھے)۔ اگلے کفّار جنھوں نے دینِ حق کو جھٹلایا اُن کی بھی یہی کیفیت ہوئی۔

اللہ ہر ایک چیز کو اور غیب کی باتوں کو جانتا ہے۔ سُننے والا و قریب ہے۔

{نتائج:- پیغمبر صلعم کو رسولِ برحق مانو۔ وعظ و پند کی مزدوری نہ لو۔ آجکل اکثر

واعظوں میں یہ بات پھیلی ہوئی ہے کہ جہاں جاتے اپنی ہتھیلی گرم کئے رہتے اور لوگوں سے خوب روپے وصول کرتے ہیں اس سے احتراز چاہیئے۔ دُنیا میں جو کچھ ہو سکے آخرت کے لئے کر دھر لو۔ اسلام کا بول بالا ہے۔ اسلام اصل دین ہے۔ . . . . }

(۳۵) سُورۂ فاطر

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

۱ {خلاصہ:۔ (۱) حمد و توحیدِ باری تعالےٰ۔ (۲) فرشتوں میں رسول بھی ہیں اور اُن کو پر ہوتے ہیں۔ (۳) خلقت میں زیادتی و کمی۔ (۴) رحمت کی فتح و امساک۔ (۵) شکر گزاری کا حکم۔ (۶) پیدائش اور روزی۔ (۷) اللہ ایک اور یکتا ہے۔ (۸) کافروں کی بیہودہ گوئی۔ پیغمبر صلعم کو تسکین و تشفی تمثیلِ اُمت سابقہ۔ (۹) بعث و نشر برحق ہے۔ (۱۰) شیطان دشمنِ انسان ہے۔ (۱۱) کفّار کے لئے عذاب ہے۔ (۱۲) مومن نیکو کار کا اجر . . . . }

مطالب:۔ سب تعریف اللہ ہی کو ہے۔ اُسی نے آسمانوں اور زمین کو بنایا۔ اُسی نے فرشتوں میں رسول بھی کیا۔ اور فرشتوں کے پر ہوتے ہیں۔ کسی کو دو کسی کو تین کسی کو چار۔ کسی کو چار سے بھی زیادہ۔ اللہ ہی جس کی بناوٹ میں زیادتی چاہتا ہے کرتا ہے (یعنے فرشتوں کے پر زیادہ بھی ہوتے ہیں۔ یا ذکاوت میں۔ حسن میں عقل میں۔ قد میں۔ مال میں۔ اولاد میں۔ غرض جس چیز میں اللہ جس آدمی کو چاہتا ہے دیتا ہے یعنی اللہ کسی کو کم دیتا ہے کسی کو زیادہ)۔ وہی انسان کو رحمت عطا فرماتا ہے۔ اُس کے سوا نہ تو کوئی دے سکتا ہے اور نہ کوئی چھین سکتا ہے۔ وہی ہر چیز پر قادر ہے۔ زبردست حکمت والا ہے۔ (بس)

لوگو! اللہ کی نعمت کا شکر کرو۔

کافرو! ذرا یہ تو بتاؤ کہ اللہ کے سوا اور کوئی ایسا ہے جو پیدا کر سکتا ہے یا روزی دے سکتا ہے یا اُس کے سوا کوئی دوسرا معبود ہے (ہرگز نہیں۔ پھر اللہ کے سوا تم کسی دوسرے کو معبود کیوں بناتے ہو؟)

(اے پیغمبر!) اگر کفار تمہیں جھٹلاتے ہیں (تو اس کا رنج نہ کرو۔ کیونکہ کفّار کی

یہی عادت چلی آئی ہے کہ) اگلے رسولوں کو جھٹلاتے رہے۔
سب کام اللہ ہی کی طرف پھرتے ہیں۔
لوگو! اللہ کا وعدہ (کہ مرکر پھر جلائے جاؤ گے) حق ہے۔ پس تم کو لازم نہیں کہ دنیا میں پھنس کر (دین سے) غافل ہو جاؤ اور شیطان کے بہکاوے میں آجاؤ۔
شیطان انسان کا دشمن ہے اور راہِ راست سے بہکاتا ہے تاکہ وہ دوزخی ہو جائیں۔
کافروں کے لئے سخت عذاب ہے۔
مومن نیکوکار کے لئے مغفرت اور بڑا ثواب ہے۔
{**نتائج**:۔ معبودِ باطل کو اپنا کارکن نہ سمجھو۔ پیغمبر صلعم کی اطاعت کرو۔ آخرت کے لئے ایمان لاکر نیک عمل کرو۔ دشمن کی باتوں پر عمل نہ کرو۔ . . . . . . }
۲ {**خلاصہ**:۔ (۱) بُرے بھلوں کے برابر نہیں۔ (۲) ہدایت و گمراہی اللہ کے اختیار میں ہے۔ (۳) کافروں پر افسوس کرنے کی مناہی۔ (۴) علم اللہ تعالیٰ در بارۂ اعمالِ کفّار۔ (۵) دلیلِ بعث و نشر۔ (۶) پرستشِ بت سے عزت نہیں ہوتی بلکہ ایمان اور نیک عمل سے عزت ہوتی ہے۔ (۷) بُری تدبیر کی مذمت۔ (۸) معبودِ باطل کی مذمت اور اُن کے باطل ہونے کے دلائل۔ اور شرک کا رد۔ (۹) شکر گزاری کا حکم۔ . . . . }
مطالب:۔ کیا وہ شخص جو عملِ بد کرتا ہے اور اُس عملِ بد کو اچھا بھی سمجھتا ہے (مومنِ صالح کے برابر ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ یعنی کافر فاسق۔ مومنِ صالح کے برابر نہیں ہو سکتا)۔
خدا جس کو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے۔ (جب یہ حالت ہے تو)
اے پیغمبر! کافروں کی گمراہی اور بدراہی پر افسوس نہ کرو کہ تمہاری جان جاتی رہے۔ بیشک اُن کے اعمال کو اللہ جانتا ہے۔
لوگو! اللہ ہی ہے جو ہوائیں بھیجتا ہے اور وہ بادل اُٹھاتی ہیں۔ پھر وہ (اللہ) اُس بادل کو مُردہ شہر کی طرف ہانک لے جاتا ہے پھر پانی برسا کر زمین کو مرے پیچھے

تر و تازہ کرتا ہے اُسی طور سے وہ مُردوں کو جِلا اُٹھائے گا (ثبوتِ احیاے موتے ہے)۔

مشرکین سمجھتے ہیں کہ بتوں کو پوجنے سے عزّت حاصل ہوتی ہے لیکن بات یہ ہے کہ سب عزّت اللہ ہی کے واسطے ہے اور اسی کے پاس ہے۔ ہاں عزّت حاصل کرنے کی ترکیب یہ ہے کہ کلمۂ طیّبہ پڑھے (ایمان لائے) اور نیک عمل کرے۔ اس سے یہ ہوتا ہے کہ ایمان بلند ہوتا ہے اور عملِ نیک اُس کو اٹھا کر محلِ قبولیت میں پہنچاتا ہے۔ کیونکہ صرف ایمان بغیر نیک عمل کے مفید نہیں پڑتا (غرض یہ ہے کہ دونوں ساتھ ساتھ ہونا چاہیئے بغیر ایک کے دوسرا فائدہ دے نہیں سکتا۔ مفسروں نے کلمۂ طیبہ۔ عملِ صالح۔ اور اس آیت کے متفرق معنٰی بیان کئے ہیں۔ کلمۂ طیبہ :- ذکرِ خدا۔ دعا۔ غازیوں کا اللہ اکبر کہنا۔ ایمان۔ کلمۂ توحید و تمجید و تہلیل۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر عملِ صالح = خداوندی فرائض کا ادا کرنا۔ مساکین کو خیرات دینا۔ بڑھ بڑھ کر تلوار ہیں مارنا۔ اس آیت میں چار طور ہیں :- کلمۂ طیبہ کو عملِ صالح بلند کرتا ہے جیسا کہ خبر ہے کہ اللہ تعالٰے قول بے فعل قبول نہیں کرتا۔ عملِ صالح کو کلمۂ طیبہ بلند کرتا ہے یعنی کوئی عمل بے ایمان قبول نہیں ہوتا۔ عملِ صالح کو اللہ بلند کرتا ہے۔ اللہ تعالٰے جو کسی کو بلند کرتا ہے تو وہ کلمۂ طیبہ و عملِ صالح کے سبب سے بلند کرتا ہے)۔

جو لوگ بُری تدبیریں کرتے ہیں اور مکر کرتے ہیں اُن کی سزا ہوگی اور اُن کی تدبیریں نہس ونہس ہو جائیں گی (اشارہ ہے کہ کفار پیغمبر صلعم کو ستاتے ہیں زیر اور قتل کرنے کی فکر میں لگے رہتے ہیں۔ تو اُن کی تدبیریں کچھ کام نہ آئینگی اور سزا علاوہ ہوگی۔ یہ اسلام کی ترقّی کی پیشین گوئی بھی ہوسکتی ہے)۔

مشرکو! تمہارے معبود ایسے ہیں جن کو رتّی بھر بھی اختیار نہیں۔ اور جو پکارنے پر بھی نہ تو سُنتے نہ جواب دے سکتے۔ اور قیامت میں بھی تمہارے معبود ہونے سے انکار کرینگے۔ اللہ کو تو مفصلۂ ذیل قدرتیں ہیں۔ ذرا یہ تو بتاؤ کہ بھلا تمہارے معبود کو بھی اللہ کی ان قدرتوں میں کوئی قدرت ہے جیسے :- آدمؑ کو پہلے مٹی سے بنایا پھر تم کو نطفہ سے پیدا کیا۔ اور تم میں سے کسی کو مرد اور کسی کو عورت بنا دیا۔ اللہ ہی کے علم میں حمل رہتا ہے اور وضعِ حمل ہوتا ہے۔ عمر نہ گھٹتی ہے نہ بڑھتی ہے۔ لوحِ محفوظ

میں اللہ نے درج کر دیا ہے۔ دو طرح کے سمندر بنائے۔ ایک (کا پانی) میٹھا دافع تشنگی
اور پینے میں خوشگوار۔ دوسرے (کا پانی) کھاری اور تلخ۔ دونوں سمندروں میں انسان
کو رزق اور موتی دیتا ہے۔ سمندروں میں تمہارے رزق کے لئے کشتیاں چلاتا ہے۔
رات اور دن کو گردش میں رکھتا ہے۔ آفتاب و ماہتاب کو قابو میں رکھ کر گردش میں
رکھتا ہے۔ پھر ان باتوں میں سے ایک بھی تمہارے معبودوں میں نہیں۔ تو تم اللہ کا
اُن کو کیوں شریک کرتے ہو۔ پس شرک کو چھوڑو۔ اللہ ہی کو پوجو (اور)
نعمتوں پر اللہ ہی کا شکر کرو۔

{**نتائج**:۔ بعث و نشر پر یقین رکھو۔ بُری تدبیر نہ کرو۔ مکر نہ کرو۔ . . . }

۳ {**خلاصہ**:۔ (۱) محتاجئ مخلوق۔ غنائے خالق۔ (۲) قدرت الٰہی اور کافروں
کو ہلاکت کی دھمکی۔ (۳) قیامت کی بےکسی اور بےبسی۔ (۴) پیغمبر صلعم کا فرضِ منصبی۔
(۵) پیغمبر صلعم کا کہنا کون سُنتا ہے۔ (۶) تزکیہ نفس اپنے لئے ہے۔ (۷) بعث و نشر۔
(۸) بُرے بھلے برابر نہیں۔ (۹) مُردے سُنتے نہیں۔ (۱۰) پیغمبر صلعم کا دین برحق ہے
اور وعظ و پند کا حکم۔ (۱۱) رسول کی تکذیب کے باعث اگلی اُمتوں کا ہلاک ہونا۔
(۱۲) پہلے رسولوں کو معجزے صحیفے اور کتابیں عطا ہوئی تھیں۔ (۱۳) اوصافِ
اللہ تعالےٰ۔ . . . . }

مطالب:۔ اللہ کے سب محتاج ہیں اور اللہ کسی کا محتاج نہیں۔
(کافرو!) اللہ چاہے تو تم کو نیست و نابود کر کے دوسری مخلوق پیدا کر دے۔
اللہ کے نزدیک یہ کوئی بڑی بات نہیں (پھر تم کو اس قدر گھمنڈ اور غرور کیوں
ہے)۔

(قیامت میں) نہ کوئی کسی کے کام آئے گا۔ نہ کوئی کسی کا بوجھ اُٹھائے گا۔ اگرچہ
رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو (وہاں نفسی نفسی ہوگی اور اپنے کئے کا پھل سب کو
ملے گا۔

ف باپ بیٹا بھائی کام آتا نہیں ساتھ بےکس کے کوئی جاتا نہیں
اس میں یہ بھی اشارہ ہے کہ کفّار اپنی اولاد یا اپنے معبودوں پر گھمنڈ کئے ہوئے ہیں
یہ بالکل بیکار ہے۔ نصارےٰ کے خیال کا رد ہے جو کہتے ہیں کہ عیسےٰ ع نے نصارےٰ کا بارِ

گناہ اُٹھالیا ہے)۔
اَے پیغمبر! تمہارا کام تو یہ ہے کہ لوگوں کو ڈر سُناؤ (ع۔ بر رسولاں بلاغ باشد وبس۔ ہدایت کرنے کا کام تو ہمارا ہے)۔
اَے پیغمبر! تمہارا کہنا وہی سنتے ہیں جو غائبانہ اللہ سے ڈرتے اور نماز پڑھتے ہیں اور جن کو اللہ ہدایت کرتا ہے۔ کافر جو بمنزلہ مُردے کے ہیں اُن کو تم ہدایت نہیں کر سکتے۔
جو اپنے نفس کو پاک اور سُتھرا کرتا ہے (اور نیک عمل کرتا ہے) وہ اپنے لئے کرتا ہے (اس میں خدا ورسول کا فائدہ نہیں اور نہ اُن پر احسان ہے)۔
ہر ایک کو خدا کی طرف لوٹ جانا ہے (وہاں بھلے کو ثواب ملے گا اور بُرے پر عذاب ہوگا)۔
نابینا اور بینا برابر نہیں۔ نہ اُجالا اور اندھیرا۔ نہ سایہ اور دھوپ۔ نہ زندہ اور مُردہ (یعنی بُرے بھلے یکساں نہیں۔ سُننے والے ہدایت پاتے نہ سُننے والے گمراہ ہوتے)۔
اَے پیغمبر! مُردے کو تم سُنا نہیں سکتے (اس میں لوگوں کا بہت اختلاف ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ مُردے زندے کی بات سُنتے ہیں کوئی کہتا ہے کہ مُردے نہیں سُنتے ہیں)۔
اَے پیغمبر! تم کو دینِ حق (یعنی اسلام) لے کر ہمہیں نے بھیجا ہے تم (مومنوں کو اجرِ آخرت کی) خوشی اور (کافروں کو عذابِ اُخروی کا) ڈر سناتے رہو۔ تم کافروں کے جھٹلانے پر رنج نہ کرو کیونکہ پہلی قوموں نے بھی اسی طرح اپنے پیغمبروں کو اور کتب الٰہی کو جھٹلایا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اُن پر عذاب نازل ہوا (تو بس ان کفّارِ مکہ کی بھی یہی حالت ہوگی)۔
پہلے رسولوں کو بھی معجزات صحیفے اور کتبِ الٰہی دئے گئے تھے (اسی طور سے پیغمبر صلعم کو معجزے اور قرآن عطا ہوئے۔ کافروں کو جھٹلانا بیکار ہے)۔
اللہ بے پرواہ اور خوبیوں والا ہے۔
{نتائج:۔ اللہ کی مہربانی عام ہے۔ اللہ سے ڈرو۔ نماز پڑھو۔ رسول کا

کہا مانو۔ وعظ و نصیحت کیا کرو۔ کوئی سُنے یا نہ سُنے۔ تکذیب رسول و قرآن سے مصیبت آتی ہے۔ اپنے نفس کو پاک و صاف رکھو۔ وقوع قیامت برحق ہے۔

ے بہ وقت تنگدستی آشنا بیگانہ می گردد — صراحی چوں شود خالی جدا پیمانہ می گردد

ے سیہ بختی میں اپنا بھی پرایا بن کے رہتا ہے — شب تاریک میں دیکھو کہ سایہ چھپ کے چلتا ہے۔ . . . }

۴ {خلاصہ:۔ (۱) قدرت ہائے الٰہی۔ (۲) علما کو خوف پروردگار ہے۔ (۳) علامات خوف کنندگان۔ (۴) فضیلت اُن کی جو قرآن پڑھتے نماز ادا کرتے خیرات دیتے ہیں۔ اور اُن کو ثواب۔ (۵) قرآن برحق ہے۔ (۶) قرآن کتب الٰہی کی تصدیق کرتا ہے۔ (۷) ایماندار قرآن کے وارث ہیں۔ ان کی تین قسم۔ ان کا اجر۔ (۸) کافروں کی سزا۔ (۹) اوصافِ باری تعالیٰ۔ . . . . }

مطالب:۔ (لوگو! ذرا) اللہ (کی قدرت کو غور کرو کہ) پانی برسا کر طرح طرح کے پھلوں کو پیدا کرتا ہے۔ پہاڑوں کو رنگ برنگ بناتا ہے۔ انسان کو حشرات الارض کو اور چارپایوں کو مختلف الاقسام مُتعَدَّدُ الالوان بناتا ہے۔

اللہ سے وہی ڈرتے ہیں جن کو علم ہے (یعنی جو لوگ اللہ کا دبدبہ اُس کی عزّت اُس کا غلبہ جانتے ہیں اور جو اُس کو قادر و مختار سمجھتے ہیں۔ یہاں سے علم اور عالم کی فضیلت ثابت ہوتی ہے۔ حدیث میں ہے کہ عالم کا رتبہ عابد سے بہت زیادہ ہے)۔

(اللہ سے ڈرنے والے کی ایک علامت یہ ہے کہ) قرآن پڑھتے۔ نماز (اپنے وقتوں پر یہ ارکان برابر اور خضوع و خشوع کے ساتھ) ادا کرتے۔ ظاہر اور پوشیدہ خیرات کرتے (یعنی فرض صدقات اور نفلی خیرات کرتے)۔ اُن کو اُن کی کرنی سے زیادہ ثواب ملے گا۔

قرآن حق ہے (یعنی کتاب الٰہی ہے) پہلے کتب الٰہی کی تصدیق کرتا ہے۔

قرآن کے وارث ایماندار مسلمان ہیں۔ ان ایمانداروں کی تین حالتیں ہیں:۔

ایک جماعت وہ ہے جو اپنے لئے بُرا کرتی ہے (یعنی قرآن پر ایمان تو ہے مگر اس جماعت کے لوگ عمل نہیں کرتے اور احکام الٰہی کو نہیں برتتے۔ یہ سب گنہگار ہیں۔ ان کے بارے میں رائے ہے کہ ایک عرصہ تک موقف حساب میں رہیں گے اور خداوند تعالیٰ اپنی رحمت کاملہ سے اُن کے حال کی تلافی کر کے جنّت میں داخل کریگا)

دوسری جماعت وہ ہے جو میانہ روی اختیار کئے ہوئے ہے (یعنی یہ سب احکام الٰہی کے عامل تو ہیں مگر پورے عامل نہیں۔ ان کے بارے میں رائے ہے کہ کسی قدر حساب دے کر جنت میں جائیں گے)۔ تیسری جماعت وہ ہے جو (احکام الٰہی کو پورے طور سے برتتی اور) ہر نیک کام میں پیش قدمی کرتی ہے (ان کے بارے میں رائے ہے کہ یہ لوگ جنت میں بغیر حساب داخل ہونگے۔ ان تینوں جماعتوں کے بارے میں تفسیر کبیر کی بحث دیکھو۔ امام فخرالدین رازی کہتے ہیں کہ ظالم وہ ہے جس کے سیئات زائد ہوں۔ مقتصد وہ جس کی خیر و شر مساوی۔ سابق وہ جس کے حسنات زائد ہوں)۔ (اس بحث کو تفسیروں میں دیکھو)۔

قرآن کے وارثوں کی تیسری جماعت پر اللہ کا بڑا فضل ہے اور وہ باغ جنت میں رہیں گے اور ہر طرح کے آرام و آسایش میں ہوں گے۔

کافروں کو عذاب دوزخ ہوگا۔ اس میں اُن کو نہ موت آئیگی نہ کمی عذاب ہوگی۔ یہ سب عرض کریں گے کہ دنیا میں لوٹا دئے جائیں کہ وہاں جاکر نیک عمل کریں۔ مگر اس بات کی شنوائی اُس وقت نہیں ہو سکتی۔

ظالموں کا قیامت میں کوئی مددگار نہیں۔

اللہ زبردست۔ معاف کرنے والا۔ بخشنے والا۔ قدردان۔ (ہر کاموں سے اور چیزوں سے) خبردار اور نگہبان ہے۔

{نتائج :۔ قرآن پڑھو۔ نماز ادا کرو۔ خیرات دو۔ نیک کام میں پیش قدمی کرو۔ یعنی در کار خیر حاجت ہیچ استخارہ نیست ۔ . . . . }

۵ {خلاصہ :۔ (۱) انسان کو ملکیت زمین۔ (۲) شکر گزاری کا حکم اور ناشکری کا وبال۔ (۳) کفر سے ناراضی الٰہی اور گھاٹا۔ (۴) شرک کا رد اور معبودِ باطل کی مذمت۔ (۵) کافروں کے قول کا رد دربارۂ اطاعتِ رسول۔ (۶) مکر کا وبال۔ (۷) عاداتِ الٰہی میں تغیر و تبدل نہیں۔ (۸) گزشتہ قوموں کی ہلاکت سے عبرت پکڑنے کا حکم۔ (۹) اللہ کو کوئی زیر نہیں کر سکتا۔ (۱۰) دنیا میں اللہ ہر ایک گناہ کا مؤاخذہ نہیں لیتا۔ بلکہ کفار کو ڈھیل دیتا ہے۔ (۱۱) اوصافِ اللہ تعالٰے۔ . . . . }

مطالب :۔ لوگو! تم کو زمین کا مالک بنایا۔ پس تم کو لازم ہے کہ اللہ

کا شکر کرو۔ اگر شکر نہ کروگے تو ناشکری کا وبال تمہارے ہی اوپر عائد ہوگا۔
کافرو! تمہارے کفر سے اللہ کی ناراضی ہوتی ہے اور سوا سے گھاٹے کے کوئی فائدہ نہیں۔
کافروں کے معبودوں کو کوئی اختیار نہیں۔
کافرو! آسمان وزمین کو بنا کر اللہ ہی ہل ڈول سے باز رکھتا ہے۔ پھر یہ تو کہو کہ تمہارے معبودوں نے بھی کوئی زمین بنائی ہے یا آسمان کے بنانے میں شرکت دی ہے یا آسمان کو ہل ڈول سے روک سکتے ہیں۔ پھر بلا سند تم اُن کو کیوں پکارا کرتے ہو اور اپنا معبود بنائے بیٹھے ہو۔
قریش قسماً کہا کرتے تھے کہ اگر اُن کے پاس کوئی پیغمبر آیا ہوتا تو ہم اُس کی اطاعت کرکے ہر اُمتِ گزشتہ سے بڑھ جاتے اور ہدایت والے ہو جاتے۔ لیکن جب پیغمبر صلعم آئے تو کفار (سخت منکر ہو گئے اور دشمنی پر کمر باندھ لی اور اُن) کی نفرت بڑھ گئی اور یہ انکار و نفرت بہ سبب تکبّر وافعالِ قبیحہ کے تھی (نہ بہ وجہ جہل و لا علمی کے)۔
مکر کرنے والے پر مکر لوٹ آتا ہے (یعنی اُس کو خود نقصان اُٹھانا پڑتا ہے۔
چاہ کن را چاہ در پیش۔ کردنی خویش آمدنی پیش۔ کہ کرد کہ نیافت؟)
اللہ تعالٰے کا دستور و قاعدہ کبھی بدلتا نہیں اور ٹلتا نہیں۔
کافرو! کیا تم نے سیر و سفر نہیں کیا کہ اگلے کفار کی کیفیت خیال کرو کہ باوجود اس کے کہ تم سے قوت میں بڑھ کر تھے بہ سبب کفر کے وہ سب کیسے ہلاک ہوئے۔ تو تم کیا اُسی حالت کے منتظر ہو؟
اللہ کو کوئی زیر نہیں کرسکتا۔
اللہ اگر بندوں کے گناہوں پر جائے تو پھر کوئی جاندار روئے زمین میں بچ نہ سکے۔

۵ اگر بر جفا پیشہ بشتافتے ۔۔۔ کہ از دستِ قہرش اماں یافتے

اللہ تعالٰے کافروں کو موت تک ڈھیل دئے رکھتا ہے۔
اللہ زمین و آسمان کی کل پوشیدہ چیزوں کو جانتا ہے۔ دلوں کے بھید کا بھی

اُس کو علم ہے۔ وہ تحمل والا۔ معاف کرنے والا۔ خبردار۔ قدرت والا ہے۔
{نتائج:۔ کفر نہ کرو۔ اللہ کے سوا معبود کسی کو نہ بناؤ۔ جو کہو سو کرو۔ وعدہ کو پورا کرو۔ . . . . }

(۳۶) سورہ یٰسٓ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱ {خلاصہ:۔ (۱) قرآن پُراز حکمت ہے۔ (۲) نزولِ قرآن۔ (۳) پیغمبر صلعم پیغمبر ہیں۔ (۴) مقصودِ نزول قرآن اور منشاے رسالت۔ (۵) مذمتِ کفارِ ازلی۔ (۶) رسول پر چلنے والے اور اللہ سے ڈرنے والے کے لئے مغفرت اور اجر۔ (۷) احیاے موتیٰ۔ (۸) بندوں کے اعمال اور آثار لکھے جاتے ہیں۔ (۹) لوحِ محفوظ میں سب چیزیں مندرج ہیں۔ (۱۰) اوصافِ اللہ تعالیٰ۔ . . . . . . }

مطالب:۔ قرآن میں حکمت بھری ہوئی ہے اور اُس کو اللہ ہی نے اُتارا ہے (جواب ہے کافروں کا جو کہتے تھے کہ قرآن کتابِ الٰہی نہیں بلکہ پیغمبر صلعم کی من گھڑت ہے یا کلام جن و انس ہے)۔

اے پیغمبر! قسم ہے کہ تم (سچے) پیغمبروں میں سے ہو۔ اور سیدھے رستے پر ہو۔

اے پیغمبر! تمہیں اس لئے بھیجا ہے اور قرآن اس لئے نازل کیا ہے تاکہ تم اس قوم (مکہ) کو (عذاب الٰہی سے) ڈراؤ جن کے باپ دادا (قبل اس کے عذابِ خدا سے) نہیں ڈرائے گئے (یعنی مکہ میں کوئی پیغمبر قبل تمہارے مبعوث نہ ہوا تھا۔ یا ایک مدت سے نبی کی صحبت سے وہ سب محروم رہے ہیں۔ اور یہی سبب ہے کہ وہ دین سے) غافل ہیں (اور ضلالت و گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں)۔

اے پیغمبر! ان کافروں میں سے اکثر ازل ہی میں بدبخت قرار دئے جا چکے ہیں (اور مستحق عذاب ٹھیر چکے ہیں)۔ تو وہ سب ایمان نہیں لا سکتے (راہِ راست پر نہیں آسکتے۔ تمہارے ڈرانے کا کچھ خیال نہیں کر سکتے) اور (وہ سب ایسے) طوق بہ گردن اُوپر کی طرف سر اُٹھائے ہوئے ہیں (کہ خدا و رسول کے احکام پر گردنِ تسلیم خم نہیں

کرسکتے۔ اور (اس طرح پر) ان کے آگے پیچھے دیواریں ہیں اور اوپر سے ڈھاپ دئے گئے ہیں (اور شیخی اور ناحق کی ضد میں گھرے ہوئے ہیں) کہ (ایمان کا رستہ) وہ سب دیکھ ہی نہیں سکتے (اور حق بات کی طرف التفات ہی نہیں کر سکتے۔ پس)۔

اے پیغمبر! کفار کو ڈرانا یا نہ ڈرانا یکساں ہے۔ کیونکہ یہ تو ایمان لانے والے نہیں (اس لئے کہ

ف۔۔۔ تہیدستانِ قسمت را چہ سود از رہبرِ کامل
کہ خضر از آبِ حیواں تشنہ مے آرد سکندر را

لباب میں ہے کہ پیغمبر صلعم نماز میں قرآن شریف بلند آواز سے پڑھتے۔ قریش کے لوگ جلتے۔ ایک مرتبہ کچھ لوگ آمادہ ہو کر اُٹھے کہ آپ کو کچھ ایذا پہنچائیں۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت سے اُن کی مشکیں بندھ گئیں اور اندھے ہوگئے۔ آپ کے پاس آئے اور معذرت پیش کی اور عرض کیا کہ دُعا کیجئے۔ چنانچہ آپ نے دعا کی۔ آپ کی دُعا سے وہ سب اچھے ہوگئے۔ مگر ان میں سے ایک بھی ایمان نہ لایا)۔

اے پیغمبر! تمہارا ڈرانا اُن ہی کو کارگر ہوتا ہے جو تمہارے سمجھانے پر چلتے ہیں اور غائبانہ اللہ سے ڈرتے ہیں۔ پس اُن کے لئے مغفرت ہے اور عمدہ ثواب۔

اللہ ہی پھر سب کو (قیامت میں) زندہ کر اُٹھائے گا۔

جو کچھ (نیک و بد اعمال) لوگ آگے بھیجتے ہیں اور جو کچھ (نیک و بد بات۔ بُرا بھلا اثر دنیا میں) پیچھے چھوڑ جاتے ہیں اُن کو ہم لکھتے جاتے ہیں (یعنی جو کچھ بُرا بھلا خود کرتے ہیں اُس کا ثواب و عذاب تو اُن کو مل ہی جائے گا۔ اور جو کچھ نیک و بد رسم رواج پیچھے چھوڑتے اور اُن کو دوسرے لوگ برتتے ہیں۔ تو اُن لوگوں کے اس رسم رواج پر عمل کرنے کا ثواب و عذاب اُن پر بھی ہوگا۔ آثار سے وہ نیک و بد کام مراد ہیں جو کوئی شخص اپنے پیچھے چھوڑ جاتا ہے۔ مثلاً نیک کام کی یہ مثالیں:۔ علم سکھانا مفید و نافع کتاب تالیف کرنی۔ زمین وقف کرنی۔ خانقاہ اور مسجد بنانی وغیرہ + بدکام کی مثالیں یہ ہیں:۔ ظلم کی جڑ مستحکم کرنی۔ بدکاری پھیلانی۔ شرک کا رواج دینا۔ امورِ باطلہ کی اشاعت میں کوشش کرنی وغیرہ۔ بعض مفسر اس آیت کی معنی یوں کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ قدموں کی نشانیوں کو لکھتا جاتا ہے۔ شانِ نزول اُس کی یوں بیان

کرتے ہیں۔ بنو سلمہ رضؓ مسجد نبوی میں آکر نماز پڑھتے۔ آنے میں تکلیف ہوتی۔ اس لئے
انہوں نے چاہا کہ مسجد کے نزدیک مکان بنالیں اُس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ پیغمبر
صلعم نے بنو سلمہ رضؓ کو فرمایا کہ دیکھو اگرچہ تم کو زحمت ہوتی ہے لیکن تمہارے ہر قدم پر
نیکی لکھی جاتی ہے۔ تو بہتر ہے کہ مسجد کے نزدیک نہ رہو بلکہ دور تاکہ ہر قدم پر تم کو
نیکی ملے۔ اور جتنی دور سے مسجد میں آؤ گے اُتنا ہی زیادہ ثواب پاؤ گے۔ چنانچہ آپؐ
ارادے سے بنو سلمہ رضؓ باز آئے۔ حدیث صحیحین میں بھی ہے کہ جو مسجد میں دور سے
آتا ہے اُس کو زیادہ ثواب ملتا ہے)۔

لوحِ محفوظ میں سب چیزیں لکھی ہوئی ہیں۔

اللہ زبردست۔ مہربان ہے۔

{**نتائج**:۔ قرآن کتابِ الٰہی ہے۔ قرآن اور پیغمبر صلعم پر ایمان لاؤ اور اُن کے
احکام پر عمل کرو۔ رسول کا کام وعظ و نصیحت کرنے کا ہے۔ رسول کسی کی تقدیر کو
بدل نہیں سکتے۔ بدبخت ازلی کو کوئی ہدایت نہیں کرسکتا۔ وعظ دینے سے بہتیروں کو
فائدہ ہوتا ہے۔ اچھے موتی کو سچ جانو۔ برے رسم ورواج جاری نہ کرو۔ نیک رسم
رواج جاری کرو۔ اللہ سے ڈرو۔ . . . . }

۲ {**خلاصہ**:۔ (۱) شہر انطاکیہ میں تین رسول آئے۔ انہوں نے وعظ و نصیحت
کی۔ باشندوں نے رسولوں کو جھٹلایا۔ (۲) حبیب نجار نے لوگوں کو سمجھایا۔ پارہ ۲۲ ع ۲
(۳) حبیب نجار نے انطاکیہ کے باشندوں کو نصیحت کی۔ لوگوں نے نہ مانا۔ (۴) انطاکیہ
کے باشندوں کی ہلاکت۔ (۵) حبیب نجار کے لئے بہشت اور مغفرت۔ (۶) لوگوں پہ
حسرت۔ (۷) کفر کا نتیجہ ہلاکت ہے۔ . . . . }

مطالب:۔ اے پیغمبرؐ! تم ایک بستی کے باشندوں کا قصہ لوگوں کو سنادو
کہ ہم نے دو رسولوں کو (جو عیسےٰؑ کے حواری تھے) ایک بستی میں بھیجا (یعنی شہر انطاکیہ
میں)۔ تو بستی والوں نے اُن دونوں کو جھٹلایا پھر ہم نے تیسرے رسول کو اُن کا مددگار
بناکر بھیجا۔ تینوں نے (لوگوں کو سمجھانا اور وعظ کہنا شروع کیا اور) کہا کہ ہم لوگ
اللہ کے رسول ہیں ہمارا کام یہی ہے کہ تم کو سمجھائیں۔ مگر لوگوں نے کہا کہ تم تو ہماری ہی
مانند آدمی ہو (رسول نہیں)۔ اور اللہ نے تو کوئی چیز (از قسم کتاب وغیرہ) اتاری

نہیں۔ تم صرف جھوٹ بولتے ہو اور اگر تم (اپنے وعظ سے) باز نہ آؤ گے تو ہم لوگ تم کو ضرور سنگسار کرینگے اور سخت مصیبت دیں گے۔ اور (جب قحط پڑا تو) لوگوں نے کہا کہ تم منحوس ہو۔ رسولوں نے کہا کہ تمہاری نحوست تمہارے ساتھ ہے۔ اور تم سب تو (حد عبودیت سے) بڑھ گئے ہو (غرض وہ لوگ ایمان نہ لائے)۔ اس کے بعد ایک آدمی (نامی حبیب نجار جو مشرف بہ ایمان ہو چکا تھا۔) پہنچا۔ اور لوگوں کو بہت کچھ سمجھایا کہ اے لوگو۔ رسول ہیں۔ ان کی اطاعت کرو یہ لوگ۔ تو تم سے وعظ و نصیحت کی اجرت بھی طلب نہیں کرتے (پھر تم سب ایمان کیوں نہیں لاتے)۔

(حبیب نجار نے لوگوں سے یہ بھی کہا کہ سنو جی!) میں تو اُسی (اللہ) کی بندگی کرتا ہوں جس نے مجھ کو پیدا کیا ہے (اور) پھر اُسی کی طرف تم سب کو لوٹ جانا ہے۔ اور میں تو ایسے (جھوٹے اور بے اختیار) معبودوں کی پرستش نہیں کرتا جن کی سفارش کام نہیں دے سکتی اور جو تکلیف سے بھی رہا نہیں کر سکتے۔ اگر ایسا کروں تو بے شک صریح گمراہی میں جا پڑوں گا (بس لوگو! تم کو لازم ہے کہ ایک اللہ واحد کی عبادت کرو اور شرک نہ کرو۔ لیکن اُس قوم نے ایک نہ سُنی اور بقول بعض حبیب نجار کو قتل کیا اور بقول دیگر جب قتل پر طیار ہوئے تو اللہ نے اُن کو آسمان پر زندہ اٹھا لیا) حبیب نجار سے کہا گیا (یعنی ملائکہ نے کہا) کہ بہشت میں داخل ہو جاؤ۔ تو اس وقت انہوں نے کہا کہ کاش میری قوم جان لیتی جس عمل پر میرے پروردگار نے مجھے بخش دیا اور مجھے عزت والوں میں شامل کیا۔ پھر کفار کے کفر کا نتیجہ یہ ہوا کہ ایک آواز سخت نے سب کو ہلاک کر چھوڑا (ہاں آسمان سے ہم نے کوئی لشکر نہ اُتارا اور نہ اس کی ہم کو کوئی ضرورت تھی (کہ ان کی ہلاکی کے لئے ہم اس قدر سامان کرتے۔ پس ہلاک کرنے کے لئے آواز کافی تھی۔ پس کافرو! پیغمبر صلعم پر ایمان لاؤ۔ کفر و شرک چھوڑو۔ احکام الٰہی پر چلو۔ اپنے اعمال کو درست کرو۔ ورنہ خستہ و خراب ہو جاؤ گے)۔

انسان پر افسوس ہے کہ رسولوں کی ہنسی اُڑاتا ہے۔

لوگو! کیا تم نہیں دیکھتے ہو کہ بہ سبب کفر کے ہم نے کتنی قوموں کو ہلاک کر دیا کہ پھر کبھی لوٹ کر آ ہی نہیں سکتی۔ اور اُن سب میں کوئی طبقہ نہیں کہ وہ سب جمع ہو کر ہمارے پاس پکڑے نہ آئیں۔

{نتائج :- رسولوں کو مانو- پیغمبر صلعم پر ایمان لاؤ- رسول کی نصیحت سنو- وعظ و پند کی اجرت نہ لو- کفر ایک بہت بڑی نحوست ہے- اللہ کے سوا اور کسی کی پرستش نہ کرو- قیامت پر ایمان لاؤ- شرک نہ کرو- جھوٹے معبود کو کوئی اختیار نہیں- رسولوں پر ایمان لاؤ- کفر نہ کرو- اللہ و رسول کے حکم کو مانو- پہلی قوموں کی ہلاکت سے عبرت پکڑو- . . . . }

۳ {خلاصہ :- (۱) اللہ تعالےٰ کے احسانات کا بیان- (۲) حکم کہ نعمتِ الٰہی پر شکر کرو- (۳) مذمتِ کفار کہ آیاتِ الٰہی سے مُنہ موڑتے- (۴) کافروں کی گستاخی دربارۂ خیرات- (۵) سوال کفار دربارۂ وقوع قیامت اور اُس کا جواب- (۶) اوصاف اللہ تعالےٰ- . . . . }

مطالب :- لوگو! ہماری نعمتوں (کو خیال کرو جو تم کو ہم نے عطا کی ہیں اور اس عنایت بے عنایت) کا شکریہ (ہماری درگاہ میں) ادا کرو (اور احکام کو مانو- اور ہماری قدرتوں کے قائل ہو- دیکھو) ہم ہیں زمین کو مرے پیچھے تر و تازہ کرتے ہیں- کھانے کے لئے اس سے اناج نکالتے ہیں- کھجورا ور انگور کے باغ اُگاتے ہیں- چشمے جاری کرتے ہیں- انسان کو اور ہر ایک چیز کو جوڑا جوڑا بناتے ہیں- ہم ہیں رات اور دن کی گردش مقرر کر دی ہے اور اُن سے کس خوبی سے کام لیتے ہیں کہ وقت مقررہ پر روشنی ہوتی ہے پھر تاریکی چھا جاتی ہے- چاند سورج اور تمام ستاروں کو ایک مقرر اندازہ سے چلاتے ہیں- اور یہ سب آسمان میں اپنے اپنے مدار پر دریا کی مچھلیوں کی طرح تیرتے پھرتے ہیں- انسان کو سواری دے رکھی ہے جو (خشکی میں گھوڑے- ہاتھی- اونٹ ریل وغیرہ پر) سوار ہوتے ہیں- تری میں کشتیوں میں چلتے پھرتے ہیں (بقول بعض نوحؑ اور اُن کے کشتی والوں کی طرف اشارہ ہے) پھر یہ بھی ہماری مہربانی ہے جو کشتی سے صحیح و سالم پار اُتار دیتے اور دریا میں ڈبو نہیں دیتے- اور اُن کی حیات تک منافع اور لذّات سے بہرہ مند رکھتے ہیں-

کفّار (ایسے ہٹ دھرم ہیں کہ اُن) کو جب دنیاوی مصائب اور آخرت کے عذاب سے ڈرایا جاتا ہے تو مُنہ موڑ لیتے ہیں- اور کسی معجزے کو نہیں مانتے-

کفّار کہتے ہیں کہ محتاجوں کو کھانا ہم کیوں دیں اگر اللہ چاہتا تو اُن کو خود ہی دیتا

(اور جب اللہ ہی نے اُن کو نہ دیا تو پھر ہمارے دینے کی وجہ۔ کفّار کا خیال محض بیہودہ ہے اتنا بھی نہیں سمجھتے کہ

ع درویش را عدا بہ تو نگر حوالہ کرد ۔ تا کار او بسازد و فارغ کند دلش

از روی بخل گرنہ شود ملتفت بدو ۔ فردا بود ندامت و اندوہ حاصلش

غرض یہ ہے کہ خیر و خیرات کرو۔ کنجوس نہ بنو)۔

کفّار پوچھتے ہیں کہ قیامت کب ہوگی۔ اے حبیب! قیامت آئیگی تو کچھ دیر نہ ہوگی (پہلا صور پھونکتے ہی سب کے سب مرکر رہ جائیں گے) اتنی بھی مہلت نہ ملیگی کہ کوئی وصیّت کرسکے یا بال بچّوں کی طرف جاسکے (یعنی قیامت اچانک آجائیگی اور کسی کو کچھ خبر بھی نہ ہوگی)۔

کفّار گمراہی میں پڑے ہیں۔

اللہ پاک زبردست۔ جاننے والا۔ مہربان ہے۔

{**نتائج**:- آیاتِ الٰہی کو مانو۔ احکامِ الٰہی کو برتو۔ دنیا میں امیر و غریب دونو ہیں۔ امیروں کو چاہیئے کہ غریبوں کے کام نکالیں اور اُن کی مدد کریں۔ یہ سب اسباب دُنیا ہیں۔ ایک دوسرے کی مدد کیا کریں۔ قیامت ضرور ہو کر رہیگی۔ کفر گمراہی ہے۔ غضبِ الٰہی سے برابر ڈرتے رہو۔ . . . .

مسئلہ:- کسی نیک کام کو یہ کہہ کر ترک کرنا کہ اگر اللہ چاہتا تو خود کرالیتا ناجائز ہے۔ . . . . }

۴ {**خلاصہ**:- (۱) حالاتِ قیامت۔ کافروں کی کیفیت۔ اہلِ جنّت کی آسایش۔ (۲) شیطان دشمنِ انسان۔ (۳) عبادتِ الٰہی کا حکم۔ . . . . }

مطالب:- (حالاتِ حشر:-) جب (دوسرا) صور پھونکا جائیگا۔ تو سب (مُردے اپنی) قبروں سے نکل کر اللہ کے حضور میں حاضر ہونگے۔ کفّار کہینگے کہ ہائے ہماری کم بختی ہمیں ہماری خوابگاہ سے کس نے اُٹھا دیا۔ (فرشتے اُن سے کہیں گے کہ) یہی تو وہ قیامت ہے جس کا وعدہ اللہ نے کیا تھا اور جس کو رسول نے سچ کہا تھا (بقولِ دیگر کفّار حالتِ قیامت کو دیکھ کر قیامت کے بارے میں خود کہیں گے بیشک ہم غلطی میں تھے کہ قیامت کو نہ مانتے تھے اور بیشک وعدۂ خدا اور قولِ رسول دربارۂ

قیامت ٹھیک اور درست تھا) اور (یہ بھی کہہ دیا جائیگا کہ) آج کسی پر کسی طرح کا ظلم نہ ہوگا اور انصافاً اعمال کا بدلہ دیا جائیگا۔

جنتی ہر طرح کے آرام و آسایش میں ہونگے۔ اُن کو اللہ کی طرف سے سلام پہنچایا جائیگا (اور خدا تعالیٰ کی تجلّی حاصل ہوگی)۔

شیطان انسان کا صریح دشمن ہے۔ انسان کو گمراہی میں ڈالتا ہے۔

لوگو! اللہ کی عبادت کرو۔

عبادتِ الٰہی سیدھی راہ ہے۔

کافر مومنوں سے الگ کر دئے جائیں گے۔ ان کے ہاتھ پاؤں (اُن کے اعمال کے بارے میں) گواہی دیں گے۔

(۵) خلاف اُنکے دینگے سب اعضا گواہی شکست اُنکی اُنکے گواہوں سے ہوگی)

کفّار دوزخ میں ڈالے جائیں گے اور اُن کو جتا دیا جائیگا کہ یہ اس سبب سے ہے کہ باوجود تاکید کے بھی کہ سوائے اللہ کے اور کسی کی عبادت نہ کرنا تم سب (دُنیا میں) شیطان کی پرستش کرتے رہے اور باوجود مناہی کے بھی تم لوگ دنیا میں کفر کرتے رہے اور باوصف بینائی (عقل اور طاقتِ روحانی و جسمانی) کے بھی تم سب گمراہی میں پڑے رہے۔

{نتائج:۔ اعمالِ نیک و بد کی جزا و سزا قیامت میں ملیگی۔ کفر نہ کرو۔ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔ شرک نہ کرو۔ قیامت برحق ہے۔ نفسانی خواہشوں پر نہ چلو۔ . . . . }

۵ {خلاصہ:۔ (۱) زیادتیٔ عمر میں کمزوری۔ لوگوں کی غفلت۔ (۲) پیغمبر صلعم کو شاعری کی تعلیم نہیں ہوئی بلکہ قرآن عطا ہوا۔ (۳) قرآن میں نصیحت۔ زندہ دلوں کے لئے خوف۔ اور کافروں کے لئے اتمام حجت ہے۔ (۴) پیغمبر صلعم کو تعلیم صبر۔ (۵) باوجود نعمتِ الٰہی کے بھی کفّار ناشکری اور شرک کرتے (۶) معبودانِ باطل کی بے اختیاری (۷) بعث و نشر و احیاے موتیٰ کے دلائل۔ (۸) اوصافِ خداوند تعالےٰ . . . }

مطالب:۔ ہم جس کی عمر زیادہ کرتے ہیں اُس کو (بڑھاپے میں) کمزوری بھی دیتے ہیں۔ (اور اسی طور سے فنا بھی کر دیتے ہیں۔ تو افسوس کا مقام ہے کہ) اٰمن

بھی لوگ نہیں سمجھتے (اور بُرائی کئے جاتے ہیں اور اللہ کے احکام کو نہیں مانتے)۔
پیغمبر صلعم کو ہم نے شاعری نہیں سکھائی (اور اس سبب سے کہ اُس کی اُن کو کوئی ضرورت نہ تھی) اور نہ یہ آپ (کی شان) کے لائق تھی۔ بلکہ قرآن عطا فرمایا (یہ اُن کا جواب ہے جو پیغمبر صلعم کو شاعر کہتے اور قرآن کو شعر شاعری بتاتے تھے)۔
قرآن میں نصیحت بھری ہے اور قرآن (کی آیت) صاف (اور واضح) ہے۔
قرآن اس لئے نازل ہوا ہے کہ جو زندہ دل ہیں اُن کو خوف دلائے۔ اور منکروں پر خدا کی حجت تمام ہو جائے (تاکہ کافروں کو کہنے کا موقع نہ رہے کہ دُنیا میں ہم پر کوئی کتاب نازل نہ ہوئی تھی۔ اور ہم کو احکامِ الٰہی معلوم نہ تھے اور ہم کو کسی نے نہ سمجھایا)۔
اے پیغمبر! کافروں کے کہنے پر کچھ رنج نہ ہو۔ کیونکہ یہ سب (ایسے بے وقوف ہیں کہ) اتنا بھی نہیں سمجھتے کہ ہم نے (کیسی کیسی نعمتیں اُن کو دے رکھی ہیں۔ اور اُن میں ہماری کیسی کیسی قدرتیں ہیں جیسے) اِن کے لئے چارپائے پیدا کئے جو ان کے قبضے میں ہیں کہ بعض پر یہ سب سواری کرتے ہیں اور بعض کو کھاتے ہیں۔ اُن کا دُودھ پیتے ہیں۔ اور بھی بہت سے منافع حاصل کرتے ہیں۔ اس پر بھی یہ سب ہمارا شکر نہیں کرتے۔ بلکہ سب کے سب نے اللہ کے سوا ایسوں کو اپنا معبود بنا رکھا ہے جو اُن کی مدد نہیں کر سکتے اور (ایسے بے بس ہیں کہ خود ہی (قیامت میں) گرفتارِ بلا ہونگے۔
اے پیغمبر! کافر ہمارے دشمن بن جاتے ہیں اور ہماری نسبت مثال لاتے ہیں (یعنی مخلوق کی قدرتوں اور عادات پر قیاس کر کے ہماری قدرت کو بھی محدود سمجھتے ہیں) اور اپنی ہستی کو بھول کر کہتے ہیں کہ مرنے کے بعد گلی ہوئی ہڈیوں کو اللہ زندہ نہیں کر سکتا۔ مگر یہ سب اتنا بھی خیال نہیں کرتے کہ ہمیں تو ان کو نطفہ سے پیدا کرتے ہیں۔ ہمیں ہر چیز کو پہلے پہل بناتے ہیں۔ ہمیں درخت سے آگ نکالتے ہیں۔ ہمیں نے آسمان و زمین کو بنایا ہے۔ اور جب کسی چیز کا کرنا منظور ہوتا ہے تو ہم کہہ دیتے ہیں کہ ہو جا اور وہ چیز ہو جاتی ہے۔ اور ہمارے ہی ہاتھ میں سب کچھ اختیار ہے۔ تو پھر ہم کو جلا اُٹھانا کیا مشکل ہے۔ ہم ضرور جلا اُٹھائیں گے اور ہمارے پاس پھر آئیں گے (ابن عباس رضہ کہتے ہیں کہ ایک دن عاص بن وائل ایک گلی ہوئی ہڈی ہاتھ میں

لئے ہوئے پیغمبر صلعم کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ کیا ہڈی زندہ ہو گی اُس پر پیغمبر صلعم نے فرمایا کہ اللہ تجھ کو بھی مارے گا پھر زندہ کرے گا۔ پھر دوزخ میں داخل کرے گا)۔

کافروں کے ظاہر و پوشیدہ اعمال اور کاموں کو اللہ خوب جانتا ہے۔

اللہ سب کچھ جانتا ہے۔ ہر چیز پر قادر۔ بڑا بنانے والا۔ خبردار۔ پاک ہے۔

{نتائج:۔ صبر کرو۔ شکر کیا کرو۔ شرک سے بچو۔ بعث ونشر کے قائل ہو۔ قرآن کو مانو۔ پیغمبر صلعم کو سچ جانو۔ اپنی حقیقت پر غور کرو۔ اور تکبر نہ کرو۔ اللہ کے سوا اور کوئی دوسرا معبود نہیں۔ ہر کمالے را زوال۔

کمال جس کو ہوا ہے حاصل تو آخر اُس کو زوال بھی ہے۔
قمر کو دیکھو کہ ہر مہینے میں بدر بھی ہے ہلال بھی ہے۔ }

(۳۷) سُورہ صٰفّٰت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۱ {خلاصہ:۔ (۱) مالکیت۔ الوہیت۔ اور ربوبیتِ اللہ تعالیٰ۔ (۲) کافروں کا تمسخر۔ یہ سب سخن شنو نہیں۔ انکار بعث ونشر۔ (۳) دلیل احیائے موتیٰ۔ (۴) شیاطین کے لئے شہاب۔ (۵) کافروں کی کیفیت بروز قیامت۔ . . . . }

مطالب:۔ اللہ تعالیٰ قسماً فرماتا ہے کہ سب کا پروردگار ایک ہے (اور سوائے اللہ کے کوئی دوسرا معبود نہیں)۔

اے پیغمبر! تمہارے معجزے کی کفار ہنسی اُڑاتے اور اُن کو جادو بتاتے اور تمہارا کہنا نہیں مانتے اور بعث ونشر کا انکار کرتے اور کہتے کہ ہم اور باپ دادا سڑگل کیونکر جلائے جائیں گے۔ یہ خیال کرنے کی بات ہے کہ آسمان وزمین اور اُن میں جتنی چیزیں ہیں سب کا اور مشارق کا معبود اللہ ہی ہے۔ آسمان کو ستاروں سے اُسی نے تو زینت دی ہے۔ اور پھر شیاطین سے محفوظ رکھتا ہے۔ اور بیشک (خلقت میں) یہ سب چیزیں آدمیوں سے سخت اور قوی ہیں کیونکہ آدمی لیسدار پانی سے پیدا کیا گیا ہے۔ تو کفار کو اتنی بھی سمجھ نہیں کہ اللہ کو جلا اُٹھانا کیا مشکل ہے۔

آسمانوں کو شیاطین سے اللہ نے محفوظ رکھا ہے۔

جو شیاطین آسمان کی طرف بات سننے کی غرض سے جاتے ہیں اور (جب کبھی) کوئی بات چھپا کے اُچک لیتے ہیں۔ تو اُن کو فرشتے کھدیڑ دیتے ہیں اور شہاب اُن کا پیچھا کرتا ہے۔

جب کڑک ہوگی (یعنے صور پھونکا جائے گا) تو سب کے سب قبروں سے اُٹھ کھڑے ہونگے اور میدانِ قیامت میں جمع ہونگے۔ اور منتظر رہیں گے کہ کیا حکم ہوتا ہے پھر اُس وقت کافر کہیں گے کہ ہماری خرابی ہو یہ تو دن انصاف اور بدلے کا ہے پھر اُن سے کہہ دیا جائے گا کہ یہی قیامت ہے جس کو تم سب جھٹلاتے تھے۔

{**نتائج**:۔ رسول کو مانو۔ قیامت کو برحق جانو۔ بعث و نشر پر ایمان لاؤ۔}

۲ {**خلاصہ**:۔ (۱) کفّار اور اُن کے معبودانِ باطل کی اُخروی سزا بسبب نافرمانئ خدا اور رسول۔ جہنّم میں کفّار کی حالت۔ (۲) پیغمبر صلعم پہلے پیغمبروں کی تصدیق کرتے ہیں۔ (۳) خالص بندے کا عمدہ اجر۔ (۴) جنّتی۔ دوزخی کو لعنت ملامت کرینگے۔ (۵) نیک عمل کی ترغیب۔ (۶) ظالم اور منکرین کی سزائے اُخروی۔ (۷) کفّار مکّہ کی گمراہی بسبب تقلیدِ بیجا۔ (۸) اگلوں کا نتیجۂ بد بسبب نافرمانئ رسول۔ . . . . }

مطالب:۔ مشرک۔ اُن کے ساتھی۔ اُن کے (باطل) معبود (جیسے شیاطین۔ بُت وغیرہ۔) اور مجرم سے سوال ہوگا اور جہنّم داخل کئے جائینگے اور ایک دوسرے کی مدد نہ کرسکے گا اور اُن کے معبودانِ باطل محض مجبور رہوں گے۔ اور آپس میں وہ سب قیل و قال کرینگے اور ایک دوسرے پر الزام دھرینگے۔ اور اُن کے کھانے پینے میں سختی کی جائیگی غرض قولِ الٰہی (کہ مشرک گمراہِ ازلی ہیں اور اُن پر عذاب ہوگا) ثابت ہوجائے گا۔ اس عذاب کا یہ سبب ہوگا کہ جب اُن کو کہا جاتا تھا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں تو اکڑ جاتے تھے (یعنی اللہ پر ایمان نہ لاتے تھے)۔ اور پیغمبر صلعم کو ایک دیوانہ شاعر سمجھتے تھے اور اپنے گمراہ باپ دادوں کی چال پر چل کر گمراہ ہو گئے تھے۔ اور بعث و نشر کا انکار کرتے تھے۔

بیشک پیغمبر صلعم پہلے پیغمبروں کی تصدیق کرتے ہیں (یعنی پیغمبر صلعم وہ باتیں بیان کرتے ہیں جو پہلے پیغمبروں نے بیان کی ہیں)۔

جو اللہ کے خالص بندے ہیں وہ جنّت میں جائیں گے اور ہر طرح کے مزے

اُڑا ئیں گے۔

جنّتی- دوزخی کو جھانک کر اُن کے اعمال پر لعنت و ملامت کرینگے اور کہینگے کہ ہم پر یہ اللہ ہی کی نعمت تھی کہ کفّار کے کہنے سے ہم گمراہ نہ ہوئے ورنہ ہم بھی دوزخ میں داخل ہوجاتے (غرض یہ ہے کہ جنّتی- دوزخی کو قائل کرینگے کہ قیامت حشر عذاب و ثواب سے تمہارا انکار محض غلط تھا- اب تو تم نے ان کو سچ پایا اور انکار سے کیسا عذاب ملا)-

پس انہیں وجہوں سے چاہیئے کہ لوگ نیک عمل کریں- (کیونکہ ذرا لوگ خیال کریں کہ) کیا جنّت اور اُس کے آرام و آسایش اچھے ہیں یا (دوزخ کا) درختِ زقّوم؟

ظالمین اور منکرین دوزخ میں ڈالے جائیں گے اور درختِ زقّوم کا مزہ چکھینگے اور ہر طرح کی تکلیف سہیں گے-

کفّارِ مکّہ اپنے گمراہ باپ دادوں کی چال چلتے ہیں اور یہ سب گمراہ ہیں (اور ان کا انجام بُرا ہوگا جیسا کہ) اگلے لوگوں میں سے بہتیروں نے رسول کی پیروی نہ کی اور گمراہ ہوگئے اور اس کا نتیجہ بُرا ہوا۔

{**نتائج**:- کفر نہ کرو- شرک نہ کرو- لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ پر ایمان لاؤ- پیغمبر صلعم کو رسولِ برحق جانو- گناہ کی باتوں میں اپنے باپ دادا کی تقلید نہ کرو- بُری باتوں کی تقلید سے آدمی گمراہ ہوتا ہے- بھلی باتوں میں تقلید کرنا لازم ہے- . . . . . . }

۳ {**خلاصہ**:- (۱) قصّۂ ہلاکتِ قومِ نوح ؑ- (۲) قصّۂ ابراہیم ؑ- بتوں کا توڑنا- آگ میں پھینکا جانا- گھر سے نکلنا- اسمٰعیل ؑ کا پیدا ہونا- ان کے ذبح پر مستعد ہونا- اللہ کا بچانا- اسحٰق ؑ کا پیدا ہونا- ان کی نسل میں پیغمبر اور ظالم کا ہونا- (۳) نیک بندوں کے لئے اجر- . . . . }

مطالب:- (نوح ؑ تقریباً ساڑھے نو برس تک لوگوں کو وعظ و نصیحت کرتے رہے- لیکن قوم نے ایک نہ سُنی- اور نوح ؑ کو سخت سخت تکلیفیں پہنچائیں- آخرش) ہم سے نوح ؑ نے (ہلاکتِ قوم کی) دُعا مانگی- ہم نے دُعا قبول کی- (سیلاب آیا)- کافر قوم کو اس میں غرق کرڈالا- اور نوح ؑ اور اُن کی مومن اولاد کو سخت مصیبت سے (یعنی غرقِ طوفان سے یا کفّار کی ایذا و بہتان سے) بچالیا- (بعد سیلاب کے) نوح ؑ کی اولاد

کو (بقول ترمذی سام۔ حام۔ یافث کو) باقی رکھا اور ان کا نسب جاری کیا۔ تمام عالم میں نوح ع پر سلامتی ہو (بقول بخاری پچھلے لوگ خیر سے یاد کرتے ہیں)۔
ہم نیک بندوں کو عمدہ بدلہ دیتے ہیں۔
ابراہیم ع پر سلام ہو۔ اور اُن کے لئے پچھلے لوگوں میں سلام یا ذکر خیر چھوڑا۔
ابراہیم ع نوح ع کے گروہ میں سے تھے (یعنی نوح ع کی اولاد میں تھے یا جس طرح نوح ع پیغمبر تھے اُسی طرح ابراہیم ع بھی پیغمبر تھے)۔
ابراہیم ع (کے باپ بُت پرست تھے۔ لیکن ابراہیم ع پیدائش ہی سے) قلبِ سلیم رکھتے تھے (یعنی اپنے رب کی طرف توحیدِ خالص کے ساتھ متوجّہ تھے)۔ اور اُنھوں نے اپنے باپ اور لوگوں سے کہا کہ تم جھوٹے معبودوں کو کیوں پوجتے ہو۔ اور اُن کی پرستش سے تمہارا مطلب کیا ہے۔ (غرض تمہیں لازم ہے کہ) اللہ ہی کی عبادت کرو۔ (عید کے دن کافر بڑی دھوم دھام سے بتوں کے آگے کھانا وغیرہ رکھتے تھے اُس دن لوگوں نے ابراہیم ع سے کہا کہ بُت خانہ چلو اور ہمارے بتوں کی زیب و زینت کو دیکھو)۔ ابراہیم ع نے ستاروں کی گردش میں نظر کی (یا علم نجوم کی کتاب میں دیکھا) اور فرمایا کہ میں بیمار ہوں۔ جب لوگ ابراہیمؑ کو چھوڑ کر چلے گئے۔ تو وہ اُن کے بتخانہ میں گھُس گئے اور بُتوں کی طرف مخاطب ہو کر کہا بھلا تم کیوں نہیں کھاتے اور بات کیوں نہیں کرتے۔ اس پر ابراہیم ع بتوں کو مارنا شروع کیا (اور توڑ ڈالا جب یہ خبر لوگوں کو ملی) تو وہ سب ابراہیم ع کے پاس آئے (اور اُن کو پکڑ کر نمرود کے ہاں لے گئے۔ دربارِ نمرود میں) اُنھوں نے کہا کہ جھُوٹے معبودوں کو کیوں پوجتے ہو۔ عبادت تو اُس کی کرنی چاہیئے جس نے تم کو اور تمہارے بُتوں کو بنایا ہے۔ اس پر لوگوں نے آپس میں مشورہ کیا کہ ایک چنائی چنوا ور ان کو آگ میں پھینک دو۔ (چنانچہ بحکم نمرود ایک بہت بڑا آتشکدہ بنا کر اور آگ روشن کر کے اُس میں اُن کو ڈال دیا۔ آگ نے کچھ اثر نہ کیا۔ اور آتشکدہ لہلہاتا باغ بن گیا)۔ غرض کفار نے ابراہیم ع کے حق میں مکر و حیلہ چاہا لیکن ہم نے اُن کفّار کو زیر (اور ذلیل) کر دیا (اور ابراہیم ع کو بچا لیا)۔ اُس کے بعد ابراہیم ع نے (اپنی قوم سے) کہا کہ اب

میں رخصت ہوتا ہوں اور جہاں اللہ لے جائے گا وہاں جاؤں گا (غرض بابل سے شام گئے جب بہت دن تک اُن کے کوئی فرزند نہ ہوا تو) انہوں نے ہماری جناب میں دعا کی کہ ایک فرزند عطا کر۔ ہم نے ایک بُردبار لڑکے (یعنے اسمٰعیلؑ) کی خوشخبری دی۔ وہ (پیدا ہوئے اور) دوڑ دھوپ کرنے لگے تو ابراہیمؑ نے (تین متواتر خواب دیکھے کہ اللہ کا حکم ہے کہ اسمٰعیلؑ کو ذبح کرو۔ تو آپ اسمٰعیلؑ کے پاس پہنچے اور) کہا کہ بیٹے! میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ تجھے ذبح کر رہا ہوں۔ پس اس میں تیری کیا رائے ہے؟ اسمٰعیلؑ (بسروچشم موجود ہو گئے اور اُنہوں) نے کہا کہ جو کچھ آپ کو حکمِ الٰہی ہے اُس کو کر گزریں۔ انشاء اللہ آپ مجھ کو صابر پائیں گے۔ چنانچہ اسمٰعیلؑ کو (مٹی پر ذبح کرنے کے لئے) لٹایا (اور چھری پھیری۔ لیکن) ہم نے کہا کہ بس! یہ تمہاری آزمایش تھی اور تم آزمایش میں پورے اُترے۔ اور ہم نے (ایک مینڈھا) اُس کے عوض میں (بھیجا۔ ابراہیمؑ نے اُس کو قربانی دی۔ اُس کے بعد ہم نے ابراہیمؑ کو دوسرے بیٹے اسحٰقؑ کی خوش خبری دی (اور یہ بھی کہہ دیا کہ) وہ ایک برگزیدہ پیغمبر ہو گا۔ اور ابراہیمؑ اور اسحٰقؑ (کی نسل) میں ہم نے برکت دی کہ اُن کی نسل سے اکثر پیغمبر ہوتے گئے اور بہتیرے بُرے لوگ بھی۔

نتائج:۔ جو بُرے لوگ ہیں اُن پر اللہ کا عذاب ہوتا ہے۔ کفر میں ماں باپ کی اطاعت نہ کرنی چاہیئے۔ نیک بندوں کو امدادِ الٰہی ہوتی ہے۔ پیغمبروں پر سلام بھیجنا چاہیئے یعنی پیغمبروں کے نام کے بعد علیہ السّلام کہنا مستحب ہے۔ اللہ ہی کی عبادت کرنی چاہیئے اور کسی کی نہیں۔ سوائے اللہ کے اور کوئی معبود نہیں۔ کافروں کا داؤ اللہ کے ساتھ کچھ چل نہیں سکتا۔ نیکوں کو اللہ ہی راہ راست دکھلاتا ہے۔ اللہ کے خالص بندے راہِ حق میں جان تک نثار کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے خالص بندوں کو آزماتا ہے۔ بُرے رسم ورواج کے مٹانے میں خلق اللہ سے نہ ڈرو۔ محبتِ الٰہی میں گمراہ رشتہ داروں کو چھوڑنا چاہیئے۔ دُعا مانگو۔ اللہ مجیب الدّعوات ہے۔ شرک نہ کرو۔ کفر نہ کرو۔ اس رکوع سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ اسمٰعیلؑ ذبیح اللہ تھے نہ کہ اسحٰقؑ۔ . . . .

مسئلہ:۔ توریہ یعنی ایسا کلمہ جس کا ظاہر خلاف مراد ہو بضرورت شرعی

جائز ہے مگر شرط یہ ہے کہ ظلم و معاصی سے بچنے کے لئے ہو۔ . . . . }

۴ {**خلاصہ**:- (۱) موسیٰ ؑ و ہارون ؑ کا تذکرہ - ان پر اللہ کے احسانات -
(۲) قصۂ الیاس ؑ - قوم کو اُن کی نصیحت - (۳) قصّۂ قومِ لوط ؑ - اُن کی ہلاکت -
(۴) نیکوں کو اجر - . . . . }

مطالب:- ہم نے موسیٰ ؑ و ہارون ؑ پر (بے شمار) احسانات کئے (منجملہ اُن کے یہ ہیں) :- [1] اُن دونو بھائیوں کو اور ان کی قوم بنی اسرائیل کو فرعونیوں کی تکلیف دہی اور ایذا رسانی سے بچالیا - [2] اُن کی اور بنی اسرائیل کی مدد کی اور اس مدد سے وہ (اپنے دشمنوں پر) غالب ہو گئے - [3] دونو کو تورات عنایت کی جس میں صاف صاف احکام ہیں - [4] راہِ راست کی طرف ان لوگوں کو ہدایت کی - [5] آیندہ کے لئے اُن کا ذکر خیر باقی رکھا -

موسیٰ ؑ و ہارون ؑ مومنوں میں سے تھے - اُن پر سلام ہو -

الیاس ؑ رسول تھے - اور مومنوں میں سے تھے - اُنھوں نے اپنی قوم کو سمجھایا کہ تمہارا اور تمہارے باپ دادوں کا پروردگار اللہ ہی ہے اور وہ سب سے اچھا پیدا کرنے والا ہے - تو پھر اسے چھوڑ کر بعل کو (جو ایک بُت کا نام تھا) کیوں پوجتے ہو - لیکن اُس قوم نے کچھ نہ سُنا اور (اُلٹا) الیاس ؑ کو جھٹلایا - پس سوا اُسکے خالص بندے کے وہ سب پکڑے آئیں گے (چنانچہ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ قحط پڑا اور الیاس ؑ آسمان پر اُٹھا لئے گئے) - الیاس ؑ کا ذکر خیر آئندہ کے لئے باقی رکھا اور اُن پر سلام ہو -

لوط ؑ رسول تھے - ہم نے اُن کو اور اُن کے گھر والوں کو بچالیا - مگر اُن کی ایک بیوی کو اور (بہ سبب بداطواری کے) سارے شہر والوں کو ہم نے ہلاک کر ڈالا (اُس بستی کے باشندوں کو لواطت کی عادت تھی - لوط ؑ نے بہت کچھ سمجھایا - لیکن اُن لوگوں نے ایک نہ سُنی - اُس پر زمین اُلٹ دی گئی اور سب ہلاک کر دئے گئے - لوگو! (افسوس کا مقام ہے کہ) ان کے ہلاک شدہ شہر پر تم لوگ صبح و شام گذرتے ہو اس پر بھی تم کچھ نہیں سمجھتے (اور ان حالتوں کو دیکھ کر اور سُن کر بھی تم لوگ کفر و شرک کرتے جاتے ہو - اور اگر یہی حالت رہی تو تم سب

بھی مثل گزشتہ قوموں کے ہلاک کردئے جاؤگے)۔
ہم نیکوں کو عمدہ بدل دیتے ہیں۔
{نتائج :۔ رسولوں پر سلام بھیجو۔ اللہ کی عبادت کرو۔ کفروبت پرستی نہ کرو۔ شرک سے بچو۔ اعلام کی مناہی۔ تکذیب رسول کی ممانعت۔
مسئلہ :۔ پیغمبروں کا ذکر خیر اور اُن پر سلام۔ اور اُن کے نام کے ساتھ علیہ السلام کہنا مستحب ہے۔ . . . . }

۵ {خلاصہ :۔ (۱) قصۂ یونس ع۔ (۲) خیالاتِ کفّار کا رد جو یہ کہتے کہ فرشتے اللہ کی بیٹیاں اور جن اللہ کے رشتہ دار ہیں۔ (۳) جو گمراہِ ازلی ہیں وہی کافروں کے بہکاوے میں آتے۔ (۴) فرشتے خود مقر ہیں کہ وہ سب اللہ کے بندے ہیں (۵) کلام کفّار کا رد کہ کوئی کتاب نازل ہوتی تو ایمان لاتے۔ (۶) کفّار کی سزا وعذاب۔ (۷) پیشین گوئی غلبۂ مسلمان۔ (۸) حمدِ خداوند تعالےٰ۔ . . . }

مطالب :۔ یونس ع رسول تھے (یہ شہرِ نینوا میں پیغمبر بنا کر بھیجے گئے اُنھوں نے لوگوں کو سمجھایا بُجھایا۔ لوگ ایمان نہ لائے۔ تب آپ نے اُن کی ہلاکت کی دُعا مانگی اور لوگوں سے کہ دیا کہ بلا آئیگی۔ جب بلا کے نزول کا سامان معلوم ہوا تو لوگوں نے گُناہوں سے توبہ کی۔ اللہ نے بلا کو روک دیا۔ یونس ع کو غیرت ہوئی کہ لوگ ہمیں جھوٹا کہیں گے۔ نینوا سے) آپ بھاگے اور ایک کشتی پر سوار ہو گئے (کشتی بیچ دریا کے ٹھیر گئی)۔ قرعہ ڈالا گیا (قرعہ آپ پر پڑا) آپ دریا میں پھینک دئے گئے۔ ایک مچھلی آپ کو نگل گئی۔ آپ نے توبہ و استغفار کی۔ (اللہ نے قصور کو معاف فرمایا) مچھلی نے کنارہ پر آپ کو اُگل دیا۔ وہاں چٹیل میدان تھا۔ اللہ نے اُس پر ایک بیلدار درخت (غالباً کدو کا پیڑ) اُگا دیا۔ آپ (کدو کے) پیڑ کے نیچے کئی دنوں تک پڑے رہے اُس کے بعد (پھر نینوا) ایک لاکھ یا زیادہ آدمیوں کی طرف بھیجے گئے۔ لوگ اُن پر ایمان لائے تو پھر اُن لوگوں کو اللہ نے (بہ سبب ایمان لانے کے) ایک وقتِ معین تک رسایا بسایا۔ اگر یونس ع توبہ و استغفار نہ کرتے تو مچھلی کے پیٹ میں قیامت تک رہتے (اور نکلنے نہ پاتے)۔

کفّارِ مکّہ فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں مانتے اور اُن کو عورت جانتے۔ اللہ کے لئے اولاد قرار دیتے۔ اور اللہ اور جن میں رشتہ داری ٹھیراتے۔ یہ سب جھوٹ بولتے ہیں۔ کیونکہ اللہ ان بکھیڑوں سے پاک ہے۔ بھلا اگر تمہارا کہنا صحیح ہے تو کسی بات سے ثابت کر دکھاؤ؟ (یعنی اُس کو نہ جورو ہے نہ بیٹا نہ بیٹی نہ کسی سے کسی طرح کی رشتہ داری۔ رؤسائے قریش کہا کرتے تھے کہ فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں۔ اور قریش کے تین قبیلے سُلیم۔ خزاعہ۔ جہینہ سمجھتے تھے کہ اللہ اور جنوں کے درمیان رشتہ داری ہے۔ یہاں پر ان کفّار کے قول کا رد ہے)۔

کافرو! برخلاف (حکم) خدا کے نہ تم نہ تمہارے معبود کسی کو بہکا سکتے مگر ہاں اُنہیں کو جن کی تقدیر میں دوزخ لکھا ہوا ہے۔

اللہ تعالےٰ کافروں کو شرماتا ہے کہ دیکھو فرشتے خود ان باتوں کے قائل اور مقر ہیں اور یوں کہتے ہیں کہ:- ہم لوگوں میں سے ہر ایک کی جگہ یا درجے معین ہیں ہم لوگ (احکامِ الٰہی کے لئے) صف بستہ (کھڑے) رہتے۔ ہم لوگ اللہ کی تسبیح و تقدیس کیا کرتے ہیں (جب یہ حالت ہے تو پھر فرشتوں کو کیا قدرت ہوسکتی ہے اور پھر اللہ کی بیٹیاں کیونکر ہوسکتے ہیں۔ کافروں کا کہنا کہ فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں محض افترا ہے)۔

(قبلِ بعثتِ پیغمبر صلعم کے اور قبل نزول قرآن شریف کے) کافرِ مکّہ کہتے کہ اگر اگلے لوگوں کی کوئی کتابِ الٰہی ہوتی تو ہم بھی ایمان لاتے اور خالص بندے ہوجاتے۔ لیکن (یہ کہنا محض غلط تھا کیونکہ جب پیغمبر صلعم آئے اور قرآن نازل ہوا تو) قرآن پر ایمان نہ لائے۔ خیر ایمان نہ لانے کا نتیجہ آگے چل کر معلوم کریں گے (مسلمانوں کی فتح پر یا بعد اپنی مرگ کے)۔

پیغمبروں کے حق میں ہمارا پہلے ہی ارشاد ہوچکا ہے کہ ہم اُن کی مدد کرینگے اور بے شک مسلمانوں کا گروہ غالب رہے گا (یہ پیشین گوئی فتوحاتِ اسلام کی ہے)

اَے پیغمبر! کافر عذاب کے لئے جلدی کرتے ہیں۔ تم اس کا تردد نہ کرو۔ بلکہ صبر کرو۔ جب اُن کی انگنائیوں میں عذاب آنازل ہوگا تو (خود ہی) دیکھ لیں گے

(یعنے بعد فتوحاتِ اسلام کے۔ یا بعد مرگ کے)۔
رسولوں پر (درود) سلام ہے۔
اللہ تمام عیبوں سے پاک ہے۔ کمال عزت و قدرت والا ہے۔ اُس کا کوئی شریک نہیں۔
کل تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں (اور کوئی دوسرا اس قابل نہیں)۔
{**نوٹ**:۔ تسبیح و ذکر موجب برکات و دافعِ مصائب و برآرارِ حاجات ہیں۔ ہدایت و ضلالت باختیار عبد نہیں۔ شقاوت و سعادت امورِ تقدیری ہیں۔ اہلِ حق ہمیشہ غالب رہیں گے اور انجام اہلِ باطل کی ہلاکت ہے۔
نتائج:۔ دُعاء۔ توبہ استغفار کرنا لازم ہے۔ ان سے قصور و گناہ کی معافی ہوتی ہے۔ اللہ کی تسبیح و تقدیس کیا کرو۔ دُعا کو اللہ قبول کرتا ہے وہی گمراہ ہوتے جو گمراہ ازلی ہیں۔ قرآن پر ایمان لاؤ۔ صبر کرو۔ شرک نہ کرو۔ . . . . }

(۳۸) سُورۂ ص

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

1 {**خلاصہ**:۔ (۱) قرآن میں نصیحت ۔ (۲) کفّار کا انکار بہ سبب تکبّر اور ضد کے ہے۔ (۳) ہلاکتِ قومِ سابقہ۔ (۴) پیغمبر صلعم کی رسالت پر کافروں کا تعجّب اور تکذیب اور اُس کا سبب۔ (۵) منکرِ وحدانیت و رسالت کی شکست کا وعدہ۔ (۶) ہلاکتِ قومِ نوح۔ عاد۔ فرعون۔ ثمود۔ قومِ لوط۔ اصحابِ ایکہ بہ سببِ تکذیبِ رسول۔ (۷) اوصافِ اللہ تعالےٰ۔ . . . . }
مطالب:۔ قسم ہے اس قرآن نصیحت کرنے والے کی (کہ بیشک یہ ہمارا اُتارا ہوا ہے۔ یا کافر کسی اور وجہ سے منکر نہیں)۔ بلکہ
جو لوگ (قرآن یا وحدانیتِ الٰہی یا رسول کے) منکر ہیں وہ تکبّر اور ضد کے سبب سے اس بات کو مانتے نہیں (یہ سب اتنا بھی نہیں سمجھتے کہ اتنی ضد اور تکبّر بکار آمد نہیں۔ دیکھو) بہت سی گزشتہ قوموں کو ہم نے ہلاک کر ڈالا (اور

جب اُن پر بلا آئی تو) پھر چیخنے چلّانے لگے۔ لیکن نجات کی کوئی صورت نظر نہ آئی۔
کفار تعجب کرتے ہیں کہ اُن ہی میں سے ایک آدمی پیغمبر ہو جائے (اور اُس پر وحی اُترے)۔ اور یہ سب کہتے کہ پیغمبر صلعم جادوگر اور جھوٹے ہیں۔ ان کے تعجب کرنے کا اور جھٹلانے کا یہ سبب ہے:۔ یہ سب (غور و فکر کرتے نہیں) صرف شک و شبہ پر اُڑتے ہیں۔ اگر اُن پر عذاب ہوتا تو شک و شبہ میں نہ پڑتے (اور پیغمبر صلعم کی پیغمبری کو ماننا پڑتا)۔ یہ سب اتنا بھی نہیں سمجھتے کہ یہ فضلِ باری ہے۔ اللہ جس کو چاہے دے جس کو چاہے نہ دے۔ اس میں کسی کا اجارہ نہیں۔
(۵ این سعادت بزور بازو نیست تا نہ بخشند خدا اے بخشندہ)
جب پیغمبر صلعم فرماتے ہیں کہ اللہ واحد و یکتا ہے (اور کفار کے معبود باطل ہیں) تو کفار تعجب کرتے ہیں اور پھر سردارِ کفار پیغمبر صلعم سے اس بات کو سُن کر چل کھڑے ہوئے اور آپس میں کہنے لگے کہ اپنے معبودوں پر صبر کئے رہو بیشک اس کہنے میں (کہ اللہ ایک ہے) پیغمبر صلعم کی کچھ غرض ہے اور یہ بنائی بات ہے۔ اس کو تو دوسرے دین میں کبھی سُنا بھی نہیں۔ (کافروں کا تعجب کرنا اور ایسا کہنا محض غلط ہے۔ شانِ نزول یہ ہے کہ چند رؤسائے مکّہ نے ابو طالب کے پاس جا کر شکایت کی کہ پیغمبر صلعم ہمارے معبودوں کو جھوٹا کہتے ہیں۔ ابو طالب نے پیغمبر صلعم کو بلوا بھیجا۔ رؤسائے کفار نے پیغمبر صلعم سے کہا کہ ایک بات سُن لیجئے کہ ہمارے معبودوں کو جھوٹا نہ کہیئے تو آپ کے معبود کو ہم کچھ نہ کہینگے۔ پیغمبر صلعم نے کہا کہ ایک بات میری بھی سُن لو کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہو تو پھر ہم باز پُرس نہ کریں گے۔ یہ سُن کر رؤسائے قریش اُٹھ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے کہ ہم اپنے معبودوں کو نہ چھوڑینگے)۔
جو وحدانیت کا انکار کرتے اور جو رسالت کو نہیں مانتے اُن کو شکست ہوگی (یہ پیشین گوئی ہے فتوحات اسلام کی)۔
انکارِ رسالت کے سبب سے تو گزشتہ قومیں جیسے قوم نوح ع۔ عاد۔

فرعون۔ ثمود۔ قومِ لوطؑ۔ اصحاب ایکہ۔ ہلاک کر دی گئیں (پس اسی طور سے قومِ حال جو رسالت کی منکر ہے ہلاک کر دی جائیگی)۔
اللہ زبردست بخشنے والا ہے۔
{نتائج:- دین کی باتوں میں ضد نہ کرو تکبر نہ کرو۔ اللہ کی باتوں میں شک و شُبہ کو دخل نہ دو۔ پیغمبروں کو مانو۔ جب عذاب آجاتا ہے تو اس وقت کی توبہ استغفار بکار آمد نہیں۔ قبل عذاب آنے کے توبہ و استغفار کرو۔ . . . . }

۲ {خلاصہ:- (۱) قبل وقوع قیامت کے کافر عذاب طلب کرتے۔ (۲) کافروں کے کہنے پر پیغمبر صلعم کو صبر کا حکم۔ (۳) تعریف داؤدؑ۔ (۴) قصّہ دو متخاصمین۔ داؤدؑ کی توبہ و استغفار۔ (۵) انصافاً فیصلہ کا حکم۔ (۶) ظلم کی ممانعت۔ خواہشِ نفسانی پر چلنے کی مناہی۔ نفس پرست کی سزا۔ . . . . }

مطالب:۔ منکرینِ مکہ ایک چنگاڑ ہی کے منتظر ہیں (اور اسی کی راہ تکتے ہیں) جو بیچ میں دم نہ لیگی۔
کافر (قیامت کا انکار کرکے از راہِ تمسخر) کہتے ہیں کہ اے رب! (پیغمبر صلعم جو قیامت کا ڈر سناتے ہیں کہ وہاں عذاب و ثواب ہو گا۔ بس اگر یہی بات ہے تو) قبلِ وقوعِ قیامت کے (ابھی اُس) عذاب و ثواب کو نازل کر۔ (تو اے پیغمبر! اُن کو ایسی ایسی (باتیں کہنے دو اور اُن کی) باتوں پر صبر کرو۔ (دیکھو پہلے پیغمبر بھی صبر ہی کرتے آئے۔ اور اُن کو اللہ نے نعمتیں عطا کیں۔ چنانچہ داؤدؑ کا قصہ سُنو)
اے پیغمبر! داؤدؑ کا قصّہ یاد کرو۔ داؤدؑ قوت[1] والے تھے۔ (یعنی جسمانی۔ روحانی۔ سلطانی قوت تھی)۔ (آرام[2] و تکلیف میں) اللہ کی طرف رجوع کرتے تھے (عبادتِ الٰہی میں مشغول رہتے)۔ پہاڑ[3] اور پرند اُن کے تابع تھے اور صبح و شام اُن کے ساتھ اللہ کی تسبیح و تقدیس کرتے۔ اُن[4] کی حکومت و سلطنت بڑی مستحکم تھی۔ اُن[5] کو حکومت عطا ہوئی تھی۔ بڑے[6] فصیح و بلیغ و گویا تھے (یا اُن کا کلام صاف اور واضح ہوتا۔ یا مقدمات کے فیصلے کو خوب سمجھتے۔ یا گفتگو کرنے سے پہلے اللہ تعالےٰ کی حمد و ثنا بیان فرمالیتے پھر کلام شروع کرتے)۔ اللہ[7] کے نزدیک اُن کا بڑا رتبہ اور عمدہ ٹھکانا ہے۔ دُنیا میں اللہ کے خلیفہ تھے۔

اے پیغمبر! کیا تمہارے پاس جھگڑنے (اور دو متخاصمین) کی خبر آئی ہے۔ (سنو وہ قصّہ یہ ہے:-) داؤدؑ کے پاس دو متخاصمین لڑتے ہوئے مسجد کی دیوار کو پھاند کر پہنچے۔ داؤدؑ ڈر گئے۔ اُن دونوں نے کہا کہ آپ ڈریں نہیں بلکہ پورا پورا انصافاً فیصلہ کریں اور راہِ راست کی طرف ہدایت فرمائیں۔ ایک نے کہا کہ میرے پاس ایک بھیڑی ہے اور دوسرے کے پاس ۹۹ بھیڑیاں ہیں۔ اُس پر بھی میری ایک بھیڑی کو چھین لینا چاہتا ہے اور کلام میں بھی سختی کرتا ہے۔ داؤدؑ نے کہا کہ بے شک اُس نے ظلم کیا۔ (جب) داؤدؑ (اس قصّے کو سن چکے تو) کہا کہ بیشک شرکا میں سے بہت ایسے ہیں جو ایک دوسرے پر ظلم کرتے ہیں مگر جو مومنِ نیکوکار ہیں وہ ایسا نہیں کرتے۔ مگر مومنِ نیکوکار تھوڑے ہیں۔ پھر سمجھ گئے کہ یہ اللہ کی طرف سے میری آزمایش ہے۔ فوراً توبہ و استغفار میں جھک کر گر پڑے (صرف سجدہ کیا یا رکوع کے ساتھ سجدہ کیا)۔ چنانچہ اللہ نے اُن کی لغزش کو معاف کیا۔ (داؤدؑ کی آزمائش کے بارے میں اور توبہ و استغفار کے سبب کو مفسّروں نے مختلف طور سے بیان کیا ہے۔ بعضے کہتے ہیں کہ آزمایش یہ تھی:- وہ دونو متخاصمین دیوار پھاند کر گئے تھے اور فیصلہ کرنے کو گستاخانہ طور سے کہا۔ تو اس میں لامحالہ آدمی کو غصّہ آجاتا ہے اور یہ بھی معلوم ہے کہ غصّہ میں پُورے طور سے انصاف کا ہونا مشکل۔ لیکن باوجود اس کے بھی اُنھوں نے انصافاً فیصلہ دیا۔ اور جانچ میں پورے اُترے۔ توبہ و استغفار کرنے کا سبب یہ ہے کہ اُن کے بے قاعدہ آنے اور بے باکانہ بات چیت کرنے پر کچھ جوش آیا ہوگا۔ جو بمقتضائے بشریّت و حکومت ہے۔ پس توبہ و استغفار کی۔ بعض یوں کہتے کہ ایک مرتبہ داؤدؑ کی نگاہ اوریا کی جورو پر پڑی۔ وہ بڑی خوبصورت تھی۔ آپ کو بھلی معلوم ہوئی اوریا جب لڑائی میں قتل ہوا تو آپ نے نکاح کر لیا بعض کہتے کہ جب نظر اوریا کی جورو پر پڑی تو اوریا کو کسی لڑائی میں بھیج دیا۔ وہاں وہ قتل ہوا۔ آپ نے اُس عورت سے نکاح کر لیا۔ ۹۹ بھیڑی آپ کی ۹۹ بیویوں کی طرف اشارہ ہے اور ایک بھیڑی اوریا کی بیوی کی طرف۔ دو متخاصمین دو فرشتوں کی طرف۔

ے تحمل بار اُلفت کا نہ حضرت سے ہوا آخر رقم ہے واقعہ مصحف میں داؤدِ خوش الحاں کا)

داؤدؑ کو حکم ہوا تھا کہ انصاف کے ساتھ فیصلہ کرنا اور اپنی خواہش پر نہ چلنا۔

آے داؤدؑ ہم نے تم کو زمین میں خلیفہ بنایا ہے تو لوگوں کے درمیان انصاف سے فیصلہ کرو اور خواہش نفس کی پیروی نہ کرو کہ یہ پیروی تم کو اللہ کی راہ سے گمراہ کریگی (غرض خواہش نفسانی آدمی کو گمراہ کردیتی ہے)

جو خواہشِ نفسانی پر چلتے۔ وہ راہِ راست سے بھٹکتے اور قیامت کو بھول جاتے ہیں اُن کو عذابِ سخت ہے۔

{ **نوٹ**:۔ مصیبت میں صبر لازم ہے اور بندگانِ مقبول کا ذکر مستحب ہے اور موجب تقویت و اطمینان و دفعِ حزن ہے۔ سلطان کو قانون کا پابند ہونا چاہیئے خود مختارانہ کارروائی خلاف قانون حرام ہے . . . .

نتائج:۔ قیامت کا انکار نہ کرو۔ صبر کرو۔ فیصلہ انصاف کیا کرو۔ اور اس میں خواہشِ نفسانی کو دخل نہ دو۔ خواہشِ نفسانی پر نہ چلو۔ انسان کے ساتھ آزمایشِ الٰہی ہوتی ہے۔ اللہ مجیب الدعوات ہے۔ اکثر شرکاء کی یہی نیت ہوتی ہے کہ شریک کا مال دبا بیٹھے . . . . }

۳ {**خلاصہ**:۔ (۱) مخلوقات کی پیدایش بیکار نہیں۔ (۲) کافروں پر عذاب۔ (۳) مفسد اور صالح۔ فاجر اور متقی برابر نہیں۔ (۴) پیغمبر صلعم پر نزولِ قرآن۔ (۵) قرآن ہدایت ہے۔ (۶) تعریفِ سلیمانؑ۔ (۷) سلیمانؑ اور اصیل گھوڑے کا قصہ۔ (۸) سلیمانؑ کے تخت پر ایک جسم کا قصہ۔ اُن کی توبہ و استغفار۔ (۹) دُعاے سلیمانؑ۔ . . . . }

مطالب:۔ ہم نے آسمان و زمین اور کل مخلوقات کو بیکار نہیں بنایا ہے جیسا کہ منکرین خیال کرتے ہیں (بلکہ اُن کے پیدا کرنے میں مصلحت ہے)۔

دوزخ میں کافروں کی خرابی ہے۔

کیا مومن نیکوکار کو فساد پھیلانے والے کے برابر بنائینگے۔ اور کیا متقی کو گنہگار کے برابر کر دینگے؟ (ایسا تو کبھی ہونے کا نہیں)۔

اے پیغمبر! ہم نے قرآن کو تم پر اُتارا ہے (اس سے رسالت ثابت ہوتی ہے)۔

قرآن بابرکت کتاب ہے۔ اور ہم نے اس لئے اُتارا ہے تاکہ عقلمند اُس کی آیتوں میں غور و فکر کریں اور سمجھنے کے بعد نصیحت قبول کریں اور ہدایت پائیں۔ (قرآن میں غور و فکر ان سب باتوں کی طرف ہو سکتے ہیں:۔ صحتِ الفاظ۔ تحقیق معانی۔ خلاصۂ مطالب۔ ربط آیات۔ نتائجِ آیات۔ تخریجِ مسائل۔ تعلیمِ حق و باطل وغیرہ)۔

ہم نے داؤدؑ کو سلیمانؑ جیسا بیٹا عنایت کیا۔ سلیمانؑ اچھے بندۂ خدا تھے۔ (ہر بات میں) خدا ہی کی طرف رجوع کرتے۔ آخرت میں اُن کا بڑا رُتبہ اور مقام ہے۔ ہوا اُن کے تابع تھی۔ دیو و جنّ وغیرہ بھی اُن کے ماتحت تھے۔ ان میں سے بہتیرے تو عمارتیں بناتے۔ اور بہتیرے دریاؤں میں غوطہ لگاتے (اور موتی مونگے نکالتے)۔ اور بہتیرے قیدی تھے۔

ایک بار شام کے وقت خاصے کے اصیل گھوڑے سلیمانؑ کے پاس (ملاحظے کے لئے) لائے گئے (تو وہ اُن کے دیکھنے میں ایسے مشغول ہوئے کہ نمازِ عصر قضا ہو گئی۔ پھر خیال آیا) تو لگے کہنے کہ میں نے اپنے پروردگار کی یاد سے (غافل ہو کر) مال کی محبّت کو ترجیح دی۔ یہاں تک کہ آفتاب ڈوب گیا۔ (پھر کہا کہ) ان گھوڑوں کو میرے پاس لوٹا لاؤ۔ (جب گھوڑے واپس آئے) تو اُن کی پنڈلیوں اور گردنوں کا صفایا کرنے لگے (یعنی گھوڑوں کو قتل یا قربانی کر ڈالا۔ اس آیت میں مفسّروں کا بڑا اختلاف ہے:۔ بعض وہ معنیٰ لیتے جو اوپر لکھے گئے۔ بعض یہ معنیٰ کہتے کہ درمیان عصر و مغرب کے سلیمانؑ کے پاس گھوڑے ملاحظے کے لئے لائے گئے۔ آپ نے فرمایا کہ میں ان کو دنیا کے لئے دوست نہیں رکھتا ہوں۔ بلکہ دین کے لئے محبوب رکھتا ہوں۔ تاکہ لڑائی میں کام دیں پھر گھوڑے نظروں سے غائب ہوئے۔ بحکم آپ کے دوسری بار گھوڑے سب لائے گئے۔ اُس وقت آپ نے پیار سے اُن کی گردنوں اور ٹانگوں پر ہاتھ پھیرا۔ بعض مفسّر اس کی معنیٰ یوں لکھتے کہ عصر و مغرب کے درمیان گھوڑے ملاحظے کے لئے لائے گئے۔ تو سلیمانؑ ایسا اُن

میں مشغول ہوئے کہ نمازِ عصر قضا ہو گئی اور آفتاب بھی ڈوب گیا۔ آپ کو اس کا بہت صدمہ ہوا کہ دُنیاوی جاہ و جلال نے مجھ کو خدا کی یاد سے بھلا دیا۔ اور بحکمِ الٰہی وہ فرشتے جو آفتاب پر متعین ہیں آفتاب کو واپس لائے۔ عصر کا وقت ہو گیا۔ اور آپ نے نمازِ عصر ادا کی۔

مفسروں نے اس میں مختلف آیتوں کے متفرق معنٰی بیان کئے ہیں:۔ فَقَالَ اِنِّیْ اَحْبَبْتُ حُبَّ الْخَیْرِ عَنْ ذِکْرِ رَبِّیْ = سلیمانؑ نے کہا کہ میں نے اپنے پروردگار کی یاد سے غافل ہو کر مال کی محبت کو ترجیح دی۔ سلیمانؑ نے کہا کہ ان گھوڑوں کو دُنیا کے لئے دوست نہیں رکھتا ہوں بلکہ دین کے لئے محبوب رکھتا ہوں تاکہ لڑائی وغیرہ میں کام دیں۔ (۲) حَتّٰی تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ = یہاں تک کہ آفتاب ڈوب گیا۔ یہاں تک کہ گھوڑے نظروں سے غائب ہو گئے۔ (۳) رُدُّوْهَا عَلَیَّ = میرے پاس گھوڑوں کو پھیر لاؤ۔ اُن فرشتوں کو جو آفتاب پر تعینات تھے یہ حکم کیا کہ بحکمِ الٰہی آفتاب کو اوپر میرے پھیر لاؤ۔ (۴) فَطَفِقَ مَسْحًا بِالسُّوْقِ وَالْاَعْنَاقِ = گھوڑوں کی پنڈلیوں اور گردنوں کا صفایا کیا یعنی گھوڑوں کو مار ڈالا یا قربانی کر دیا گھوڑوں کی ٹانگوں اور گردنوں پر ہاتھ پھیرا)۔

ہم نے سلیمانؑ کو آزمایا اور اُن کے تخت پر ایک جسم ڈال دیا۔ پھر انہوں نے (اپنی لغزش سے) توبہ کی۔ (اس بارے میں مختلف روایتیں ہیں۔ بعض کہتے کہ آزمایش ایک قصہ کی طرف منسوب ہے۔ اور جسم کا ڈال دینا دوسرا قصّہ ہے۔ بعض مفسّر کہتے کہ آزمایش اور جسم کا ڈالا جانا ایک ہی قصّہ ہے۔ آزمایش اور جسم کے ڈالے جانے کا دو قصّہ یوں بیان کرتے ہیں۔ آزمایش کا قصہ۔۔ سلیمانؑ کے محل میں شاہِ مصر وغیرہ بُت پرست قوموں کی بیٹیاں ان کی بیویاں تھیں۔ اُن میں سے کسی نے کوئی بُت وغیرہ بنا رکھا تھا۔ اس پر خدا کی سرزنش ہوئی جسم کا ڈالا جانا۔۔۔۔ سلیمانؑ کے پاس ایک انگوٹھی تھی جس کے سبب سے دیو جن وغیرہ تابعدار تھے۔ ایک روز جب حمام کو گئے اور اس انگوٹھی کو ایک خادم بنام امینہ کو دے گئے۔ ایک جن بشکل سلیمانؑ نمودار ہوا اور اُس انگوٹھی کو امینہ سے لے لیا اور تخت پر جا بیٹھا۔ سلیمانؑ کو اب کوئی پوچھتا نہ تھا اور اُن کو لوگوں نے

نکال دیا۔ لیکن جب اُس جن کے طور اطوار سے معلوم ہوا کہ یہ سلیمان ؑ نہیں ہیں تو لوگوں نے اُس کو نکال باہر کیا۔ وہ بھاگا اور اُس نے انگوٹھی کو دریا میں پھینک دیا۔ مچھلی نگل گئی۔ سلیمان ؑ ایک ماہی گیر کے ہاں نوکر ہوئے۔ اور اللہ کی جناب میں توبہ و استغفار کی۔ آخرش مچھلی کے پیٹ سے انگوٹھی نکلی اور اُن کے ہاتھ لگی۔ پھر بادشاہت ہاتھ آئی۔ آزمایش اور جسم کے تخت پر ڈالے جانے کا قصّہ یوں کہتے ہیں: سلیمان ؑ اپنے امرا سے کسی بات میں ناراض ہوئے۔ دل میں خیال کیا کہ میں آج شب کو ستّر بیویوں سے ہمبستر ہونگا تو ستّر اولاد ہوگی کہ وہ دینِ خدا میں لڑیگی۔ پھر امراء کی چاپلوسی کرنی نہ ہوگی۔ لیکن انشاءاللہ تعالیٰ کہنا بھول گئے۔ چنانچہ اس شب کو آپ ستّر بیویوں سے ہمبستر ہوئے مگر صرف ایک بیوی حاملہ ہوئیں اور جب لڑکا پیدا ہوا تو وہ بھی ناقص الخلقت یا حمل ساقط ہوگیا اُس کو تخت پر لا ڈالا۔ پھر اس حرکت سے آپ نے توبہ کی۔ اس روایت کو بخاری شریف میں دیکھو ایک لڑکا پیدا ہوا جس کو جن اور شیاطین مار ڈالنے کی کوشش میں تھے تاکہ بعد سلیمان ؑ کے تابعداری کرنی نہ ہو۔ سلیمان ؑ کو جب خبر لگی تو انہوں نے بخوفِ ضرر اس لڑکے کو ابر کے حوالہ کیا۔ قضائے الٰہی سے وہ لڑکا مرگیا۔ سلیمان ؑ نے توبہ کی کیونکہ اُن کو خدا پر بھروسہ کرنا تھا نہ کہ ابر کے سپرد کرنا تھا۔ سلیمان ؑ کے حرم میں شاہ مصر وغیرہ بُت پرست قوموں کی بیٹیاں تھیں۔ کسی نے کوئی بُت وغیرہ بنا رکھا تھا۔ لوگوں نے سر اُٹھایا اور حملہ کیا۔ اور یہ حملہ اور برخلاف کرنا گویا تخت پر بوجھ ڈالنا ہوا۔ جب اُس بُت پرستی کی خبر سلیمان ؑ کو معلوم ہوئی تو توبہ و استغفار کی۔ سلیمان ؑ کی یہ آزمایش تھی کہ وہ بیمار پڑے یہاں تک کہ اُن کا جسم تخت پر رکھا جاتا تھا۔ پھر توبہ و استغفار کی تو اچھے ہوئے۔ غرض کوئی سی بھی لغزش ہوئی ہو سلیمان ؑ نے اس لغزش سے توبہ و استغفار کی)۔

سلیمان ؑ نے اللہ سے یوں دُعا مانگی کہ:۔ اے میرے رب! مجھے بخش دے اور مجھے ایسی بادشاہت دے جو دوسرے کو میرے بعد نصیب نہ ہو۔ بیشک تُو بہت دینے والا ہے۔

[نتائج:۔ لوگوں کو ہر حال میں تنگی ہو یا فراخی اللہ کی طرف رجوع کرنا چاہیے۔

اللہ سے توبہ و استغفار مانگنا چاہیئے۔ اللہ دُعا کو بشرطیکہ قابلِ سماعت ہو قبول کرتا ہے۔ نیک لوگوں کا اللہ کے نزدیک بڑا مرتبہ اور اُن کے لئے عمدہ مقام ہے کفر نہ کرو۔ فساد نہ پھیلاؤ۔ بدکاری سے پرہیز کرو۔ مومن نیکوکار بنو رجوع الی اللہ کرتے رہو۔ دُنیاوی محبت میں یادِ الٰہی سے غفلت نہ کرو۔ گناہوں سے توبہ استغفار کیا کرو۔ دعاء مانگا کرو۔ انسان کے ساتھ آزمایشِ الٰہی ہوتی ہے۔ قرآن کتاب الٰہی ہے۔ پیغمبر صلعم رسولِ برحق ہیں۔ . . . .

مسئلہ:۔ قرآن میں غور و فکر ہر شخص پر بقدر وسع واجب ہے۔ . . }

۴ {**خلاصہ**:۔ (۱) تعریف ایوبؑ۔ (۲) دُعاے ایوبؑ اور شکایتِ شیطان۔ (۳) ایوبؑ کا چنگا ہونا۔ (۴) ایوبؑ کی تعلیم کہ بیوی کو جھاڑو سے مارو۔ (۵) تعریفِ ابراہیمؑ۔ اسحٰقؑ۔ یعقوبؑ۔ اسمٰعیلؑ۔ الیسعؑ اور ذوالکفلؑ۔ (۶) متقی کا عمدہ اجر۔ (۷) سرکشوں کی سزا۔ . . . . }

مطالب:۔ اے پیغمبر! ہمارے بندہ ایوبؑ (کے قصے) کو یاد کرو۔

ایوبؑ نے اللہ سے فریاد کی کہ شیطان ایذا و تکلیف پہنچاتا ہے (اور دُعاء مانگی۔ اللہ تعالےٰ کا حکم ہوا کہ) اپنے پاؤں سے (زمین کو) ٹھکرا دو (چنانچہ ایسی ہی کیا تو دو چشمے نکل پڑے اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ) تمہارے نہانے اور پینے کے لئے یہ ٹھنڈا پانی موجود ہے (چنانچہ غسل کیا۔ پانی پیا۔ اور بیماری سے چنگے ہو گئے اور کل عارضہ جاتا رہا)۔ اور اُن کی اولاد کو بھی (جو دب کر مر گئی تھی) اللہ نے جلا دیا اور اُن کے سوا اُتنی ہی اور عطا کی (شیطان کے رنج پہنچانے کا یہ قصہ ہے کہ شیطان ایوبؑ کے پاس آکر کہنے لگا کہ یہ تم نے کیا کیا کہ حق تعالیٰ نے تم سے تمام نعمتیں چھین لیں اور تکالیف و شدائد تم پر مسلط کئے۔ آپ نے اس پر لعنت بھیجی۔ اُدھر اُن کی قوم کے دلوں میں اُس نے وسوسہ ڈالا کہ ایوبؑ ایک ایسے متعدی مرض میں مبتلا ہیں کہ عنقریب اُن کا مرض تمہیں لگ جائے۔ چنانچہ سبھوں نے اُن کو شہر سے باہر ڈال دیا)۔

ایوبؑ کو اللہ تعالےٰ کا حکم ہوا کہ ایک جھاڑو کا مُٹھا لو اور اپنی بیوی کو اُس سے مارو تاکہ تمہاری قسم پوری ہو جائے (اس کا قصہ یہ ہے کہ جب ایوبؑ بیمار تھے

اور اُن کی خدمت میں صرف اُن کی بیوی تھیں تو شیطان نے اُن کی بیوی سے کہا کہ
میں طبیب ہوں اگر ایوبؑ اچھے ہو جائیں تو کہنا کہ میں نے شفا دی۔ یہ بات ایوبؑ
پر ظاہر ہوئی۔ آپ نے کہا کہ یہ شیطانی حرکت ہے۔ بیوی کو سُننا نہ تھا۔ آپ قسم
کھا بیٹھے کہ تندرست ہونے پر بیوی کو سو کوڑے ماروں گا۔ جب آپ اچھے ہوئے
تو حکمِ خداوندی ہوا کہ ایک جھاڑو لو جس میں سو تیلیاں ہوں۔ اُس سے مارو۔
قسم پوری ہو جائیگی۔ چنانچہ ایسا ہی کیا۔ بعض کہتے کہ آپ کی بیوی بہ ضرورت
کہیں گئی ہوئی تھیں۔ وہاں دیری ہو گئی۔ ایوبؑ نے پُکارا وہ نہ تھیں۔ آپ
قسم کھا بیٹھے کہ سو کوڑے ماروں گا۔ چنانچہ قسم پوری کرنے کو اللہ نے سو تیلیوں
کی ترکیب بتلائی)۔

ایوبؑ بڑے صابر تھے (چنانچہ اُنہوں نے اپنی بیماری پر صبر کیا) اللہ کے
اچھے بندے تھے۔ اور ہر حال میں اللہ کی طرف رجوع کرتے تھے۔

اے پیغمبر! ہمارے بندے ابراہیمؑ۔ اسحٰقؑ اور یعقوبؑ (کے قصّے) کو
یاد کرو۔

ابراہیمؑ۔ اسحٰقؑ۔ یعقوبؑ (عبادت و نصیحت وغیرہ کے لئے) بڑے قوی تھے
اور (عمدہ نتائج نکالنے میں اور عبادت میں غور و فکر کرنے میں) بڑی بینائی رکھتے
تھے۔ مخصوص بندوں میں سے تھے کہ آخرت کو یاد رکھتے (اور دُنیا پر نظر نہ کرتے)
اور برگزیدہ نیک لوگوں میں سے تھے۔

اے پیغمبر! اسمٰعیلؑ۔ الیسعؑ۔ اور ذوالکفلؑ (کے قصے) کو یاد کرو۔
اسمٰعیلؑ۔ الیسعؑ اور ذوالکفلؑ نیک بندوں میں سے تھے۔
انبیا کے قصّے نصیحت و عبرت کے لئے ہیں۔
متقی کے لئے جنّت ہے اور اس میں ہر طرح کے آرام و آسائش ہیں۔
سرکشوں کا ٹھکانا جہنّم ہوگا۔ جہاں طرح طرح کی تکالیف و مصیبت ہونگی۔
وہ سب ایک دوسرے پر الزام دھریں گے۔

{**نوٹ**:۔ انبیا کا اصل کام حق نمائی ہے دوسرے فنون کا استفادہ
ان سے ایک ضمنی امر ہے۔ فضائلِ نبوّت وہبی ہیں کسبی نہیں۔

نتائج: صبر کرو۔ ہر حال میں توکّل بہ خدا کرو۔ شیطان سے بچتے رہو۔ شیطان سے بچنے کے لئے اللہ سے دُعا مانگو۔ دین کی باتوں میں فکر کرو۔ آخرت کو پیشِ نظر رکھو۔ نیکی کرو۔ متقی بنو۔ سرکش نہ بنو۔ ضرورت کے وقت حیلۂ شرعی کرنا جائز و درست ہے۔ . . . .

مسائل:۔ انبیا معصوم ہیں۔ انبیا بہترین خلق اللہ ہیں۔ . . . }

5 {**خلاصہ:** (۱) پیغمبر صلعم ڈر سنانے والے ہیں۔ آپ کے پاس وحی آتی ہے۔ (۲) توحید۔ الوہیت۔ و ربوبیتِ اللہ تعالیٰ۔ (۳) قصّہ پیدائش آدم اور شیطان کا مردود ہونا۔ (۴) شیطان کا آدمیوں کے بہکانے کا وعدہ سوائے خاص بندے کے۔ (۵) پیغمبر صلعم وعظ کی مزدوری طلب نہیں کرتے۔ (۶) قرآن کتابِ الٰہی ہے (۷) منکرِ قرآن کی سزا۔ . . . . }

مطالب:۔ اے پیغمبر! (لوگوں سے) کہ دو کہ میں تو ڈر سنانے والا ہوں اور بجز اللہ کے اور کوئی معبود نہیں۔ وہی قوت والا ہے۔ آسمان و زمین اور کل چیزوں کا وہی مالک ہے۔ وہ زبردست ہے۔ حکمت والا ہے۔ اے پیغمبر! کہ دو کہ یہ (قرآن یا قیامت) بڑی خبر ہے (جس کو تم دھیان میں نہیں لاتے اور) جس سے تم روگردان اور منکر ہو۔ مجھے ملائکہ کی باہمی خصومت کا کچھ علم نہ تھا۔ میری طرف تو یہی وحی آتی ہے کہ میں کُھلا کُھلا ڈرانے والا ہوں (ملائکہ کی باہمی خصومت کیا تھی۔ بعض نے کہا ہے کہ یہ متعلقہ خلافت آدمؑ و قصّہ ابلیس ہے۔ تفسیروں میں دیکھو۔ پھر جب یہ بات ہے کہ پیغمبر صلعم کو ملاء اعلیٰ کی خبر بذریعہ وحی کے معلوم ہوتی ہے تو کفّار رسالت۔ قرآن۔ توحید۔ حشر وغیرہ کا کیوں انکار کرتے ہیں)۔

جب اللہ تعالےٰ نے فرشتوں سے کہا کہ ہم مٹی سے ایک بشر بنانے والے ہیں اور جب ہم اُسے ٹھیک بنا چکیں اور اُس میں اپنی رُوح پھونک دیں تو تم اُس کے آگے سجدے میں گر پڑنا۔ (چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ) سوائے شیطان کے سب فرشتوں نے سجدہ کیا۔ شیطان نے تکبّر کیا اور کہا کہ میری پیدائش آگ سے ہے اور آدمؑ کی مٹی سے اور میں مٹی کو کیوں سجدہ کرنے لگا۔ حکم ہوا۔ کہ یہاں

سے نکل جا - اور وہ راندۂ درگاہ ہوا - اور قیامت تک اُس پر اللہ کی لعنت رہے گی -

(ے تکبر عزازیل را خوار کرد ٭ بزندانِ لعنت گرفتار کرد)

شیطان نے عرض کیا کہ مجھ کو قیامت تک مہلت ملے (یعنی قیامت تک میں زندہ رہوں اور قیامت تک میرے گناہوں کی سزا نہ ملے) - حکم ہوا کہ تجھ کو قیامت تک مہلت ہے - شیطان نے کہا کہ سوائے اُن کے جو اللہ کے خاص بندے ہیں سب کو بہکاتا رہوں گا - حکم ہوا کہ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ تو اور تیرے پیروکار جہنّم میں دھسائے جائیں گے -

لوگو! پیغمبر صلعم وعظ و نصیحت کی مزدوری نہیں مانگتے (پھر تم اُن کی باتوں کو کیوں نہیں سُنتے اور اُن پر کیوں نہیں عمل کرتے) اور نہ وہ اپنے آپ کو بنانے والوں میں تھے (یعنی اپنے جی سے وہ کوئی بات نہ کہتے تھے بلکہ مطابق حکم اللہ کے وہ کہتے تھے) -

قرآن پیغمبر صلعم کی بنائی بات نہیں بلکہ کتابِ الٰہی ہے -

لوگو! قرآن تمام جہان کے لئے نصیحت ہے - اگر تم اس کو نہ مانو گے تو اس کا حال تم کو قیامت میں معلوم ہو جائے گا جب تمہاری سزا ہو گی -

{**نوٹ** :- کسی مجرم کو جلاوطن کرنا جائز ہے مگر مقامِ اعلیٰ سے ادنیٰ کی طرف نہ برعکس اس کے - . . . .

نتائج :- قیامت کا وقوع ضرور ہے - تکبّر اور غرور نہ کرو - جو حکم ہو اُس کو بدل و جان بجالاؤ - شیطان سے بچتے رہو - وعظ کے بدلے کچھ نہ لو - آج کل کے واعظین کو اس سے سبق لینا چاہیئے - اگر کسی مسئلہ کا علم نہ ہو تو صاف کہہ دو کہ اس کا علم نہیں یہ نہ کرو کہ مسئلہ کا حکم قیاس پر لگاؤ - . . . . . . }

(۳۹) سُورۂ زُمر

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۱ {**خلاصہ** :- (۱) قرآن کا نزول - (۲) خلوص کے ساتھ عبادتِ الٰہی کا

حکم۔ (۳) کفّار کا قول کہ دوسروں کی پرستش سے قربت الٰہی ہوتی ہے۔ اس قول کا رد۔ (۴) ناشکر گزار کو ہدایت نہیں۔ (۵) اللہ تعالیٰ کو اولاد نہیں۔ (۶) قدرتہائے الٰہی۔ (۷) ناشکری اور کفر کو اللہ پسند نہیں کرتا۔ (۸) شکر سے اللہ راضی ہے (۹) قیامت کی بے کسی اور بے بسی۔ (۱۰) مصیبت میں اللہ یاد آتا ہے اور نعمت میں اُس سے غفلت ہوتی ہے۔ (۱۱) کافروں کو دُنیاوی عیش مگر اُخروی عذاب (۱۲) فرماں بردار اور نافرمانبردار برابر نہیں۔ عالم اور جاہل یکساں نہیں۔ (۱۳) توصیفِ اللہ تعالیٰ۔ . . . . }

مطالب:۔ قرآن کو ہم نے تم پر اُتارا ہے اور وہ برحق ہے (اس آیت سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ قرآن کتابِ الٰہی ہے نہ کلام جنّ و بشر جیسا کہ کفّار گمان کرتے۔ اور پیغمبر صلعم رسول برحق ہیں)۔

لوگو! (بلا شرک اور ریا کے) اخلاص کے ساتھ اللہ ہی کی عبادت کرو (اور دوسرے کی نہیں)۔

اللہ ہی فرماں روائی کے لایق ہے (اور کوئی نہیں)۔

کفّار کا یہ قول کہ اوروں کی پرستش خدا سے تقرّب حاصل کراتی ہے محض جھوٹ ہے اور یہ ناشکری کی بات ہے (قیامت میں مشرکوں کی سزا ہوگی۔ اور یہ مشرکوں کے قول کا رد ہے)۔

بے شک اللہ ان کے درمیان ان باتوں میں جن میں وہ جھگڑ رہے ہیں فیصلہ کریگا۔

اگر اللہ اپنے لئے اولاد چاہتا تو اپنے بندوں میں جس کو چاہتا چُن لیتا۔ مگر (اللہ کو اولاد نہیں)۔ اس سے پاک و بری ہے (یہود۔ نصاریٰ۔ مشرک وغیرہ کا جواب ہے۔ یہود عزیرؑ کو خدا کا بیٹا مانتے۔ نصاریٰ عیسٰےؑ کو خدا کا بیٹا جانتے۔ کفّار بنو ملیح فرشتے کو خدا کی بیٹیاں سمجھتے۔ بعض کفّار جن کو خدا کا رشتہ دار بناتے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ یہ سب لغویات ہے)۔

اللہ ہی نے آسمان و زمین کو حق کے ساتھ (یعنی شک و وہم کے طور پر نہیں جیسا کہ بعض فلاسفر گمان کرتے ہیں۔ یا مصلحتًا) بنایا۔ وہی رات اور

دن میں تغیر و تبدل کرتا ہے۔ آفتاب و ماہتاب کو حسنِ انداز سے چلاتا ہے۔ اُسی نے ایک تنِ واحد حضرت آدم ع سے اُن کی بیوی کو نکال کر کے انسان کو رحمِ مادر کے تین پردوں کے اندر بنا کر پیدا کرتا ہے۔ اُسی نے آٹھ چار پایوں کو جوڑے جوڑے بنایا۔ پھر تمام خدائی اُسی کی حکومت میں ہے۔ وہی بڑا زبردست ہے۔ بڑا بخشنے والا ہے۔ وہ ایک ہے۔ اُس کے سوا کوئی دوسرا معبود نہیں۔ پس تعجب ہے کہ اس پر بھی کفّار بہکے پھرتے ہیں (کہ خدا کو ایک نہیں جانتے اور اُسکا شریک گردانتے۔ لوگو! اللہ کو ایک جانو اُس کا کسی کو شریک نہ کرو)۔

اللہ پسند نہیں کرتا کہ لوگ اُس کی ناشکری اور کفر کریں۔

جھوٹے اور ناشکر کو اللہ ہدایت نہیں کرتا۔

شکر گزار سے اللہ خوش ہوتا ہے۔ پس اللہ کا شکر کرو۔

(قیامت میں) ایک دوسرے کا بوجھ نہیں اُٹھائیگا۔ (یعنی لوگوں کو اپنے اپنے اعمال کے مطابق عذاب و ثواب ملیگا۔ یہ جواب ہے ان کا جو سمجھتے ہیں۔ کہ ایک بار کا گناہ دوسرا اُٹھائے گا)۔

سب کو اللہ کے ہاں ایک دن جانا ہے (پس نیک عمل کرو)۔

آخرت میں اللہ لوگوں کے اعمال کو بتا دے گا (پس لوگو! ڈرتے رہو اور اپنے اعمال کی خبر لو)۔

ضرر پہنچنے پر انسان اللہ ہی کو پکارتا ہے۔ نعمت پہنچنے پر اللہ کو بھول جاتا ہے اور شرک کرنے لگتا ہے (انسان کو نعمت کا شکر کرنا چاہیئے)۔

کافرو! (دُنیا میں) تھوڑا مزا اُڑا لو۔ پھر تو تم کو جہنّم میں جانا ہوگا۔

وہ جو رات کو خدا کی بندگی و اطاعت میں کمربستہ رہتے۔ سجدہ کرتے کھڑے رہتے۔ آخرت سے ڈرتے۔ اپنے رب کی رحمت کے اُمیدوار رہتے (اور جو نافرماں بردار ہیں یکساں نہیں) علم والے اور بے علم برابر نہیں۔

اللہ زبردست۔ حکمت والا ہے۔ سنتا ہے۔ گناہ بخشنے والا ہے۔ ہر ایک کے دلوں کے خیالات کو جانتا ہے۔

{نتائج :۔ قرآن پر ایمان لاؤ۔ اللہ کے فرماں بردار بندے بنے رہو۔ شرک نہ کرو۔ اللہ کا شکر کیا کرو۔ آخرت میں اپنا اپنا عمل کام دے گا۔ ہر حال

میں فراخی وتنگدستی ونعمت ومصیبت میں شکر وصبر کرنا چاہیئے۔ علم دین حاصل کرو۔ عبادت خالص طور پر کرو۔ عبادت میں ریا نہ کرو۔ دانا اور نادان برابر نہیں۔

مسائل:۔ عبادت غیر اللہ اگرچہ بطور توسل وگمان رضائے الٰہی بھی ہو حرام ہے۔ اس رکوع میں توسل غیر اللہ کا ذکر ہے تو اس میں کئی حالتیں ہیں۔ مثلاً تدبیر جیسے دوا یا اُمراسے التجا یہ مباح ہے۔ دعاء ... اگر کسی کو فاعلِ حقیقی یا نفع ونقصان پر قادر جانے تو کفر ہے۔ اور اگر صرف واسطہ وذریعہ گردانا ہے تو اس میں کئی صورتیں ہیں۔ اگر بواسطہ مردودانِ بارگاہِ الٰہی سے ہے جیسے بُت۔ شیاطین وغیرہ سے تو حرام ہے۔ اور اگر بہ واسطہ مقبولانِ ایزدی سے ہے۔ جیسے صلحا و انبیا سے تو اس تعظیم اور اُن کلمات سے جن کا جواز دلائل شرعیہ سے منصوص یا استنباط سلف صالح سے مقبول ہو جائز ہے ورنہ ممنوع۔ پس قبر پرستی۔ اولیاء اللہ کی تعظیم میں بدوں حجّت شرعی حد سے تجاوز کرنا یا اُن کی تعظیم حضرتِ اُلوہیت کے برابر کر دینی لغو اور مردود ہے بلکہ شرک یا کفر کا خوف ہے۔ حقائق اشیا حق ہیں۔ . . . . }

۲ {**خلاصہ:**۔ (۱) تقویٰ کا حکم۔ (۲) نیکوکار کے لئے بھلائی ہے۔ (۳) ہجرت کی ترغیب۔ (۴) صابروں کے لئے اجر۔ (۵) تعریف پیغمبر صلعم در بارۂ عبادت بہ خلاص اسلام۔ (۶) اللہ کی نافرمانی کرنے پر عذاب۔ (۷) مشرک کی مذمّت اور اُن کی سزا۔ (۸) شرک سے بچنے والے وغیرہ کی فضیلت اور اُن کا اجر۔ (۹) بدبختِ ازلی کی رستگاری نہیں۔ (۱۰) وعدۂ خداوندی خلاف نہیں ہوتا۔ (۱۱) زراعت کی مثال برائے عبرت۔ . . . . }

مطالب:۔ مسلمانو! اللہ سے ڈرا کرو۔
نیکی کرنے والوں کے لئے آخرت میں بھلائی ہے۔
(اگر وطن میں یا کسی جگہ نیکی کرنے سے کوئی مانع ہو تو جہاں چاہو چلے جاؤ کیونکہ اللہ کی زمین بہت وسیع ہے

پائے گدا لنگ نیست + ملکِ خدا تنگ نیست

یہ اشارہ اور ترغیب ہے مسلمانوں کو مکّہ سے ہجرت کرنے کی کیونکہ مکّہ میں کافر مسلمانوں کو ستایا کرتے تھے)۔

(ہجرت میں جو تکالیف پیش آئیں۔ اُن پر صبر کرو کیونکہ) صابروں کے لئے اجر بے حساب ہے۔

اَے پیغمبر! کہ دو کہ مجھ کو حکم (الٰہی) ہے کہ اخلاص کے ساتھ (بلا شرک و ریا کے) صرف اللہ ہی کی عبادت کروں (پس لوگو! اللہ ہی کی عبادت کرو۔ یہ ایمان کی تعریف ہے)۔

اَے پیغمبر! کہ دو کہ مجھ کو یہی حکم خدا ہے کہ سب سے پہلے مسلمان و تابع فرمان بنوں (یعنی اللہ کی فرمانبرداری اور نیک عمل کروں۔ پس لوگو! ایسا ہی کرو۔ یہ اسلام کی تعریف ہے)۔

اَے پیغمبر! کہ دو کہ اگر میں نافرمانی کروں تو عذابِ قیامت کا ڈر لگا ہوا ہے۔ (کیونکہ) جو اللہ کی نافرمانی کرتے اُن کو عذابِ قیامت کا ڈر لگا ہوا ہے۔

مشرکو! تم کو اختیار باقی ہے کہ اللہ کے سوا جس کو چاہو پوجو۔ لیکن اس کا نتیجہ قیامت میں ملے گا۔ تم کو اور تمہارے اہل و عیال کو (جو تمہاری دیکھا دیکھی گمراہی میں پڑے رہتے) گھاٹا ہی گھاٹا ہوگا۔ اور اوپر نیچے اُن کے جہنم کی آگ ہوگی۔

جو بُت پرستی سے بچتے۔ خدا کی طرف رجوع کرتے۔ اللہ سے ڈرتے۔ کلام الٰہی کو سُنتے۔ نیک عمل کرتے۔ وہ سب ہدایتِ الٰہی پر ہیں اور عقلِ سلیم رکھتے ہیں اور اُن کو جنّت ملیگی۔

اَے پیغمبر! جو بدبختِ ازلی ہیں اُن کو تم عذابِ دوزخ سے بچا نہ سکو گے۔

خدا کا وعدہ کبھی خلاف نہیں ہوتا۔

اللہ ہی پانی برساتا ہے۔ چشمے نکالتا ہے۔ رنگ برنگ کی زراعت اُگاتا ہے۔ پھر زراعت زرد ہو جاتی ہے تو کاٹ لی جاتی ہے۔ عقلمندوں کے لئے

اس میں عبرت ہے (یعنی عقلمند زراعت کو دیکھ کر سمجھتے ہیں کہ انسان کی بھی یہی حالت ہوتی ہے کہ قطرۂ آب سے رحم میں لڑکا قرار پاتا- پھر پیدا ہوتا- رنگ برنگ کا ہوتا لڑکپن ہوتا جوانی میں پھولتا پھلتا- بڑھاپے کو پہنچتا- آخرش دنیا سے چل بسنا ہے-

۵ ...... برگِ درختانِ سبز در نظرِ ہوشیار
ہر ورقے دفترے است معرفتِ کردگار)

{**نوٹ**:- خلوص بغیرِ عبادت کی مثال ایسی ہے جیسے رُوح بے جسم کے ہو اور عبادت بغیر خلوص کی مثال ایسی ہے جیسے جسم بے رُوح کے ہو-..}

{**نتائج**:- نیکی کرو- ہجرت کرو- جب ایسی ضرورت پیش آجائے صبر کرو- بُت پرستی نہ کرو- مسلمان ہو جاؤ- کلامِ الٰہی کو غور سے سُننا چاہیئے اور اُن کو برتنا چاہیئے- عاقل ہر طرح کی بات سُنتا ہے مگر اختیار اُسی کو کرتا ہے جو اُن میں اچھی ہوتی ہے- اللہ کے عذاب سے ڈرو- نیک عمل کیا کرو- احکامِ الٰہی کے خلاف نہ کرو-
}

مسئلہ:- خدا پرستی اخلاص کے ساتھ واجب ہے-..... }

۳ {**خلاصہ**:- (۱) جو اسلام کو برتتے ہیں اُن کو نورِ قلبی ہے- (۲) جو ذکرِ الٰہی سے غافل ہیں وہ گمراہ ہیں- (۳) نزولِ قرآن- (۴) قرآن کے منافع- (۵) ہدایت و گمراہی اللہ کے اختیار میں ہے- (۶) ظالم کے لئے عذاب- (۷) مکذّبین کی دین و دنیا میں خرابی- (۸) مشرک و موحّد کی مثال- (۹) قیامت کا فیصلہ- (۱۰) اوصافِ اللہ تعالےٰ-............}

مطالب:- جن کا سینہ قبولِ اسلام کے لئے کُھلا ہے وہ نورِ معرفت سے معمور ہیں- اور جنکا دل ذکرِ الٰہی سے غافل ہے اُن پر افسوس ہے اور وہ گمراہی میں ہیں (یہ دونوں برابر نہیں ہو سکتے- یہاں سے معلوم ہوا کہ صحتِ رُوحانی کے لئے ذکرِ الٰہی سے بڑھ کر اور کوئی دوا نہیں- یادِ الٰہی سے نورِ الٰہی حاصل ہوتا ہے-

قرآن شریف کو اللہ ہی نے اُتارا ہے-

قرآن شریف سب باتوں سے بہتر اور عمدہ ہے۔ اس کی بعض آیتیں ایک دوسرے سے ملتی جلتی ہیں (نصیحت صدق۔ یا حکمت وغیرہ میں)۔ بعض باتیں (جیسے وعدہ وعید۔ امر ونہی۔ ذکر وفکر۔ رحمت وعذاب۔ نصائح وعبرتیں۔ اخبار وقصائص وغیرہ) مکرّر اور بار بار دُہرائی گئی ہیں (تاکہ لوگوں کے دل پر اثر ہو)۔ اس کے پڑھنے سے اُن لوگوں کا بدن جو اللہ سے ڈرتے ہیں کانپ اُٹھتا ہے (اور اُن کے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں)۔ اور پھر اُن کے جسم ودل نرم ہوکر یادِ الٰہی کی طرف رغبت کرتے ہیں (یعنی قرآن کی تہدید آمیز آیتوں سے اُن پر خوف طاری ہوتا ہے۔ اور پھر رحمت بھری آیتوں سے اطمینان وتسلّی پیدا ہوجاتی ہے)۔ ہدایتِ الٰہی ہے۔ عربی زبان میں ہے (تاکہ عرب کے لوگ جہاں اُتارا گیا ہے خوب سمجھیں۔ پھر جہان کے لوگ ہدایت پائیں)۔ اس میں کوئی کجی نہیں (یعنی مضامین ومطالب صاف صاف ہیں۔ اس کی باتیں خلافِ عقل نہیں) اور یہ اس لئے تاکہ لوگ سمجھ کر اور اُس پر عمل کرکے پرہیزگاری اختیار کریں۔ اس میں طرح طرح کی مثالیں دی گئی ہیں تاکہ لوگ خوب اچھی طرح سمجھیں۔

قرآن سے ہدایت اُسی کو ہوتی ہے جس کو اللہ چاہتا ہے۔ جس کو نہیں چاہتا ہے اس کو ہدایت نہیں ہوتی ہے (یعنی جو قرآن کو مانتا اور اُس پر عمل کرتا ہے وہ ہدایتِ الٰہی پر ہے اور جو نہیں مانتا اور عمل نہیں کرتا ہے وہ گمراہ ہے)۔

اللہ جس کو گمراہ کرتا ہے اُس کو کوئی ہدایت نہیں دے سکتا۔

کیا وہ شخص (بدکار) جو اپنے مُنہ کو عذابِ قیامت سے چھپاتا ہے (برابر ہے اُس شخص ایمان دار کے جو عذابِ دوزخ سے بچا رہتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ پھر) ظالموں سے کہا جائیگا کہ (اپنے اعمالِ بد کے بدلے) عذاب کا مزہ چکھو۔

(اللہ۔ رسول۔ کتبِ الٰہی کے) گذشتہ جھٹلانے والوں کو دُنیاوی رسوائی ہو چکی ہے اور عذاب بھی نازل ہوچکا ہے۔ علاوہ بریں عذابِ آخرت بھی ہوگا (پس کفّار کو اگلی ہدایت شدہ قوموں سے سبق لینا چاہیئے)۔

عذابِ آخرت دُنیاوی عذاب سے سخت تر ہے۔

(لوگو! اس مثال کو خیال کرو:-) ایک آدمی ایسا ہے جو کئی مالکوں کا نوکر ہے۔ اور ایک آدمی ایسا ہے جو صرف ایک مالک کا نوکر ہے۔ (اب بتاؤ کہ) یہ دونوں نوکر کبھی برابر ہو سکتے ہیں؟ (ہرگز نہیں۔ یہی حالت مشرک اور موحّد کی ہے۔ مشرک کئی کو اپنا معبود بنائے ہوئے ہے۔ موحّد صرف ایک خدا کو مانتا ہے تو مشرک و موحّد کی حالت برابر نہیں۔ مشرک بر سرِ غلط ہے۔ اور موحّد راہِ راست پر ہے)۔

اے پیغمبر! تم کو اور کافروں کو بھی مرنا ہے۔ پھر قیامت میں سب جھگڑینگے (پھر ہم جھگڑے کا فیصلہ کر دینگے اور دکھلا دینگے کہ تم راہِ راست پر تھے اور کفّار گمراہی میں تھے)۔

اللّٰہ ہی کو سب تعریف زیبا ہے (اور اُسی ایک اللّٰہ کا شکر کرنا چاہیئے)۔

{**نوٹ**:- حضرات صوفیہ کا وجد و حال موجبِ ترقی درجات ہے۔ . . . .

{**نتائج**:- ذکرِ الٰہی سے کسی دم غفلت لازم نہیں۔ قرآن پڑھا کرو اور اُس کی مزاولت رکھو۔ رسول کو نہ جھٹلاؤ۔ کتبِ الٰہی پر ایمان لاؤ۔ شرک نہ کرو۔ اللّٰہ کے سوا اور کسی کی عبادت نہ کرو۔

مسئلہ:- قرآن سُن کر رونا مضطر ہونا اور ڈرنا مستحب ہے۔ . . . }

۴ {**خلاصہ**:- (۱) مکذّبوں کی سزا۔ کفّار پر تہدید۔ شرک کا رد۔ (۲) فضیلتِ پیغمبر صلعم اور اُن کو سچّا جاننے والے کا اجر۔ (۳) پیغمبر صلعم کو ہدایت کہ کافروں کا خوف نہ کریں۔ اُن کے ذمّہ وار آپ نہیں۔ (۴) اختیارِ الٰہی پر ہدایت و ضلالت و قدرتِ باری تعالےٰ۔ (۵) معبود باطل کی بے اختیاری۔ (۶) متوکل کی تعریف۔ (۷) قرآن سچّی کتابِ الٰہی ہے۔ اور رہ ہدایت ہے۔ (۸) عاملانِ قرآن کے منافع۔ بے عمل کا نقصان۔ (۹) اوصافِ اللّٰہ تعالیٰ۔ . . . . }

مطالب:- بعد علم کے جو خدا پر جھوٹ بولتے (جیسے کہنا کہ اللّٰہ کو اولاد ہے یا حلال کو حرام اور حرام کو حلال جاننا اور اُن کو اللّٰہ کے حکم کی طرف منسوب

کرنا) اور جو سچ کو (یعنے رسول۔ قرآن یا اسلام کو) جھٹلاتے۔ وہ بہت بڑے ظالم ہیں۔ اُن کا ٹھکانا جہنّم ہے۔

جو کوئی سچ بات (یعنی قرآن) لایا اور جس نے سچ (یعنی قرآن) کی تصدیق کی وہ سب متقی ہیں اور (آخرت میں) جس چیز کی خواہش کرینگے پائینگے اور اللہ اُن کی خطائیں اور گُناہ معاف کریگا اور اعمالِ نیک کا اجر بھی دیگا (سچ بات کیا ہے۔ سچ بات لانے والا اور تصدیق کرنے والا کون ہے۔ اس میں مفسّروں کی مختلف راے ہے۔

سچ بات	سچ بات لانے والا	سچ بات کی تصدیق کرنے والا
قرآن	جبرئیلؑ	پیغمبر صلعم
قرآن	پیغمبر صلعم	ابوبکرؓ یا علیؓ
کلمہ	جبرئیلؑ	پیغمبر صلعم
کلمہ	پیغمبر صلعم	ابوبکرؓ یا علیؓ یا کل مومنین)

اپنے بندے (یا پیغمبر صلعم کی حفاظت) کے لئے اللہ کافی ہے۔

اے پیغمبر! تم کو کفّار اپنے جھوٹے معبودوں سے ڈراتے ہیں (تم اس کی پروانہ کرو کیونکہ) ہم تمہارے محافظ ہیں۔ کفّار تو گمراہ ہیں۔ تم بر سر ہدایت ہو۔

جس کو خدا گمراہ کرے اُس کو کوئی ہدایت دے نہیں سکتا۔

جس کو خدا ہدایت دے اُس کو کوئی گمراہ نہیں کر سکتا۔

کفّار مانتے ہیں کہ آسمان و زمین کو اللہ ہی نے بنایا ہے (پھر بھی یہ سب باطل معبودوں کو پوجا کرتے ہیں)۔

اے پیغمبر! مشرکوں سے کہدو کہ بھلا دیکھو کہ اگر اللہ مجھے تکلیف پہنچانا چاہے تو کیا تمہارے باطل معبود اُس تکلیف کو دور کر سکتے ہیں۔ یا اللہ مجھ پر مہربانی کرنا چاہے تو کیا وہ اُس کی رحمت کو روک سکتے ہیں؟ (بھلائی پہنچانے میں اور بُرائی سے بچانے میں) مجھے اللہ کافی ہے۔

بھروسہ رکھنے والے اللہ ہی پر بھروسہ رکھتے ہیں۔

اَے پیغمبر! (کافروں سے) کہ دو کہ تمہارا جو جی چاہے کرو۔ میں بھی عمل کرتا ہوں۔ پھر تم دیکھ لینا کہ کس پر دُنیاوی و اُخروی عذاب نازل ہوتا ہے (کفّار کو دنیوی و اُخروی دونوں طرح کا عذاب ہوگا۔ مسلمانِ نیکوکار کو دونوں جہان میں راحت ہے)۔

اَے پیغمبر! ہم نے قرآن کو لوگوں (کی ہدایت) کے لئے تم پر سچائی اور خوبی (یا دینِ حق) کے ساتھ اُتارا ہے (اس آیت سے قرآن کا کتابِ الٰہی اور ہادی ہونا اور پیغمبر صلعم کا رسولِ برحق ہونا ثابت ہے)۔

جو قرآن کی باتوں پر عمل کرتے اُن کا اپنا فایدہ ہے اور جو قرآن کی باتوں پر عمل نہیں کرتے اُن کا اپنا نقصان ہے۔

اَے پیغمبر! کافروں کے تم ذمّہ وار نہیں۔ (تمہارا کام تو تبلیغِ رسالت کا ہے۔ عمل کرنے یا نہ کرنے کا اختیار لوگوں کو ہے۔ لوگوں کے اعمال کی پرسش اُن سے ہوگی نہ کہ تم سے۔ کفّار کے اعمال پر تم رنجیدہ خاطر نہ ہو۔ ہدایت وضلالت اللہ کے اختیار میں ہے)۔

اللہ زبردست اور بدلہ لینے والا ہے۔

{**نتائج**:۔ اللہ پر جھوٹ نہ بولو۔ سچ کو نہ جھٹلاؤ۔ دین میں کفّار سے نہ ڈرو۔ احکامِ قرآنی پر چلو۔ پیغمبر صلعم رسولِ برحق ہیں۔ شرک نہ کرو۔ توکّل اختیار کرو۔ نیک عمل کرو۔ عملِ بد سے بچو۔ قرآن پر ایمان لاؤ۔ نصیحت کرنی چاہیئے کوئی سُنے یا نہ سُنے۔ . . . .}

{**مسئلہ**:۔ خیر و شر اللہ ہی کی طرف سے ہے۔ . . . .}

۵ {**خلاصہ**:۔ (۱) حیات و موت کی تمثیل بیداری اور نیند سے۔ (۲) شرک و مشرک کی مذمّت۔ مشرک کے معبودوں کی بے اختیاری۔ (۳) شفاعت بہ اختیارِ اللہ تعالیٰ۔ (۴) مشرکوں کی تنگدلی بوقت ذکرِ خدا۔ خوشی بہ وقت ذکرِ معبودِ باطل۔ (۵) قیامت میں فیصلہ۔ (۶) مشرکوں کی سزا۔ (۷) مذمّت انسان کہ مصیبت میں اللہ یاد آتا ہے اور نعمت کو اپنی لیاقت کا نتیجہ سمجھتا ہے۔ (۸) نتیجۂ ناشکری و ہلاکتِ قومِ سابق۔ (۹) فراخی و تنگی۔ (۱۰) اوصافِ

اللہ تعالےٰ۔ . . . . {

مطالب:۔ اللہ جانوں کو جب اُن کے مرنے کا وقت آتا ہے قبض کرلیتا ہے۔

نیند میں اللہ نفس کو کھینچ لیتا ہے۔ جب نفس کو بدن میں اللہ پلٹا دیتا ہے تو آدمی جاگ اُٹھتا ہے۔ اور ایک وقتِ معیّن تک جیتا رکھتا ہے۔ اور جب نفس کو اللہ نہیں پلٹاتا ہے تو آدمی کو موت آجاتی ہے۔ اس میں دھیان کرنے والوں کے لئے نشانیاں ہیں (یہاں پر اللہ تعالےٰ اپنی قدرتِ کاملہ کو بیان کرکے فرماتا ہے کہ ایسے معبود کو پُوجو جس کو موت وحیات کا کُل اختیار ہے۔ نہ کہ فرضی معبودوں کو جنکو کوئی اختیار نہیں۔ یا۔ یہاں پر ہدایت کو حیات و بیداری کے ساتھ تشبیہ دیتا ہے اور ضلالت کو نیند اور موت سے مثال دیتا ہے۔ جس طرح موت وحیات اور بیداری اور نیند اللہ کے اختیار میں ہیں۔ اُسی طرح ہدایت وضلالت اللہ کے قبضے میں ہیں۔ ان سب میں کسی کا اجارہ نہیں)۔

کفّار اپنے فرضی معبودوں کو شفیع بنائے ہوئے ہیں جو نہ کسی شئے کے مالک ہیں اور نہ سمجھ رکھتے ہیں (اگر اُن کے معبود ذی رُوح ہیں تو اُن کو شفاعت کرنے کا کوئی اختیار نہیں۔ اور اگر اُن کے معبود بے جان ہیں تو یہ سب بے بس بے حس اور بے عقل ہیں۔ یہ جواب ہے اُن کافروں کا جو سمجھتے تھے کہ اُن کے جھوٹے معبود شفاعت کرکے جہنّم سے بچا لینگے)۔

شفاعت تو اللہ ہی کے پاس ہے (یعنے بغیرِ اجازتِ خدا کسی کی مجال نہیں کہ قیامت میں کسی کی سفارش کرسکے)۔

سب کو اللہ ہی کی طرف جانا ہے۔

جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے خدائے واحد کے ذکر سے چڑتے ہیں اور دل میں خفا ہوتے ہیں۔ اور اپنے فرضی معبودوں کے ذکر سے خوش و شادمان ہوتے ہیں (یا جب کلمہ۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ کہا جاتا ہے تو مشرک متنفّر ہوتے ہیں۔ آجکل جُہّال اور عوام جو قبر پرستی۔ پیر پرستی وغیرہ

کرتے اُن کا یہی حال ہے)۔
اے پیغمبر! کہدو کہ اللہ (قیامت میں) توحید و شرک کے بارے میں فیصلہ کر دے گا (یعنی قیامت میں توحید کو سچ ثابت کر دے گا اور شرک کو غلط)۔
دُکھ کے وقت انسان اللہ کو پکارتا ہے۔ نعمت جو ملتی ہے تو سمجھتا ہے کہ اپنی لیاقت سے ملی (اور اللہ کو بھول جاتا ہے اور اپنے مُنہ میاں مٹھو بن جاتا ہے۔ اور شکر بالائے طاق کر دیتا ہے) یہ نعمت اُسکی آزمایش ہے۔
مشرک کو سخت سزائے جہنم ہوگی۔ اور کسی طرح اُن کی رُستگاری نہ ہوگی اگرچہ جتنا کچھ زمین میں ہے اُس کا دوگنا بھی اپنی رستگاری کے لئے دے ڈالیں۔ اور اللہ کی طرف سے وہ امر ظاہر ہو جائیگا جس کا انہیں خیال بھی نہ تھا (یعنی اعتقادِ کفر۔ اطاعتِ اصنام۔ شفاعتِ معبودِ باطل وغیرہ کا ابطال کر دیا جائیگا اور ثابت کر دیا جائیگا کہ تمہاری یہ سب باتیں لغو تھیں) اور ان کے اعمال کی بُرائیاں دکھادی جائینگی۔ اور جس شے پر ٹھٹھا کرتے تھے وہ اُن کو آگھیرے گی (یعنی ان پر عذابِ دوزخ کی بھرمار پڑیگی)۔
پہلے لوگوں نے بھی اسی طور سے ناشکری کی تھی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اُن پر آفت آئی اور مال و دولت اور علم و حکمت اُن کے کام نہ آیا۔
(اور اب بھی) جو ناشکری کرتے ہیں اُن پر اعمالِ بد کے بدلے آفت آئیگی اور اُن کا کوئی زور نہ چلے گا۔
اللہ کسی کے لئے روزی فراخ کرتا ہے اور کسی کے لئے تنگ (دنیاوی روزی کو خوشنودیِ خدا کا باعث نہ سمجھنا چاہیئے۔ اور نہ دُنیاوی عُسرت کو ناراضیِ خدا کا سبب۔ روزی آزمایش ہے۔ روزی وغیرہ کا اختیار اللہ ہی کو ہے۔ اپنی لیاقت پر موقوف سمجھنا غلط ہے)۔
آسمان و زمین کی سلطنت اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے۔ وہی ان کا بنانے

والا ہے۔ ظاہر و باطن کا وہی جاننے والا ہے (پس ایسے اللہ کو پُوجو نہ کہ فرضی معبودوں کو)۔

{**نوٹ**:۔ وسیلہ جائز ڈھونڈھنا منع نہیں اگر اللہ کو فاعلِ حقیقی جانے اور اپنی تدبیر و عقل پر مغرور نہ ہو۔ . . . .

{**نتائج**:۔ شرک فی الدعاء منع ہے۔ آجکل بے سمجھ مسلمانوں میں یہ بات پھیلی ہوئی ہے۔ اس سے احتراز چاہیئے اور یہ کفر ہے۔ خدا فراموشی نہ کرو۔ شرک نہ کرو۔ ہر حال میں اللہ کا شکر کرو اور صبر سے کام لو۔ ناشکری سے بچو۔ نیک و بد کام کا ضرور اثر ہوتا ہے۔ نیک کام کا عمدہ اثر اور بد کام کا خراب اثر ہوتا ہے۔ . . . .}

۶ {**خلاصہ**:۔ (۱) رحمتِ الٰہی سے نا اُمید ہونے کی مناہی۔ (۲) مغفرت کا وعدہ بشرطِ توبہ و استغفار۔ (۳) توبہ و استغفار کا حکم قبل نزولِ عذاب۔ (۴) حکمِ فرمانبرداری اللہ و اتباعِ قرآن و عملِ نیک قبل نزولِ عذاب۔ (۵) مکذبین اور منکرین کی سزا۔ (۶) نجاتِ متقی۔ (۷) اوصافِ اللہ تعالےٰ۔ . . . .}

مطالب:۔ گنہگارو اور خطا کارو! اللہ کی رحمت سے ہرگز نا اُمید نہ ہو (کیونکہ سچی توبہ کے بعد اور عمل نیک کرنے پر) اللہ سب گناہوں کو معاف کر دیتا ہے۔ اور بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

قبل اس کے کہ تم پر دفعۃً یا بے خبری میں عذاب (یا موت یا قیامت) آئے توبہ و استغفار کرو اور اللہ کی فرمانبرداری کرو۔ اور قرآن کی عمدہ باتوں پر چلو اور نیک عمل کرو۔ ایسا نہ ہو کہ اس وقت کوئی شخص کہنے لگے کہ اے افسوس میری اس کوتاہی پر جو میں نے خدا کے حق میں کی اور البتہ میں ٹھٹھا کرنے والوں میں تھا یا اس وقت کہنے لگے کہ اگر مجھے اللہ ہدایت کرتا تو میں متقیوں میں ہوتا۔ یا جب عذاب (یا موت یا قیامت) کو دیکھے تو کہنے لگے کاش کہ میں پھر کسی طرح دُنیا میں جاؤں تو نیکوں میں ہو جاؤں۔ (غرض اُس وقت افسوس و استغفا کا کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ پھر کہا جائیگا کہ تیرے پاس میری آیتیں آئی تھیں تو اُنہیں تو نے جھٹلایا اور تکبر کیا اور تو کافروں میں تھا

جو اللہ پر جھوٹ باندھتے (جیسے یہ کہنا کہ اللہ کو اولاد اور جورو ہے - یا حلال کو حرام اور حرام کو حلال جان کر اس کو حکمِ الٰہی تصوّر کرنا)۔ قیامت میں اُن کا مُنہ سیاہ ہوگا اور داخلِ جہنّم ہونگے۔ اور جو اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے وہ گھاٹے میں ہونگے۔

متقیوں کو قیامت میں نجات ہوگی۔

اللہ (گناہوں کا) بخشنے والا۔ مہربان۔ ہر چیز کا پیدا کرنے والا۔ اور ہر چیز کا نگہبان ہے۔ آسمان و زمین کی کُنجیاں اُسی کے اختیار میں ہیں۔

{**نتائج**:۔ رحمتِ الٰہی کے اُمیدوار رہو۔ قرآن کو مانو۔ پرہیزگار بنو۔ . . . .

مسئلہ:۔ رحمتِ الٰہی سے مایوسی کفر ہے۔ . . . . }

۷ {**خلاصہ**:۔ (۱) ردِ شرک فی العبادت۔ مناہی شرک۔ (۲) پیغمبر صلعم اور پہلے پیغمبروں کی طرف نزولِ وحی۔ بہ صورت شرک عمل کا ضائع ہونا۔ (۳) حکمِ عبادت و شکرگزاری۔ (۴) اللہ کی قدر نہ پہچاننے کی شکایت۔ (۵) قیامت میں آسمان و زمین کا اللہ کے اختیار میں ہونا۔ (۶) اللہ شرک سے پاک ہے۔ (۷) صور اور قیامت کی حالت۔ (۸) توصیفِ اللہ تعالیٰ۔ . . . . . . }

مطالب:۔ اَے پیغمبرؐ! (کفار اور مشرکوں سے) کہو کہ کیا جاہلو! تم مجھ سے کہتے ہو کہ میں غیر اللہ کی عبادت کروں (تو یہ ہونے کا نہیں)۔

اَے پیغمبرؐ! بے شک تمہاری طرف اور پہلے پیغمبروں کی طرف بھی وحی بھیجی گئی تھی کہ اگر تم شرک کروگے تو ضرور تمہارا عمل ضائع ہو جائے گا اور تم خسارے میں پڑوگے بلکہ اللہ ہی کی عبادت کرو اور شکر کرنے والوں میں سے ہو جاؤ۔

لوگوں نے اللہ کی قدر نہ کی جیسا کہ (بہ حدِ استطاعت) قدر کرنی چاہیئے (اگر قدر کرتے اور سمجھتے تو شرک نہ کرتے)۔

قیامت میں آسمان و زمین اللہ ہی کے اختیار میں ہونگے۔

اللہ مشرکوں کے شرک سے بری و پاک ہے اور اُس کا مرتبہ بہت بلند

ہے (یعنی سوائے اللہ کے اور کوئی دوسرا معبود نہیں)۔
جب (پہلا) صور پھونکا جائے گا تو سب جو آسمان و زمین میں ہیں بیہوش ہو جائیں گے۔ مگر جسے اللہ چاہے (وہ بیہوش نہ ہونگے۔ اور جب دوسرا صور پھونکا جائے گا تو سب مر جائینگے) اور جب پھر (تیسرا) صور پھونکا جائے گا تو سب حشر میں اُٹھ کھڑے ہونگے۔ زمین روشن ہو جائیگی۔ اور ہر ایک کا نامہ اعمال اُس کے سامنے رکھا جائے گا اور پیغمبروں اور گواہوں کے ساتھ انصاف ہوگا۔ کسی پر کسی طرح کا ظلم نہ ہوگا۔ سب کو اُن کے اعمال کے مطابق پورا پورا دیا جائے گا (روایت ہے کہ شہدا بیہوش نہ ہونگے)۔
اللہ سب کے عملوں کو جانتا ہے۔

{**نتائج**:۔ دُنیا عمل کرنے کی جگہ ہے۔ آخرت عمل کی جزا و سزا ملنے کی جگہ ہے۔ جو کچھ کرنا ہے دُنیا میں کر دھر لو۔ شرک سے بالکل عمل اکارت ہو جاتے ہیں۔ ایمان لانا بڑی شکر گزاری ہے۔ . . . . }

۸ {**خلاصہ**:۔ (۱) کفّار کے لئے جہنّم۔ (۲) متکبّروں کا ٹھکانا بُرا ہے (۳) پرہیزگاروں کے لئے جنّت۔ (۴) قیامت میں فرشتوں کی تسبیح و تقدیس اور لوگوں کا فیصلہ۔ (۵) قیامت میں تمجید باری تعالیٰ۔ . . . . }

مطالب:۔ کفّار جہنّم کی طرف گروہ گروہ کر کے ہانکے جائینگے۔ جب قریب پہنچیں گے تو جہنّم کے دروازے کھولے جائینگے اور داروغہ جہنّم ان سے سوال کرینگے کہ بھلا آیاتِ الٰہی پہنچانے کو اور قیامت سے ڈرانے کو تمہارے پاس رسول گئے تھے یا نہیں۔ اس پر وہ سب اقرار کرینگے۔ پھر تو حکم ہو جاویگا کہ دوزخ میں چلے جاؤ اور وہیں رہو۔ غرض متکبّروں کا ٹھکانا بُرا ہے۔
پرہیزگار گروہ گروہ جنّت کی طرف جائیں گے اور محافظانِ بہشت اُن کو سلام علیکم کہیں گے۔ یہ اُن کے عملِ نیک کا بدلہ ہوگا۔ وہ سب شکرِ الٰہی ادا کرینگے اور خوش خوش ہونگے۔
قیامت میں فرشتے عرش کے گرداگرد ہونگے۔ اور اللہ کی تسبیح و تقدیس

میں رہیں گے اور لوگوں کا انصافاً فیصلہ ہوگا۔
قیامت میں یہ صدا بلند ہوگی کہ سب تعریفیں اللہ ہی کو سزاوار ہیں (اللہ کا نام سانچا سب جھوٹا ہے جلتن)۔
{نتائج:۔ کفر نہ کرو۔ نیک عمل کرو۔ اللہ کی تسبیح وتقدیس کرو۔ ۔ ۔}

(۴۰) سُورۂ مومن

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

۱ {خلاصہ:۔ (۱) نزولِ قرآن۔ (۲) اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ (۳) سب کو اللہ کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ (۴) کافروں کا قرآن سے انکار اور اس میں جھگڑنا۔ (۵) تعلیم کہ کافروں کی جاہ وجلال پہ نہ جاؤ۔ (۶) قوم نوحؑ اور دوسری قوموں پر عذاب یہ سب تکذیبِ رسول۔ (۷) منکرین جہنمی ہیں۔ (۸) فرشتے تسبیح وتقدیس کرتے۔ اور مومن کے لئے اور اُن کے باپ دادا بیوی اور اولاد کے لئے دعائے مغفرت مانگتے۔ (۹) اوصافِ اللہ تعالےٰ۔ ۔ ۔ ۔}

مطالب:۔ قرآن شریف اللہ کے ہاں سے اُترا ہے (اس سے قرآن شریف کا کتابِ الٰہی ہونا ثابت ہوتا ہے)۔
اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔
سب کو اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔
قرآن میں سوائے کافروں کے اور کوئی نہیں جھگڑتا (یعنی قرآن کا وہی انکار کرتے ہیں جو کافر ہیں)۔
اے پیغمبر (اور مسلمانو)! کافروں کی کامیابی دیکھ کر دھوکے میں نہ آجانا (یعنی مسلمانوں کو ایسا خیال نہ کرنا چاہیئے کہ چونکہ کافروں کو دنیاوی بہبودی ہے اس لئے وہی اچھے ہیں۔ بات یہ ہے کہ اللہ ان کو مال واولاد دے کر ڈھیل دیتا ہے اور دھوکے میں رکھتا ہے۔ غرض یہ ہے کہ دُنیاوی جاہ وجلال موجبِ عزّتِ اُخروی نہیں)۔
قومِ نوحؑ اور دوسری قوموں نے اپنے اپنے پیغمبروں کو جھٹلایا اور اُن پر

قابو پانے کا قصد کیا (کہ اُن کو ایذا دیں یا قید کریں یا قتل کریں) اور غلط باتوں سے دینِ حق کے مٹانے کی کوشش کی۔ اس کا مزہ چکھتے گئے (کہ ان پر عذاب نازل ہوتا گیا)۔ پس (روز ازل کا) وعدہ کہ منکرین جہنمی ہیں ثابت ہوکر رہا (پھر کفار جو پیغمبر صلعم اور قرآن کو نہیں مانتے اُن کی بھی دُرگت ہوگی)۔

جو (اللہ۔ رسول۔ کتب الٰہی وغیرہ کے) منکر ہیں وہ جہنمی ہیں۔

فرشتے جو عرش کو اُٹھائے ہوئے ہیں اور جو اُس کے گرد و گرد ہیں اللہ کی تسبیح و تقدیس کرتے رہتے ہیں اور خدا پر ایمان رکھتے ہیں اور مومنوں اور اُن کے آباؤاجداد اور اُن کی بیویوں اور اُن کی اولاد جو مومن نیکوکار ہیں سب کے حق میں اللہ سے مغفرت (کی یوں دعائیں) مانگتے ہیں اور اُن کو بہشت میں داخل کرنے کے لئے اور دوزخ سے بچانے کے لئے یوں عرض کرتے ہیں :۔

علم و رحمت میں تری سارا جہاں
ذرّہ ذرّہ ہے سمایا بے گماں

ہے ہر اک شئے یا الٰہی سر بسر
رحمت و احساں سے تیرے بہرہ ور

علم سے تیرے بھی ہے باہر نہیں
ایک ذرّہ اے اِلٰہ العٰلمین

پس انہیں تو بخش اے پروردگار
جو گناہوں سے ہیں اپنے شرمسار

اور کریں توبہ تیری درگاہ میں
اور تیری راہ پر یا رب چلیں

اُن کو دوزخ کے عذابوں سے بچا
حسبِ وعدہ اُن کو جنّت کر عطا

اُن کے جو آبا ہوں اور اجداد ہوں
عورتیں اُن کی ہوں اور اولاد ہوں

نیک بندے اُن میں ہوں جو اے کریم
کر انہیں بھی باغِ جنّت میں مقیم

ہے تو ہی یا رب زبردست او حکیم
نام ہے تیرا ہی رحمٰن و رحیم

ہر خرابی سے انہیں روزِ جزا
فضل سے اپنے بچانا اے خدا

جو خرابی سے بچا روزِ حساب
کھل گیا اُس پر تیری رحمت کا باب

رحم فرمائے تو جس پر روزِ دیں
کامیاب اس سے کوئی بڑھ کر نہیں

اللہ کی رحمت ہر چیز پر ہے۔

اللہ زبردست اور دانا۔ گناہ کا معاف کرنے والا۔ حکمت والا۔ توبہ کا قبول کرنے والا۔ سخت سزا دینے والا۔ مقدور والا۔ فراخی اور غنا والا ہے (یعنی اُس کے

ہاں کسی چیز کی کمی نہیں۔ جس کو چاہے جو کچھ اور جتنا دے)۔ اُس کو سب چیزوں کا علم ہے۔

{ **نوٹ** :۔ مومنین کے حق میں دعاء اور اُن کی خیر خواہی شعار ملائکہ ہے۔

نتائج :۔ قرآن کو سچ اور کتاب خداوندی جانو۔ پیغمبروں کو سچ مانو پیغمبروں کے کہنے پر چلو۔ حق باتوں کو باطل کرنے کی کوشش نہ کرو۔ حق باتوں کو پھیلاؤ۔ ذکر الٰہی کیا کرو۔ توبہ کیا کرو۔ اپنے لئے اور اپنے مسلمان آباو اجداد بیوی اور اولاد کے حق میں دعائے مغفرت کرتے رہو۔ نیک عمل سے اس کی اولاد اور رشتہ داروں کو بھی آخرت میں فائدہ پہنچے گا۔ . . . . }

۲ { **خلاصہ** :۔ (۱) دوزخ میں کافروں کو اُن کے عذاب کا سبب کہ دیا جائے گا۔ اُن کی التجا نہ سُنی جائیگی۔ (۲) قدرتِ خداوندی کا بیان۔ (۳) اخلاص کے ساتھ دعا مانگنے کا حکم۔ (۴) نزولِ وحی کا منشاء۔ (۵) حالتِ نشر اور قیامت میں انصاف۔ (۶) قیامت قریب ہے۔ (۷) قیامت کا دن سخت ہوگا۔ }

مطالب :۔ (کفّار کی نسبت قیامت میں جب حکم ہوگا کہ انہیں جہنّم میں لے جاؤ تو وہ اپنی جانوں پر غصّہ کرینگے کہ کیوں کفر و شرک کرکے عذاب میں پھنسے۔ اُس وقت) منکروں سے کہ دیا جائیگا کہ تم جس قدر اپنی جانوں پر اس وقت غصّہ کرتے ہو اُس سے کہیں زیادہ اللہ کا غصّہ تم پر (دُنیا میں اُس وقت) تھا کہ جب تم ایمان کی طرف بلائے جاتے تھے تو انکار کرتے تھے۔ پھر جہنّمی عرض کرینگے کہ اے ہمارے رب! تو ہمیں دو بار مارچکا اور دو بارہ ہمیں جلاچکا۔ ہم نے اپنے گناہ کا اقرار کیا۔ بھلا اب نکلنے کی بھی کوئی راہ ہے (کہ عذاب سے نکل بھاگیں۔ ارشاد ہوگا کہ) تمہاری یہ حالت بہ سبب کفر و شرک کے ہے (اور تمہاری اب رستگاری نہیں۔ غرض دوزخ میں کافروں کو سُنا دیا جائیگا کہ یہ حالت تمہاری بے ایمانی کفر اور شرک کے سبب سے ہوئی۔ دوزخی اپنے گناہوں کے مقر ہونگے اور عذاب سے رستگاری کی التجا کرینگے لیکن شنوائی نہ ہوگی۔ اس آیت میں دو موت اور دو حیات کا ذکر ہوا ہے۔ اس میں اختلاف ہے۔

	موت اول	حیات اول	موت دوم	حیات دوم
بقول ابن عباسؓ	جب آدمی نطفہ تھا	دنیاوی حیات	معمولی موت	اُخروی حیات
بقول دیگر	معمولی موت	قبر میں سوال کیلئے جینا	قبر میں بعد سوال کے مرنا	اُخروی حیات

تفسیروں میں دیکھو)۔

لوگو! اللہ تو ایک اور یکتا ہے جو اپنی (قدرتِ کاملہ سے ہر طرح کی) نشانیاں دکھلاتا ہے (جو اُس کی وحدت۔ اُلوہیّت پر دلالت کرتی ہیں)۔ آسمان سے (پانی برسا کر) روزی اُتارتا ہے۔ وہ (جمیع صفات کمال و جلال میں تمام موجودات سے) بلند مرتبہ ہے (یا ایک کو ایک سے بالا مرتبہ دیتا ہے)۔ عرش کا مالک ہے۔ وہ جس پر چاہتا ہے وحی بھیجتا ہے (یا جس پر چاہتا ہے جبرئیل کو بھیجتا ہے یعنے جس کو چاہتا ہے پیغمبر بناتا ہے)۔ قیامت میں اُسی ایک زبردست کی حکومت ہوگی۔ وہاں وہی فیصلہ کریگا (دوسرا نہیں)۔ وہاں وہ بہت جلد حساب لے گا۔ اس سے کوئی بات چھُپی نہیں۔ آنکھوں کی خیانتوں کو اور دلی خیالات کو جانتا ہے وہ ہر چیز کو سُنتا ہے اور ہر چیز کو جانتا ہے (پس ایسے ہی اللہ کو پُوجو نہ کہ جھوٹے جھوٹے معبودوں کو)۔

جو (اللہ کی طرف) رجوع کرتا ہے وہی (قدرتِ الٰہی کو) خیال کرتا ہے (یعنی نصیحت کو وہی قبول کرتا ہے جو اللہ کی طرف رجوع کرتا ہے)۔

لوگو! اللہ ہی کی فرمانبرداری مدنظر رکھ کر اُسی کو پُکارو (اور کسی کو نہیں)۔ اگرچہ کافر بُرا کیوں نہ مانیں!

وحی بھیجنے کا مطلب یہ ہے کہ پیغمبر لوگوں کو قیامت سے ڈرائیں۔

قیامت میں لوگ قبروں سے باہر آئیں گے۔ لوگوں کے اعمال اللہ کو معلوم رہیں گے۔ وہی انصاف سے فیصلہ کرے گا (نہ کوئی دوسرا اور نہ مشرکوں کے معبود) اللہ بہت جلد حساب لے گا۔ اُس دن کچھ ظلم نہ ہوگا۔ کفار و مشرک کا کوئی مددگار نہ ہوگا نہ کوئی سفارشی جس کی بات مانی جائے۔ لوگوں کو اپنے کیئے کا پھل ملے گا۔ اَے پیغمبر! قیامت (یا موت) سے لوگوں کو ڈراؤ۔ وہ بہت قریب ہے۔

قیامت (یا موت) بڑی مصیبت اور رنج و محن کا دن ہے۔

{**نتائج**:- بے ایمانی نہ کرو۔ شرک سے بچو۔ دنیا میں آخرت کے لئے کر دھر لو۔ قیامت میں آنکھوں کی خیانتوں کا بھی حساب ہوگا۔ آخرت میں اعمالِ صالحہ کام آئیں گے۔ . . . . }

۳ {**خلاصہ**:- (۱) قومِ سابقہ کی ہلاکت بہ سبب نافرمانئے رسول۔ (۲) بیان کہ موسیٰؑ کو فرعون ہامان اور قارون نے جھٹلایا۔ فرعون غرق ہوا۔ (۳) کافروں کا داؤ غلط ہے۔ (۴) اوصافِ اللہ تعالےٰ . . . . }

مطالب:- کیا کفّار سفر کر کے اتنا بھی نہیں دیکھتے کہ اگلے لوگ جنہوں نے رسول کو نہ مانا اور جو بل بوتے میں اور آثار میں (یعنی صنائع۔ اسباب۔ مال و دولت۔ بادشاہت اور وہ نشانیاں جو چھوڑ گئے) کفّارِ مکّہ سے کہیں بڑھے ہوئے تھے۔ بہ سبب گناہوں کے اور بہ وجہ انکارِ رسول کے عذاب میں گرفتار ہوئے اور اللہ سے کوئی اُن کو بچانے والا نہ تھا (اور ہلاک کر دئے گئے۔ پس ان کفّار کی بھی یہی سزا ہوگی)۔

موسٰےؑ کو ہم نے۔ فرعون۔ ہامان اور قارون کے پاس رسول بنا کر معجزے دیکر اور دینِ حق لے کر بھیجا۔ لیکن اُنہوں نے موسٰےؑ کو جھٹلایا اور جادوگر ٹھیرایا۔ فرعون نے حکم دیا کہ اُن لڑکوں کو جو بنی اسرائیل میں سے ایمان لائے تھے مار ڈالو اور لڑکیوں کو زندہ رکھو۔ لیکن فرعون کی ترکیب بیکار ٹھیری۔ فرعون نے اپنی قوم سے کہا کہ میں موسیٰؑ کے مار ڈالنے پر کمر بستہ ہوں کیونکہ میں ڈرتا ہوں کہ تمہارے دین کو کہیں بدل نہ ڈالے یا فساد نہ پھیلائے۔ موسیٰؑ نے کہا کہ میں ہر متکبر سے جو حساب کے دن کو نہیں مانتا اپنے رب اور تمہارے رب کی پناہ لے چکا ہوں۔ (فرعون کچھ نہ کر سکا بلکہ اللہ تعالیٰ نے اُس کو اور اُس کے ساتھیوں کو فنا فی البحر کر دیا۔ کیونکہ موسیٰؑ اللہ کی پناہ میں تھے پھر کسی کی کیا قدرت و مجال تھی کہ کچھ کر سکے۔ پس کافرو! پیغمبر صلعم کو جھٹلاتے ہو تمہارے لئے بھی عذاب رکھا ہوا ہے)۔

کافروں کا داؤ محض غلط ہوتا ہے۔

اللہ زبردست بڑا سزا دینے والا ہے۔
{**نوٹ**:۔ دُعا اور التجا میں الفاظ کُلّی اختیار کرنا اولیٰ ہے۔ ۔ ۔ ۔}
نتائج:۔ رسول کو برحق جانو۔ جس کا محافظ اللہ ہوتا ہے اُس کا کوئی کچھ نہیں کرسکتا۔ اللہ کے سامنے کسی کی دال نہیں گل سکتی۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔}
{**نوٹ**:۔ مومن کا قصّہ ۴ اور ۵ رکوع میں سلسلہ وار ہے۔ اس لئے مومن کا قصّہ یہاں پر دونوں رکوع سے بیان ہوتا ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔} ۵-۴
{**خلاصہ**:۔ (۱) اُمتِ موسیٰؑ میں سے ایک مومن کا فرعونیوں کو وعظ دربارۂ اطاعت اللہ و رسول۔ اور انکار کی سزا۔ مومن کی رستگاری اور آلِ فرعون کی سزا۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔}
مطالب:۔ خاندانِ فرعون میں سے ایک شخص نے جو موسیٰؑ پر خفیہ ایمان رکھتا تھا لوگوں کو بہ عنوانِ شایستہ ان باتوں کی نصیحت کی کہ موسیٰؑ کو نہ مارو۔ وہ رسولِ برحق ہیں۔ خدا کو اپنا رب مانتے ہیں۔ اُن کو معجزۂ پیغمبری بھی ہے۔ اگر وہ جھوٹے ہیں تو جھوٹ کا وبال اُن کے سر ہوگا (پھر تم اچھے رہے)۔ اور اگر وہ سچے ہیں تو جن عذابوں سے وہ ڈراتے ہیں اُن میں بعض تو تم پر ضرور نازل ہوکر رہیگا۔ (پھر تمہاری کیسی خرابی ہوگی۔ اور یہ یاد رکھو کہ) بیشک اللہ کسی ایسے شخص کو ہدایت نہیں کرتا جو حد سے باہر نکلنے والا جھوٹا ہو۔ اللہ کو ایک جانو۔ اُسی کو پوجو۔ شرک نہ کرو۔ جھوٹے معبود نہ دنیا ہی میں پکارے جانے کے لائق ہیں اور نہ آخرت میں۔ اللہ کی نافرمانی کرنے میں خرابی ہوتی ہے۔ دنیا چند روزہ ہے ہمیشگی کا گھر آخرت ہے۔ عملِ بد کا بدلہ خراب۔ نیک عمل کا بدلہ عمدہ۔ سب کو اللہ ہی کی طرف جانا ہے۔ یوسفؑ کے معجزے کے بارے میں تمہارا شک لغو تھا۔ اور یہ خیال کہ ان کے بعد کوئی رسول نہ آئے گا غلط ٹھیرا۔ پس جو میں کہتا ہوں اُس کو مانو اُسی پر چلو سیدھا رستہ یہی ہے۔ اگر نہ مانوگے تو اس کا وبال تمہارے سر ہوگا۔ اور باوجود حکومت و ملک کے کوئی نہ کوئی عذاب تم پر ضرور آئیگا۔ میں تمہاری نسبت قیامت کے دن سے ڈرتا ہوں۔ اور مثل قومِ نوحؑ۔ عاد۔ ثمود کے اور اور ہلاک شدہ قوموں کی طرح تمہاری بڑی درگت ہوگی۔ ماسوا اس کے عذابِ اُخروی بھی ہوگا۔

اور میں تو اپنا معاملہ اللہ ہی کے سپرد کرتا ہوں۔ لیکن اُن لوگوں نے ایک نہ سُنی اور
موسیٰؑ کو جھوٹا ہی سمجھتے رہے۔ فرعون نے کہا میں تو تم لوگوں کو وہی بات سمجھاتا
ہوں جو میں آپ سمجھا ہوں۔ اور وہی راہ دکھاتا ہوں جو سیدھی ہے۔ اس کے
بعد اُس نے ہامان کو حکم دیا کہ ایک محل بنواؤ کہ اُس کے ذریعے سے آسمانوں پر
جا چڑھوں۔ اور موسیٰؑ کے خدا تک جا پہنچوں۔ غرض فرعون گمراہ ہی رہا۔ اُس
مومن (یا بنی اسرائیل) کو تو اللہ نے فرعونیوں سے بچالیا۔ اور فرعونیوں کو سزا ملی
(کہ دریائے نیل میں غرق ہوئے)۔ اور (بعد مرگ) صبح و شام اُن کو آگ دکھائی
جائے گی اور قیامت میں بھی سزائے سخت ہوگی۔ (صبح و شام اُن کو آگ دکھائی جائیگی
اس کا مطلب یہ ہے جیسا کہ حدیث میں آیا ہے کہ جب کوئی شخص مرتا ہے تو قبر میں ہر
روز صبح و شام اُس کا ٹھکانا اُس کو دکھایا جاتا ہے۔ جنتی کو جنّت۔ اور دوزخی کو
دوزخ۔ اوپر کی آیتوں میں مومن کا بیان ہے اس مومن کے بارے میں مفسّروں کا
اختلاف ہے کہ کون تھا۔ کوئی کہتا ہے کہ فرعون کا چچا زاد بھائی تھا۔ فرعون کے شر سے
بچنے کا واقعہ یوں کہا جاتا ہے کہ اس سب کلام کے بعد فرعون نے حکم دیا کہ اس مومن
کو مار ڈالو۔ لیکن وہ پہاڑوں میں جا چھپا اور یادِ الٰہی میں مشغول ہوا۔ فرعونیوں نے
تعاقب کیا۔ لیکن درندوں نے بہتیروں کو ہلاک کر ڈالا باقی جو واپس آئے اُن کو
فرعونیوں نے قتل کر ڈالا)۔

۴ {یہاں پر چار اور پانچ رکوع پھر الگ الگ بیان ہوتا ہے۔ ماسوا قصۂ مومن
کے جو اوپر بیان ہوا۔ . . . . }

{**خلاصہ**:۔ (۱) جھوٹ کا وبال جھوٹے پر ہوتا ہے۔ (۲) زیادتی کرنے
والے اور جھوٹے کو ہدایت نہیں۔ (۳) دنیاوی ملک و حکومت کام نہیں دیتی۔
(۴) عذاب میں کسی کی مدد بکار آمد نہیں۔ (۵) اللہ ظالم نہیں۔ (۶) قیامت میں
رُستگاری نہیں۔ (۷) گمراہ کو گمراہی اچھی معلوم ہوتی ہے۔ اور اُس کے لیئے
ہدایت نہیں۔ (۸) شک کرنے والے کی گمراہی۔ (۹) آیاتِ الٰہی کے بارے میں جھگڑنے
والے کو اللہ اور لوگ پسند نہیں کرتے۔ (۱۰) مغرور اور سرکش پر مُہر۔ (۱۱) اللہ ایک
اور یکتا معبود ہے۔ . . . . }

مطالب:- جھوٹ کا وبال جھوٹے پر پڑتا ہے (یعنی جھوٹے کو فلاح نہیں مثل مشہور ہے۔ کہ کرد کہ نیافت۔ کردنی خویش آمدنی پیش۔ دروغ کو فروغ نہیں)

جو حد سے تجاوز کرتا اور جھوٹا ہو۔ خدا اُس کی ہدایت نہیں کرتا۔

دنیاوی ملک و حکومت خدا کے نزدیک کام نہیں دیتی۔

عذاب خدا کے سامنے کوئی مدد نہیں دے سکتا۔

اللہ بندوں پر کسی طرح کا ظلم نہیں کرتا (بلکہ انسان اپنے آپ پاؤں پر کلہاڑی مارتا ہے)۔

قیامت میں کوئی کسی کو بچا نہ سکے گا۔

جس کو اللہ گمراہ کرتا ہے اس کو اپنی بدکرداریاں اچھی معلوم ہوتی ہیں۔

جس کو اللہ گمراہ کرے اس کو کوئی ہدایت نہیں کر سکتا۔

جو (پیغمبر وغیرہ کے بارے میں) شک کرتے اُن کو اللہ گمراہ کرتا ہے۔

جو اللہ کی آیتوں میں جھگڑتے۔ اُن کی حرکتیں اللہ اور ایمان والوں کے نزدیک ناپسند ہیں۔

مغرور اور سرکش کے دلوں پر اللہ مُہر کر دیتا ہے۔

اللہ ہی معبود ہے (اور کوئی دوسرا نہیں)۔

۵ {**خلاصہ**:- (۱) دُنیا کی بے ثباتی۔ اور آخرت کی پائداری۔ (۲) بدی کی سزا بدی کے برابر ہوگی۔ (۳) مومنِ نیکوکار کا اجر۔ (۴) معبودِ باطل کی بے اختیاری۔ (۵) سب کو اللہ کی طرف لوٹ جانا ہے۔ (۶) حد سے بڑھنے والے دوزخی ہیں۔ (۷) اللہ تعالیٰ بندوں کا نگران حال ہے۔ (۸) دوزخی دوزخی سے ہمکلام ہونگے۔ عذاب سے رُستگاری کی کوئی شنوائی نہ ہوگی۔ (۹) اوصافِ اللہ تعالےٰ۔ . . . . }

مطالب:- دُنیا کی زندگی چند روزہ ہے۔

آخرت ہمیشہ رہنے کا گھر ہے۔

جس نے بدی کی وہ اُسی کے برابر سزا پائے گا۔

مومن نیکو کار کے لئے مرد ہو یا عورت بہشت ہے اور اس کو روزی بیحساب ملے گی۔ (یعنی اُس کے عمل سے زیادہ اجر ملیگا)۔

جھوٹے معبود اور بُت وغیرہ نہ تو دُنیا ہی میں پکارے جانے کے قابل ہیں اور نہ آخرت میں۔

سب کو اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

(بندگی کی) حد سے بڑھنے والے دوزخی ہیں۔

لوگو! اللہ بندوں کا نگران حال ہے۔

دوزخی آپس میں ہمکلام ہونگے اور کمی عذاب کے لئے ایک دوسرے سے اور دوزخ کے موکلوں سے استدعا کرینگے اور اقرار کرینگے کہ رسول اُن کے پاس آتے گئے۔ لیکن عرض و معروض اُن کا کچھ کام نہ دے گا۔

اللہ زبردست اور بخشنے والا ہے۔

{**نتائج**:- اللہ کو پوجو۔ شرک نہ کرو۔ بُرے کام کا بدلہ بُرا ہے۔ آپنے کام کو اللہ تعالےٰ کے سپرد کرو۔ . . . . }

۶ {**خلاصہ**:- (۱) پیغمبر اور مومن کی مددِ الٰہی دونوں جہان میں ہوتی ہے۔ (۲) قیامت میں گواہی ہوگی۔ نافرمانوں کی کیفیت۔ (۳) موسیٰؑ کو توراۃ عطا ہوئی۔ بنی اسرائیل توراۃ کے وارث بنے۔ (۴) توراۃ ہدایت تھی۔ (۵) حکمِ صبر۔ استغفار۔ تسبیح و تحمید۔ مجادلہ کرنے والوں سے پناہ۔ (۶) وعدہ الٰہی حق ہے۔ (۷) آیاتِ الٰہی کے جھگڑنے والے کو کامیابی نہیں۔ (۸) ثبوتِ احیائے موتیٰ۔ (۹) مومن و بدکار برابر نہیں۔ (۱۰) قیامت ضرور ہوگی۔ (۱۱) دعاء۔ وعدۂ قبولیتِ دُعاء۔ عبادت سے سرتابی کی سزا۔ . . . . }

مطالب:- ہم سب پیغمبروں کی اور مومنوں کی مدد دین و دنیا میں کرتے ہیں۔

۲ قیامت میں گواہی ہوگی (جیسے پیغمبر اپنی اپنی اُمت کے بارے میں گواہ ہونگے کراماً کاتبین گواہی دینگے۔ فرشتے انبیا کی تبلیغ رسالت اور اُن کی اُمتوں کی تکذیب پر گواہی دیں گے۔ اُمتِ محمدی دوسرے پیغمبروں کی تبلیغ رسالت اور اُن کی

اُمتوں کی تکذیب پر گواہی دینگے۔ اور پیغمبر صلعم اپنی اُمت کی صداقت پر گواہی دینگے۔ اعضائے انسان اُس آدمی کے بارے میں گواہ ہونگے)۔
قیامت میں نافرمانوں کی معذرت کچھ کام نہ آئیگی اور اُن پر لعنت ہوگی۔ اور اُن کو دوزخ نصیب ہوگا۔
ہم نے موسیٰؑ کو توراۃ دی اور بنی اسرائیل کو توراۃ کا وارث بنایا۔
توراۃ عقلمندوں کے لئے ہدایت ہے اور اس میں نصیحت ہے۔
اے پیغمبر! (دشمنوں کی ایذادہی پر) صبر کرو۔ اپنی خطاؤں کی معافی مانگتے رہو۔ صبح و شام اللہ کی تسبیح و تقدیس میں لگے رہو (بعض کہتے کہ فجر و عصر کی نماز مراد ہے۔ بعض کہتے کہ پانچوں وقت کی نماز کا حکم ہے۔ اور بعض کہتے کہ سبحان اللہ و الحمد للہ و لا الٰہ الا اللہ و اللہ اکبر صبح و شام یا مدام کہنا مراد ہے۔ بعض کہتے کہ استغفار بکثرت کیا کرو)۔ اور جو بلا دلیل اللہ کی آیتوں میں جھگڑتے اُن سے پناہ مانگتے رہو۔
جو بلادلیل اللہ کی آیتوں میں جھگڑتے ہیں۔ اُن کے دلوں میں بُرائی ہے اور وہ اپنی مرادمیں کامیاب نہ ہونگے (جیسے اُن کا یہ زعم ہے کہ پیغمبر صلعم پر غالب آجائینگے۔ یا نبوت کا طالب ہونا۔ یا پیغمبر صلعم کے قتل کی کوشش۔ یا قرآن مجید کو کلام الٰہی نہ ماننا۔ یا قیامت کا انکار وغیرہ)۔
اللہ کا وعدہ سچا ہے (کہ مسلمانوں کو دنیا میں فتح و نصرت عطا ہوگی اور آخرت میں بہشت۔ اور کافروں کو دنیا میں شکست اور آخرت میں جہنم)۔
آسمان و زمین کا پیدا کرنا۔ آدمیوں کے (دوبارہ) پیدا کرنے سے مشکل ہے (پھر لوگ احیائے موتیٰ کے قائل کیوں نہیں ہوتے۔ لیکن بات تو یہ ہے کہ تم اندھے ہو)۔
مومن اور بدکار برابر نہیں جیسا کہ بینا اور نابینا برابر نہیں۔
قیامت کے وقوع میں شک نہیں۔ ضرور ہو کر رہیگی۔ اگرچہ اکثر لوگ اس کو نہ مانیں۔
لوگو! دعا مانگو ہم دعا کو قبول کریں گے۔ (حدیث میں ہے کہ دعا عبادت

ہے)۔
جو عبادت سے سرتابی کرتے وہ جہنّم میں جھونکے جائیں گے (حدیث میں ہے کہ دُعا عبادت ہے)۔
{**نتائج**:۔ ایمان لاؤ۔ صبر کرو۔ استغفار کرو۔ ذکرِ الٰہی کرو۔ نماز پڑھو۔ قرآن کی باتوں میں نہ جھگڑو۔ ایسے جھگڑے والوں سے الگ رہو۔ قیامت کا وقوع ضرور ہے۔ بدکاری نہ کرو۔ اللہ ورسول کی نافرمانی نہ کرو۔
مسئلہ:۔ استغفار واجب ہے اگرچہ ایک ہی بار ہو۔ ۔ ۔ ۔ }
ـ؎ {**خلاصہ**:۔ (۱) اللہ تعالیٰ کی قدرتوں اور احسانات کا بیان۔ (۲) توحید (۳) ممانعتِ شرک۔ (۴) خلقتِ انسانی میں چھ حالتیں ہیں۔ مٹی۔ نطفہ۔ لوتھڑا لڑکپن۔ جوانی۔ بڑھاپا۔ (۵) پہلے لوگوں کی ناشکری۔ (۶) حکم کہ اللہ کی شکر گزاری کرو اور اُسی کے فرماں بردار بندے بن جاؤ۔ (۷) غرضِ زندگانی }
مطالب:۔ لوگو! اللہ ہی نے رات کو بنایا تاکہ تم آرام کرو۔ اور دن کو روشن کیا تاکہ سب چیزوں کو تم دیکھ سکو۔ زمین کو تمہاری بود و باش کے لئے بنایا اور آسمان کو چھت کیا۔ وہی ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے۔ وہی تمہارا اور تمام جہان کا پروردگار ہے۔ وہی آدمؑ کو مٹی سے بنا کر تم کو نطفے اور لوتھڑے سے پیدا کرتا ہے۔ لڑکپن سے جوانی تک جوانی سے بڑھاپے تک پہنچاتا ہے۔ بعض اسی درمیان میں قبل از وقت مرجاتے ہیں۔ اور بعض حدِ عمر تک زندہ رہتے۔ وہی تمہاری اچھی اچھی صورتیں بناتا ہے۔ وہی تم کو پاک روزی دیتا ہے۔ وہی جلاتا مارتا ہے۔ جب کسی چیز کا کرنا اُس کو منظور ہوتا ہے تو کہہ دیتا ہے کہ ہوجا اور وہ چیز ہوجاتی ہے۔ وہی لوگوں پر فضل کرتا ہے۔ اُس کی ذات بڑی بابرکت ہے۔ سب تعریفیں اُسی کو سزاوار ہیں۔ وہی زندہ ہے (جو فنا قبول نہیں کرتا)۔ اُس کے سوا کوئی دوسرا معبود نہیں۔ پھر لوگو! تم کیوں بھکتے کہ سوائے اللہ کے (جھوٹے معبودوں کو پوجتے اور) پکارتے (اور ایسے اللہ کا شریک گردانتے)۔ پہلے لوگ جنہوں نے اللہ کی آیتوں کی تکذیب کی تھی اسی طرح بھکے تھے (اور اُس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہلاک کردئے گئے۔

اگر تم بھی شرک اور نافرمانی کروگے تو تم بھی تباہ ہوگے۔ اور تعجب ہے کہ باوصف ایسے فضل و انعامات کے بھی) اکثر لوگ اللہ کی نعمتوں کا شکر نہیں کرتے۔ لوگو! تم کو لازم ہے کہ خالص اللہ کی فرماں روائی مدّنظر رکھ کر اُسی کو پکارا کرو۔ اُسی کے حکم کے تابع ہوجاؤ۔

لوگو! غرضِ زندگی یہی ہے کہ تم اللہ کو پہچانو اور اُس کے حکم کے تابع ہوجاؤ۔

{**نتائج**:- انسان کو لازم ہے کہ اپنی حقیقت پر نظر رکھے اور تکبّر و غرور نہ کرے۔ سب کو موت کا مزہ چکھنا ہوگا۔ اللہ کا شکر کرو۔ دعا میں کسی کو شریک نہ گردانو۔ . . . . }

۸ {**خلاصہ**:- (۱) آیاتِ الٰہی کے مجادلہ اور تکذیب کرنے والے مشرک۔ ناحق خوشیاں کرنے والے اور اِترانے والے۔ غرور کرنے والے کے لئے جہنّم ہے۔ (۲) تعلیمِ صبر۔ (۳) کفّار کے لئے وعدۂ سزا۔ (۴) بعض پیغمبروں کا ذکر قرآن میں ہے اور بعض کا نہیں۔ (۵) بغیر اذنِ خدا کے کسی پیغمبر کو معجزہ دکھانے کی قدرت نہ تھی۔ . . . . }

مطالب:- جو اللہ کی آیتوں میں جھگڑتے ہیں وہ (راہِ راست سے) پھرے جاتے ہیں اور جو قرآن کو اور جو اُن پیغاماتِ خداوندی (یعنی معجزے یا کُتبِ الٰہی) کو جو (گذشتہ) رسولوں کی معرفت بھیجے گئے تھے جھٹلاتے ہیں اُنکے لئے جہنّم اور جہنّم کی سختیاں ہیں۔

مشرکین جہنّم میں جائیں گے اور اُن پر عذاب ہوگا۔ اُن سے کہا جائیگا کہ یہ اُسکا بدلہ ہے جو تم ناحق دُنیا میں خوشیاں مناتے اور ناروا اتراتے اور غرور کرتے تھے۔

۷۶ ۱۲ ۹ ۷ ۲ ع ل ی ۲ ۳۷
۵ . . . شبنم پہ گل ہنسا تھا کُھلا گیا خزاں سے
رونے پہ یاں کسی کے ہنسنے کی جا نہیں ہے

اَے پیغمبر! (کافروں کی ایذا دہی پر) صبر کرو۔

اَے پیغمبر! اللہ کا وعدہ سچّا ہے (کہ ان کفّار کی سزا ہوگی)۔ خواہ تمہارے

جیتے جی اس دنیا میں ہو خواہ آخرت میں -
کفار کو اللہ ہی کی طرف لوٹ جانا ہے (پھر اُن کو وہاں اُن کے کرتوت معلوم ہو جائیں گے)-
اللہ نے بہت رسولوں کو اس دنیا میں بھیجا - بعض کا تو قرآن میں تذکرہ کیا اور بعض کا نہیں - حالانکہ کسی رسول کو قدرت نہ تھی کہ بغیر حکم خدا کے کوئی معجزہ دکھا سکے (یہ جواب ہے کافروں کا جو پیغمبر صلعم سے فرمایشی معجزے طلب کرتے - اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ پیغمبر صلعم بغیر حکم اللہ تعالےٰ کے فرمایشی معجزے دکھا نہیں سکتے - بدیں سبب کافروں کا رسالت سے انکار کرنا بیکار ہے - کیونکہ پہلے رسولوں نے بھی فرمایشی معجزے کو نہ دکھلایا - اور اس سبب سے کفار رسولوں کی تکذیب کرتے گئے - اُس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ آفت میں پھنسے اور اُن پر عذاب آخرت ہوا - پس جو پیغمبر صلعم کی تکذیب کرتے - اُن کی بھی یہی حالت ہوگی - پیغمبر صلعم نے فرمایا ہے کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار (۱۲۴) انبیا دنیا میں آئے - اُن میں سے تین سو پچیس (۳۲۵) رسول ہوئے)-
جب خدا کا حکم آجائیگا تو انصاف سے فیصلہ ہو جائیگا اور جھوٹے اُس وقت نقصان اُٹھائیں گے -

{**نوٹ** :- خوشی جو باعث تغافل ہو ممنوع ہے - خوشی جو نعمتِ الٰہی کی وجہ سے ہو محمود ہے - اترانا اور تکبّر کرنا مطلقاً حرام ہے . . .
نتائج :- منکرِ قرآن جہنّمی ہے - ناحق خوشی نہ مناؤ نہ اتراؤ - غرور نہ کرو - صبر کرو - . . . . }

۹ {**خلاصہ** :- (۱) احسانات اللہ تعالیٰ - (۲) قوم سابقہ نے عذاب کے بارے میں مضحکہ کیا تھا - اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ عذاب آیا - عذاب آتے دیکھ کر توبہ کی - لیکن سودمند نہ ہوئی - (۳) ہلاکت کے وقت کا ایمان لانا فائدہ نہیں دیتا}

مطالب :- لوگو! اللہ ایسا قادرِ مطلق ہے جس نے تمہاری راحت و آسایش کے لئے چارپائے بنائے - جن میں سے کسی پر تم سوار ہوتے ہو - کسی کو تم کھاتے - اور بھی بہت سے فوائد حاصل کرتے - اور اُن پر چڑھ کر اپنے مقاصد

ولی کو پورا کرتے (جیسے سفر کرتے۔ اسباب لادتے۔ دشمنوں پر چڑھائی کرتے۔ تجارت کے مال لے جاتے وغیرہ)۔ علاوہ ان چار پایوں کے تم کشتیوں پر بھی سوار ہوتے۔ یہ سب خدا کی خدائی کی نشانیاں ہیں۔ پھر تم خدا کی کون کون قدرت سے انکار کروگے؟

کیا کفار اتنا بھی نہیں دیکھتے کہ پہلے لوگوں نے اپنی لیاقتِ علمی پر نازاں ہوکر پیغمبروں کے ڈرائے ہوئے عذاب کی ہنسی اڑائی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اُن پر عذاب نازل ہوا۔ اور اُن کی تدبیر اور اُن کا زور کچھ نہ چل سکا۔ اور جب عذاب آتا دیکھا تو اللہ واحد پر ایمان لائے اور جھوٹے معبودوں کے منکر ہوگئے۔ لیکن اُس وقت کا ایمان لانا بے سود ٹھیرا (پس ان کفّار کی بھی یہی دُرگت ہوگی)۔

اللہ کا دستور ہمیشہ سے تو یہی چلا آتا ہے کہ ہلاکت کے وقت کا ایمان لانا کوئی فائدہ نہیں دیتا۔

{**نتائج**:۔ اللہ کی نعمتوں کو غور کرو۔ اللہ پر ایمان لاؤ۔ احساناتِ الٰہی پر شکر کرو۔ دنیاوی جاہ و جلال اور علمی لیاقت پر نازاں نہ ہو۔ قبل عذاب اور موت کے کر دھرلو۔ پھر مُہلت نہیں۔ جب عذاب پہنچ جائے تو اُس وقت کی توبہ قبول نہیں ہوتی۔ . . . .

مسئلہ:۔ ایمان یاس یعنی بوقت موت مقبول نہیں۔ . . . }

(۴۱) سُورۂ حٰم سجدہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱ {**خلاصہ**:۔ (۱) قرآن کی تعریف۔ (۲) قرآن عربی زبان میں ہے۔ اس کا سبب۔ (۳) کفّار قرآن کو نہیں مانتے۔ (۴) پیغمبر صلعم بشر ہیں۔ لوگوں سے پیغمبری کا فرق ہے۔ (۵) عبادتِ الٰہی اور استغفار کا حکم۔ (۶) مشرکین زکوٰۃ نہیں دیتے۔ اور قیامت کا انکار کرتے۔ ان کی خرابی۔ (۷) مومنِ نیکوکار کے لئے اجر۔ (۸) اوصافِ اللہ تعالےٰ۔ . . . . }

مطالب:۔ قرآن اللہ کی طرف سے اُترا ہے۔ یہ عربی زبان میں ہے۔ اسکی آیتیں تفصیل کے ساتھ بیان کی گئی ہیں۔ (مومنوں کو ثواب کی) خوش خبری دیتا ہے اور (منکروں کو عذابِ الٰہی سے) ڈراتا ہے۔

قرآن عربی زبان میں اس لئے آیا ہے اور اس کی آیتیں تفصیل وار اس لئے بیان ہوئی ہیں تاکہ سمجھنے والے اچھی طرح اس کو سمجھیں۔

(باوصف ان باتوں کے بھی) اکثر کفار قرآن کو (کتابِ الٰہی نہیں جانتے اور اُس کے احکام کو) نہیں مانتے۔ اور پیغمبر صلعم سے کہتے کہ ان باتوں کو نہ ہمارا دل قبول کرتا اور نہ اُن کو ہم سُنتے ہیں۔ پھر تم اپنے طور پر عمل کرو اور ہم اپنے طور پر۔

اے پیغمبر! (کافروں سے) کہ دو کہ تم جیسا میں بھی آدمی ہوں۔ (ہاں البتہ اتنا فرق ہے کہ) مجھ پر وحی آتی ہے (اور تم پر وحی نہیں آتی۔ پھر تم شرک کیوں کرتے ہو؟)۔

کافرو! تمہارا معبود تو وہی ایک اللہ ہے۔ پس تم کو لازم ہے کہ سیدھے اُسی کی طرف چلے جاؤ۔ اور اپنے گناہوں کی اُسی سے معافی مانگو۔

مشرکین نہ تو زکوٰۃ دیتے (بقول دیگر مشرکین کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ نہیں کہتے) اور نہ آخرت پر ایمان لاتے۔ (پس) ان پر افسوس ہے۔

مومن نیکوکار کے لئے بے انتہا اجر ہے۔

اللہ مہربان ہے۔ نہایت رحم والا ہے۔

{**نتائج**:۔ قرآن پر ایمان لاؤ۔ قرآن کی عبارت آسان ہے۔ شرک نہ کرو۔ توبہ و استغفار کرو۔ زکوٰۃ دو۔ آخرت پر ایمان لاؤ۔ مومنِ نیکوکار بنو۔ ۔ ۔}

۲ {**خلاصہ**:۔ (۱) قدرت ہائے الٰہی کا بیان۔ (۲) آسمان دُھواں تھا۔ (۳) آسمان و زمین کا مطیع ہونا۔ (۴) کفارِ مکہ کو ڈرانا کہ پیغمبر صلعم کی تکذیب نہ کرو۔ (۵) عاد و ثمود کا رسولوں کی تکذیب کرنی۔ (۶) تذکرہ ہلاکتِ عاد۔ (۷) تذکرہ ہلاکتِ ثمود۔ (۸) مومن و متقی ہلاکت سے بچا لئے گئے۔ (۹) قیامت میں اللہ کے دشمنوں کا گروہ جدا جدا ہوگا۔ (۱۰) اوصافِ اللہ تعالیٰ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔}

مطالب:- کافرو! ایسے (قادرِ مطلق) سے انکار کرتے ہو اور دوسروں کو اُس کا ہمسر بناتے ہو جس نے دو دن میں زمین کو بنایا۔ دو دن میں پہاڑ بنا کر زمین کو ہر طرح کی برکت دی اور اندازۂ مناسب سے رہنے والوں کے لئے کھانے پینے کا بندوبست کیا۔ پھر دو روز میں سات آسمانوں کو بنایا۔ اور ہر ایک آسمان کے کارکنانِ قضا و قدر کو انتظام بتا دیا۔ اور آسمانِ دنیا کو ستاروں سے مزیّن کیا۔ اور (شیاطین) آسمان کو محفوظ رکھا۔

آسمان (قبل بننے کے) دھواں تھا۔

آسمان و زمین کو ہم نے کہا کہ چار و ناچار مطیع ہو جاؤ۔ چنانچہ اُن دونوں نے کہا کہ بہ رضا و رغبت ہم حکم بجالانے میں مستعد ہیں۔

اے پیغمبر! اگر کفارِ مکہ مطیع ہونے سے سرتابی کریں تو کہہ دو کہ میں تم کو ایسے عذاب سے ڈراتا ہوں جو عاد و ثمود پر نازل ہوا تھا (یعنی کہہ دو کہ اگر سرتابی کروگے تو تمہاری حالت بھی عاد و ثمود کی سی ہوگی)۔

عاد و ثمود کے قبل و بعد رسول آتے گئے اور قوم کو وہ سب سمجھاتے رہے کہ خدا کے سوا کسی اور کو نہ پُوجو۔ مگر اُن قوموں کا جواب یہی تھا کہ اگر خدا کو منظور ہوتا تو (ہدایت کے لئے) فرشتوں کو اُتارتا۔ پس (جب ایسا نہیں ہے تو) ہم تمہارا کہا اور تمہارے دین کو نہیں مانتے۔

عاد پیغمبر کو جھٹلاتے۔ شرک کرتے۔ اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے۔ ناروا تکبّر کرتے۔ اپنے بل بُوتے پر نازاں ہوتے تھے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ منحوس دنوں میں زور کی آندھی سے ہلاک کردئے گئے۔ اور آخرت کا بھی عذاب ہوگا۔ (کسی نے کہا ہے کہ یہ دن بُدھ کا تھا)۔

ثمود (پیغمبر کو جھٹلاتے۔ شرک کرتے) سیدھا رستہ چھوڑ کر گمراہی میں پڑتے اور اعمالِ بد میں پھنسے رہتے تھے۔ پھر تو کڑک سے ہلاک کردئے گئے۔

عاد و ثمود میں جو ایمان دار اور متقی تھے اُن کو اللہ نے بچا لیا۔

اللہ کے دشمن دوزخ کی طرف جُدا جُدا گروہ کئے جائیں گے (یعنی ہر فریق

علیحدہ علیحدہ ہوگا۔ مشرک ایک طرف۔ متکبرؔ ایک طرف وغیرہ)۔
اللہ زبردست۔ دانا ہے۔

{**نتائج**:۔ رسول کو مانو۔ اللہ کے سوا اور کسی کو نہ پوجو۔ نارواتکبرؔ نہ کرو۔ اپنے زور پر نازاں نہ ہو۔ اللہ کی آیتوں کا انکار نہ کرو۔ قرآن پر ایمان لاؤ۔ سب سے زورآور اللہ ہے۔ آخرت میں کوئی کسی کی مدد نہ کریگا۔ آخرت کا عذاب دُنیاوی عذاب سے سخت تر ہے۔ ایمان دار اور متقی کو دینی و دنیوی عذاب سے نجات ہے۔ . . . . }

۳ {**خلاصہ**:۔ (۱) قیامت میں اعضاء کی گواہی۔ (۲) کفارؔ کے لئے دوزخ۔ (۳) اعضاء کی گواہی پر کفارؔ کا اعتراض اور اس کا جواب۔ (۴) جن و انس میں جو کفار ہیں اُن کی ہلاکت۔ مشرکوں کی سزا۔ صبر و عذر وہاں پر کچھ کام نہ دینگے۔ (۵) اوصافِ خداوند تعالیٰ۔ . . . . }

مطالب:۔ قیامت میں آنکھ۔ کان۔ (گوشت) پوست بزبانِ حال گویا ہونگے اور اعمال کی گواہی دینگے

ے . . . . خلاف اپنے دینگے یہ اعضاء گواہی
شکست اپنی اپنے گواہوں سے ہوگی
کفار دوزخ میں جائینگے۔

اللہ ہی سب کو اوّل بار پیدا کرتا ہے اور پھر اسی کی طرف سب کو لوٹ کر جانا ہے۔

اِنسان سمجھتا ہے کہ اکثر اعمالِ بد کو اللہ نہیں جانتا ہے مگر ان کو یہ بھی خبر نہیں کہ قیامت میں ان کی آنکھ۔ کان۔ (گوشت) پوست گواہی دینگے ان سے بھی پردہ کرنا چاہیئے (لیکن قیامت میں سب باتیں کھول دی جائینگی۔ بعض کفار کا اعتقاد تھا کہ جو کام ظاہر میں کرتے ہیں خدا انہیں جانتا ہے۔ مگر جو کام ہم پوشیدہ کرتے ہیں اُن سے اُن کو واقفیت نہیں۔ اس اعتقاد کا یہاں پر رد ہے۔ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں ایک دن کعبہ کے پردے میں چھپا ہوا بیٹھا تھا کہ تین آدمی آئے اور مخفی طور پر کچھ باتیں کرنے لگے۔

ایک نے اُن میں سے کہا کہ کیا اللہ ہماری یہ باتیں سنتا ہے۔ دوسرا بولا کہ اگر بلند آواز سے کہیں گے تو سُنے گا۔ تیسرا بولا کہ اگر سُنتا ہے تو ہر طرح سے سُن لے گا۔ یہ قصّہ میں نے آنحضرت صلعم سے آکر بیان کیا۔ اُسی پر یہ آیت نازل ہوئی)
دوزخ میں نہ صبر کام دے گا۔ نہ عذر و معذرت۔ آگ میں (جلتے) رہیں گے۔
مشرکین کے بہت ساتھی ایسے ہیں کہ یہ سب اُن کے بُرے اعمال اچھے کر دکھاتے ہیں (اور پھر مشرکین بہکے رہتے ہیں) یہاں تک کہ اُن پر کلمۂ عذاب واجب ہوجاتا ہے جیسا کہ پہلے زیانکار جن و انس پر واجب ہوتا گیا (جو کفر کرتے گئے اُن پر آفت آتی گئی اور اللہ کا قول و وعدہ یعنی نوشتۂ ازلی پورا ہوتا گیا)۔
{**نوٹ**:- ایسے جلسے سے الگ رہو جو خیر سے خالی اور اللہ تعالےٰ سے بے پروا کرنے والے یا کسی اور فعلِ حرام میں پھنسانے والے ہوں۔ . .
نتائج:- نیک عمل کرو۔ عملِ بد سے پرہیز کرو۔ بُروں سے الگ رہو۔ اللہ حاضر و ناظر ہے۔ . . . . }

۴ {**خلاصہ**:- (۱) کفّار کہتے کہ قرآن نہ سُنو اور جب پیغمبر صلعم پڑھیں تو غل مچا دو۔ اُن کی سزا۔ (۲) دُشمنِ اللہ اور منکرینِ آیات کی سزا۔ (۳) دوزخیوں کی اپنے بہکانے والے کے حق میں بدخواہی۔ (۴) موحّد کو مددِ ملائکہ۔ مرتے دم رحمت اور پھر جنّت۔ (۵) اوصافِ اللہ تعالےٰ۔ . . . . }

مطالب:- کفّار کہتے کہ قرآن نہ سنو اور (پیغمبر صلعم جب قرآن پڑھیں تو) غُل مچا دیا کرو۔ شاید اس سے تم غالب آجاؤ گے۔ ان کفّار پر عذابِ سخت ہوگا اور سدا دوزخ میں رہیں گے۔ (جب مکّہ میں پیغمبر صلعم قرآن مجید پڑھا کرتے تھے تو کفار بیہودہ باتیں بکتے۔ سیٹیاں اور تالیاں بجاتے۔ غل مچاتے۔ غرض اس بات کی کوشش کرتے کہ آنحضرت صلعم کی مجلس میں پراگندگی اور پریشانی پڑ جائے)۔
دُشمنِ خدا اور منکرینِ آیاتِ الٰہی کو عذاب اور دوزخ ہے۔
جہنّم میں کفّار اللہ تعالےٰ سے عرض کریں گے کہ ہمارے بہکانے والوں کو دکھا خواہ وہ جن میں سے ہوں یا اِنس میں سے۔ تاکہ ان کو اپنے پاؤں تلے روندیں

کہ وہ سب سے نیچے درجے میں ہو جائیں۔
جو لوگ اللہ ہی کو اپنا پروردگار مانتے اور اس ایمان پر جمے رہتے اُن پر (مرتے دم یا قبر میں یا بہ وقت بعث) رحمت کے فرشتے نازل ہوتے اور کہتے کہ (موت کی مصیبت یا قبر کے عذاب یا قیامت کی بازپرس سے) نہ ڈرو اور (دُنیا اور اقارب کے چھوٹنے کا) غم نہ کھاؤ۔ جنّت کی خوشخبری سنو جس جنّت کا (انبیا اور علما کی زبان سے اور کتاب کی تحریر سے) تم کو وعدہ کیا جاتا تھا۔ اور پھر دونوں جہان میں ملائکہ ایسے لوگوں کے مددگار رہتے۔
اللہ زبردست اور رحیم ہے۔

{**نتائج**:۔ وعظ و نصیحت کو بگوشِ دل سُنو۔ وعظ و نصیحت کے وقت غُل شور نہ کرو۔ موحّد بنو۔ شرک نہ کرو۔ . . . .

مسائل:۔ تلاوت قرآن کے وقت اِدھر اُدھر کی بات نہ چاہیئے کہ سننے میں فتور پڑے۔ تلاوت و سماعت و فہم قرآن سے کسی کو روکنا علامات کفر سے ہے۔ . . . .}

۵ {**خلاصہ**:۔ (۱) فضیلتِ مومنِ نیکوکار۔ داعی الی اللہ۔ بندۂ فرمانبردار۔ (۲) نیکی اور بدی برابر نہیں۔ (۳) شیطانی وسوسے پر استعاذہ کا حکم۔ (۴) حکم کہ بُرائی کا دفعیہ حُسنِ اخلاق کے ساتھ کرو۔ (۵) آفتاب و ماہتاب کی پرستش سے مناہی۔ خدا پرستی کا حکم۔ (۶) ملائکہ تسبیح و تقدیس میں مشغول رہتے۔ (۷) احیائے موتے کی دلیل۔ (۸) قرآن میں کجی کرنے والے کی سزا۔ (۹) جہنمی اور بہشتی برابر نہیں۔ (۱۰) کفار کے اعمال کو اللہ دیکھتا ہے۔ (۱۱) منکرِ قرآن کی سزا۔ (۱۲) قرآن ہدایت و شفاء ہے۔ اس میں غلطی کا دخل نہیں۔ (۱۳) کفّار کی عادت کہ پیغمبروں پر منہ آتے۔ (۱۴) عربی زبان میں قرآن کے ہونے کی وجہ۔ (۱۵) منکرین قرآن مثل اندھے بہرے کے ہیں۔ (۱۶) اوصافِ باری تعالےٰ۔ . . . . }

مطالب:۔ جو لوگوں کو خدا کی طرف (یعنی اچھی باتوں کی طرف) بلاتے اور جو نیک عمل کرتے اور اپنے کو فرمانبردار بندوں میں شمار کرتے۔ اُن سے بہتر کوئی نہیں (بعض مفسر کہتے کہ پیغمبر صلعم کی طرف اشارہ ہے۔ کوئی کہتا کہ عام

ہے۔بعض کہتے کہ یہ آیت مؤذنوں کے بارے میں اُتری ہے)۔
(مکافات میں) نیکی و بدی برابر نہیں۔
شیطانی وسوسہ آجائے تو اللہ کے ساتھ پناہ پکڑو (یعنی اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ کہا کرو۔ یہ کہنا مستحب ہے۔ فریب شیطانی سے بچنا واجب ہے)۔
(اے پیغمبر اور لوگو!) بُرائی کا دفعیہ عمدہ طور اور حُسنِ اخلاق سے کرو۔ ایسا کرو گے تو دشمن بھی دوست دل سوز ہو جائے گا۔ یہ خوبی اُن کو دی جاتی ہے جو صابر ہیں اور صاحبِ قسمت

(ص ۔۔۔ آسایش دو گیتی تفسیر ایں دو حرف است
با دوستاں تلطّف با دشمناں مدارا
ص ۔۔۔ دُشمنوں سے دوستی غیروں سے یاری چاہیئے
خاک کے پتلے بنے تو خاکساری چاہیئے)

آفتاب و ماہتاب کو سجدہ نہ کرو۔ آفتاب اور ماہتاب دن اور رات کو تو اللہ ہی نے بنایا ہے۔ لازم تو یہ ہے کہ اُن کے بنانے والے کو یعنی اللہ کو سجدہ کرو اور اُسی کی عبادت کرو (دوسرے کی نہیں)۔
لوگو! اگر تم (عبادتِ رحمانی و سجدۂ الٰہی سے) انکار و تکبّر کرو گے (تو کچھ پروا نہیں۔کیونکہ) ملائکۂ مقرّبین رات اور دن تسبیح و تقدیس میں لگے رہتے اور اُکتاتے نہیں۔ (تو انسان کو بھی یہی لازم ہے)۔
جیسے بارش سے مُردہ زمین کو اللہ تر و تازہ کرتا ہے۔ اُسی طور سے اللہ مردوں کو بھی قیامت میں جلا اُٹھائے گا۔ (احیاے موتےٰ کی دلیل ہے اور منکرِ احیاے موتےٰ کے قول کا رد ہے)۔
اللہ کی آیتوں میں جو کجروی کرتے (یعنی جو تحریف کرتے اور ہیر پھیر کر غلط مطلب کو ثابت کرتے یا بقول قتادہ جو کفر و عناد کرتے) وہ مستوجب عذاب اُخروی ہونگے۔ اور وہ کجروی اللہ سے مخفی نہیں۔
جہنّمی اور بہشتی برابر نہیں ہو سکتے۔

کافرو! تمہارا جو جی چاہے کرو۔ اللہ تمہارے اعمال کو دیکھتا ہے (اس کا نتیجہ تم کو بھگتنا ہوگا)۔

جو قرآن کے منکر ہیں اُن کی سزا ہوگی۔

بیشک جو قرآن نازل ہوئے بعد اس سے منکر ہوئے (وہ ناری ہیں)۔

قرآن بڑے پایہ کی کتاب ہے۔ اُس میں غلطی کو دخل نہیں نہ اس وقت نہ اس کے بعد (بقول سدی اس میں شیطان کا دخل نہیں۔ بقول زجاج بیشی کمی کا ڈر نہیں۔ بقول مقاتل نہ کتب سابقہ اس کی مبطل و مکذب ہیں نہ بعد اس کے کوئی اس کا مبطل آنے والا ہے)۔ اللہ ہی کا اُتارا ہوا ہے۔ مومنوں کے لئے ہدایت ہے اور (امراض روحانی کی) شفا ہے۔ عربی زبان میں ہے۔

اے پیغمبر! کفار کچھ تمہیں پر طعنہ نہیں آتے۔ بلکہ اپنے رسولوں کے ساتھ اگلے کفار کی بھی یہی عادت رہی (پس تم کو صبر لازم ہے۔

ف۔ ... کی وفا تو نے تو غیر اس کو جفا کہتے ہیں
ہوتی آئی ہے کہ اچھوں کو بُرا کہتے ہیں

یا بقول بعض یہ معنی ہیں۔ اے پیغمبر! تم سے وہی کچھ کہا جاتا ہے جو اگلے پیغمبروں سے کہا جا چکا ہے)۔

اللہ گناہوں کا معاف کرنے والا ہے (یعنی کفار اگر باز آئینگے تو ہم معاف کر دینگے اور اے پیغمبر! تم بھی درگزر کرو) اور عذاب دردناک دینے والا ہے (یعنی اگر کفار تائب و نادم نہ ہوئے تو ہم سخت سزا دینگے اور اے پیغمبر! تم بھی ان کے قتل و حبس میں دریغ نہ کرو)۔

قرآن عربی زبان میں اس لئے آیا کہ عرب کے لوگ خوب سمجھیں (اور سمجھ کر دوسرے لوگوں کو سمجھائیں) اور یہ نہ کہیں کہ اوپری زبان میں آیا۔ اس لئے ہم لوگ سمجھتے نہیں۔ (یہ جواب ہے اُن کا جو طعنہ زنی کرتے کہ قرآن کیوں عربی زبان میں آیا۔

ف۔ ذات پاک تو کہ در ملک عرب کرد ظہور ٭ زاں سبب آمدہ قرآن بزبان عربی

جو قرآن کو نہیں مانتے وہ مثل بہرے اندھے کے ہیں (کہ قرآن کے احکام کو سُننے نہیں اور اس پر عمل کرتے نہیں)۔

اللہ (سب کی) سُننا۔ (سب کچھ) جاننا۔ ہر چیز پر قادر۔ حکمت والا۔ سزاوار حمد و ثنا۔ گناہوں کا معاف کرنے والا۔ سزا سخت دینا۔ لوگوں کے کام کو جاننا۔ اور اعمال کو دیکھنا ہے۔

{**نوٹ** :۔ اچھے اخلاق والا عموماً محبوب ہو جاتا ہے۔ . . .

نتائج :۔ جو باتیں وعظ و نصیحت میں کہو اُس کے عمل تم خود بھی رہو۔ اچھی باتوں کا وعظ و نصیحت کیا کرو۔ بندۂ فرماں بردار بنو۔ تحمل کیا کرو۔ اللہ کی تسبیح و تقدیس میں لگے رہو۔ دشمن کے ساتھ بھلائی کرنے سے وہ دشمن دوست ہو جاتا ہے۔

مسائل :۔ خلوت و سکوت سے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اولےٰ ہے نیکیاں بُرائیوں کو مٹاتی ہیں۔ اعوذ باللہ کے کہنے سے شیطانی وسواس دفع ہوتے ہیں۔ سجدۂ غیر خدا حرام ہے۔ قرآن کا ترجمہ کسی زبان میں بھی کیوں نہ ہو قرآن کا حکم نہیں رکھتا۔ . . . . }

۶ {**خلاصہ** :۔ (۱) یہود کا شک اور اختلاف دربارۂ توراۃ۔ (۲) فیصلہ قیامت پر موقوف ہے۔ (۳) کفار قرآن کے کتاب الٰہی ہونے میں شک کرتے۔ (۴) نیکی و بدی کا نتیجہ کرنے والے پر ہے۔ (۵) اللہ ظالم نہیں۔ پارہ ۲۵ . . . (۶) علیم اللہ تعالےٰ۔ (۷) قیامت میں مشرک اور مشرکوں کے معبودِ باطل کا حال۔ (۸) حالتِ انسان وقت مصیبت و نعمت۔ (۹) کافر کا شک دربارۂ قیامت۔ (۱۰) منکرین قرآن گمراہ ہیں۔ وعدۂ فتوحات اسلام۔ (۱۱) اوصافِ اللہ تعالےٰ}

مطالب :۔ موسیٰ کو توراۃ ملی۔

توراۃ کو بعضوں نے جھٹلایا اور بعض اُس پر ایمان لے آئے (پس قرآن کی بھی یہی کیفیت ہے)۔

اگر اللہ تعالےٰ قیامت پر فیصلہ کرنے کا حکم اُٹھا نہ رکھتا تو اختلاف کا فیصلہ یہیں کر دیا گیا ہوتا۔

کافر قرآن کے کتاب الٰہی ہونے میں شک کرتے ہیں۔

جو نیک کام کرتا ہے اپنے لئے کرتا ہے اور جو بُرا کرتا ہے اُس کا وبال اُس کے سر ہوتا ہے۔

اللہ بندوں پر ظلم نہیں کرتا (بلکہ اعمالِ بد کرنے سے لوگ اپنے اوپر آپ ظلم کرتے ہیں)۔

پ ۲۵ قیامت کا علم اللہ ہی کو ہے۔ اور پھلوں اور میووں اور حمل اور بچّہ پیدا ہونے کا حال بھی اُسی کو معلوم ہے۔

قیامت میں کفار شرک اور معبودانِ باطل کی الوہیت سے اپنی ناواقفیت ظاہر کریں گے۔

قیامت میں کافروں کے جھوٹے معبود غائب غلہ ہو جائیں گے اور کہیں نظر نہ آئیں گے۔ پھر کافر یقین کر لیں گے کہ عذاب سے اب کسی طرح رُستگاری نہیں۔

انسان (کی عادت ہے کہ) بہتری کی دُعا مانگنے سے اُکتاتا نہیں اور اگر کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو دل شکستہ اور نا اُمید ہو جاتا ہے۔ اور اس کے بعد جب اللہ تعالےٰ اُس پر فضل و کرم کرتا ہے تو کہنے لگتا ہے کہ (یہ میری تدبیر اور سعی کا نتیجہ ہے اور) میں تو اس کا مستحق ہی ہوں اور (اس میں خدا کا کوئی احسان نہیں۔ اور اللہ کے شکر کو بالائے طاق کر دیتا ہے۔ صرف اسی پر اکتفا نہیں کرتا بلکہ) قیامت کا انکار کر بیٹھتا ہے اور سمجھتا ہے کہ اگر بالفرض اللہ تعالےٰ کے پاس جانا بھی ہوا تو وہاں بھی ضرور اچھا ہی اچھا ہے۔ مگر کفّار جو کچھ بھی سمجھیں ان کے اعمال کے بدلے میں اُن کو سزائے سخت دی جائیگی۔

جب انسان پر اللہ کا فضل و کرم ہوتا ہے تو انسان سرکشی کرنے لگتا ہے (اور شکر نہیں کرتا) اور جب مصیبت پہنچتی ہے تو لمبی چوڑی دعائیں کرتا ہے

لوگو! جو قرآن سے انکار کرتے ہیں وہ بڑے گمراہ ہیں۔ ہم ایسوں کو بہت جلد ملکوں میں اور مکّے میں فتوحاتِ اسلام کی نشانیاں دکھائیں گے جس سے یہ بات ثابت ہو جائے گی کہ قرآن برحق ہے (یہ فتوحاتِ اسلام کی پیشین گوئی ہے)

اللہ تعالیٰ سے ملنے کے بارے میں کفّار شک کرتے ہیں (ضرور اُٹھا کھڑا کئے جائیں گے)۔

اللہ ہر چیز کو دیکھتا ہے۔ اُس کا علم (اور اُس کی قدرت) ہر چیز پر حاوی ہے۔

{**نتائج**:۔ قرآن کو کتابِ الٰہی جانو۔ مشرکوں کے جھوٹے معبود کچھ کام نہ آئیں گے۔ مومنِ نیکو کار بنو۔ شرک نہ کرو۔ نعمت پر شکر اور مصیبت میں صبر چاہیئے۔ قیامت کو برحق جانو۔ منکرِ قیامت کو اُخروی سزا ملے گی۔}

(۴۲) سُورہ شُوریٰ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۱ {**خلاصہ**:۔ (۱) پیغمبر صلعم اور دوسرے رسولوں پر نزولِ وحی۔ (۲) مالکیت و عظمت اللہ تعالیٰ۔ (۳) ملائکہ تسبیح و تقدیس میں مصروف رہتے ہیں اور انسان کے لئے دُعائے مغفرت مانگتے۔ (۴) مشرک کو اللہ تعالیٰ سزا دے گا۔ (۵) مشرک کے اعمال کے پیغمبر صلعم ذمہ وار نہیں۔ (۶) عربی زبان میں قرآن کے ہونے کی مصلحت۔ (۷) قیامت کے وقوع میں شک نہیں۔ (۸) قیامت میں جنتی اور دوزخی ہونگے۔ (۹) اللہ چاہتا تو سب کو ایک اُمت بنا دیتا۔ (۱۰) دوزخی کا کوئی حامی مددگار نہیں۔ (۱۱) تقدیر خیر و شر منجانب اللہ ہے۔ (۱۲) اوصافِ اللہ تعالیٰ۔ . . . . }

مطالب:۔ اے پیغمبر! جیسا کہ ہم تم پر وحی اُتارتے ہیں اُسی طور سے پہلے پیغمبروں پر بھی ہم وحی اُتارتے چلے آئے ہیں۔ (یہ کوئی انوکھی بات نہیں ہے۔ یہ جواب ہے کافروں کا جو تعجب کرتے تھے کہ پیغمبر صلعم پر اللہ وحی اُتارتا ہے۔ اس آیت سے پیغمبر صلعم کی رسالت اور قرآن کا کتابِ الٰہی ہونا ثابت ہوتا ہے)۔

لوگو! آسمان و زمین میں جو کچھ بھی ہے وہ تو اللہ ہی کا ہے۔ اللہ برتر اور بزرگ ہے۔

لوگو! (اللہ کی عظمت کا یہ حال ہے کہ اُس کی ہیبت وعظمت سے) آسمان پھٹے جاتے ہیں۔ ملائکہ (شانِ کبریائی سے اس درجہ لرزاں وترساں ہیں کہ) ہر وقت اُس کی تسبیح وتقدیس میں لگے رہتے ہیں اور اہلِ زمین کے لئے مغفرت کی دعاء مانگتے رہتے ہیں (باوصف ایسی شانِ کبریائی کے بھی انسان ایسا غافل ہے کہ نہ خدا کی بندگی کا دھیان۔ نہ معصیت سے بچنے کا خیال)۔

جنہوں نے اللہ کے سوا دوسروں کو اپنا حمایتی بنا لیا ہے (یعنی مشرک) وہ اللہ کے زیرِ نظر ہیں (یعنی اللہ تعالےٰ ان کے اعمالِ بد کو دیکھتا ہے اور ان کو سزا دے گا)۔

اے پیغمبر! مشرکوں کے اعمال کے تم ذمّہ دار نہیں۔ (اُن کا جو جی چاہے کریں اُن کے اعمال کی سزا ہم دیں گے۔ تم اُن کو صرف وعظ ونصیحت کر دو۔ اُن کے اعمالِ بد کے بارے میں تم سے پرسش نہ ہوگی)۔

اے پیغمبر! ہم نے قرآن شریف کو عربی زبان میں اس لئے اُتارا ہے تاکہ تم مکّہ والوں کو اور اُس کے آس پاس کے رہنے والوں کو ڈراؤ اور قیامت کا خوف دلاؤ۔

قیامت کے واقع ہونے میں کوئی شک نہیں (ضرور ہو کر رہے گی۔ منکرینِ قیامت کے قول کا رد ہے)۔

قیامت میں سب لوگ مجتمع ہونگے۔

قیامت میں کچھ لوگ جنتی ہونگے اور کچھ دوزخی۔

اگر خدا چاہتا تو سب کو ایک فرقہ بنا رکھتا لیکن جس کو چاہتا ہے اُس کو وہ رحمت عطا کرتا ہے۔

دوزخی کا نہ کوئی حامی ہوگا نہ کوئی مددگار۔

مشرکوں نے اللہ کے سوا دوسروں کو اپنا حمایتی بنا لیا ہے (تو وہ اتنا بھی نہیں سمجھتے کہ) اللہ ہی مددگار ہے اور وہی مردوں کو زندہ کرتا ہے اور وہی ہر چیز پر قادر ہے (نہ کہ غیر اللہ اور اُن کے جھوٹے معبودوں کو ان سب باتوں میں کچھ اختیار ہے)۔

اللہ تعالیٰ زبردست ہے۔ حکمت والا۔ بڑا معاف کرنے والا۔ مہربان۔ سب سے بڑا اور عالی شان ہے۔

{**نتائج** :- اللہ سے مغفرت کی دعا مانگا کرو۔ واعظ کا کام نصیحت کرنے کا ہے۔ ماننے نہ ماننے کا اختیار لوگوں کو ہے۔ ایمان وکفر۔ ہدایت وضلالت۔ رحمت وقہر مشیّتِ ایزدی پر موقوف ہے۔ . . . . . }

۲ {**خلاصہ** :- (۱) فیصلہ باختیار اللہ تعالیٰ۔ (۲) توکّل کا حکم۔ (۳) قدرتہائے خداوندی۔ (۴) سب پیغمبروں کا دین دینِ اسلام تھا۔ (۵) تعلیمِ دینِ حق۔ (۶) پھوٹ ڈالنے کی مناہی۔ (۷) توحید اور اِتباعِ سُنّت سے مشرکوں کی بیزاری۔ (۸) اہلِ کتاب کی پھوٹ بہ سبب ضد۔ (۹) قیامت میں اختلاف کا فیصلہ۔ (۱۰) اسلام کی دعوت اور اس پر استقامت کا حکم۔ اہلِ کتاب کی خواہشوں پر چلنے کی مناہی۔ (۱۱) کتبِ الٰہی پر ایمان لانے کا حکم۔ (۱۲) پیغمبر صلعم عدل وانصاف پر مامور کیئے گئے۔ (۱۳) خدا سب کا پروردگار ہے۔ (۱۴) قطع محبّت درمیان مومن وکافر۔ (۱۵) قیامت میں سب جمع کیئے جائینگے۔ (۱۶) خدا کی وحدانیت میں جو حجّت کرتے اُن کی خرابی۔ (۱۷) کتبِ الٰہی برحق ہیں۔ (۱۸) قیامت برحق ہے اور قریب ہے۔ مومن اس سے خوف کرتے اور کافر براہ طنز اس کے لئے جلدی مچاتے۔ اس کا وقت مقرر ہے۔ (۱۹) منکرینِ قیامت گمراہی میں ہیں۔ (۲۰) اوصافِ اللہ تعالیٰ۔ . . . . }

مطالب :- مسلمانو! اختلافی باتوں میں فیصلہ اللہ کے سپرد کرو۔ اُسی پر بھروسہ رکھو۔ اُسی کی طرف سب امور کو رجوع کرو۔

(ے . . . اُمید اُس کی ذات سے اسے داغ چاہیئے
سب منحصر ہے رحمتِ پروردگار پر)

(اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کاملہ کو بیان فرماتا ہے :-) اُسی نے آسمان و زمین کو بنایا۔ انسان اور چارپائے میں جوڑا جوڑا پیدا کیا۔ پھر اُن کی نسل کو بڑھایا۔ اُس کے برابر کا کوئی نہیں۔ وہ (سب کی) سُنتا اور (سب کچھ) دیکھتا ہے۔ آسمان اور زمین کی کُنجیاں اُسی کے ہاتھ میں ہیں۔ وہ سب کا پروردگار

ہے۔جس کی روزی چاہتا ہے فراخ کر دیتا ہے۔ اور جس کی چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے۔سب چیز کے حال سے واقف ہے۔

نوحؑ۔ ابراہیمؑ۔ موسیٰؑ۔ عیسےٰؑ۔ اور پیغمبر صلعم کو ایک ہی دین (یعنی دینِ اسلام) کی تلقین کی کہ اصولِ دین پر قائم رہو۔ اور پھوٹ نہ ڈالو۔

اے پیغمبر! جس دین (دینِ اسلام) کا کفّار کو وعظ و تلقین کرتے ہو وہ اُن پر بہت شاق گزرتا ہے۔ (مگر حقیقت تو یہ ہے کہ) اللہ جس کو چاہتا ہے برگزیدہ کرتا ہے (یعنی جس کو چاہتا ہے پیغمبر بناتا ہے)۔ اور جو اُس کی طرف رجوع کرتا ہے اُس کو وہ ہدایت کرتا ہے۔ (یہ کفّار مکّہ کا جواب ہے جو کہتے کہ پیغمبر صلعم رسول کیونکر ہو سکتے ہیں کفّار اتنا بھی نہیں سمجھتے ہیں کہ یہ ان کا دین ہے۔ جس کو چاہے دے جس کو چاہے نہ دے)۔

اگلے اہلِ کتاب جان بوجھ کر اپنی ضد سے پھوٹ میں پڑے تھے۔ اور اس وقت کے اہلِ کتاب (یہود و نصارٰی) دینِ اسلام کی طرف سے شک ورشک میں پڑے ہیں (دونوں کے دونوں یکسر غلط)۔

اگر اللہ تعالیٰ قیامت پر فیصلہ کرنے کا حکم اُٹھا نہ رکھتا تو ان اختلافات کا فیصلہ اسی دُنیا میں کر دیتا۔

اے پیغمبر! لوگوں کو دینِ اسلام کی طرف دعوت کرتے رہو اور تم خود بھی اُس پر قائم رہو (کفّار کی خواہشوں کی پیروی نہ کرو)۔

اے پیغمبر (اور لوگو!) یہود و نصارٰی کی خواہشوں پر نہ چلو۔

اے پیغمبر! (اہلِ کتاب اور کافروں سے) کہو دو کہ میں کتابِ خداوندی پر ایمان لایا۔ میں عدل و انصاف پر مامور کیا گیا ہوں۔ ہمارا اور تمہارا رب اللہ ہی ہے۔ ہمارا کیا ہم کو اور تمہارا کیا تم کو۔ پھر اس میں جھگڑے کی کوئی بات نہیں۔ (غرض یہ ہے کہ مسلمانوں کو کفّار کی بیجا تقریروں سے الگ رہنا لازم ہے)۔ اللہ تعالےٰ سب کو (قیامت میں) جمع کرے گا اور سب کو اُسی کی طرف جانا ہے۔

جو اللہ کی واحدانیت کے بارے میں حجتیں کرتے اُن کی حجتیں باطل ہیں

اور اُن پر غضب اور عذابِ الٰہی ہوگا۔ (قریشِ عرب جب ایمان لاتے تو یہود و نصاریٰ انہیں بہکاتے۔ پس اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ ان یہود و نصاریٰ پر عذاب ہوگا)۔

اللہ ہی نے کتاب برحق اُتاری اور اُتاری ترازو (یعنی شرع)۔

قیامت کا قریب ہونا ممکن ہے۔

منکرینِ قیامت (ازراہِ طنز و استہزا) قیامت کے لئے جلدی مچاتے ہیں (یعنے پیغمبر صلعم سے کہتے کہ اگر قیامت واقعی ہوگی تو جلدی ہو جائے)۔ مگر ایمان دار اس سے کانپتے ہیں اور قیامت کا ہونا برحق سمجھتے ہیں۔

قیامت برحق ہے۔

منکرینِ قیامت گمراہی میں ہیں۔

اللہ بندوں پر مہربانی کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے روزی دیتا ہے۔

اللہ بڑا زور آور اور زبردست ہے۔

{**نوٹ**:۔ اختلافی مسائل کو تحقیق کرو۔ اور جو کچھ نصوصِ قرآن سے ثابت ہو اُس پر عمل کرو۔ تمام پیغمبروں کے شرائع اصول میں متفق ہوا کرتے ہیں۔ توحید۔ نبوت۔ اخبار۔ معاد۔ سب کے ہاں یکساں ہوتے ہیں۔ پس جس دین میں اور جس کتاب میں اُس کے خلاف مضامین ہوں سمجھ لینا چاہیئے کہ وہ دین آسمانی نہیں ہے یا ہے تو منحرف ہے۔ فروعی اختلافات ہر شریعت میں ہوتے چلے آئے ہیں۔ اجماع کا انکار ضلالت ہے۔ مناظروں میں سرِ مونچا وزا اور اپنے مسلّم کے خلاف مخالف کے زک دینے کو کچھ کہنا ناجائز ہے۔ . . . .

نتائج:۔ جمیع امور میں احکام الٰہی کا پابند ہونا چاہیئے۔ دینِ اسلام کو اختیار کرو۔ دین میں پھوٹ نہ ڈالو۔ دین کی باتوں میں ضد سے کام نہ لو۔ جیسا کہ آج کل دستور ہو گیا ہے۔ عدل و انصاف کرو۔ علما کو لازم ہے کہ اسلام کا وعظ کہا کریں۔ واعظ کو لازم ہے کہ جو کہے وہ خود کرے۔ یہ نہیں

؎ . . . . . واعظاں کیں جلوہ در محراب و منبر مے کنند

چون بخلوت می روند آن کار دیگر مے کنند

اپنا اپنا عمل کام دیگا۔ اللہ کو ایک اور یکتا جانو۔ . . . . }

۳ {**خلاصہ**:- (۱) دنیا و دین طلبی کا نتیجہ- (۲) اختلافات کا فیصلہ قیامت میں ہوگا- (۳) مشرک و کفّار کی سزا- (۴) مومنِ نیکوکار کا اجر- (۵) وعظ پر پیغمبر صلعم مزدوری طلب نہیں کرتے- (۶) مودّۃ فی القربا کا حکم- (۷) کافروں کے کلام کا رد جو کہتے کہ پیغمبر صلعم افترا پردازی کرتے ہیں- (۸) قرآن باطل کو مٹاتا ہے اور حق کو ثابت کرتا ہے (۹) انسان کو روزی بقدرِ مناسب دینے کی ضرورت- (۱۰) انسان پر رحمتِ الٰہی کا ذکر- (۱۱) دلیلِ احیاے موتیٰ- (۱۲) اوصافِ اللہ تعالےٰ- . . . . . . }

مطالب:- جو دین کے کاموں میں لگا رہتا ہے اُس کو ہم برکت اور بڑھتی دیتے ہیں- جو (صرف) دنیا میں لگا رہتا ہے اُس کو دنیا کا حصہ ہم بقدرِ مناسب دیتے ہیں اور آخرت کے حصے سے وہ محروم رہتا ہے-

لوگ شرک کرتے ہیں تو اللہ اگر اختلافات کے فیصلے کا حکم قیامت پر اُٹھا نہ رکھتا تو اسی دنیا میں ان کا فیصلہ کر دیتا-

مشرکین نافرمان اور کفّار کو قیامت میں عذاب دردناک ہوگا- وہ سب اپنے اعمالِ بد سے ڈر رہے ہونگے- اور وہ اُن پر پڑ کر رہینگے-

مومنِ نیکوکار کے لئے جنّتُ الفردوس ہے-

لوگو! پیغمبر صلعم تو تم سے وعظ و نصیحت کی مزدوری طلب کرتے نہیں- پھر تمہیں اتنا تو لازم ہے کہ صرف رشتے ناتے کی محبّت قایم رکھو (یعنی رشتہ ناتا خیال کر کے پیغمبر صلعم کو ایذا نہ دو- یا آلِ رسول کے ساتھ رعایت و محبّت رکھو- یا تقرّب الی اللہ حاصل کرو- غرض مودۃ فی القربا کی تفسیر کئی انداز سے بیان کی گئی ہے- تفسیروں میں دیکھو)

جو لوگ کہتے کہ پیغمبر صلعم اللہ پر افترا کرتے ہیں (یعنی قرآن کا اُتارنا اللہ کی طرف سے جھوٹ بتلاتے حالانکہ یہ کلام بشر یا جن ہے)- وہ اتنا بھی نہیں سمجھتے کہ اگر ایسی بات ہوتی تو اللہ پیغمبر صلعم کے دل کو مُہر کر دیتا (یعنی پیغمبر صلعم نہ ایسے کلام کے بنانے کا ارادہ ہی کر سکتے نہ ایسا کلام ہی بنا سکتے- مطلب یہ ہے کہ قرآن برحق ہے)-

اللہ اپنے کلام (یعنی قرآن) کے ذریعے سے جھوٹ کو مٹاتا اور حق کو جتاتا ہے-

اللہ اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور اُن کی خطاؤں سے درگزر کرتا ہے-

مومنِ نیکوکار کی دُعائیں قبول کرتا ہے- اپنے فضل سے اُن کے استحقاق سے بڑھ کر ثواب

دیتا ہے۔ کافروں کے لئے عذاب سخت ہے۔
اگر اللہ روزی فراخ کر دیتا تو دنیا میں سرکشی ضرور پھیل جاتی۔ اسی حکمت سے وہ روزی کو بقدرِ مناسب جتنی جس کو چاہتا ہے دیتا ہے۔ کیونکہ وہ اپنے بندوں کی ضرورتوں سے خبردار اور اُن کا نگران حال ہے۔
اللہ ہی وہ کارساز و سزاوار حمد وثنا ہے کہ لوگوں کی ناامیدی پر بارش برساتا ہے اور اپنی رحمت کو عام کر دیتا ہے۔ آسمان و زمین کی پیدائش اس کی قدرت کی نشانیوں میں سے ہے۔ اُن کے درمیان جانداروں کو پھیلا رکھا ہے۔ اور قیامت میں ان سب کے جمع کرنے پر قادر ہے۔
اللہ گناہ کا بخشنے والا ہے۔ قدردان ہے۔ لوگوں کے دلی خیالات و عمل سے واقف ہے۔ ان کی ضرورتوں سے خبردار اور اُن کا نگران حال ہے۔
نتائج:۔ آخرت کی فکر میں رہو۔ دنیا کی فکر ایسی نہ کرو۔ کہ اللہ کو اور آخرت کو بھلا دو شرک نہ کرو۔ افترا پردازی نہ کرو۔ قرآن پر عمل کرو۔ ناامید نہ ہو۔ توبہ و استغفار کیا کرو۔ رشتے ناتے کا خیال رکھو۔ وعظ و نصیحت کی مزدوری نہ لو۔ آلِ رسول سے محبت رکھو۔ وسعتِ رزق موجب بغاوت بھی ہوتا ہے۔ . . . .

۴ **خلاصہ:۔** (۱) مصیبت عملِ بد کا نتیجہ ہے۔ (۲) اللہ کو کوئی ہرا نہیں سکتا۔ (۳) اللہ کے سوا کوئی حامی و مددگار نہیں۔ (۴) اللہ تعالیٰ کی مہربانی کا بیان۔ (۵) آیاتِ الٰہی میں حجت کرنے والوں کی خرابی۔ (۶) دنیاوی مال و متاع کی تحقیر۔ (۷) فضیلتِ توکل و اعتماد۔ (۸) مومن کے اوصاف اور اُن پر رحمتِ الٰہی۔ (۹) فضیلتِ صبر و عفو و اصلاح و مشورہ۔ (۱۰) انتقام بقدرِ بُرائی۔ (۱۱) ظالموں اور زیادتی کرنے والوں پر الزام۔ ۔

مطالب:۔ لوگو! مصیبت تمہارے ہاتھوں کی کرنی ہے۔ (یعنی کردنی خویش آمدنی پیش۔ یا از ماست اینچہ بر ماست)۔ حالانکہ اللہ تمہارے بہتیرے قصوروں سے درگذر کرتا ہے۔ (روایت ہے۔ کہ دنیا میں جو بیماری۔ سزا۔ تکلیف تم کو پہنچتی ہے۔ وہ تمہارے کرتوت کی وجہ سے ہوتی ہے۔ اور اللہ پاک اس بات سے بہت زیادہ بُردبار ہے۔ کہ آخرت میں پھر اُس پر دوبارہ سزا کا اعادہ کرے۔ اور جس چیز کو اللہ پاک نے دنیا ہی میں معاف کر دیا۔ پس وہ اس سے بہت زیادہ صاحب کرم ہے۔ کہ معاف کرنے کے

بعد پھر اس سے پلٹ جائے)۔
اللہ کو کوئی ہرا نہیں سکتا۔ (یعنی مصیبت کو کوئی ٹال نہیں سکتا۔ ہاں دعاو استغفار
مصیبت کو ٹال دیتی ہے)۔
لوگو! اللہ کے سوا کوئی حامی و مددگار نہیں۔
یہ اللہ کی قدرت ہے۔ کہ جہاز کو سمندر میں چلاتا ہے۔ اگر وہ چاہے۔ تو ہوا کو روک
کر جہاز کو سمندر کی سطح پر کھڑا کا کھڑا رکھے۔ اور اگر چاہے۔ تو بعوض ان کی بدکرداریوں
کے جہاز کو غرق کر دے۔ مگر یہ نہیں کرتا۔ اس لئے کہ وہ بہت درگذر کرتا ہے (یا۔ باوجود
اس کے کہ بدکرداریوں کے بدلے جہاز کو غرق کر دیتا ہے لیکن اس پر بھی بہتیروں کو ہلاک نہیں کرتا)۔
بے شک اس (قدرتِ الہی) میں ہر ایک صابر شاکر کے لئے نشانیاں ہیں۔
جو اللہ کی قدرت کی نشانیوں میں کٹ حجتی کرتے ہیں۔ ان کو گریز نہیں۔
دنیاوی مال و متاع قلیل ہے۔ رحمتِ الہی اس سے کہیں بہتر ہے۔
جو اللہ پر ایمان لاتے اور اس پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ گناہ کبیرہ اور بے حیائی کی باتوں سے
بچتے۔ غصے کے وقت درگزر کرتے۔ خدا کے حکم کو مانتے۔ نماز (وقتوں پر بار کان خضوع و
خشوع کے ساتھ برابر) ادا کرتے۔ صلاح و مشورے سے کام کرتے۔ (جیسا کہ مثل مشہور
ہے۔ چار مل کیجئے کاج۔ ہارے جیتے نہیں لاج) خیرات دیتے۔ بیجا زیادتی پر واجبی بدلہ لیتے
برائی کے بدلے اسی قدر بدلہ لیتے۔ (زیادہ نہیں) برائی کو معاف کرتے۔ مخالف سے صلح
کر لیتے۔ تو ان سب پر اللہ کی رحمت ہے۔
دشمنوں سے جو صلح کرتے ان کو ثواب ہے۔
برائی کے بدلہ لینے میں بقدر برائی کے کوئی الزام نہیں۔ ہاں الزام تو ان ہی پر ہے۔ جو لوگوں پر ظلم
کرتے اور ناحق ناروا ملک میں زیادتی کرتے۔ اللہ ان کو دوست نہیں رکھتا۔ اور ان پر عذاب دردناک ہے
جو صبر کرتے اور جو قصور معاف کرتے (یعنی جو مومن خالص ہیں) ان کے لئے ثواب ہے۔
اور بڑی ہمت کا کام ہے۔
نتائج:- گناہوں کے سبب سے مصیبت آتی ہے جیسا عمل ویسا پھل جیسی کرنی ویسی بھرنی اللہ
کو اپنا حامی و مددگار بناؤ۔ دنیاوی مال و متاع پر نہ بھولو۔ انتقام میں زیادتی نہ کرو۔ کام کرنے میں مشورہ کیا کرو۔
مسائل:- جو کسی کے ساتھ برائی کی ابتدا کرتا ہے۔ اس پر الزام ہے۔ نہ کہ بدلہ

لینے والے پر۔ البتہ اگر بُرائی سے زیادہ بدلہ لے گا۔ تو اس پر بھی الزام ہے۔ نیکی اگرچہ معاصی سے کم بھی ہو۔ تو بھی عفو کی امید ہے۔ . . . .

۵ **خلاصہ**:۔ (۱) گمراہ ازلی ہدایت پا نہیں سکتے۔ (۲) قیامت میں ظالموں کا حال۔ (۳) دنیا میں نیک عمل کرنے کی ترغیب۔ (۴) قولِ مومن دربارۂ کفار۔ (۵) پیغمبر صلعم کافروں پر وکیل نہیں۔ (۶) پیغمبر صلعم کا فرضِ منصبی۔ (۷) حالتِ انسان وقتِ نعمت و مصیبت۔ (۸) قدرتہائے اللہ تعالیٰ۔ (۹) اللہ سے ہم کلام کوئی نہیں ہو سکتا۔ (۱۰) اقسام وحی۔ (۱۱) نزولِ قرآن بذریعہ وحی۔ (۱۲) عطائے قرآن و علم و ایمان سے احسانِ الٰہی۔ (۱۳) قرآن نور و ہدایت ہے۔ (۱۴) پیغمبر صلعم راہ راست بتاتے۔ (۱۵) سب کام کا مرجع آخر اللہ ہی ہے۔ (۱۶) اوصافِ اللہ تعالیٰ . . . . .

مطالب:۔ جس کو اللہ گمراہ کرے۔ اس کا کوئی یار و مددگار نہیں اور نہ اس کو کوئی ہدایت کر سکتا۔

ظالم عذاب قیامت کو دیکھ کر دنیا میں واپس جانے کی خواہش کریں گے۔ (لیکن یہ تو ہو نہیں سکتا) یہ لوگ دوزخ کے روبرو لائے جائیں گے۔ اور مارے ذلت کے جھکے ہوئے کنکھیوں سے دیکھتے جاتے ہوں گے۔ اور وہاں ہمیشہ رہیں گے۔ اور خدا کے سوا ان کا کوئی حمایتی اور مددگار نہ ہو گا۔

مومن ان دوزخیوں کو کہیں گے کہ یہ سب بڑے بدنصیب ہیں۔ کہ بہ سبب اس کے کہ دنیا میں گمراہ تھے۔ قیامت میں اپنے اور اپنے گھر والوں کو بھی تباہ کر چھوڑا۔

لوگو! قبلِ موت احکام الٰہی کو مانو (اور ان پر عمل کرو۔ یعنی دنیا میں جو کرنا ہو کر دھرلو) کیونکہ پھر نہ مہلت ملتی۔ اور نہ قیامت میں (گناہوں کا) انکار کرتے بن پڑے۔

اے پیغمبر! اگر کفار نہ مانیں (اور نیک کام نہ کریں تو کچھ مضایقہ نہیں۔ تم کو تردد کرنے کی ضرورت نہیں)۔ تم کسی پر وکیل نہیں (اور ان کے اعمال بد کی پرسش تم سے نہ ہو گی) تمہارا کام صرف وعظ و نصیحت کر دینے کا ہے (ع۔۔۔ بر رسولان بلاغ باشد و بس)

جب ہم اپنی طرف سے انسان کو رحمت چکھاتے ہیں۔ تو وہ اُس سے خوش ہوتا ہے اور جب اپنے کئے کے نتیجے پر اس کو مصیبت پہنچتی ہے تو (اس وقت اللہ کی شکایت کرتا ہے اور) وہ ناشکر بنتا ہے۔

آسمان و زمین میں تو اللہ ہی کا راج ہے۔ وہی جو کچھ چاہتا ہے پیدا کرتا ہے جس کو چاہتا ہے نری بیٹیاں دیتا ہے جس کو چاہتا ہے نرے بیٹے۔ اور جس کو چاہتا ہے۔ دونوں دیتا ہے یا جس کو چاہتا ہے بانجھ بناتا ہے۔

کسی بشر کا یہ رتبہ نہیں کہ اللہ اس سے بات کرے۔ مگر ہاں اللہ کا حکم بذریعہ وحی کے یا فرشتے کے یا پردے پیچھے سے نازل ہوتا ہے (یہ ان کا جواب ہے۔ جو اللہ سے ہمکلام ہونے کی خواہش کرتے تھے۔ یہاں پر وحی کا طریقہ بتایا جاتا ہے۔ اس کے تین طریقے ہیں دل میں بات پڑ جائے بغیر واسطہ فرشتے کے۔ بذریعے فرشتے کے۔ ذاتِ اقدس باری تعالیٰ کی رویت نہ ہو۔ مگر اس کا کلام پاک کانوں سے سنا جائے)۔

اے پیغمبر! ایسا ہی (جیسا کہ مذکور ہوا) ہم نے اپنے حکم سے قرآن وحی کے ذریعے سے بھیجا ہے (یعنی قرآن وحی کے ذریعے سے نازل ہوا ہے)۔

اے پیغمبر! (قبل نزول قرآن کے) تم قرآن اور ایمان کو نہ جانتے تھے۔ کہ یہ کیا ہیں۔

اے پیغمبر! قرآن نور ہے۔ اور اس کے ذریعے سے جس کو ہم چاہتے ہیں (دین) کا رستہ دکھاتے ہیں۔

اے پیغمبر! اس میں شک نہیں کہ تم (دین کا) سیدھا رستہ یعنی راہ خدا بتاتے ہو (اس سے رسالت ثابت ہے)

سب کاموں کا مرجع اخیر اللہ ہے (یعنی بندوں کے تمام اعمال نیک و بد اس کے حضور میں پیش ہونگے۔ یا جتنے واقعات دنیا میں ہوتے ہیں۔ ان کا سبب اخیر خدا ہی ہے)۔

اللہ واقف۔ قادر۔ عالیشان۔ حکمت والا ہے۔ اسی کے قبضہ میں آسمان و زمین کی چیزیں ہیں۔

{**نتائج**:۔ علما کو چاہیے۔ کہ وعظ و نصیحت کئے جائیں۔ کوئی سنے یا نہ سنے۔ ہر حال میں شکر الٰہی کیا کرو۔ اعمال بد سے مصیبت آتی ہے۔ قرآن پر ایمان لاؤ۔ قرآن اور حدیث کے احکام پر چلو۔ }

(۴۳) سُورۂ زُخرف

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

{**خلاصہ**:۔ (۱) قرآن کے اوصاف۔ (۲) پیغمبر صلعم پر نزول وحی بند نہ ہوگی۔ ۱
(۳) قوم سابقہ کی ہلاکت بہ سبب استہزائے رسول۔ (۴) کافروں کا اقرار کہ آسمان و زمین

کو اللہ ہی نے پیدا کیا۔ مذمتِ شرک۔ (۵) قدرتِ الٰہی کا بیان۔ (۶) شکر گزاری کا حکم۔ اور سواری پر چڑھنے کی دعا کی تعلیم۔ (۷) احیائے موتٰے کی دلیل۔ (۸) اللہ کو اولاد نہیں۔ کافروں کے خیال کا رد۔ (۹) انسان کی ناشکری۔

مطالب:۔ اللہ تعالیٰ قسماً فرماتا ہے۔ کہ قرآن صاف[1] اور واضح ہے عربی[2] زبان میں ہے۔ تاکہ (عرب کے لوگ) بخوبی سمجھیں۔ لوحِ[3] محفوظ میں (لکھا ہوا) ہے۔ بڑے[4] پایہ اور حکمت کی کتاب ہے۔

کافرو! اس پر بھی کہ تم قرآن سے انکار کرتے ہو۔ ہم اپنی وحی کبھی بند نہ کریں گے (بلکہ پیغمبر صلعم کو بھیجتے رہیں گے)۔

پہلے پیغمبروں کی بھی لوگوں نے ہنسی اڑائی تھی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ہم نے ان کو ہلاک کر ڈالا۔ اور ان کا قصہ ابھی تک زبان زد ہے۔ (تو اے پیغمبر! کافروں کی ایذا دہی پر اور ان کی طعن و تشنیع سے دل تنگ نہ ہو۔ بہتر ہے۔ کہ صبر کرو۔ ان کی بیہودہ گوئی سے ہم وحی بند نہ کریں گے۔ جیسا کہ پہلوں کی بے ادبیوں سے ہم نے وحی بند نہ کی تھی)۔

کفار اقرار کرتے ہیں۔ کہ آسمان و زمین کو اللہ ہی نے پیدا کیا ہے۔ (اس پر بھی شرک کرتے)۔

(اللہ تعالیٰ اپنی قدرتِ کاملہ کی چند مثالیں بیان فرماتا ہے:۔) اللہ ہی نے آسمان و زمین کو بنایا۔ اسی نے زمین کو فرش کر کے اس میں رستے نکالے۔ وہی اندازے سے پانی برساتا ہے۔ اور پانی سے خشک زمین کو تر و تازہ کرتا ہے۔ اسی نے ہر قسم کی چیزیں پیدا کیں۔ تمہاری سواری کے لئے کشتیاں اور چارپائے بنائے۔ (پس)

لوگو! ان نعمتوں کے بدلے اللہ کا شکریہ ادا کرو۔ (اور)

(کشتی میں یا چارپائے پر) سوار ہو۔ تو اللہ کی یہ تسبیح پڑھو۔ کہ پاک ہے وہ ذات جس نے ان چیزوں کو ہمارے بس میں کر دیا۔ حالانکہ ہم ایسے طاقتور نہ تھے۔ بیشک ہم کو اپنے رب کے پاس جانا ہے"۔ (یہ کہنا مستحب ہے۔ واجب نہیں)

جیسا کہ بارش برسا کر زمین کو مرے پیچھے اللہ تر و تازہ کر دیتا ہے۔ اسی طور سے وہ قادر ہے۔ کہ سب کو قیامت میں جلا اٹھے گا۔ (احیائے موتٰے کی دلیل ہے)

کافر اللہ کے لئے اولاد قرار دیتے ہیں۔ (یہ محض بیہودہ اور لغویات ہے)۔

انسان کھلم کھلا ناشکر ہے۔

نتائج:۔ قرآن اور پیغمبر صلعم پر ایمان لاؤ۔ شرک نہ کرو۔

مسئلہ:۔ شکر ہر نعمت پر واجب ہے۔ . . . . . .

۲ **خلاصہ:**۔ (۱) کفار کا اعتقاد کہ فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں لغو ہے۔ (۲) کفار کے قول کا رد کہ اگر اللہ چاہتا تو لوگ کافر نہ ہوتے۔ (۳) کفار اپنے باپ دادا کی چال کو ہدایت پر ترجیح دیتے۔ اس کا جواب اور نتیجۂ بد۔ . . . . . .

مطالب:۔ (۱) بھلا کفار کا کون سا انصاف ہے۔ کہ بیٹیوں کو جن کی خبر سن کر وہ سب خود مارے غصے کے منہ بنا لیتے ہیں۔ اور جو زیوروں میں پالی جاتی ہیں۔ اور جو جھگڑوں میں اپنے دلائل بیان کرنے سے قاصر رہتی ہیں۔ ان کو اللہ کے لئے قرار دیں۔ غرض تعجب کی بات ہے۔ کہ کفارِ عرب فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں کہیں۔ (ذرا یہ تو کہیں کہ) کیا فرشتوں کی پیدائش کے وقت یہ سب موجود تھے۔ یا کیا کسی اگلی کتاب الٰہی میں یہ مذکور ہے جس سے یہ سب اس بات کو ثابت کرتے ہیں۔ کہ فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں۔ (ہرگز نہیں) ۔ مگر (جب ان سے اس بارے میں پوچھا جاتا ہے تو یہی) جواب دیتے ہیں کہ اپنے باپ دادوں کو ایسے ہی کہتے سنا (کہ فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں پھر) ویسے ہی ہم بھی کہتے ہیں (خیر جو کچھ چاہیں کہیں) ۔ ان کا قول قلمبند ہوتا جاتا ہے۔ اور ان سے اس کی بازپرس قیامت میں ہوگی (یہاں پر ان کفارِ عرب کے قول کا رد ہے۔ جو فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں کہتے تھے) ۔

کفار کہتے کہ اگر اللہ چاہتا تو ہم فرشتوں کو نہ پوجتے مگر بات تو یہ ہے۔ کہ ان کو معاملہ تقدیر کی کچھ خبر ہی نہیں۔ مگر محض اٹکل پچو باتیں بنایا کرتے ہیں۔

اے پیغمبر! جیسا کہ (تمہاری ہدایت پر) یہ سب کفار تم سے جواب لگاتے ہیں۔ کہ ہم تو اپنے باپ دادوں کے رستے پر چلتے ہیں۔ اسی طور سے پہلے پیغمبروں سے بھی کفار دولتمند (اپنے وقت میں) عذر کرتے آئے ہیں۔ کہ ہم اپنے باپ دادوں کے قدموں پر چلتے ہیں۔ گرچہ پیغمبروں نے ان کو بہت کچھ سمجھایا کہ تم کو ہم دین کے سیدھے رستے پر لے چلتے ہیں اور یہ رستہ تمہارے باپ دادوں کے رستے سے کہیں اچھا ہے لیکن انہوں نے ایک نہ سنی۔ آخر ش نتیجہ یہ ہوا۔ کہ اللہ نے ان سے بدلہ لیا (یعنی عذاب میں گرفتار کیا۔ پس

اسی طور سے ان کافروں پر بھی آفت آئیگی)۔

دین کے جھٹلانے والوں کا انجام برا ہوتا ہے۔

{**نوٹ**:۔ عورتیں ضعیف الخلقت۔ ناقص العقل۔ مردوں سے مرتبہ میں کم ہوتی ہیں۔

نتائج:۔ برے کاموں میں اپنے باپ دادا کی تقلید نہ کرو۔ نصیحت مانا کرو۔ پیغمبروں کے کہنے پر چلو۔ اٹکل پچو باتوں پر عمل نہ ہو۔ بغیر علم کے کوئی بات نہ کہو۔ چوڑیاں پہننے والے مردِ میدان نہیں ہوتے۔ . . . . }

۴ {**خلاصہ**:۔ (۱) ابراہیم ع کا تذکرہ۔ تقلید آبائی اور شرک سے بیزاری۔ لوگوں کے لئے توحید کو پیچھے چھوڑنا۔ لوگوں کا اسلام سے غافل ہونا۔ بعثت پیغمبر صلعم۔ (۲) کفار کا پیغمبر صلعم کو جادوگر کہنا۔ (۳) کفار کے اعتراض کا جواب دربارۂ رسالتِ پیغمبر صلعم۔ (۴) بعض پر بعض کو فوقیت کی مصلحت۔ (۵) دنیاوی مال و متاع سے پیغمبری بہتر ہے۔ (۶) دنیاوی فارغ البالی موجبِ رضامندیِ خدا نہیں۔ (۷) دنیاوی ساز و سامان چندروزہ ہیں۔ (۸) رحمتِ الٰہی کا مستحق متقی ہے۔ . . . . }

مطالب:۔ ابراہیم ع نے اپنے باپ اور قوم سے کہا۔ کہ جس کو تم پوجتے ہو۔ اُسے میں نہیں پوجتا۔ میں تو اپنے خدا کو پوجتا ہوں۔ وہی سیدھا رستہ دکھائیگا۔

ابراہیم ع نے کلمۂ توحید کو اپنے پیچھے چھوڑا۔ تاکہ شاید لوگ (شرک سے توحید کی طرف) رجوع کریں۔ بلکہ (اس کے بعد) ہم نے ان (اہل عرب) کو اور ان کے باپ دادوں کو (جو ابراہیم ع کی نسل میں ہیں۔ دنیا میں) رسایا بسایا۔ (اس پر بھی یہ سب دینِ اسلام سے غافل ہو گئے۔ اور لگے شرک کرنے) یہاں تک کہ اب ان کے پاس دینِ حق آپہنچا۔ اور پیغمبر صلعم آموجود ہوئے۔ پھر تو (تعجب کرنے لگے اور) کہنے لگے کہ یہ جادو ہے اور ہم اس کو نہیں مانتے۔ (اور یوں)

کفار کہتے کہ پیغمبری طائف اور مکے کے کسی سردار کو کیوں نہ عطا ہوئی (ان کا کلام محض بیہودہ ہے) کیونکہ جیسا کہ ہم نے دنیا میں کسی کو کسی کا حاکم و محکوم کر دیا ہے (اسی طور سے ہم نے پیغمبری بھی کسی کو عطا کی۔ یہ کچھ ضرور نہیں۔ کہ جو دنیا کا سردار ہو۔ وہی دین کا بھی سردار ہو۔ یہ جواب ہے کفار کا جو کہتے تھے۔ کہ پیغمبر صلعم پیغمبر نہیں۔ اگر اللہ کو پیغمبر

بھیجنا تھا۔ تو وہ کسی سردارِ مکّہ یا طائف کو پیغمبر بنا کر بھیجتا۔ مگر بات تو یہ ہے کہ
؎ ایں سعادت بزورِ بازو نیست تانہ بخشد خدائے بخشندہ
اللہ نے بعض کو بعض پر فوقیت دی ہے۔ تاکہ ایک دوسرے کا محکوم رہے (اور دنیاوی انتظام کا سلسلہ قائم رہے)۔
پیغمبری دنیاوی مال و متاع سے کہیں بہتر ہے۔
خدا چاہتا تو کافروں کو چاندی اور سونے میں مڑھ دیتا۔ مگر صرف اس مصلحت سے کہ کہیں (مومن) لوگ دنیا کی فارغ البالی کو موجب رضامندیٔ آلٰہی سمجھ کر کفر نہ کرنے لگیں ایسا نہیں کیا۔ ورنہ خدا کی نظر میں دنیاوی ساز و سامان کی کچھ بھی وقعت نہیں۔ اس کی وقعت ہے۔ تو ان کو جو خدا کو نہیں مانتے اور فکرِ عاقبت سے غافل رہتے۔
دنیا کے ساز و سامان چند روزہ ہیں۔
رحمتِ پروردگار کا مستحق متّقی ہے۔
{نوٹ:۔ تمام کمالات کی انتہا کو پہنچنا حُبِّ دنیا کے ترک کرنے اور لباسِ تقوےٰ کو زیب بدن کرنے کے ساتھ مشروط ہے۔ جب تک حُبّ دنیا میں پھنسا ہے۔ اور خدا کو بھولا ہوا ہے۔ اس وقت تک خدا مل نہیں سکتا۔
؎ ہم خدا خواہی و ہم دنیائے دوں ایں خیال ست و محال ست و جنوں
یعنی یہ نہیں۔ کہ دنیا کو آدمی بالکل چھوڑ دے۔ اور پہاڑ و جنگل میں گذران کرے۔ بلکہ دنیا میں اس قدر نہ پھنس جائے۔ کہ دین کو چھوڑ دے۔ اگر دین و دنیا کا کام ساتھ ساتھ کرے تو زیادہ بہتر ہے۔
نتائج:۔ اسلام پر چلنے سے دینی و دنیاوی فائدے ہیں۔ دنیاوی مال و متاع اُخروی عزت کا باعث نہیں۔ . . . . }

۴ {خلاصہ:۔ (۱) یادِ الٰہی سے غفلت کا نتیجہ۔ (۲) شیطان آدمیوں کو راہِ راست سے روکتا ہے۔ (۳) گمراہ ازلی ہدایت نہیں پاسکتے۔ (۴) کفّار سے انتقام لینے کا وعدہ۔ (۵) احکام قرآنی پر چلنے کا حکم۔ (۶) قرآن نصیحت ہے۔ (۷) قرآن پر نہ چلنے کے بارے میں بازپرس۔ (۸) اللہ کی پرستش کا حکم . . . . }
مطالب:۔ جو شخص اللہ کی یاد سے اعماض کرتا ہے۔ (یا قرآن سے غفلت

کرتا ہے) اس پر ہم شیطان تعینات کر دیتے ہیں۔ شیطان اس کو راہ راست سے روکتا ہے۔ اور پھر وہ شخص اپنے بُرے کاموں کو اچھا سمجھنے لگتا ہے۔ اور وہ قیامت میں اپنے اعمال پر اور شیطان کی پیروی سے افسوس کریگا۔ لیکن اس وقت کا افسوس کچھ فائدہ نہ دیگا۔ اور عذاب سے رُستگاری نہ ہوگی۔

اے پیغمبر! تم بہروں کو سنا نہیں سکتے۔ اندھے اور گمراہوں کو راہ دکھا نہیں سکتے (یعنی جو گمراہ ازلی ہیں۔ وہ ہدایت پا نہیں سکتے۔ ان کا بُرا نتیجہ ہوگا)۔

اے پیغمبر! تمہارے جیتے جی یا تمہاری وفات کے بعد (یا ہجرت کے بعد) کفار سے ہم بدلہ لینے پر قادر ہیں۔ (یعنی کبھی نہ کبھی ہم ضرور کفار مکہ سے بدلہ لیں گے۔ تم ان کے کہنے کی کچھ پرواہ نہ کرو)۔ قرآن کو تم مضبوط پکڑے رہو۔ (یعنی قرآن کے احکام پر عمل کرو) بے شک تم سیدھی راہ پر ہو۔

اے پیغمبر! قرآن تمہارے اور تمہاری قوم کے لئے نصیحت ہے (بعض مفسروں نے ذکر کے معنی شرف کے لئے ہیں۔ اس صورت میں اس آیت کے یہ معنی ہونگے کہ قرآن تمہارا اور تمہاری قوم کا شرف اور یادگار ہے)۔

قرآن کے احکام پر نہ چلنے کے بارے میں سب سے باز پُرس ہوگی۔

پہلے رسولوں کے پاس بھی یہی حکم بھیجا تھا۔ کہ سوائے ایک اللہ کے اور کسی کی پرستش نہ کرنا۔ اس بات کو (علمائے اہلِ کتاب سے) تم پوچھ دیکھو۔

{**نوٹ**:- ذکرِ اللہ سے شیطان مغلوب ہوتا ہے۔ اور غفلت میں غالب ہو جاتا ہے۔ اور رفتہ رفتہ جہلِ مرکب میں ڈالتا ہے۔

{**نتائج**:- یادِ الٰہی سے ایک آن بھی غفلت نہ چاہئے۔ ہمہ دم اس کو یاد کرنا چاہئے۔ شیطانی حرکتوں میں نہ رہو۔ خواہش نفسانی پر نہ چلو۔ احکام قرآنی کو برتو۔}

۵ {**خلاصہ**:- (۱) قصہ موسیٰ ع۔ فرعون کی نافرمانی اور اس کی ہلاکت۔ (۲) فرعون اور اس کے خیال کا رد در بارۂ پیغمبرِ موسیٰ ع . . . . }

مطالب:- ہم نے موسیٰ ع کو فرعون اور اس کے سرداروں کی طرف بھیجا۔ موسیٰ نے کہا کہ میں خدا کا رسول ہوں۔ اُن لوگوں نے معجزات کی ہنسی اڑائی۔ تب ہم نے ان کو آفت میں پکڑا۔ شاید ہماری طرف رجوع کریں۔ اُس پر موسیٰ ع سے کہنے لگے کہ

اللہ کی جناب میں دعا کرو۔ (اگر آفت ہٹ گئی تو) بے شک ہم لوگ راہ پر آئیں گے۔
لیکن جب ہم نے عذاب ہٹالیا۔ تو اُن لوگوں نے عہد شکنی کی۔ پھر فرعون نے اپنی قوم
سے کہا۔ کہ بھلا میں اچھا ہوں یا موسےٰؑ۔ (غرض) فرعون اور اس کی قوم نے موسےٰؑ کو
رسول نہ مانا۔ وہ سمجھتے تھے۔ کہ اگر یہ پیغمبر ہوتے۔ تو امیر ہوتے۔ یا اُن کے ساتھ فرشتے آتے
(مگر ان کا یہ خیال محض غلط تھا۔ پیغمبری اس پر منحصر نہیں) پس فرعون (خود خراب ہوا اور)
اپنی قوم کو بہکا دے میں رکھا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالےٰ نے سب کو غرق کر دیا۔ (لیس کفارِ
قریش اگر پیغمبر صلعم کو نہ مانیں گے۔ اور اُن کو جھٹلائیں گے۔ تو اُن کی بھی یہی حالت ہوگی)۔
اور اُن کی ہلاکت کو پچھلوں کے لئے عبرت بنا دیا۔

{**نتائج**:۔ جب اللہ کسی کو سختی میں ڈالتا ہے۔ تو اللہ کی غرض یہ بھی ہوتی ہے
کہ وہ اللہ کی طرف رجوع کرے۔ جب اللہ تعالیٰ انسان کو تکلیف سے آرام کی طرف پھیر
دیتا ہے۔ تو انسان بڑا ناشکر ہے۔ کہ وہ عہد شکنی کر بیٹھتا ہے۔ نعمت پر اللہ کا شکر کرنا چاہیئے
رسول کے جھٹلانے کا نتیجہ بُرا ہوتا ہے۔ دنیاوی کرّ و فر موجب عزت اُخروی نہیں۔ }

۶ **خلاصہ**:۔ (۱) کفارِ قریش کا خیالِ فاسد کہ فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں۔ اس
کا رد۔ (۲) عیسےٰؑ پیغمبر اور بندۂ خدا تھے۔ نہ کہ خدا اور خدا کے بیٹے۔ قیامت کے قریب
دنیا میں آئیں گے مختلف خیالات کا رد در بارۂ عیسےٰؑ (۳) قیامت کے وقوع میں
شک کرنے کی مناہی (۴) شیطان کی پیروی کی مناہی (۵) شیطان انسان کا دشمن
ہے۔ (۶) عیسےٰؑ کا وعظ و نصیحت۔ لوگوں کا اختلاف۔ اور لوگوں کی سزا۔ (۷) شریعت
پیغمبر پر چلنے کا حکم۔ (۸) قیامت یک بیک آئیگی۔ دوست دشمن ہو جائیں گے۔ مگر
پرہیزگاروں کی دوستی قائم رہیگی۔ . . . . }

مطالب:۔ مشرکِ مکہ کٹ حجتی اور جھگڑنے کے طور پر کہتے ہیں۔ کہ عیسائی تو عیسےٰؑ
کو خدا یا خدا کا بیٹا مانتے۔ اور ہم لوگ تو فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں کہتے۔ پھر جب عیسائی
بر سرِ حق ہیں۔ تو ہم لوگ بر سرِ حق کیوں نہ ہوں گے۔ کیونکہ فرشتے تو عیسےٰؑ سے اچھے
ہیں۔ (مگر یہ غلط ہے۔ کیونکہ)۔

عیسےٰؑ تو صرف ایک برگزیدہ بندۂ خدا تھے۔ (اور خدا کے بیٹے نہ تھے) اور بنی
اسرائیل کے لئے نمونہ تھے (یعنی ان کو بن باپ کے پیدا کیا۔ تاکہ بنی اسرائیل قدرتِ خدا

کو سمجھیں) اور وہ قیامت کی ایک دلیل ہیں (یعنی قریب قیامت کے دنیا میں اترینگے۔ یا جیساکہ ہم نے عیسٰیؑ کو بن باپ کے پیدا کیا اسی طور سے ہم قیامت کے واقع کرنے پر بھی قادر ہیں)۔

(کافرو!) اگر ہم چاہتے تو زمین پر فرشتے کو خلیفہ بنا کر بھیجتے۔

لوگو! قیامت میں شک و شبہ نہ کرو۔

لوگو! دیکھو (شیطان سے بچتے رہو کہیں) تم کو شیطان راہِ راست سے روکے نہیں شیطان انسان کا صریح دشمن ہے۔

عیسٰیؑ معجزے لے کر آئے۔ اور لوگوں سے کہنے لگے۔ کہ میں خدا کی طرف سے پیغمبر آیا ہوں تاکہ حکمت کی باتیں بتاؤں۔ اور اُن باتوں کا پند کروں۔ جن میں تم سب اختلاف کرتے ہو۔ کیا ہم کیا تم سب ہی اللہ کے بندے ہیں۔ اُسی کی عبادت کرو۔ یہی سیدھا رستہ ہے۔ پھر لوگ مختلف ہوئے (کوئی کہتا کہ عیسٰےؑ خدا ہیں۔ کوئی مانتا کہ عیسٰےؑ خدا کے بیٹے ہیں۔ کوئی سمجھتا۔ کہ عیسٰیؑ پیغمبر نہیں)۔ ان سب کے لئے (جو عیسٰےؑ کو خدا یا خدا کا بیٹا جانتے۔ یا ان کو پیغمبر نہیں مانتے) خرابی اور قیامت میں سزا ہے (پس مشرکین قریش جو پیغمبر صلعم کو پیغمبر نہیں کہتے۔ ان کی قیامت میں یہی دُرگت ہوگی)۔

لوگو! پیغمبر صلعم کی شریعت کی پیروی کرو۔ اس کے احکام پر سرِ تسلیم خم کرو۔ کیونکہ یہی سیدھا رستہ ہے۔

کفار اس وقت نہیں مانتے۔ تو کیا قیامت میں مانیں گے۔ جب کوئی دوست نہ ملیگا؟

قیامت یکایک آجائیگی۔

قیامت میں دوست دشمن ہو جائیں گے۔ (یعنی مشرک کے معبود مشرک کے دشمن ہو جائیں گے)۔

قیامت میں صرف پرہیزگاروں کی دوستی قائم رہیگی۔

{**نوٹ**:۔ روایت ہے۔ کہ کوئی قوم اُس ہدایت پانے کے بعد جس پر وہ پہلے تھی۔ ہرگز گمراہ نہیں ہوئی۔ مگر یہ کہ اس نے جدل یعنی مناظرہ کو اختیار کیا . . . .

نتائج:۔ فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں نہ مانو۔ عیسٰےؑ کو خدا یا خدا کا بیٹا نہ جانو۔

اللہ کو کوئی اولاد نہیں۔ مشرک سے الگ رہو۔ اللہ ہی کی عبادت کرو۔ اور کسی کی نہیں جدل وجدال نہ کرو۔ مناظرہ سے پرہیز رکھو۔ ایمان لاؤ اور اسلام پر چلو۔ حدیث کی پیروی کرو۔ دوستی پیدا کرو۔ تو پرہیز گاروں سے . . . . }

۷ {خلاصہ:۔ (۱) مخلص اور مومن کے لئے جنت۔ (۲) مجرموں کے لئے جہنم۔ (۳) کافروں کی حق باتوں سے نفرت (۴) کافروں کی شرارت اللہ کے نزدیک کارگر نہیں ہوتی۔ (۵) کراماً کاتبین اعمال کو لکھتے ہیں۔ (۶) اللہ کو اولاد نہیں۔ (۷) کافروں کو مہلت۔ قیامت میں سزا۔ (۸) قیامت کا علم اللہ ہی کو ہے۔ (۹) سب کو اللہ کے پاس جانا ہے۔ (۱۰) معبودِ باطل کو اختیار شفاعت نہیں۔ (۱۱) اختیارِ شفاعت۔ (۱۲) کفار خالقیت اللہ تعالےٰ کے مقر ہیں۔ اس پر بھی شرک کرتے۔ (۱۳) قدرت ہائے اللہ تعالےٰ . . . . }

مطالب:۔ جو اللہ کی آیتوں پر ایمان لاتے۔ اور اس کے فرمانبردار بنے رہتے۔ وہ اپنی (مسلمان) بیویوں سمیت جنت میں جائیں گے۔ نہ وہاں خوف وخطر ہوگا۔ نہ حزن وملال۔ اور وہاں ہر طرح کے آرام وآسایش میں ہمیشہ رہیں گے۔ یہ اعمال حسنہ کا بدلہ ہوگا۔

(سہ بہشت آنجاست کازارے نباشد کسے را باکسے کارے نباشد)

گنہگاروں کو جہنم نصیب ہوگا۔ وہاں عذاب کم نہ ہوگا۔ موت مانگیں گے۔ موت بھی نہ آئیگی۔

(ع موت آتی نہیں جہنم میں) یہ حق بات کو نہ ماننے کا بدلہ ہوگا۔ ہم نے ان پر ظلم نہ کیا۔ بلکہ یہ سب آپ اپنے اوپر ظلم کرتے رہے۔

(اے کفارِ مکہ) ہم نے تمہارے دین حق بھیجا ہے۔ لیکن تم میں اکثر (کا حال یہ ہے کہ) حق بات سے چڑتے ہیں۔ (بھلا یہ تو بتاؤ کہ) تم نے (پیغمبر صلعم کے ساتھ برائی کرنے کے لئے) کوئی بات ٹھان رکھی ہے۔ (اگر ایسی بات ہے تو جان رکھو۔ کہ تمہاری شرارت میرے نزدیک کچھ چل نہیں سکتی۔ کیونکہ میرے پاس اس کا توڑ ہے اور) ہم نے (بھی یہ بات) ٹھان رکھی ہے (کہ تم پر عذاب کریں گے) کیا تم خیال کرتے ہو۔ کہ ہم تمہاری مخفی باتوں اور مشوروں کی خبر نہیں رکھتے (ضرور خبر رکھتے۔ اس کے علاوہ) ہمارے فرشتے (کراماً کاتبین) تمہارے اعمال کو لکھتے جاتے ہیں۔

(اے پیغمبر! کفار سے) کہدو کہ اگر اللہ کو کوئی بیٹا ہوتا۔ تو میں سب سے پہلے اُس

کی عبادت کرتا (مگر اللہ کو کوئی بیٹا نہیں یہ جواب ہے۔ ان کا جو عیسیٰ ؑ اور عُزیر ؑ کو اللہ کا بیٹا جانتے۔ اور فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں سمجھتے۔ حق تو یہ ہے۔ کہ) اللہ (بیٹا بیٹی کے) بکھیڑوں سے پاک ہے۔

اے پیغمبر! کافروں کو اپنے حال پر چھوڑ دو اور کھیلنے دو۔ یہ تو ایمان لانے والے نہیں۔ قیامت میں اُن کو اِس کی حقیقت کھل جائیگی۔

اللہ کی ذات بابرکت اور پاک ہے۔

قیامت کا علم اللہ ہی کو ہے۔ (اور کسی کو نہیں)

سبھوں کو اس کے پاس جانا ہے۔

کفار کے معبود کو تو شفاعت کا اختیار ہی نہیں۔ مگر ہاں اُن کے معبودوں میں سے جو علم و یقین کے ساتھ کلمۂ توحید (لاالٰہ الا اللہ) کے قائل ہیں۔ وہ شفاعت کرینگے (ارواحِ طیبات ؑ اور ملائکہ کرام مراد ہیں۔ مثلاً کفار بہت سے بتوں کو پوجتے تھے۔ اور فرشتوں کو معبود بنائے تھے۔ تو بتوں کو کوئی اختیار نہیں۔ فرشتوں کو اختیار شفاعت کا ہوگا)۔

کفار باوجود اس اقرار کے بھی کہ اُن کو اللہ ہی نے پیدا کیا ہے۔ بہکے جاتے ہیں (اور دوسروں کو اپنا معبود ٹھیرائے ہوئے ہیں۔

پیغمبر صلعم کا قول ہے۔ کہ اے رب یہ ایسی قوم ہے۔ کہ ایمان لانے والی نہیں (بیشک یہی بات ہے۔ کہ یہ لوگ ایمان نہ لائیں گے) تو (اے پیغمبر! اس وقت) تم ان سے درگزر کرو اور کہو (کہ تم کو میرا) سلام ہے۔ پھر آگے چل کر (قیامت میں) وہ سب معلوم کرلیں گے۔

وہی آسمان و زمین کا مالک ہے۔ آسمان و زمین میں اسی کی بندگی ہے حکمت والا اور جاننے والا ہے۔ آسمان و زمین اور جو کچھ بھی ان میں ہے۔ سب کی سلطنت اسی کو ہے۔ قیامت کی خبر اسی کو ہے۔ سب کو اسی نے پیدا کیا ہے۔

{نتائج}:۔ حق باتوں کو مانو۔ بندۂ فرماں بردار بنو۔ احکام الٰہی پر چلو۔ شرک کے بکھیڑے سے پاک ہو جاؤ۔ شفاعت ہو سکتی ہے۔ مگر معبودِ باطل کو اس میں اختیار نہیں۔ . . . . }

(۴۴) سورۂ دخان

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

۱ خلاصہ:- (۱) قرآن کی تعریف- (۲) قرآن کا نزول- (۳) قرآن کے نزول کا منشاء- (۴) شبِ قدر کی تعریف- (۵) مقصدِ مبعوث پیغمبر صلعم- (۶) ربوبیّت الوہیّت واختیارِ باری تعالےٰ بر احیاء وامانت- (۷) منکرین کا تمسخر اور اُن پر دھوئیں کے عذاب کی پیشین گوئی نزولِ عذاب پر منکرین ایمان لانے کا وعدہ کریں گے- اس کا جواب- چندے عذاب کی موقوفی- بعدہٗ عذاب سخت میں گرفتاری- (۸) قصہ موسےٰؑ اور ہلاکتِ قوم فرعون- (۹) اوصاف اللہ تعالےٰ

مطالب:- قرآن روشن کتاب ہے (یعنی اس میں سب باتیں اوامر ونواہی وغیرہ مندرج ہیں- جن کے برتنے سے آدمی ہدایت پاتا- اور گمراہی سے بچتا ہے)-

قرآن کو ہم نے برکت والی رات (یعنی شبِ قدر) میں اُتارا ہے- (صرف پہلی وحی شبِ قدر میں نازل ہوئی- اور پھر قرآن وقتاً فوقتاً نازل ہوتا رہا- یا شبِ قدر میں سارا اور پورا قرآن آسمانِ دنیا پر اُترا- اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر بتدریج آتا رہا)-

قرآن اس لئے اُتارا گیا ہے- تاکہ ہم (بندوں کو افعالِ بد کی سزا سے) خبردار اور ہوشیار کر دیں-

شبِ قدر کثیر خیر وبرکت کی رات ہے- اس رات میں ہر ایک امر کا انتظام ہماری طرف سے ہوتا ہے-

یہ انسان پر اللہ کی رحمت ہی رحمت ہے- کہ پیغمبر صلعم کو دنیا میں بھیجا- اور اُن پر قرآن اُتارا- (اور یہ اس لئے کہ انسان کی ہدایت منظور تھی)-

لوگو! آسمان وزمین کا اور ان میں جتنی چیزیں ہیں- اُن کا پروردگار اللہ ہی ہے اُس کے سوا اور کوئی مستحقِ عبادت اور قابلِ پرستش نہیں- وہی جلاتا اور مارتا ہے- تمہارا اور تمہارے باپ دادوں کا وہی رب ہے- باوجود ان وصفوں کے بھی کافر وحدانیت کے خلاف ہی رہتے اور (ر) شکوک وشبہات کرتے اور تمسخر کرتے- (خیر کریں تو کریں آخر ش ان)

منکرین پر عذاب دردناک ہوگا۔ کہ ایک دھواں ظاہر ہوگا۔ اور سب پر چھا جائیگا (بعض کہتے۔ کہ اس دھوئیں سے مراد قحطِ مکہ ہے۔ جو سات برس تک برابر رہا۔ اور جس کی یہاں پر پیشین گوئی ہے۔ بخاری میں اس روایت کو دیکھو۔ پانی کے نہ برسنے سے اور سخت گرمی پڑنے کے سبب سے بھوک کی حالت میں معلوم ہونے لگتا ہے۔ کہ آسمان و زمین سے دھوئیں اُٹھ رہے ہیں۔ بعض کہتے کہ دھوئیں سے گرد و غبار مراد ہے۔ جو فتح مکہ کے دن اٹھا تھا۔ بقولِ دیگر۔ اس دھوئیں سے وہ دُھواں مراد ہے۔ جو قیامت کے قریب دنیا میں پھیل جائے گا۔ جیسا کہ احادیث میں مذکور ہے۔ کہ دُھواں بھی آثارِ قیامت میں سے ہے۔ جو چالیس دن تک رہے گا۔ اس سے کافروں کو سخت تکلیف ہوگی اور مومنوں کو کچھ بھی نہ ہوگا)۔

اس عذاب کے وقت (یعنی قحط کے زمانہ میں یا فتح مکہ کے وقت۔ یا قیامت کے قریب والے دھوئیں کے وقت) کفار دعا کریں گے۔ کہ عذاب دور ہو جائے۔ تو ایمان لے آئیں۔ مگر یہ لوگ کہاں ایمان لائیں گے۔ دیکھو جب معجزے کے ساتھ (حق) بیان کرنے والے رسول (پیغمبر صلعم) آئے تو کفار ایمان نہ لائے۔ بلکہ اُن سے منہ پھیر لیا۔ اور کہا۔ کہ سکھائے پڑھائے ہوئے (یعنی ان کو قرآن کوئی دوسرا آدمی بنا کر دیتا ہے۔ اور یہ) دیوانے ہیں۔ تو اب عذاب کے بعد کہاں ایمان لائیں گے۔ (خیر چونکہ یہ سب ایمان لانے کا وعدہ کرتے ہیں تو) ہم پھر تھوڑے دنوں تک ہم ان سے عذاب اٹھا لیں گے۔ پھر اس پر بھی یہ لوگ قدیمی کفر کی طرف پھر جائیں گے۔ اس کے بعد تو پھر ہم ان کو (قیامت میں یا بہ قول بعض جنگ بدر میں) سخت پکڑ میں پکڑیں گے (تو اے کفارِ مکہ! ذرا فرعون اور اس کی قوم کی حالت خیال کرو کہ:-)

ہم نے موسیٰؑ کو فرعون اور اس کی قوم کی طرف بھیجا۔ (موسیٰؑ نے فرعون سے کہا) کہ اللہ کے بندوں کو میرے حوالہ کرو۔ اللہ سے سرکشی نہ کرو۔ میں تمہارے لئے امانت دار رسول ہوں۔ میں معجزے لے کر تمہارے پاس آیا ہوں۔ میں اللہ کی پناہ لے چکا ہوں۔ اگر تم مجھ پر ایمان نہیں لاتے۔ تو تم مجھ سے الگ ہو جاؤ۔ موسیٰ ع نے پھر اپنے رب کو پکارا۔ کہ لوگ مجرم ہیں۔ (موسیٰ ع کو حکم الٰہی ہوا کہ) میرے بندوں کو راتوں رات لے نکلو۔ قوم فرعون تمہارا پیچھا کریگی۔ وہ غرق ہو جائیگی۔ (چنانچہ وہ لوگ موسیٰ سے چھیڑ چھاڑ کرتے

ہی رہے ہے۔ بموجب حکم خدا موسیٰ ع بنی اسرائیل کو لے کر راتوں رات نکل کھڑے ہوئے۔ فرعون نے پیچھا کیا۔ تب اللہ نے موسیٰ ع اور بنی اسرائیل کو دریا پار اتار دیا۔ اور فرعون اور اس کی قوم کو غرق دریا کر دیا)۔ وہ سب بہت باغ۔ چشمے۔ کھیت۔ گھر۔ اور نعمتیں چھوڑ گئے۔ اور ان چیزوں کے دوسرے لوگ وارث ہوئے۔ ان پر نہ آسمان روئے نہ زمین اور نہ انہیں مہلت ملی (پس کفار مکہ! اس سے عبرت پکڑو۔ اور کفر کو چھوڑو۔ ورنہ تم پر بھی آفت آئیگی)۔

اللہ تعالیٰ سب کچھ سنتا اور سب کچھ جانتا ہے۔

{**نتائج**:۔ قرآن بڑی عزت والی چیز ہے۔ اس کو کتاب الٰہی مانو۔ یہ کلام انس و جن نہیں۔ پیغمبر صلعم رسول برحق ہیں۔ شرک نہ کرو۔ سرکشی اور تکبر نہ کرو۔ جو اللہ کی پناہ لیتا ہے۔ اس کو کوئی ایذا نہیں۔ مرگیا مردود جس کا فاتحہ نہ درود . . . . . }

۲ {**خلاصہ**:۔ (۱) بیان نعمتہائے بنی اسرائیل۔ (۲) پیغمبر صلعم سے منکرین معجزہ طلب کرتے۔ کہ مُردے کو جلا اُٹھائیے۔ (۳) قوم تبع اور سابق قوموں کی ہلاکت قابلِ عبرت ہے۔ (۴) پیدائش مخلوقات بلا سود نہیں۔ (۵) قیامت کی بے کسی۔ رحمتِ الٰہی درکار ہے۔ (۶) اوصاف اللہ تعالیٰ . . . . }

مطالب:۔ (بنی اسرائیل کو جو نعمتیں عطا ہوئی تھیں۔ اُن میں سے اللہ تعالیٰ چند نعمتوں کو بیان فرماتا ہے:۔)

بنی اسرائیل کو فرعون کے عذابِ ذلیل سے نجات دی (جیسے فرعون بنی اسرائیل کے لڑکوں کو مروا ڈالتا۔ اور لڑکیوں کو زندہ رکھتا۔ آخرش اللہ نے فرعون کو ہلاک کر ڈالا۔ اور بنی اسرائیل کو بچا لیا)۔ (اپنے زمانے کے) اہلِ علم پر ان کے ایمان والوں کو برگزیدہ کیا۔ وہ نعمتیں دیں۔ جو ہماری قدرت کی نشانیاں تھیں۔ (جیسے دریا کا پھٹ جانا من وسلویٰ کا اترنا۔ جنگلوں میں ابر کا سایہ کرنا)۔

فرعون سرکش فضول کار تھا۔

کفار احیاے موتیٰ کے منکر ہیں۔ وہ سب پیغمبر صلعم سے کہتے ہیں۔ کہ اگر آپ سچے ہیں۔ تو ہمارے باپ دادوں کو جلا اٹھائیے۔

کفار جو احیاے موتےٰ کے منکر ہیں۔ ان کو قوم تبع اور اگلی قوموں کی ہلاکت سے

سبق لینا چاہئے)۔ تبع خطاب تھا۔ بادشاہ یمن اور قوم حمیر کا)۔
اللہ نے خلقت کو بلا سود اور کھیل کے لئے نہیں پیدا کیا ہے۔ بلکہ اس میں مصلحت ہے۔ (کہ طاعت پر لوگ ثواب پائیں۔ اور معصیت پر عذاب)۔ لیکن اکثر لوگ اس بات کو سمجھتے ہی نہیں۔
ان منکرین آخرت کا قیامت میں فیصلہ ہوگا۔
قیامت میں کوئی کسی کے کام نہ آئیگا۔ جس پر خدا رحم کرے۔ اس کا بیڑا پار ہے۔
(سے باپ بیٹا بھائی کام آتا نہیں ساتھ بیکس کے کوئی جاتا نہیں)
اللہ زبردست ہے۔ اور بڑا مہربان ہے۔
{**نتائج**:۔ احیائے موتیٰ برحق ہے۔ دنیا جائے عمل ہے۔ آخرت میں عمل کا پھل ملے گا۔ . . . . }
۳ {**خلاصہ**:۔ (۱) حق باتوں میں شک کرنے والوں کی سزا۔ (۲) متقی کا اجر آخرت۔ (۳) قرآن کی زبان میں آسانی اور اس کی وجہ (۴) کافروں کے انجام کی انتظاری کا حکم۔ . . . . }
مطالب:۔ (جہنم میں) گنہگاروں کا کھانا درخت زقوم سے ہوگا۔ جو پیٹوں میں مانند پگھلائے ہوئے تانبے کے اور مثل کھولتے ہوئے پانی کے جوش مارے گا۔ کشاں کشاں ان کو فرشتے دوزخ میں لیجائیں گے۔ اور کھولتا ہوا پانی ان کے سروں پر ڈالا جائے گا۔ اور اُن سے کہا جائیگا کہ ہاں تمہیں ہو جو دنیا میں اپنے کو عزت والے اور بزرگ کہا کرتے تھے۔ پھر یہ عذاب اس کا بدلہ ہے۔ جو تم لوگ (دین حق کی باتوں میں) شک کیا کرتے تھے۔ (ع منکراں را وعدۂ ذوقوا العذاب)
متقی کو رہنے کے لئے امن کی جگہ ہوگی۔ جس میں باغ چشمے ہونگے۔ ریشمی پوشاک ہوگی۔ کھانے کو میوہ۔ ان کے لئے حوریں ہونگی۔ وہاں موت نہ ہوگی۔ (ع صالحاں را وعدۂ حُسنِ ماٰب)۔
ہم نے قرآن کو بولی میں آسان کیا ہے۔ تاکہ اہل عرب (آسانی سے سمجھیں اور) نصیحت پکڑیں۔

اے پیغمبر! تم بھی منتظر رہو۔ اور کافر بھی منتظر رہیں (کہ کس کا کیا انجام ہوتا ہے۔
ہاں بے شک تم کو فتح ونصرت ہوگی۔ اور کافروں کو عذاب ومصیبت)
{**نتائج**:۔ گناہ نہ کرو۔ دین کی باتوں میں شک نہ کرو۔ متقی بنو۔ بعث ونشر
کے بعد پھر موت نہیں۔ قرآن میں نصیحت ہے۔ . . . . }

(۴۵) سورۂ جاثیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱ {**خلاصہ**:۔ (۱) نزولِ قرآن۔ (۲) قرآن ہدایت ہے۔ (۳) اللہ کی قدرتوں
کا بیان۔ (۴) قدرتِ الٰہی میں مومن اور عقلمند کے لئے نشانی۔ (۵) مذمت کہ کفار
قرآن پر ایمان نہیں لاتے۔ حالانکہ قرآن کلامِ الٰہی ہے۔ (۶) منکر اور متکبر وغیرہ کی
خرابی وسزا۔ (۷) توصیفِ اللہ تعالیٰ۔ . . . . }

مطالب:۔ قرآن اللہ کی طرف سے اترا ہے۔ اور سراسر ہدایت ہے۔
مومن۔ یقین کرنے والے اور عقلمند کے لئے ان سب میں اللہ (کی قدرت)
کی نشانیاں (بہت) ہیں۔ آسمان وزمین (کے بنانے) میں۔ انسان کی پیدائش میں۔
جانوروں کے پھیلانے میں۔ رات ودن کی آمد وشد میں بارش سے روزی نکالنے میں مرے
پیچھے زمین کو تروتازہ کرنے میں۔ ہواؤں کے ردوبدل میں۔ (قدرتِ الٰہی کی نشانیاں
تو عام ہیں۔ اور سبھوں کے لئے ہیں۔ مگر بات یہ ہے۔ کہ ان کو وہی جانتے ہیں۔ اور
حق مانتے جو ایمان دار یقین کرنے والے عقلمند ہیں)۔
اے پیغمبر! حقیقت میں یہ ہماری ہی آیتیں ہیں۔ جو ہم تم کو پڑھ پڑھ کر سناتے ہیں
پھر کفار جب ان آیتوں کو سن کر بھی ایمان نہیں لاتے۔ تو پھر کب ایمان لائیں گے؟
جھوٹے گنہگار کے لئے جو اللہ کی آیتیں سن کر مارے غرور کے (کفر پر ایسے)
اڑے رہے۔ اور بہرا پن پکھا دیتے) گویا سنا بھی نہیں۔ اور آیتوں کی ہنسی اڑاتے ہیں۔
ان کے لئے دردناک اور سخت اور ذلت والا عذاب اور جہنم ہے۔ جہاں نہ ان کی کمائی۔
نہ ان کے جھوٹے معبود کام آئیں گے۔
جو اللہ کی آیتوں سے منکر ہیں۔ اُن پر دکھ دینے والا عذاب ہے۔

اللہ زبردست ۔ حکمت والا ہے۔

{**نتائج**:۔ قرآن کو کتاب الٰہی مانو۔ جو قرآن پر ہنستے وہ گنہگار ہیں۔ منکرِ قرآن کافر اور گنہگار ہے۔ اللہ کی قدرتوں پر غور کرو سمجھو اور عبرت پکڑو۔ اور شرک نہ کرو۔ بتوں کی بداعمالیاں آخرت میں کچھ کام نہ دیں گی۔ . . . . }

۲ {**خلاصہ**:۔ (۱) بیانِ قدرتِ الٰہی۔ (۲) حکم شکرگزاری۔ (۳) قدرتِ الٰہی میں نشانی۔ (۴) کافروں کے قصور کو عفو کرنے کا حکم۔ (۵) نیکی و بدی کی جزا و سزا۔ (۶) بنی اسرائیل کی نعمتوں کا بیان۔ ان کے اختلافات۔ (۷) شریعت پر چلنے کا حکم۔ اہل کتاب کی خواہش پر چلنے کی مناہی۔ (۸) نافرمان آپس میں رفیق ہیں۔ (۹) پرہیزگار کا اللہ تعالیٰ ساتھ دیتا ہے۔ (۱۰) قرآن ہدایت و رحمت ہے۔ (۱۱) مومن نیکوکار و بدکار برابر نہیں۔ . . . . }

مطالب:۔ (لوگو!) یہ اللہ ہی (کی قدرت) ہے۔ جس نے دریا کو انسان کے بس میں کر دیا ہے۔ جس میں بحکمِ خدا کشتیاں چلتی ہیں۔ اور یہ اس لئے کہ تم اپنی روزی تلاش کرو۔ اور اللہ کا شکر کرو۔ اور جو کچھ آسمان و زمین میں ہے۔ سب کو تمہارے لئے کام میں لگا رکھا ہے۔

س . . . . ابر و باد و مہ و خورشید و فلک در کار اند۔
تا تو نانے بکف آری و بغفلت نخوری ✽
ہمہ از بہر تو سرگشتہ و فرماں بردار۔
شرط انصاف نباشد کہ تو فرماں نبری ✽

ان قدرتوں کو کچھ فکر کرنے والے ہی سمجھتے ہیں۔

س . . . . غور سے دیکھو تو ہر برگ ہے تاریخِ چمن
لکھنے والے نے کوئی بات اٹھا رکھی ہے

مسلمانو! ان لوگوں سے درگزر کرو۔ جو گزشتہ عذابوں کو سن کر بھی (تم پر ظلم کرنے سے باز نہیں رہتے۔ اور) خوف و اندیشہ نہیں کرتے۔ اللہ ان کے اعمالِ بد کا بدلہ لے گا۔ (تم کو بدلہ لینے کی ضرورت نہیں۔ یہاں پر قوماً سے اگر کفار مراد ہیں۔ تو وہ معنے ہوں گے۔ جو اوپر بیان ہوئے۔ بعضے قوماً سے مسلمان مراد لیتے ہیں۔ تو یہ

معنی ہوں گے۔ کہ ان سے درگزر کرو۔ تاکہ اس درگزر کرنے پر اللہ تم کو اجر دے۔ یہاں پر تعلیم عفو ہے)۔

جو بھلائی کرتا ہے۔ وہ اپنے لئے۔ جو بُرائی کرتا ہے۔ وہ اپنے لئے۔ (پھر تو) سب کو اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

(ان چند احسانات کا ذکر ہے۔ جو اللہ نے بنی اسرائیل کو عطا کئے تھے۔) ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب (توراۃ)۔ حکومت۔ نبوت دنیاوی نعمتیں (یا من وسلویٰ) دیں۔ (اُس زمانے کے) لوگوں پر فضیلت دی۔ دین کے کھُلے کھُلے احکام کی نصیحت کی (یا معجزے دئے) لیکن ان لوگوں نے جان بوجھ کر حسداً پھوٹ ڈالا۔ اللہ تعالیٰ قیامت میں ان اختلافات کا فیصلہ کردے گا۔ (مفسروں نے بینٰت من الامر سے دو معنی لئے ہیں:۔ دین کے کھُلے کھُلے احکام یا معجزے۔ اس حالت میں وہ معنی ہونگے۔ جو اوپر بیان ہوئے۔ پیغمبر صلعم کے مبعوث ہونے کی بشارت جو توراۃ میں مندرج تھی۔ اس حالت میں یہ معنی ہوں گے۔ بنی اسرائیل کو توراۃ میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ہونے کی بشارت دی گئی تھی۔ باوجود اس کے بھی بنی اسرائیل اختلاف کرتے۔ بعض آپ کی رسالت کا اقرار کرتے۔ اور بعض انکار۔ تو اس اختلاف کا اللہ قیامت میں فیصلہ کردے گا)۔

اے پیغمبر! ہم نے تم کو شریعت اسلام عنایت کی ہے۔ پس (اے پیغمبر اور مسلمانو!) شریعت (اسلام) پر قائم رہو۔ بے علموں کی خواہشوں پر نہ چلو۔ اللہ کے سامنے بے علم تمہارے کچھ کام نہ آئیں گے۔ (اس آیت سے صاف معلوم ہوا کہ شریعت محمدی سے پہلی شریعتیں منسوخ ہوگئیں۔ جب سے یہ شریعت آگئی۔ تب سے اس کے سوا کسی شریعت کی پیروی درست نہیں)۔

نافرمان ایک دوسرے کا رفیق ہے۔

شعر
کند ہمجنس باہمجنس پرواز ۔۔۔ کبوتر با کبوتر باز با باز

اللہ پرہیزگاروں کا ساتھ دینا ہے۔

قرآن (جہان کے) لوگوں کے لئے عقل ودانش کی باتوں کا مجموعہ ہے۔ یقین کرنے والوں کے لئے ہدایت ورحمت ہے۔

کیا کفار ایسا سمجھتے ہیں۔ کہ ہم ان کو مومن نیکوکار کے برابر بنا دیں گے۔ اور (کیا وہ ایسا خیال کرتے ہیں کہ) ان کی حیات و موت برابر ہو گی؟ (اگر وہ سب ایسا خیال کرتے ہیں۔ تو) اُن کا سمجھنا (غلط اور) بُرا ہے۔ (یعنے نیکوں کی حیات بھی عمدہ اور موت بھی بہتر۔ بدوں کی دونوں خراب۔ یا گو حیات میں دونوں برابر ہیں۔ لیکن موت میں برابر نہیں یا بدوں کی موت و حیات دونوں یکساں نہیں۔ کہ جیسے دنیا میں خوشحال تھے۔ ویسے ہی دین میں خوشحال ہوں۔ بلکہ دین میں خراب رہیں گے)۔

{نوٹ:۔ دین کی باتوں میں عداوۃً اختلاف کرنا گناہ ہے۔ آج کل کثرت سے یہ ہوا پھیلی ہوئی ہے۔ علماء کو لازم ہے۔ کہ اس سے خود باز رہیں۔ اور لوگوں کو بھی باز رکھیں۔

{نتائج:۔ قرآن اور شریعت اسلام پر چلو۔ بندۂ فرماں بردار بنو۔ مومن نیکوکار ہو جاؤ۔ . . . . }

۳ {خلاصہ:۔ (۱) آسمان و زمین کی پیدائش میں مصلحت۔ (۲) خواہش نفسانی پر چلنے کی مذمت۔ (۳) کفارِ ازلی کی ہدایت نہیں۔ (۴) فرقۂ دہریہ کے عقیدے کا رد (۵) منکرِ احیاے موتٰے کا قول۔ احیاے موتٰے حق ہے . . . . . }

مطالب:۔ اللہ نے آسمان و زمین کو مصلحۃً بنایا ہے۔ اور مقصود یہ ہے۔ کہ ہر شخص کو اس کے کئے کا بدلہ دیا جائے۔ اور کسی پر کسی طرح کا ظلم نہ ہو۔ (یعنے دنیا جائے عمل ہے۔ اور آخرت میں عمل کا پھل ملے گا)۔

بہتیروں نے اپنی خواہشِ نفسانی کو معبود بنا رکھا ہے۔ تو ان کو اللہ نے باوجود علم کے گمراہ کر دیا ہے۔ اور ان کے کان اور دل پر مہر کر دی ہے۔ (کہ نہ سُنیں نہ سمجھیں نہ دل پر اثر ہو) اور ان کی آنکھوں پر پردے ڈال دئے ہیں۔ (کہ حق اور راہِ راست دیکھ نہ سکیں)۔ تو بھلا وہ سب اتنا بھی خیال نہیں کرتے۔ کہ اس کے بعد ان کی کون ہدایت کر سکتا ہے؟۔ (کوئی نہیں۔ اگر علم کو خدا کی طرف منسوب کریں۔ تو یہ معنٰی ہونگے کہ اللہ جانتا تھا۔ کہ وہ اصلاح پذیر نہ ہونگے۔ اس لئے کہ اللہ نے جان کر ان کو گمراہ رکھا۔ اگر علم کو مشرک کی طرف منسوب کریں۔ تو اس کے معنٰی یہ ہونگے۔ کہ مشرک جان بوجھ کر کہ مشرک کرنا بُرا ہے۔ شرک کرتے ہیں۔ اور اس سے لئے اللہ نے ان کو گمراہ کر دیا ہے) کفار سمجھتے ہیں۔ کہ مرنا اور جینا دنیا ہی تک ہے۔ (آخرت کچھ بھی نہیں اور پھر

جینا کیسا)۔ اور زمانہ ہلاک کرتا ہے۔ (نہ کہ خدا کے حکم سے مرنا ہوتا ہے)۔ یہ سب منکرِ احیائے موتٰی ہیں۔ لیکن بات تو یہ ہے۔ کہ اللہ ہی جلاتا ہے۔ اور مارتا ہے۔ اور پھر قیامت میں اسی طرح جلا اٹھائے گا۔ (فرقہ دہریہ کے عقیدے کا رد ہے۔ حدیث میں ہے۔ کہ زمانہ کی شکایت نہ کرو۔ اور زمانہ کو بُرا نہ کہو)۔

اے پیغمبر! جب کفّار کو تم قرآن سناتے ہو۔ تو تم کو کہتے ہیں۔ کہ اگر تم سچّے ہو۔ تو ہمارے باپ دادے کو لے آؤ۔ (یعنی زندہ کر دکھاؤ)۔

{**نتائج**:۔ خواہش نفسانی پر نہ چلو۔ . . . . . . }

{**خلاصہ**:۔ (۱) قیامت میں مکذّبین کی خرابی۔ (۲) قیامت میں ہر ایک کی حالت۔ (۳) نامۂ اعمال کا ملاحظہ۔ (۴) نامۂ اعمال کی سچّی تحریر۔ (۵) قیامت میں مومن نیکو کار پر رحمتِ الٰہی (۶) مکذّبین وغیرہ کی سزائے اُخروی۔ (۷) حمد و اوصاف باری تعالیٰ } ۴

مطالب: ۔ جھٹلانے والے قیامت کے دن گھاٹے میں رہیں گے۔

قیامت میں ہر ایک اُمت دو زانو بیٹھے گی۔ نامہ اعمال کے دیکھنے کو بلائی جائے گی۔ اور اُس سے کہہ دیا جائے گا۔ کہ تم کو آج اعمال کا بدلہ دیا جائے گا۔

نامۂ اعمال میں بالکل باتیں سچ سچ لکھی جاتی ہیں۔

قیامت میں مومن نیکو کار پر اللہ کی رحمت ہوگی۔

کفار جو دنیا میں اللہ کی آیتوں کو جھٹلاتے تھے۔ غرور کرتے تھے۔ نافرمان تھے۔ قیامت کے منکر تھے۔ اُن سب کو آج قیامت میں اُن کے اعمال کی بُرائی معلوم ہو جائے گی۔ اور اللہ کی آیتوں کی ہنسی کرنے کا اور دُنیاوی زندگی پر بھروسہ رکھنے کا بدلہ مل جائے گا۔ کہ آگ میں گرفتار ہوں گے۔ نہ وہاں کوئی مددگار ہوگا۔ نہ ان کا عذر قبول ہوگا۔

آسمان و زمین کی سلطنت اللہ ہی کی ہے۔ اسی کو سب تعریف ہے۔ آسمان و زمین میں اُسی کی عزت

۵ . . . . مرا و را رسد کبریا و منی ۔ کہ مُلکش قدیم ست و ذاتش غنی

اور تمام عالم کا مالک۔ زبردست۔ اور حکمت والا ہے۔

{**نتائج**:۔ عملِ نیک کرو۔ قرآن کو مانو۔ اللہ و رسول کی نافرمانی نہ کرو یعنی قرآن و حدیث پر چلو۔ قیامت کو سچ جانو۔ عیش دنیا پر بھروسہ نہ کرو۔ بلکہ آخرت کے لئے دنیا میں کر دھر لو۔ . . . . }

(۴۶) سُورہ احقاف

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

{خلاصہ:- پارہ ۲۶- (۱) نزولِ قرآن- قرآن سحر و افسون نہیں- (۲) قرآن پر ایک بنی اسرائیل کی گواہی- (۳) پیدائشِ مخلوق ایک وقتِ معین تک ہے (۴) پیغمبر صلعم کے وعظ سے کفار منہ موڑتے ہیں- (۵) شرک کا رد- (۶) معبودانِ باطل کی بے اختیاری اور قیامت میں اُن کی بے بسی- (۷) شرک پر دلیل کی طلب- (۸) قرآن کی صداقت و تکذیب پر اللہ تعالیٰ کی گواہی- (۹) شیوۂ پیغمبراں- (۱۰) جو قرآن سے تکبر کرتے وہ ظالم ہیں- (۱۱) ظالم کو ہدایت نہیں- (۱۲) اوصافِ باریتعالیٰ}

مطالب:- قرآن (تو خاص) اللہ (ہی) کا (تدریجاً) اُتارا ہوا ہے- کفار اس کو نہ مانیں نہ سہی- مگر بنی اسرائیل میں سے تو ایک شخص (اس کے کلامِ الٰہی ہونے کی) گواہی دے چکا ہے (اشارہ ہے عبداللہ ابن سلام کی طرف جنہوں نے پیغمبر صلعم کی پیغمبری کو توراۃ کے ذریعے سے حق جان کر اسلام اختیار کیا- یا موسیٰ ع کی طرف جو توراۃ میں تصدیق کر چکے ہیں- توراۃ میں آنحضرت صلعم کی پیغمبری کی پیشین گوئی موجود ہے یا کوئی منصف مزاج بنی اسرائیلی توراۃ کو دیکھ کر قرآن کے کلامِ الٰہی ہونے کی گواہی ضرور دیگا) کفار اس کو جادو کہتے اور پیغمبر صلعم کی بناوٹ- (مگر بات یہ ہے کہ نہ یہ جادو ہے- نہ پیغمبر صلعم کی بناوٹ نہ کلامِ انس و جن ہے- بلکہ قرآن کتابِ الٰہی ہے)-

ع . . . . . الہامش از جلیل و پیامش ز جبرئیل

رائیش نہ از طبیعت و لفظش نہ از ہوا

آسمان و زمین کو اور جو چیزیں ان میں ہیں- ان کو تو اللہ ہی نے حکمت و مصلحت (اور ٹھیک ٹھیک اور موزون) بنایا ہے- اور پھر ایک وقت معین تک (پھر وقتِ معین کے بعد فنا ہو جاتی ہیں)-

کفار کو جب ڈر سنایا جاتا ہے- تو وہ سب منہ پھیر لیتے ہیں- (پیغمبروں کے وعظ و نصیحت پر دھیان نہیں دیتے- اور قیامت وغیرہ کو سچ نہیں مانتے- اور قرآن کو حق نہیں جانتے-

مشرکو! (ایسے) اللہ (با اختیار) کے سوا تم دوسرے (دوسرے) معبودوں (یعنی بتوں کو) پوجتے ہو۔ حالانکہ انہوں نے نہ تو زمین میں کوئی چیز بنائی ہے نہ آسمان (کے بنانے) میں (اللہ کی) شرکت دی ہے۔ نہ تو قیامت تک تمہارے پکارنے پر وہ سب جواب دے سکتے ہیں۔ (بلکہ) تمہارے پوجنے ہی کی ان کو کچھ خبر نہیں ہوتی۔ اور (علاوہ بریں) قیامت میں تمہارے دشمن ہو جائیں گے۔ اور تمہاری پرستش کا بھی انکار کرینگے۔ (پس جب یہ حالت ہے تو) تم سے زیادہ گمراہ کون ہے۔

مشرکو! اگر تمہارے (باطل) معبودوں نے زمین میں کوئی چیز بنائی ہو۔ یا آسمان (کے بنانے) میں شرکت دی ہو۔ تو گذشتہ کتاب الٰہی لاؤ۔ (اور اس میں دکھلاؤ)۔ یا کوئی علم (بخط یا علماء اور انبیاء سے کوئی روایت) ہو تو اُس کو کہو (اور بطور ثبوت پیش کرو۔ کہ یہ سچ ہے۔ مگر بات یہ ہے۔ کہ نہ تو کسی کتاب سے نہ کسی علم سے اس بات کو ثابت کر سکو گے۔ پھر باطل معبودوں کو پوجنا بیکار ہے)۔

اے پیغمبر! کافروں سے کہ دو۔ کہ اگر قرآن کے بارے میں میں افترا کرتا ہوں تو درمیان ہمارے اور تمہارے اللہ کافی گواہ ہے۔ اور (اگر اللہ مجھے سزا دینا چاہے تو) اللہ سے تو تم سب بچا نہیں سکتے۔ اور نہ تو میں اپنے انجام کو اور نہ کسی دوسرے کے انجام کو جانتا ہوں۔ (اگرچہ پیغمبر صلعم فرمان اور نافرمان کے انجام کو باذن اللہ خوب جانتے تھے۔ اس پر بھی جب کفار بار بار پیغمبر صلعم سے طرح طرح کا سوال کرتے۔ تو پیغمبر صلعم فرماتے۔ کہ میرا علم کچھ بھی نہیں۔ اللہ ہی کو سب چیزوں کا علم ہے)۔

اے پیغمبر! کافروں سے کہ دو۔ کہ میں تو اسی کی پیروی کرتا ہوں۔ جو کچھ کہ مجھ کو وحی ہوتی ہے۔ اور میں تو صرف (اللہ کے عذاب سے) ڈرانے والا ہوں۔

پیغمبر صلعم کچھ نئے رسول نہیں آئے۔ بلکہ ماسوائے ان کے اور بھی پیغمبر دنیا میں ہوتے آئے۔ ان کا شیوہ یہی رہا۔ کہ اللہ کے حکم کی تعمیل کرتے۔ اور لوگوں کو وعظ و نصیحت فرماتے۔

قرآن سے تکبر کرنے والے ظالم ہیں۔

ظالموں (نافرمان) کو اللہ ہدایت نہیں کرتا۔

اللہ زبردست۔ حکمت والا۔ بخشنے والا مہربان ہے۔ ہر بات کی اس کو خبر ہے

{**نتائج**:- قرآن پر ایمان لاؤ- ہر مخلوق کے لئے فنا ہے- معبود برحق ایک ہے- شرک نہ کرو- شرک گمراہی ہے- احکام الٰہی پر چلو- پیغمبر صلعم سچے رسول ہیں- علم غیب کسی کو نہیں- رسول کا کہا مانو- قیامت کا برپا ہونا یقینی امر ہے- ارواح طیبات - ملائکہ اور بزرگوں کو پکارنا شرک ہے - شرک فی الدعاء کی مناہی- افترا خصوصاً اگر دین میں ہو تو موجب غضب الٰہی ہے - مُردوں سے حاجت روائی کی دعا مانگنی گمراہی ہے- . . . . }

۲ {**خلاصہ**:- (۱) کافروں کا قول دربارۂ دین اسلام- اور اس قول کا رد-(۲) تورات امام اور رحمت تھی مثل قرآن کے- (۳) قرآن تورات کی تصدیق کرتا ہے - (۴) عربی زبان میں قرآن کے ہونے کی مصلحت- (۵) موحّد کا اجر- (۶) والدین کی فرماں برداری کا حکم اور اس کا اجر- (۷) دعاے خیر اپنے لئے - والدین اور اولاد کے لئے- اس کا اجر-(۸) نافرمانی والدین کی سزا- (۹) غرور اور نافرمانی کی سزا-(۱۰) قیامت میں عمل کی جزا و سزا . . . . }

مطالب:- کفّار مسلمانوں سے (جو یہ) کہتے ہیں- کہ اگر (دین اسلام) بہتر ہوتا- تو (عوام الناس) ہم سے پہلے ایمان نہ لے آتے- (یہ کہنا محض غلط ہے کیونکہ) تورات بھی تو (اللہ ہی کی کتاب تھی اور) پیشوا اور رحمت تھی مثل قرآن کے- (پھر کفّار بنی اسرائیل نے تورات کو جھوٹ جانا- وہی حالت کفّار مکّہ کی ہے- کہ قرآن کو جھوٹ جانتے- حالانکہ) قرآن تورات کی تصدیق کرتا ہے- (مکّہ کے مشرک کہتے تھے- کہ ہم لوگ بزرگی اور شرافت والے ہیں- اگر یہ سچّا دین ہوتا- تو ہمارے اوپر نازل ہوتا- لباب میں ہے- کہ قبل اسلام لانے عمر رضؓ کے ان کی ایک لونڈی مسلمان ہوگئی تھی- تو قریش کے لوگ کہتے- کہ اگر یہ دین اچھا ہوتا- تو ایک لونڈی کے سمجھ میں کیوں آجاتا- اور ہم نہ سمجھتے اس پر یہ آیت نازل ہوئی)-

قرآن عربی زبان میں ہے- اور وہ اس لئے کہ سرکشوں کو (عذاب سے) ڈرائے اور نیکوکاروں کو (رحمت الٰہی کی) خوشخبری سنائے-

جن لوگوں نے اللہ کو اپنا پروردگار مانا- اور اسی پر جمے رہے- تو ان کے عمل کا بدلہ جنّت ہے-

ہم نے انسان کو اپنے ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرنے کا حکم دیا ہے۔ (یس ہماری بات جو کچھ وہ کہیں۔ اُس کو ماننا چاہیئے۔ کیونکہ) ماں کس مشکل سے پیٹ میں رکھتی ہے۔ اور کس مصیبت سے جنتی ہے۔ اور (بچہ کے) پیٹ میں رہنے اور دودھ چھوٹنے کی مدت تیس ۳۰ مہینے ہوتے ہیں۔ (تو انسان کو لازم ہے۔ کہ ان مصیبتوں کو خیال کر کے ان کا مطیع (فرماں بردار ہو جاوے)۔ اور جب (آدمی) چالیس برس میں اپنی پوری قوت کو پہنچتا ہے تو (اللہ سے) دعا کرتا ہے۔ کہ اے پروردگار! مجھ کو توفیق دے۔ کہ تو نے جو کچھ مجھ پر اور میرے ماں باپ پر احسانات کئے ہیں۔ تیرے ان احسانات کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور توفیق دے۔ کہ میں ایسے نیک عمل کروں جس سے تو راضی ہو۔ اور میری اولاد میں نیک بختی دے۔ اور میں نے توبہ کی تیری طرف۔ اور میں تیرے فرماں بردار بندوں میں ہوں۔ (یہ آیت ابوبکر رض کی شان میں ہے۔ وہ ۶ چھ مہینے میں پیدا ہوئے تھے۔ دو برس تک دودھ پیا۔ اُن کے ماں باپ اسلام لے آئے۔ ان کی اولاد بھی اسلام پر تھی۔ لیکن زیادہ موضوع ہے۔ کہ اس کا اطلاق عام ہو)۔

جو اپنے ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرتے۔ اور اللہ سے اپنے لئے اور اپنے والدین کے لئے اور اولاد کے لئے یوں دعا مانگتے۔ اور اللہ کے احسانات کا شکریہ ادا کرتے تو) ان سب کے نیک عملوں کو اللہ قبول کرے گا۔ اور ان کی خطاؤں سے درگذر کرے گا۔

جنہوں نے اپنے ماں باپ کے کہنے پر اُف کہا۔ اور ان کے کہنے کو دربارہ وقوع قیامت کے نہ مانا۔ وہ لوگ مستحق عذاب ٹھہریں گے۔

جو (نادان) دنیا میں غرور کرتے۔ اور نافرمانیاں کرتے۔ ان کے لئے عذاب اُخروی ہے۔ اور ان کو دوزخ میں کہا جائیگا۔ کہ دنیاوی زندگی میں تو مزہ لوٹ چکے۔ اب یہاں عذاب چکھو۔

لوگوں کو قیامت میں اُن کے عمل کا بدلہ پورا پورا دیا جائے گا۔ کسی پر وہاں ظلم نہ ہوگا۔ اور اپنے اپنے عمل کے مطابق سب کے درجے ہوں گے۔

{**نتائج**:۔ قرآن کو مانو۔ منکر قرآن کے لئے اُخروی عذاب ہے۔ اللہ کو معبود یکتا جانو۔ والدین کے ساتھ نیک سلوک کرو۔ اور اُن کے فرماں بردار بنے رہو۔ اللہ کی

باتیں جو کچھ والدین کہیں۔ اُن کو مانو۔ ماں کا حق باپ سے زیادہ ہے۔ یہ بات اس رکوع کی آیت سے نکلتی ہے۔ اور حدیث سے بھی ثابت ہے۔ اپنے حق میں۔ والدین اور اولاد کے حق میں دعا مانگتے رہو۔ اللہ کا شکر یہ ادا کرو۔ وقوعِ قیامت کو حق جانو۔

مسائل: ۔ کم سے کم حمل کا زمانہ چھ مہینہ ہے۔ والدین کے ساتھ احسان واجب ہے۔ اور ان کے لئے دعا سے خیر لازم اور اولاد کے حق میں دعا بھی مناسب۔ شیر خوارگی کا زمانہ بقول امام اعظم رح کے ڈھائی برس ہے۔ مگر فتوے دو برس پر ہے۔ والدین کی نافرمانی گناہ ہے۔ اور دین کی بات نہ سننا گناہ ہے۔ مگر والدین سے ضروریاتِ دین قبول نہ کرنے میں سخت تر گناہ ہے۔ ماں باپ کو لازم ہے۔ کہ امرِ الٰہی میں تشدد کرتے رہیں۔ }

۳ { **خلاصہ:** ۔ (۱) ذکرِ ہلاکت قومِ عاد۔ عبرت برائے کفار۔ . . . . }

مطالب: ۔ اے پیغمبر! (کفارِ قریش کو قوم) عاد کے بھائی (یعنی ہود ع کے قصے) کو یاد دلاؤ۔ (اور وہ یہ ہے): ۔ ہود ع نے قوم کو سمجھایا۔ کہ خدا کے سوا اور کسی کی عبادت نہ کرو اور ایک عذاب سخت سے ان کو ڈرایا۔ لیکن ان لوگوں نے ہود ع کو جھٹلایا۔ اور (مسخراپن سے) عذاب کے طالب ہوئے۔ ہود ع نے کہا۔ کہ اس کی خبر تو اللہ ہی کو ہے۔ (کہ تم پر کب عذاب آئیگا)۔ میں تو تم کو صرف پیغام پہنچا دیتا ہوں۔ پھر اللہ نے ایک روز کی آندھی ان لوگوں پر احقاف میں بھیجی۔ اور وہ سب کے سب نہس نہس ہو گئے۔ سو اگھروں کے اور کچھ باقی نہ رہا۔ ان کو اللہ نے ایسے ایسے کاموں کا مقدور دیا تھا۔ جو اہلِ مکہ کو مقدور نہیں۔ (پس او کفارِ قریش! خدا اور پیغمبر صلعم پر ایمان لاؤ۔ ورنہ تمہارے لئے بھی خرابی ہے)۔

ہود ع کے پہلے اور بعد بھی پیغمبراں آتے رہے۔

{ **نتائج** ۔ کسی باطل معبود کی عبادت نہ کرو۔ پیغمبروں کو نہ جھٹلاؤ۔ علمِ غیب سوائے اللہ کے کسی کو نہیں۔ رسولوں کا کام پیغامِ الٰہی کا پہنچا دینا ہے۔ نافرمانی اللہ و رسول سے عذاب نازل ہوتا ہے۔ اللہ کے سامنے کچھ زور چل نہیں سکتا۔ دنیاوی کر و فر اور مال و دولت کچھ کام نہیں آتے جب تک فرماں برداری خدا اور رسول نہ ہو۔ جسے بری بات کرتے دیکھے۔ اس سے آپ محترز رہے۔ اور جسے عمدہ بات کرتے دیکھے۔ اس کو اختیار کرے۔ . . . . }

۴ { **خلاصہ** :- (۱) کفّارِ قریش کو قومِ سابقہ کی ہلاکت یاد دلانا۔ اور معبود باطل کا کام نہ آنا۔ (۲) حالاتِ جنّات کہ قرآن اور پیغمبر صلعم پر ایمان لے آئے۔ (۳) دلیلِ احیائے موتے۔ (۴) قرآن اگلے کتب الٰہی کی تصدیق کرتا ہے۔ (۵) قرآن حق اور ہدایت ہے۔ (۶) منکرِ پیغمبر صلعم گمراہ ہیں۔ (۷) ممانعت کہ پیغمبر صلعم کافروں کے عذاب کے لئے جلدی دعا نہ مانگیں۔ (۸) منکرین کی سزا (۹) حکم صبر . . . . . . }

مطالب :- (اوکفّار قریش! دیکھو تو سہی کہ) ہم نے تمہارے آس پاس کی (کتنی) بستیوں کو ہلاک کر مارا۔ اور (اگرچہ) ہم نے ان کو بہت سے معجزے دکھائے کہ وہ سب (شرک وکفر سے) باز آئیں۔ (مگر انہوں نے ایک نہ سنی) اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ وہ سب ہلاک کر دئے گئے۔ اور ان کے باطل معبود اس وقت کچھ کام نہ آئے۔ بلکہ غائب غُلّا ہو گئے۔ (پس تم کو بھی اس سے سبق لینا چاہئے۔ اگر تم سب بھی شرک اور کفر سے اور پیغمبر صلعم کی تکذیب سے باز نہ آؤ گے۔ تو تم پر بھی عذاب آئیگا)۔

(بیان اس کا کہ) چند جنّات نے پیغمبر صلعم کو قرآن پڑھتے ہوئے سنا۔ ان لوگوں نے دوسرے جنّات کو جاکر کہا۔ کہ قرآن (کتابِ الٰہی ہے) اگلے کتب الٰہی کی تصدیق کرتا ہے دینِ حق بتاتا ہے۔ اور سیدھا رستہ دکھاتا ہے۔ اور پیغمبر صلعم (رسول برحق ہیں) ان پر ایمان لے آؤ۔ تاکہ تمہاری مغفرت ہو۔ اور عذاب (آخرت) سے بچو۔ اور جو ان پر ایمان نہ لائے گا۔ اُن کو کوئی یار مددگار نہیں۔ اور وہ سب گمراہ رہیں گے۔ (چنانچہ وہ سب ایمان لے آئے۔ اوکفّار! تعجب ہے۔ کہ جنّ تو ایمان لے آئیں۔ اور تم انسان ہوکر پیغمبر صلعم اور قرآن پر ایمان نہ لاؤ)۔

جو کوئی اللہ کی طرف بلانے والے کو (یعنی پیغمبر کو) نہ مانیگا۔ تو وہ زمین میں ٹھکانہ سکے گا۔ اور نہ خدا کے سوا اُس کے لئے کوئی حامئی ہے۔ یہی لوگ صریح گمراہی میں ہیں۔

کیا منکرینِ قیامت کو اتنا بھی نہیں معلوم ہوتا۔ کہ جس اللہ نے آسمان وزمین کو پیدا کیا ہے۔ پھر (قیامت میں) مُردوں کا جلا اٹھانا کیا مشکل بات ہے (کوئی مشکل نہیں) وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

اے پیغمبر! مثل اولوالعزم پیغمبروں کے صبر کرو۔ اور کافروں کے (عذاب کے)

لئے جلدی دعا نہ مانگو۔ قیامت میں ان کو انکار کا حال معلوم ہو جائیگا۔ (اور نتیجہ بھگتنا پڑیگا)
تم کو صرف احکامِ الٰہی کا پہنچا دینا ہے۔ بدکار خود ہلاک ہونگے۔
کافروں کے لئے دوزخ کی آگ ہے۔ اور دوزخ میں کفار اس بات کو تسلیم کرلیں گے۔ کہ عذاب ان کے حق میں حق ہے۔

{**نتائج**:۔ اللہ کو ایک اور یکتا مانو۔ شرک نہ کرو۔ باطل معبودوں کو کوئی اختیار نہیں۔ رسول کا کام سمجھا دینا ہے۔ ماننے نہ ماننے کا اختیار لوگوں کو ہے۔ قرآن اور پیغمبر صلعم پر ایمان لاؤ۔ قرآن دین حق بتاتا ہے۔ اور سیدھا رستہ دکھاتا ہے۔ صبر کرو۔ پیغمبر صلعم جنوں پر بھی نبی تھے۔

مسائل:۔ پیغمبر صلعم پر صبر واجب تھا۔ اُمت محمدی کے لئے صبر مستحب ہے۔}

(۴۷) سُورۂ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۱ {**خلاصہ**:۔ (۱) کفار کے اعمال کی بربادی۔ (۲) مومنوں کی مغفرت۔ (۳) ان دونوں کا سبب۔ (۴) قرآن کتاب برحق ہے۔ (۵) کافروں کے ساتھ مستعدی سے لڑنے کا حکم۔ اور اس کا سبب۔ (۶) شہدا کا اجر۔ (۷) دین میں مدد کرنے والے کا اجر۔ (۸) کافروں کا انجام۔ (۹) مومن کا مددگار اللہ ہے۔ اور کافروں کا کوئی نہیں۔۔۔}

مطالب:۔ کافروں کے اعمال اور اللہ کے رستہ کے روکنے والوں کے اعمال برباد ہوتے ہیں۔ (یعنی نیکیاں ضائع ہو جاتی ہیں)۔
مومن نیکوکار اور قرآن پر ایمان لانے والے کی برائیوں اور لغزشوں کو اللہ تعالٰی مٹا دیتا ہے۔ اور اُن کی حالت کو درست کر دیتا ہے۔
یہ (یعنی کافروں کے اعمال کی بربادی اور مومن نیکوکار کے گناہوں کی معافی۔ اور ان کی حالت کی درستگی)۔ اس لئے ہے کہ کافر غلط رستے پر چلے۔ (اور شیطان کی پیروی کی) اور مومن ٹھیک رستہ پر چلے۔ (اور احکام الٰہی کو برتا)۔
قرآن برحق ہے۔ حضرت محمد صلعم پر اللہ نے نازل کیا ہے۔
مسلمانو! جب کافروں سے لڑائی ہو۔ تو خوب اچھی طرح سے لڑو۔ اُن کی گردنیں

مارو۔ قید کرو۔ یہاں تک کہ لڑائی ختم ہو (کہ وہ سب اسلام کو تسلیم کرلیں)۔ اُس کے بعد نہیں اختیار باقی ہے۔ کہ جب وہ سب ہتھیار رکھ دیں۔ تو ان کو معاوضہ (فدیہ) لے کر یا بلا معاوضہ (بلا فدیہ) چھوڑ دو۔ (فدیہ لینے یا نہ لینے کے بارے میں مفسرین کی مختلف رائے ہے۔ پھر یہ رائے ہے۔ کہ آیت کا حکم منسوخ ہے یا نہیں۔ دیکھو تفسیر احمدی۔ تفسیر مظہری۔ تفسیر کبیر۔ ہدایہ۔ عالمگیری وغیرہ)۔

اللہ چاہتا تو کافروں سے بے لڑائی انتقام لے لیتا۔ مگر (جہاد کا حکم اس سبب سے ہے کہ) اس لڑائی سے (مسلمانوں کی بھی) آزمائش منظور ہے۔ اور (دوسرا سبب یہ ہے کہ) شہیدوں کے اعمال کو اللہ برباد نہ کرے گا۔ توفیق و ہدایت دیگا۔ اور ان کی حالت درست کر دیگا۔ اور جنت میں داخل کریگا۔

مومنو! اگر تم دینِ حق کی مدد کرو گے۔ تو تمہاری مدد اللہ کریگا۔ اور (دشمنوں کے مقابلے میں) تمہارے پاؤں جمائے رکھیگا۔ کافروں کو اللہ تہس نہس کرے گا۔ اور ان کے عملوں کو برباد کر دے گا۔ اور ان کا انجام وہی ہوگا۔ جو کافرینِ سابق کا ہوا کہ اللہ نے ان کو ہلاک کر چھوڑا۔ (پس کافرینِ قریش کو اس سے عبرت پکڑنی چاہیئے) اور ان کفار کی بری حالت اس سبب سے ہوگی۔ کہ انہوں نے دینِ اسلام کو پسند نہ کیا۔

مومنوں کا حامی و مددگار اللہ ہے۔ اور کافروں کا کوئی بھی نہیں۔

{**مسائل**:۔ کافر اگر قید میں آئے۔ تو امام کو اختیار ہے کہ چاہے اس کو قتل کرے یا غلام بنائے۔ چاہے مفت چھوڑ دے۔ یا مسلمان قیدی کے عوض میں چھوڑ دے۔ یا مال لے کر چھوڑ دے۔ . . . . }

۲ {**خلاصہ**:۔ (۱) مومنِ نیکوکار کے لئے وعدۂ جنت۔ (۲) کافروں کا انجام۔ (۳) جنت و دوزخ کی حالت۔ (۴) منافقوں کی حالت۔ (۵) جو لوگ رو براہ ہیں۔ اُن کی ہدایت۔ (۶) کافروں کو قیامت کا انتظار۔ (۷) قیامت کی علامتیں موجود ہیں۔ (۸) حکم دعائے مغفرت۔ (۹) اللہ ہی معبودِ برحق ہے۔ . . . . . }

مطالب:۔ مومنِ نیکوکار کے لئے جنت ہے۔ اور کفار کے لئے جو (بیفکری کے ساتھ) مثل چارپایوں کے کھانے پینے میں مستغرق رہتے (اور عبادت کا کچھ دھیان نہیں رکھتے) دوزخ ہے۔

کافروں کی بہت سی بستیوں کو جو بل بوتے میں مکہ سے بڑھی چڑھی تھیں ہم نے ہلاک کر چھوڑا۔ (تو پھر کفار مکہ کس گھمنڈ پر بھولے ہوئے ہیں۔ یہ بھی بسبب کفر کے ہلاک ہو نگے)

کافر اور مشرک جو اپنی خواہشوں کی پیروی کرتے۔ اور بری باتوں کو بھلا سمجھتے۔ اُن ایمان داروں کے برابر ہو نہیں سکتے۔ جو اپنے پروردگار کے (سیدھے) کھلے رستے پر ہیں۔

جنت اور دوزخ کے احوال۔ جنتی کے آرام اور دوزخی کی سزا کا بیان۔ پھر جنتی اور دوزخی برابر نہیں۔

اہل مکہ میں سے جو منافق ہیں۔ وہ پیغمبر صلعم کے سامنے تو وعظ سنتے (مگر دھیان نہیں دیتے) اور جب پیغمبر صلعم سے الگ ہو جاتے تو اہل علم (یعنی صحابہ وغیرہ) سے (بطور تمسخر) پوچھتے کہ پیغمبر صلعم نے کون سی بات کہی تھی۔ یہ سب وہ لوگ ہیں۔ جن کے دلوں پر اللہ مہر کر دیتا ہے۔ اور جو اپنی خواہش (نفسانی) پر چلتے ہیں۔

جو لوگ رو براہ ہیں۔ اُن کو اللہ ہدایت دیتا ہے۔ اور پرہیزگاری کی توفیق (اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ ایمان بڑھتا گھٹتا ہے۔ کیونکہ ہدایت کی زیادتی جب ہی ہے کہ نیک کام زیادہ ہوں۔ اور نیک کام ایمان میں داخل ہیں۔

(ف . . . . . چاہے بڑھائے اس کو چاہے گھٹائے اُس کو

ہے ہاتھ میں ہر اک کے توقیر اپنی اپنی)

کیا کفار قیامت ہی کے منتظر ہیں۔ کہ ایک دم سے اِن پر آ نازل ہو۔ سو قیامت کی (بہتیری) علامتیں تو آ چکی ہیں۔ (قیامت کی علامتیں حدیثوں میں مذکور ہیں۔ سب سے پہلی علامت ہے۔ پیغمبر صلعم کا مبعوث ہونا۔ ایک حدیث میں حضرت نے بہتر ۷۲ علامتیں بتائی ہیں۔ جن میں سے یہ بھی ہیں۔ امانتوں کا ضائع ہونا۔ بیاج کا رواج پانا۔ جھوٹ کو حلال جاننا۔ خونریزی کو آسان خیال کرنا۔ رشتے ناتے کی رسی کاٹنی۔ ظلم وستم پھیلانا۔ زناکاری سے بازار گرم ہونا۔ علم کا دنیا سے اٹھ جانا۔ جہل کا پھیلنا۔ فحش و بے حیائی کا رواج پانا۔ یہ سب تو ظاہر ہیں۔ پھر اور علامتیں بھی ہیں۔ جو ظاہر نہیں ہوئی ہیں۔ جیسے دجال کا ظاہر ہونا۔ امام مہدی کا پیدا ہونا۔ عیسیٰؑ کا دنیا پر آنا۔ یاجوج و ماجوج کا قید سے رہا پانا)

قیامت میں کافروں کا سمجھنا کوئی فائدہ نہیں دے گا

سوائے اللہ کے اور کوئی معبود نہیں۔ وہ لوٹنے اور ٹھہرنے کی جگہ کو جانتا ہے۔
اللہ سے اپنے لئے اور مومنین کیا مرد کیا عورت کے لئے دعائے مغفرت مانگتے رہو۔
{ **نوٹ** ۔ ناشایستہ کاموں اور نازیبا باتوں کو مفید اور نتیجہ خیز امور خیال کرنا کفار کا شیوہ ہے۔ وعظ میں بیٹھنا اور نہ سمجھنا اور غور و فکر نہ کرنا۔ بے سمجھے بوجھے کتب دین کا مطالعہ یا درس تدریس کرنا۔ وعید میں داخل ہے۔

نتائج ۔ خوردن برائے زیستن و ذکر کردن است
تو معتقد کہ زیستن از بہر خوردن است

خواہش نفسانی پر نہ چلو۔ دعا مانگا کرو۔
مسئلہ :۔ عامۂ مومنین کے لئے استغفار واجب ہے۔ گو عمر بھر میں ایک ہی بار ہو۔ }
{ **خلاصہ** :۔ (۱) حکم جہاد سے منافقوں کا خوف۔ (۲) منافقوں کو حکم اطاعت و قول معروف۔ (۳) مذمت فساد و قطع رحم۔ (۴) قرآن میں غور و فکر کرنے کی ترغیب۔ (۵) مذمت یہود و منافق۔ (۶) منافقوں کی سزا اور اس کا سبب۔ }
مطالب :۔ مسلمان تو متمنی رہتے۔ کہ جہاد کے بارے میں کوئی سورہ نازل ہو۔ (تو وہ سب اس حکم کی تعمیل کریں)۔ مگر (منافقین جہاد سے بھاگتے ہیں اور) جب در بارہ جہاد کے کسی سورہ میں واضح طور سے حکم ہوتا ہے۔ تو منافقین کے چہرے پر موت کی سی بے ہوشی چھا جاتی ہے۔ (ان کو تو یہ چاہئے تھا کہ رسول کی) فرماں برداری کرتے۔ اور (پوچھنے پر) معقول جواب دیتے۔ اور لڑائی چھڑ جانے پر ان کے لئے بہتر ہوتا۔ کہ پورے طور سے جہاد میں لڑنے کی کوشش کرتے۔ (مگر ایسا نہیں کرتے۔ اور اسی سبب سے) ایسے لوگوں پر اللہ کی لعنت ہے۔ یہ سب اندھے۔ بہرے ہیں۔ اور ان کا تہس نہس ہوگا۔ ۳
منافقو! کیا تم سے بعید ہے۔ کہ جب تمہیں لوگوں پر حکمرانی میسر ہو۔ تو لگو تم ملک میں فساد کرنے۔ اور اپنے رشتے ناتوں کو توڑنے۔ (جواب ہے منافقوں کے قول کا جو کہتے تھے کہ جہاد سے بیکار خونریزی ہوتی ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ منافقوں کا کہنا محض غلط ہے۔ کیونکہ حکمرانی پر تم ہرگز اس کا خیال نہ کروگے۔ بلکہ رشتہ داری کو بھی بالا ئے طاق کر دوگے)۔
کیا منافقین قرآن (اور اس کے نصیحت آمیز مضامین) میں غور و فکر نہیں کرتے (اور

اُس سے کام نہیں لیتے) یا ان کے دلوں پر تالے لگے ہیں۔ (جو ایسی بات کرتے ہیں۔ مگر بات تو یہی ہے۔ کہ قرآن کے مطالب پر غور نہیں کرتے۔ اور اُس کو نہیں برتتے اور اُن کے دلوں پر قُہر ہے)

(یہود) جو علم ہوئے بعد (جہالت کی طرف) پلٹ گئے۔ اُن کو شیطان نے ڈھیل دے رکھی ہے اور اُن کا پلٹنا اس سبب سے ہے۔ کہ منافقین یہودیوں سے کہا کرتے ہیں۔ کہ ہم بعض باتوں میں تمہاری ہی صلاح پر چلیں گے۔ مگر اللہ تو ان کی خفیہ باتوں کو (جو کچھ کہا کرتے ہیں خوب) جانتا ہے۔ (بذریعہ تورات کے یہودیوں کو بخوبی علم تھا۔ کہ یہ رسول پیغمبر آخرالزماں ہیں۔ اس پر بھی یہ سب منافقوں کے دھوکے میں پڑ گئے۔ منافق در پردہ یہودیوں سے ملتے تھے۔ اگرچہ بظاہر مسلمان تھے)۔

منافقوں کی جانکنی کے وقت فرشتے اُن مارینگے۔ اور وہ اس سبب سے کہ یہ منافقین اُسی راہ چلے۔ جو خدا کو بُری لگتی ہے۔ اور جن کاموں سے خدا راضی ہوتا ہے۔ اُن کی تعمیل کی پروا نہ کی۔ پس اُن کے اعمال برباد کر دئے جائیں گے۔

{ **نوٹ**:۔ ہمیشہ بڑی بڑی آرزوئیں رکھنا۔ اور رات دن اسی غور و فکر میں رہنا۔ اور موت کو بھول جانا ممنوع ہے۔ جہاد یا کسی امرِ دین میں پہلو تہی کرنا۔ علاماتِ نفاق وضعفِ ایمان سے ہے۔ اللہ کے احکام کا مشتاق۔ عبادت کا شایق۔ امتحان پر آمادہ رہنا۔ نشانِ ایمان ہے۔

نتائج:۔ جہاد سے مُنہ نہ موڑو۔ رسول کی فرمانبرداری کرو۔ فساد نہ پھیلاؤ۔ رشتے ناتے کی محبت رکھو۔ قرآن کو غور و فکر سے پڑھو۔ اور اس کے مطالب پر دھیان دو۔ اور اس کے احکام کو برتو۔ شیطان کی پیروی نہ کرو۔ بُری باتوں کا مشورہ نہ کرو۔ وہی کام کرو جس میں خدا کی رضامندی ہو۔ اُس کام سے احتراز کرو جس میں اُس کی نارضامندی ہو۔ رعیت کو اپنے بادشاہ پر جہاد جائز نہیں۔ . . . . }

۴ { **خلاصہ**:۔ (۱) منافقوں کی شناخت اور اُن کی عداوت کا اظہار۔ (۲) جہاد و صبر میں مسلمانوں کی آزمایش (۳) کفّار کے اعمال اور اُن کی مغفرت نہیں۔ (۴) اطاعت اللہ ورسول۔ (۵) مسلمانوں کا غلبہ۔ (۶) دنیا کی زندگی کھیل اور تماشا ہے۔ (۷) مذمتِ بخل۔ (۸) اللہ غنی ہے۔ اور سب محتاج . . . . }

مطالب:۔ کیا منافقین یہ سمجھتے ہیں ۔ کہ ہم ان کی دلی عداوتوں کو کبھی ظاہر نہ کرینگے۔ (ہرگز ایسا نہیں ہو سکتا بلکہ ضرور ظاہر کریں گے) ۔ اور اے پیغمبر اگر ہم چاہیں تو (اُن کی صورت اس طرح بدل دیں کہ) تم اُن کی صورت ہی دیکھ کر اُن کو پہچان لو۔ (لیکن ہم ایسا نہیں کرتے تاہم) ان کے طرز گفتار سے تم ضرور اُن کو پہچان لوگے ۔ (کہ وہ منافق ہیں۔ چنانچہ اس آیت کے نازل ہونے کے بعد پیغمبر صلعم منافق کو فوراً اُس کے کلام سے پہچان لیتے تھے)۔

مسلمانو! ہم تم سب کو ضرور آزمائیں گے۔ تاکہ تم میں جو جہاد کرنے والے اور (اُس کی تکالیف کو) برداشت کرنے والے ہیں۔ اُن کے اصلی حالات کی جانچ کرلیں (کہ معلوم ہو جاوے۔ کہ تم میں سے کون مسلمان ہیں اور کون منافق ہیں)۔

ہدایت پہنچے کے بعد جنہوں نے کفر کیا۔ دینِ اسلام سے لوگوں کو روکا ۔ رسول کی مخالفت کی ۔ وہ اللہ کا کسی طرح نقصان نہیں کرتے ۔ بلکہ اپنے اعمال کو آپ نقصان کرتے ہیں۔

مسلمانو! اللہ و رسول کے حکم پر چلو ۔ اور اپنے اعمال کو برباد نہ کرو۔

جو کفر کرتے رہے ۔ اور جو اللہ کے رستے سے (لوگوں کو) روکتے رہے ۔ اور اس حالتِ کفر (و شرک) میں (بغیر توبہ کئے ہوئے) مر گئے ۔ اُن کی بخشائش نہیں ۔ اور اُن کے بالکل عمل اکارت ہو جائیں گے۔

مسلمانو! کافروں سے بودے بنکر صلح نہ کرو۔ تم غالب بنے رہوگے۔ ہم تمہارے ساتھ ہیں۔ تمہارے اعمال (کی جزا) میں کسی کی کمی نہ کریں گے (دشمن کے ڈر سے صلح کرنا نہ چاہیئے۔ ہاں اگر صلاح نظر آئے ۔ تو صلاح کرنا مضایقہ نہیں)۔

دنیا کی زندگی کھیل اور تماشا ہے ۔ (پھر مسلمانو! اس میں کیوں پھنسے رہتے ہو بہتر ہے ۔ کہ زور دل سے جہاد کرو ۔ اور کافروں سے دب کر صلح نہ کرو)۔

ایمان و تقوے کی اجرت اللہ دے گا۔

مسلمانو! ہم تم سے (کل) مال (اور اپنے لئے) طلب نہیں کرتے ۔ اور نہ اس بارے میں زبردستی کرتے ہیں ۔ اگر ہم ایسا کرتے ۔ تو تم ضرور بخل کرتے ۔ اور تم اس میں مخالفت کرتے ۔ لیکن تم سے تو دین کے لئے (صرف تھوڑا) مال (زکوٰۃ و عشر وغیرہ کا) خرچ کرنے کو کہا جاتا ہے ۔ اس پر بھی تم میں سے بہتیرے ایسے ہیں ۔ جو خدا کی راہ میں خرچ کرنے

سے بخل کرتے ہیں۔ (خیر بخل کریں) ان میں وہ سب اپنا آپ نقصان کرتے ہیں۔ اللہ کو اس کی پرواہ نہیں (مثلاً جب جہاد میں تم خرچ نہ کروگے تو دشمن چڑھ آئیں گے۔ اور اُس وقت تمہارا ہی نقصان ہوگا۔ نہ کہ اللہ کا فرض کرو۔ کہ ایک شخص بیمار ہے۔ فیس اور خرچ دوا کے ڈر سے حکیم کو نہیں بلاتا ہے۔ اس بخل سے وہ آدمی اپنا آپ نقصان کرتا ہے۔ نہ کہ حکیم کا)۔

لوگو! اگر تم بخل کروگے۔ (اور ہمارے اور رسول کے حکم کو نہ مانوگے) تو تمہاری جگہ ہم قوم نیک لا کھڑا کریں گے۔ (مفسروں کا اختلاف ہے۔ کہ یہ قوم کون تھی۔ جمہور اس سے اہل فارس مراد لیتے ہیں۔ ترمذی میں روایت ہے۔ کہ صحابہ رض نے پیغمبر صلعم سے پوچھا۔ کہ یہ کون قوم نیک ہے۔ پیغمبر صلعم نے سلمان فارسی کے زانو پر ہاتھ مار کر فرمایا۔ کہ یہ شخص اور اس کی قوم ایسے لوگ ہیں۔ کہ اگر دین آسمان پر ہو۔ تو وہاں سے بھی حاصل کریں۔ چنانچہ امام بخاری رح۔ مسلم رح۔ ابو داؤد رح۔ نسائی رح۔ ترمذی رح سب فارس کے ہیں بقولِ دیگر۔ اہلِ یمن۔ اہلِ روم۔ انصار)۔

اللہ لوگوں کے اعمال کو جانتا ہے۔

لوگو! اللہ بے نیاز ہے۔ (کسی چیز کی اُس کو حاجت نہیں) اور تم اُس کے مُحتاج ہو۔

{ **نوٹ**: مومن پر جو مصائب پیش آئیں۔ اُنہیں امتحانِ الٰہی سمجھ کر بکمالِ احتیاط و ہوشیاری صبر و استقامت سے کام لے۔ نافرمانوں پر حکومت دوسروں کو دلائی جاتی ہے۔

نتائج:۔ مسلمانوں کی اللہ آزمائش کرتا ہے۔ دینِ اسلام پر ایمان لاؤ۔ کفر نہ کرو۔ پیغمبر پر ایمان لاؤ۔ دنیا میں نہ پھنسے رہو۔ دنیا کی محبت بیکار ہے۔ دین کے بارے میں اپنا مال خرچ کیا کرو۔ یہ ضرور نہیں کہ دین کے کاموں میں اپنا کُل مال دے دو۔ بُخل بُری چیز ہے۔ گناہوں کے سبب نیک عمل ضائع ہوتے ہیں۔ جیسے شرک کے ساتھ کوئی نیکی کچھ فائدہ نہیں دیتی۔

مسئلہ:۔ نوافل شروع کرنے سے واجب الادا ہو جاتے ہیں۔ . . }

سُورۂ فتح (۴۸)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

خلاصہ :- (۱) فتح کی بشارت -(۲) پیغمبر صلعم کی اگلی پچھلی لغزشوں کی مغفرت۔ ۱
(۳) مسلمانوں کو اطمینانِ قلب اور زیادتِ ایمان -(۴) مومنوں کو اجر -(۵) منافق اور مشرک کی سزا -(۶) پیغمبر صلعم گواہ ہیں -خوشخبری اور ڈر سنانے والے ہیں -(۷) ایمان - مددِ دین - لحاظِ ادب - اور تسبیح و تقدیس کا حکم -(۸) بیعتِ خدا و بیعتِ پیغمبر ایک ہے - (۹) عہد پورا کرنے والوں کو ثواب اور عہد شکن کو وبال -(۱۰) اوصاف اللہ تعالےٰ ..

مطالب :- اے پیغمبر! ہم نے تمہارے لئے صاف فتح کا حکم[2] لگا دیا ہے (فتح سے مراد صلح[1] حدیبیہ[3] ہے - جو جملہ فتوحاتِ آئندہ کا مقدمہ و ابتدا ہے - یا پیشین گوئی ہے - فتح مکہ کی یا فتح فدک یا فتحِ خیبر[4] کی یا اسلام[5] کے جملہ فتوحات آئندہ کی اور وہ اس لئے) تاکہ (تم جہاد کی کوشش کرو - اور فتح پاؤ - اور کفر کو مٹا کر دینِ حق کو پھیلاؤ - ان کوششوں کا بدلہ یہ ہے کہ) ہم تمہارے اگلے اور پچھلے گناہوں کو (یعنی لغزشوں کو) معاف کر دیں - اور ہم تم پر اپنی نعمت پوری کریں - (یعنی اسلام کو کفر پر غلبہ دیں) اور ہم تم کو سیدھے رستے پر لے چلیں - (یعنی بلا کھٹکے راہ اسلام پر لے چلیں - یا قوموں کو معلوم ہو جائے - کہ تم ٹھیک رستہ پر ہو - اور مذہب اسلام ٹھیک ہے) اور ہم تمہاری مدد کریں -

اللہ ہی نے مسلمانوں کے دلوں میں سکون و قرار دیا ہے - تاکہ ان کا ایمان (پہلے سے) اور بھی زیادہ قوی ہو - (اور وہ اس اطمینان میں جہاد خوب ثابت قدمی سے کریں)

آسمان و زمین کے لشکر اللہ ہی کے اختیار میں ہیں (یعنی جس کو چاہے اللہ مدد کرے پس مسلمانو! اللہ تمہاری مدد کرے گا - اور کافروں کی نہیں) -

جو مومن ہیں - کیا مرد کیا عورت وہ سب جنت میں جائیں گے - اور ان کے گناہوں کی بخشائش ہو گی -

جو منافق اور مشرک ہیں - کیا مرد کیا عورت جو اللہ کے بارے میں بدگمانیاں کرتے ان پر غضب الٰہی مصیبت اور لعنت ہو گی - اور جہنم نصیب ہو گا -

اے پیغمبر! تم کو ہم نے رسول بنا کر بھیجا ہے - کہ تم گواہ ہو (ان[1] باتوں کے جو

منافقین اور مشرکین کہتے اور کرتے ہیں۔ یا اللہ جل شانہ کی ذات وصفات کے گواہ ہو)۔
اور لوگوں کو (جو عمل نیک کرتے ہیں۔ ثواب اور جنت کی) خوشخبری دو اور (کافروں کو عذاب
الٰہی سے ڈراؤ)۔ پس لوگو! اُن کو بھیجنے کا ہمارا مطلب یہ ہے۔ کہ تم اللہ و رسول پر ایمان لاؤ
اُن کی مدد کرو۔ ان کا ادب ملحوظ رکھو۔ اور صبح و شام اللہ کی تسبیح و تقدیس میں لگے رہو۔
(یا صبح و شام کی نماز پڑھا کرو)۔

اے پیغمبر! جو تمہارے ہاتھ پر بیعت کرتے۔ وہ اللہ کے ہاتھ پر بیعت کرتے۔ اُن کے
ہاتھوں پر خدا کا ہاتھ ہے۔ (پیغمبر صلعم حدیبیہ میں ٹھہرے۔ اور عثمان رض سے قریش مکہ کو کہلا
بھیجا۔ کہ ہم عمرہ کے ارادے سے آئے ہیں۔ نہ کہ لڑائی کے واسطے۔ قریش نے ارادہ کیا
کہ عثمان رض کو شہید کریں۔ یہ خبر سن کر پیغمبر صلعم نے تمام صحابہ رض سے جو قریب چودہ سو آدمی
کے تھے۔ بیعت لی کہ جب تک جان باقی رہے گی۔ اس وقت تک کافروں کے مقابلے سے نہ
ہٹیں گے۔ اس بیعت کا نام بیعت رضوان اور بیعتِ شجرہ ہے۔

عہد شکن کے لئے وبال ہے۔ عہد و پیماں پورا کرنے والوں کو ثواب۔
اللہ جاننے والا۔ زبردست۔ اور حکمت والا ہے۔

[**نوٹ**:۔ صلح حدیبیہ۔ بیعت رضوان۔ فتح خیبر۔ فتح مکہ۔ غزوات فارس
اور روم کے قصوں کو تفسیروں اور کتب تواریخ میں دیکھ لو۔

نتائج:۔ کسی کے نائب کے ساتھ معاہدہ کرنا عین مالک کے ساتھ معاہدہ کرنا ہے۔
معاہدہ کو توڑنا اپنے کو بے اعتبار کرنا ہے۔

مسائل:۔ پیغمبر صلعم پر ایمان لانا۔ اور سنت کا اتباع کرنا اور اس کی اجرا میں
جان و مال سے مدد کرنا۔ مطابق قرآن و حدیث کے ہے۔ آپ کی کامل تعظیم کرنا واجب ہے
منکر اس کا کافر اور تارک اس کا عاصی۔

تسبیح اللہ تعالیٰ کی واجب ہے۔ سبحان اللہ کہنا مستحب ہے۔ بیعت سنت ہے۔
نہ واجب ہے نہ بدعت۔ قول الجمیل میں شاہ ولی اللہ رحمہ نے ایسا ہی فرمایا ہے۔ بیعت
زبان سے اور کتابت سے بھی ہے۔ مصافحہ مسنون ہے۔ اور ترک اس کا موجب کمی
برکات و محرومی شرف ید الٰہی ضرور ہے۔ عورتیں بیعت کریں۔ عورتوں سے مصافحہ ناجائز
ہے۔ عوام صوفیہ سمجھتے ہیں۔ کہ دوسرے شیخ سے بیعت کر لینا نقص و نکث ہے۔ حالانکہ

ایسا نہیں۔اور اس کی دو صورتیں ہیں۔ شیخ اوّل انتقال کر گیا۔یا ایسی جگہ ہے۔کہ شرفِ صحبت مشکل ہے۔یا اس کا علم تسکینِ طالب کو کافی نہیں ہوتا۔یا اس کے دل میں یقین آگیا ہے۔کہ دوسرے شیخ سے جلد اور زیادہ فیض ہوگا۔ ان تمام صورتوں میں نہ الزام ہے۔ نہ نقص بلکہ اس کے نظایر حضراتِ سلف سے بکثرت منقول ہیں۔اور یہ تجدید مزید شوق اور علوِ ہمتِ طالب پر دلیلِ معقول ہے۔شیخ اول سے انکار و ترک مقصود ملحوظ ہو۔پس اگر وجہ انکار یہ نصِ صریح و براہینِ صحیح ثابت ہے۔کہ شیخ علمِ معرفت سے جاہل یا اعتقاد و عمل میں ناقص ظاہر ہوا یا بے ہوگیا تو تجدید بیعت جائز ہے۔ عورتوں کے ہاتھ پر بیعت کرنا جائز نہیں۔ در صورتِ صریح مخالفتِ شرع بادشاہ کو تخت سے اٹھا دینا جائز ہے۔ }

۲ { **خلاصہ**:۔ (۱) منافقوں کا بہانہ شرکتِ حدیبیہ سے۔(۲) منافقوں کا گمان دربارہ پیغمبر صلعم اور مسلمانوں کے کہ جنگ سے واپس نہ آئیں گے یعنی جنگ میں شہید ہونگے۔ (۳) آسمان و زمین کی بادشاہت بدستِ اللہ تعالے۔(۴) منافقوں کو شرکتِ خیبر کی مناہی۔ (۵) پیشین گوئی جنگِ آیندہ کی۔ (۶) مطیع اللہ و رسول کے لئے جنّت اور سرتابی کرنے والوں کے لئے عذاب۔ (۷) جہاد کی شرکت سے کون لوگ معذور ہیں۔ (۸) اوصاف باری تعالیٰ۔ . . . . }

مطالب:۔ اے پیغمبر! دیہاتی جو (سفرِ حدیبیہ میں) شریک نہ ہوئے۔اور عذر پیش کرتے۔کہ اپنے مال اور اہل و عیال (کی پرداخت) کے سبب سے رہ گئے۔ تو وہ عنقریب تم سے کہیں گے۔کہ خدا سے میرے قصوروں کو معاف کرائیے۔(بات یہ ہے کہ یہ سب منافق ہیں۔تم ان سے کہدو۔کہ (اس میں میرا اختیار نہیں۔بلکہ) تمہارا نفع و نقصان اللہ کے اختیار میں ہے۔تم لوگ تو ایسا سمجھتے تھے۔کہ پیغمبر صلعم اور مسلمان اپنے بال بچوں میں کبھی واپس آئیں گے ہی نہیں (اور اسی ڈر سے تم لوگ شریک نہ ہوئے) اور پھر طرح طرح کی بدگمانیاں کرتے تھے۔ (تو اس میں تم نے اللہ و رسول کا کوئی نقصان نہ کیا بلکہ) تم لوگوں نے اپنا آپ نقصان کیا۔ (پس جان رکھو کہ) جو اللہ و رسول پر ایمان نہیں لاتے۔ ان کے لئے جہنّم ہے۔

آسمان و زمین کی بادشاہت اللہ ہی کو ہے۔

جو لوگ (سفرِ حدیبیہ میں) شریک نہ ہوئے تھے۔ وہ (جنگِ خیبر میں) بہ طمعِ غنیمت شامل ہونا چاہیں گے۔ تو اے پیغمبر! ان سے کہدو۔کہ فرمودۂ خدا ہے۔کہ تم سب اس لڑائی

میں شریک ہو نہیں سکتے۔ اس پر وہ جواب دیں گے۔ کہ ہمارے حسد کے تم سب ہم کو لڑائی میں نہیں لے جاتے۔ (مگر یہ بات حسد کی نہیں۔ ہاں جنگِ خیبر میں اس سبب سے شریک ہونے کی اجازت نہیں ہے۔ کہ سفرِ حدیبیہ میں شریک نہ ہوئے تھے) مگر یہ سب ان باتوں کو سمجھتے ہی نہیں۔ اور (اے پیغمبر! ان سے یہ بھی) کہدو کہ (ذرا صبر کرو) کوئی دن میں تم سب بڑی لڑائی والی قوم (یعنی فارس و روم) سے لڑنے کے لئے بلائے جاؤ گے تم اُن سے لڑو گے۔ یا وہ مسلمان ہی ہو جائیں گے۔ تو اگر (اُس وقت) خدا کے حکم کو مانو گے تو تم کو عمدہ اجر دے گا۔ اور اگر تم سرتابی کرو گے تو تم کو عذاب کی سزا دے گا۔ (اس میں فارس و روم کی لڑائیوں کی پیشین گوئی ہے۔ جو ابوبکرؓ اور عمرؓ کے وقت میں ہوئیں)

اللہ و رسول کی اطاعت کرنے والوں کو جنت اور سرتابی کرنے والوں کو عذاب دردناک ہے۔

اگر اندھے۔ لنگڑے۔ بیمار۔ لڑائی (یا جہاد) میں شریک نہ ہوں۔ تو کچھ گناہ نہیں۔ (ان لوگوں کے لئے البتہ معافی ہے۔ اور یہ سب معذور ہیں)۔

اللہ جس کو چاہے۔ معاف کرے۔ جس کو چاہے سزا دے۔

اللہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

{**نوٹ**:۔ توبہ تب مقبول ہوتی ہے جب نیت و ندامت کے ساتھ ہو اور خلوصِ دل سے توبہ ہو۔

ے در دل ہوسِ گناہ و بر لب توبہ زیں توبۂ ناصواب یا رب توبہ

ے . . . . سُبحہ در کف توبہ بر لب دل پُر از ذوقِ گناہ۔

معصیت را خندہ می آید ز استغفارِ ما +

نتائج:۔ منافقانہ کام نہ کرو۔ کسی کے نفع و نقصان میں سوائے اللہ کے اور کسی کو اختیار نہیں۔ بدگمانی نہ کیا کرو۔ جہاد میں بدل و جان شریک ہونا چاہئے۔ اللہ و رسول پر ایمان لاؤ۔ رسول کا کہا مانو۔ مال ملنے کے وقت دشمن بھی دوست دکھائی دیتے ہیں۔ . . . . }

۳ {**خلاصہ**:۔ (۱) حدیبیہ میں جنہوں نے بیعت کی اُن سے خدا راضی ہے۔ (۲) فتوحات کا اشارہ۔ (۳) حدیبیہ کی صلح کی مصلحت۔ (۴) اللہ کا دستور بدلتا نہیں۔

(۵) مذمت و شکایت کفارِ مکہ کہ اُنہوں نے مسلمانوں کو مسجدِ حرام جانے سے اور قربانی بھیجنے سے روک دیا تھا۔ (۶) اوصافِ اللہ تعالیٰ۔ . . . . ۔

مطالب:۔ جب مومنین نے پیغمبر صلعم کے ہاتھ پر ایک (کیکر کے) درخت کے نیچے (صدقِ دل سے حدیبیہ میں) بیعت کی تو اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے بہت خوش ہوا۔ اور بوجہ صدق دلی کے ان کو اطمینان (قلب) عنایت کیا۔ (کہ لڑائی پر مسلمان مستعد نہ ہوئے اور بحکم رسول صلعم پر راضی ہو گئے) اور اس کے عوض میں بہت جلد ان کو (خیبر کی) فتح دی۔ اور بہت سی غنیمتیں (فتح خیبر میں) عنایت کیں۔ اور (پھر آئندہ فتوحات میں) بہت سی غنیمتوں کا وعدہ فرمایا۔ اور (حدیبیہ میں) لوگوں کے دستِ تعدّی کو ان سے روکا (اور صلح کرادی)

یہ (فتح عاجلہ اور غنیمتیں تمہیں) اس لئے نصیب کیں۔ تاکہ مسلمانوں کے لئے دلیل ہوں (یعنی مسلمانانِ آیندہ کے لئے اس امر میں کھُلی دلیل بن جائے۔ کہ جس چیز کا خدا ان سے وعدہ کرے گا۔ وہ انہیں بالیقین پہنچے گی۔ یا پیغمبر صلعم کی صداقت کی ایک دلیل ہو۔ کہ جو کچھ وہ غیب کی باتیں کہتے ہیں۔ وہ ضرور سچ ہیں۔ اور مسلمانوں کو ماننا چاہیئے)۔ مسلمانوں کو اللہ (اسلام کے) سیدھے رستے پر لے چلے۔ (یا اللہ پر مسلمانوں کو توکل کرنا چاہیئے۔ اور فضلِ الٰہی پر پورا وثوق رکھنا لازم ہے)۔

اگر (حدیبیہ میں) کافر مسلمانوں سے لڑتے تو ضرور بھاگ کھڑے ہوتے۔ اور اُس وقت ان کافروں کا کوئی یار و مددگار نہ ہوتا کیونکہ)

اللہ کا دستور کبھی بدلتا نہیں۔ (یعنی حکم خدا ضرور ہو کر رہتا کہ کافروں کو شکست ہوتی)۔

اللہ ہی نے مکہ میں (یعنی حدیبیہ میں) جنگ ہونے نہ دیا۔ (اور صلح کرادی) اور بعد ہ مسلمانوں کو فتحیاب فرمایا۔ اور اس میں مصلحت یہ تھی۔ کہ اگر لڑائی ہوتی تو وہ لوگ جو مکہ میں چھپے اور چپکے مسلمان ہو گئے تھے۔ لڑائی میں شریک ہوتے۔ اور مارے جاتے تو اس قتل کا گناہ مسلمانوں کے سر پر ہوتا۔ ہاں اگر وہ سب مسلمان (مکہ سے نکل جاتے اور) کافروں سے الگ ہو کر رہتے۔ تو اللہ ضرور کافروں کو عذاب دردناک دیتا۔

کفارِ مکہ نے مسلمانوں کو زیارتِ مکہ سے اور قربانی سے روک دیا (اور حدیبیہ سے

آگے بڑھنے نہ دیا)۔

اللہ زبردست۔ حکمت والا ہے۔ ہر چیز پر قادر ہے۔ ہر چیزوں کو دیکھتا ہے۔ اور ہر چیزوں سے واقف ہے۔

نوٹ:۔ نیکوں کی برکت سے بُرے بھی عذاب سے بچ جاتے ہیں۔

نتائج:۔ جوازِ بیعت ثابت ہے۔ صدقِ دل سے نتیجہ عمدہ نکلتا ہے۔ اطمینان قلب خوب چیز ہے۔ جو اللہ چاہتا ہے۔ کرتا ہے کسی کو اختیار نہیں۔ اللہ کا کام مصلحت سے خالی نہیں۔ انسان کی عقل کو اللہ کی مصلحت تک رسائی نہیں۔

مسئلہ:۔ کفّار کو بعد گرفتاری کے مفت چھوڑ دینا جائز ہے۔ . . . . . }

۴ **خلاصہ:**۔ (۱) پیغمبر صلعم کے خواب کی تعبیر یعنی فتحِ مکّہ۔ (۲) اشارہ فتوحاتِ خیبر و مکّہ۔ (۳) رسالت پیغمبر صلعم۔ (۴) غلبۂ اسلام۔ (۵) اصحاب کی فضیلت۔ (۶) توراۃ و انجیل میں اصحاب کے اوصاف کا ذکر۔ (۷) مومن نیکوکار کا اجر۔ (۸) توصیفِ اللہ تعالیٰ۔ . . . . }

مطالب:۔ مسلمانو! پیغمبر صلعم کا خواب (بہ نسبت فتحِ مکّہ کے) بہت سچّا ہے۔ تم انشاءاللہ تعالیٰ بے خوف و خطر مسجدِ حرام میں داخل ہو گے۔ اور وہاں (بعض) سر منڈواؤ گے اور (بعض) بال کترواؤ گے۔ اور (کافروں کا) خوف نہ کرو گے۔ (قبلِ فتحِ مکّہ کے پیغمبر صلعم نے خواب دیکھا تھا۔ کہ مسلمان مکّہ میں داخل ہوئے۔ اور ان میں سے کوئی سر منڈواتا ہے اور کوئی بال کترواتا ہے۔ یعنی حج و عمرہ کرتا ہے۔ غرض اس خواب کی تعبیرِ فتحِ مکّہ تھی)۔

لوگو! اللہ کو سب باتوں کا علم ہے۔ اور انسان کو نہیں۔

اللہ نے (مسلمانوں کو فتحِ مکّہ کے) قبل (دوسری بھی) فتح عنایت کی۔ (یعنی فتحِ خیبر)۔

اللہ ہی نے پیغمبر صلعم کو ہدایت اور سچّے دین کے ساتھ بھیجا ہے۔

پیغمبر صلعم کا دین سب دینوں پر غالب ہے۔ اور دینِ حق ہے۔

پیغمبر صلعم تو خدا کے رسول ہیں۔ جو لوگ پیغمبر صلعم کے ساتھ ہیں۔ دشمنوں کے حق میں سخت ہیں۔ اور آپس میں رحم دل۔ اور برابر (کبھی) رکوع میں اور (کبھی) سجدے میں رہتے۔ اللہ کے فضل اور رضا جوئی کے طالب رہتے۔ (ان کی شناخت یہ ہے کہ) ان کی پیشانی میں سجدوں کے گھٹّے پڑے ہونگے۔ اور ان کے یہ سب اوصاف توراۃ و انجیل میں مذکور

ہیں۔ اور ان کو پوُ گا فیہ ما ترقی ہوتی جائیگی۔ تاکہ کافرین دخار کھائیں اور (غصّے کی آگ میں جلیں۔ یہ صفتیں گو تمام صحابہ کی ہیں۔ مگر ان الفاظ میں خاص خاص صحابہ کی طرف بھی اشارہ ہو سکتا ہے۔ جو خاص خاص صفتوں کے ساتھ مخصوص ہیں۔ مثلاً ساتھی سے خلیفۂ اول حضرتِ ابوبکر رضؓ کی طرف اشارہ ہے۔ دشمنوں کے حق میں سخت سے حضرتِ عمر رضؓ کی طرف اشارہ ہے۔ آپس میں رحمدل سے حضرتِ عثمانؓ مراد ہیں۔ رکوع اور سجدہ کرنے والے سے حضرتِ علی رضؓ مراد ہیں۔ اللہ کے فضل اور رضاجوئی کے طالب باقی عشرہ مبشرہ صحابیوں کی صفت ہے)۔

اللہ مومن نیکوکار سے وعدہ کرتا ہے۔ کہ ان کے لئے مغفرت ہے اور اجرِ عظیم۔

{**نوٹ**:۔ پیغمبر صلعم کی نبوتِ عامہ ثابت اور فتح کاملہ ظاہر ہے۔ پیغمبر صلعم کا دین ناسخِ ادیان ہے۔ پیغمبر صلعم کا نامِ مبارک بیدرنِ وصفِ رسالت کے لینا آدابِ قرآن کے خلاف ہے۔ . . . . }

(۴۹) سُورہ حُجرات

بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ

۱ {**خلاصہ**:۔ (۱) پیغمبر صلعم کا ادب سب پر لازم ہے۔ (۲) پیغمبر صلعم کے ادب بلحوظ رکھنے والوں کا اجر۔ خلاف کرنے والوں کی خرابی۔ (۳) فاسقوں سے جو خبر معلوم ہو۔ اُس کی تحقیقات لازم ہے۔ (۴) پیغمبر صلعم جو بات نہیں سنتے اُس کی مصلحت۔ (۵) حکم کہ صلح کرادو۔ (۶) انصاف کی تعریف۔ (۷) مسلمان آپس میں بھائی ہیں (۸) اوصاف اللہ تعالیٰ . . . . . . }

مطالب:۔ مسلمانو! اللہ اور پیغمبر صلعم کے سامنے (کسی کام میں) پیش دستی نہ کرو۔ (یعنی پیغمبر صلعم کے سامنے کسی کام میں سبقت نہ کرو۔ بات کرنے میں حکم دینے میں۔ کھانے میں۔ سوال کے جواب دینے میں۔ بیٹھنے میں۔ غرض ہر کام میں آنحضرت کے تابع رہو)۔ نہ اپنی آوازوں کو پیغمبر صلعم کی آواز سے اونچا کرو۔ (بلکہ ادب کے ساتھ نرمی اور پست آواز سے بولا کرو)۔ اُن سے بلند آواز میں باتیں نہ کیا کرو۔ جیسا کہ آپس والوں سے کرتے ہو۔ (بلکہ کلام میں آداب ملحوظ رکھو) اور (جب وہ حجرے

میں ہوں - تو ان کو باہر سے نہ پکارا کرو - بلکہ اُن کے برآمد ہونے کا انتظار کرو (پیغمبر صلعم سے بنی تمیم ملنے کو آئے - حضرت گھر میں تھے - بنی تمیم باہر سے پکارنے لگے - اس پر یہ آیت اُتری) -

جو (مذکرہ بالا باتوں میں) ادب ملحوظ نہیں رکھتے - اُن کے اعمال خراب ہونے کا ڈر ہے -

جو پیغمبر صلعم کے سامنے دبی آواز سے بولتے ہیں - وہی ہیں جن کو اللہ نے پرہیزگاری میں آزمایا ہے - اُن کے لئے مغفرت اور اجرِ عظیم ہے (جب آیت لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ اتری - تو عمر رض بہت آہستہ بولنے لگے - یہاں تک کہ پیغمبر صلعم کو پوچھنا پڑتا تھا - غرض اللہ کے حکم کی تعمیل میں اس قدر مستعد تھے - ان کے حق میں اللہ تعالےٰ نے یہ آیت نازل کی) -

مسلمانو! اگر تمہیں (کسی کے برخلاف) کوئی خبر کسی فاسق سے معلوم ہو - تو (پہلے) دریافت کر لیا کرو - (اور بلا تحقیق کسی قوم پر چڑھائی نہ کرو - کیونکہ کہیں ایسا نہ ہو) کہ نادانی سے کسی قوم میں جا پڑو - پھر اپنے کئے پر پشیمان ہو - (اشارہ ہے کہ حارث بن ضرار اپنی قوم بنی المصطلق پر زکوٰۃ کی تحصیل کے لئے تعینات کئے گئے - اس کے بعد کسی سبب سے پیغمبر صلعم نے ولید بن عقبہ کو وصولی پر متعین کیا - جب وہ شہر کے نزدیک پہنچے - تو استقبال کے لئے بنی المصطلق باہر آئے - ولید بن عقبہ نے تصور کیا - کہ وہ لوگ مقابلہ کرنے کو آتے ہیں - واپس جا کر حارث اور اُن کی قوم کی شکایت کی - پیغمبر صلعم نے تھوڑی فوج اُن کے برخلاف بھیجی - لیکن رستہ ہی میں حارث بن ضرار اور ان کی تھوڑی سے قوم سے ملاقات ہوئی - اور وہ سب آنحضرت صلعم کے پاس پہنچے - اور ولید بن عقبہ کے قول کا رد کیا) -

مسلمانو! اگر تمہاری باتوں کو پیغمبر صلعم سنیں اور ان پر عمل کیا کریں - تو (یہ تمہاری ہی خرابی کے باعث ہوں اور) تم مشکل میں پڑ جاؤ - لیکن (بات یہ ہے کہ) اللہ نے تمہارے دلوں میں ایمان کی محبت ڈالی ہے - اور اُس کو خوب ذہن نشین کر دیا ہے - اور تمہاری نظروں میں کفر بدکاری اور نافرمانی کو بُرا کر دیا ہے - تو یہ لوگ نیک چلن ہیں - اور ان پر اللہ کا فضل اور احسان ہے (یہاں سے یہ بات معلوم ہوئی - کہ بزرگوں کے کہنے پر چلنا چاہئے - اگر وہ سب مصلحتیں تمہارے کہنے کو نہ مانیں - تو تمہارے لئے فائدہ ہے)

اگر مسلمانوں کے آپس میں لڑائی جھگڑا ہو - تو صلح کرا دو - اور زیادتی کرنے والوں

سے دبراے امداد طرف ثانی) لڑو۔ یہاں تک کہ صلح کرنے پر راضی ہوں۔ صلح میں انصاف کو ملحوظ رکھو۔

اللہ انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

مسلمان آپس میں بھائی ہیں۔

لوگو! اللہ سے ڈرو۔

اللہ سننے والا۔ جاننے والا۔ بخشنے والا۔ مہربان۔ حکمت والا ہے۔

نتائج:۔ بزرگوں کا ادب ہر کام میں ملحوظ خاطر رکھو۔ ہر کام میں حضرت کی سنت کا اتباع لازم ہے۔ خدا اور رسول کے سامنے اپنی عقل کو دخل نہ دو۔ بلا تحقیق کسی بات کو مان نہ لو۔ گمان پر نہ چلو۔ کوئی خراب بات کہے۔ تو اس کو مان نہ لو۔ نیک باتوں کو البتہ باور کرو۔

مسائل:۔ رائے کو کتاب و سنت پر مقدم کرنا حرام ہے۔ کتاب و سنت کے ہوتے ہوئے اُس کے خلاف کام کرنا حرام ہے۔ جس موقع پر صحیح حدیث موجود ہو۔ وہاں اجتہاد یا رائے قائم کرنی ہرگز درست نہیں۔ ممنوعات قرآن و حدیث کا ارتکاب کرنا حرام ہے۔ ایسے امر کا ایجاد کرنا جو امرِ مسنون کو مٹائے۔ یا اس پر فائق ہو جاوے حرام ہے اپنی حاجات کو امرِ خدا اور رسول پر مقدم کرنا حرام ہے۔ مگر یہ کہ اذن شرعی ہو۔ تلاوت قرآن میں آواز کو اس طرح پر بلند کرنا کہ سماعت میں خلل پڑے حرام ہے۔ زور سے بات کرنا اپنی بات بالا کرنا۔ درشتیٔ کلامی۔ بے ادبی۔ جھگڑا۔ زیادہ بک بک۔ بے باک گستاخ بن جانا آہستہ نہ رہنا۔ یہ سب باتیں اپنے ماں باپ۔ شیخ۔ استاد دین۔ امام المسلمین۔ آقا۔ مولے شوہر کے ساتھ منع ہے۔ یہ سب باتیں بحضور قبرِ مطہر حرام ہیں۔ آہستہ اور با ادب باتیں کرنا اولے ہے۔ یہ ادب ہے کہ معزز لوگوں کو پکارنا نہ چاہیئے۔ بلکہ خبر کرا دینا چاہیئے۔ جھگڑے میں اصلاح حاکم پر واجب ہے۔ علماء اور وہ لوگ جن کو اس نزاع سے تعلق حاکمانہ نہیں۔ اگر فائدہ سمجھیں۔ اور حادثہ ظاہر ہو۔ تو ان پر نصیحت و فہمائش لازم ہے۔ باقی رہے عوام جو سعی کریں گے۔ ثواب پائیں گے۔ باغی و قطاع الطریق۔ یا ظالم۔ ایمان سے خارج نہیں ہوتا۔ باغی جو امامِ عادل سے پھر جائے۔ پہلے اُسے سمجھائیں۔ اور نہ مانے تو مقاتلہ جائز اور بعض صورتوں میں واجب ہو جاتا ہے۔ اور رجوع کرے۔ تو اُس پر ظلم نہ کیا جائے۔

۲ {خلاصہ:- (۱) استہزا۔ طعنہ۔ بُرے نام دھرنے۔ ظنِ بد۔ عیب جوئی۔ غیبت فخر کی مناہی۔ (۲) بعض شکوک داخلِ گناہ ہیں۔ (۳) غیبت کرنی اور مُردہ بھائی کا گوشت کھانا برابر ہے۔ (۴) حکمِ توبہ و تقویٰ۔ اس کا اجر (۵) مدارِ بزرگی پرہیزگاری پر ہے۔ (۶) اعراب کا آمنّا کہنا۔ اور اُس کا جواب۔ (۷) مطیع کا اجر۔ (۸) سچّے مسلمان کی تعریف (۹) احسان اللہ کا بندوں پر۔ (۱۰) اوصاف اللہ تعالیٰ۔ . . . . . . }

مطالب:- مسلمانو! ایک گروہ دوسرے گروہ سے مسخراپن نہ کرے۔ کوئی عورت دوسری عورت پر نہ ہنسے۔ شاید وہی سب بہتر ہوں۔

س خاکساران جہاں را بحقارت منگر تو چہ دانی کہ دریں گرد سوارے باشد

مسلمانو! کسی کو طعنہ نہ دو۔ بُرے نام دھر کر نہ چڑاؤ (کسی کی نسبت) بہت شک نہ کیا کرو کسی (کے عیب) کی تفتیش میں نہ رہو۔ کسی کی غیبت نہ کرو۔ حسب ونسب پر فخر کی نہ لو۔

س . . . . بندۂ عشق شدی ترکِ نسب کن جامی

کہ دریں راہ فلاں ابن فلاں چیزے نیست

کسی کے بارے میں بعض شکوک داخلِ گناہ ہیں۔

غیبت کرنا اور مردہ بھائی کا گوشت کھانا برابر ہے۔

ان باتوں میں اللہ سے ڈرو۔ توبہ کرو۔ اللہ معاف کرے گا۔ (کیونکہ) وہ بڑا رحیم ہے۔

جو توبہ نہیں کرتے۔ وہ ظالم ہیں۔

اللہ کے نزدیک بزرگی کا مدار پرہیزگاری پر ہے (نہ کہ حسب ونسب پر یعنی اعمال کام دیں گے اور حسب ونسب کچھ کام نہ آئیں گے)۔

اے پیغمبر! دیہاتی لوگ تم سے کہتے۔ کہ ہم ایمان لے آئے۔ تو ان سے کہہ دو۔ کہ (در حقیقت) تم ایمان نہیں لائے۔ (بس تم کو لازم ہے۔ کہ یہ نہ کہو۔ کہ ہم ایمان لے آئے بلکہ) تم کہو کہ ہم فرمانبردار ہوگئے۔ اور اللہ اور پیغمبر صلعم کی (دل سے) اطاعت کرو گے۔ تو اللہ تمہارے اعمال میں سے کچھ کم نہ کرے گا۔ (یہاں پر یہ بات بھی بتا دی گئی۔ کہ ایمان اور چیز ہے۔ اور اسلام اور چیز۔ یعنی ایمان صدقِ دل سے ہے۔ اور اسلام شریعت کی ظاہر پابندی ہے۔ گو عرفِ شرع میں ایمان اور اسلام ایک ہی ہے)۔

اللہ و رسول کے اطاعت کرنے والوں کے اجر میں کمی نہ ہوگی۔

سچے مسلمان تو وہی ہیں۔ جو اللہ و رسول پر (دل سے) ایمان لاتے۔ پھر اس میں کسی طرح کا شک و شبہہ نہیں کرتے۔ اور اللہ کی راہ میں جان و مال سے جہاد کرتے۔ (اعتقاد و عمل دونوں ہونا چاہیئے)۔

اے پیغمبر! دیہاتی لوگ اپنے مسلمان ہونے کا تم پر احسان رکھتے ہیں۔ (مگر بات یہ ہے۔ کہ) اسلام اختیار کرنے والوں کا کچھ تم پر احسان نہیں۔ بلکہ اللہ (و رسول) کا احسان اسلام لانے والوں پر ہے۔ کیونکہ اللہ (و رسول) نے راہِ راست دکھائی۔ اور ہدایت کی۔

ے منت منہ کہ خدمتِ سلطاں ہمی کنی — منت شناس ازو کہ بخدمت گذاشتنت

ے مپندار گر طاعتے کردہ ئے — کہ نزلے بدیں حضرت آوردہ ئے

اللہ توبہ قبول کرنے والا۔ مہربان بخشنے والا۔ دونوں جہان کی چیزوں کو جاننے والا۔ اور غیب کی باتوں کا جاننے والا ہے۔ جو کچھ تم کرتے ہو۔ اُس کو دیکھتا ہے۔ ہر چیز سے خبردار ہے۔

{**نوٹ**:۔ روایت ہے۔ کہ غیبت اور بہتان کے بارے میں پیغمبر صلعم نے یوں فرمایا ہے۔ اگر جو بات تو کہتا ہے۔ وہ اُس میں پائی جاتی ہے۔ تو بیشک تو نے اس کی غیبت کی۔ اور اگر وہ بات اس میں نہیں ہے۔ جس کو تو کہتا تو بلاشبہ تو نے اس پر بہتان باندھا۔

مسائل:۔ جس کا نام حضور کے نام پر ہو۔ اس پر درود لکھا پڑھا نہ جائے۔ نام کو لیگاڑنا جیسے اُمرو وغیرہ اگر مقتضائے محبت و شفقت ہے۔ تو خیر ورنہ جائز نہیں۔ تیرہ[۱۳] مقام پر غیبت مباح ہے۔ اس کو مولانا عبدالحی رح کے رسالے میں دیکھو۔ ...}

سُورۂ (۵۰) ق

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

1 {**خلاصہ**:۔ (۱) قرآن کتاب بزرگ ہے۔ (۲) کافروں کے قول کا جواب دربارۂ پیغمبری پیغمبر صلعم۔ (۳) کافروں کے کلام کا رد دربارۂ قیامت۔ (۴) بعث موتٰے کی دلیل۔ (۵) علم اللہ تعالیٰ۔ (۶) لوحِ محفوظ۔ (۷) کفار حق بات کی تکذیب میں اُلجھے ہوئے ہیں۔ (۸) مکذبانِ رسول یعنی قومِ نوح۔ اصحاب رس۔ ثمود۔ عاد۔ فرعون۔ اِخوانِ لوط

اصحاب ایکہ و قوم تبع کی ہلاکت۔

مطالب:۔ قرآن کتاب بزرگ ہے۔ (مطلب یہ ہے۔ کہ سب کتب آسمانی پر زیادہ مرتبہ رکھتا ہے)۔

کافروں کو تعجب سا معلوم ہوتا ہے۔ کہ انہیں میں سے ایک آدمی پیغمبر ہو۔ (یعنی پیغمبر صلعم کی پیغمبری میں شک کرتے ہیں۔ مگر کوئی شک کی بات نہیں۔ کیونکہ آدمی ہی تو پیغمبر ہوتے آئے یہ جواب ہے۔ کافروں کے قول کا۔ اور پیغمبر صلعم کی پیغمبری کا ثبوت ہے)۔

کافرین قیامت میں جلائے جانے کو بعید (از عقل) سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں۔ کہ بھلا سڑ گل جائیں گے تو کیونکر کھڑا کئے جائیں گے۔ کیا یہ لوگ اتنا بھی خیال نہیں کرتے کہ ہم اس کو خوب جانتے ہیں۔ کہ کتنا ان کے جسم میں سے سڑ گل گیا ہے۔ کیونکہ ہمارے پاس لوحِ محفوظ موجود ہے۔ اور پھر یہ اتنا بھی نہیں دیکھتے۔ کہ ہمیں نے آسمان کو بے شگاف بنایا۔ اور اس کو ستاروں سے چمکایا۔ زمین کو فرش بنایا۔ پہاڑوں کو میخ زمین بنایا۔ اور اس میں ہم ہر قسم کی عمدہ چیزیں پیدا کرتے ہیں۔ اور آسمان سے پانی برسا کر مُردہ زمین کو تر و تازہ کرتے۔ اور پھر اناج۔ باغ۔ کھجوریں اگاتے۔ اور بندوں کے لئے روزی دیتے۔ اور ہمیں نے شروع شروع خلقت کو پیدا کیا۔ (اور تکذیب کرنے والی قوموں کو ہلاک کر چھوڑا۔ پس اسی طرح ہم پھر زندہ کر اٹھائیں گے)۔

(متذکرہ بالا قدرتوں کے) بیان کا مطلب یہ ہے۔ کہ اس سے ہر ایک رجوع لانے والا بندہ راہِ راست پائے اور نصیحت پکڑے۔

اللہ کو ذرہ ذرہ سب معلوم ہے۔

لوحِ محفوظ میں سب باتیں درج ہیں۔

کافر حق بات (یعنی پیغمبر صلعم کی پیغمبری۔ یا قرآن کا کتابِ الٰہی ہونا۔ یا قیامت کا برحق ہونا۔ وغیرہ) کو جھٹلاتے ہیں۔ اور اس میں وہ (ایسے) اُلجھے ہوئے ہیں۔ (کہ سلجھائے نہیں سُلجھتے)۔

پیغمبروں کے جھٹلانے والے (ہلاک کر دیئے گئے جیسے) قوم نوح۔ کنوئیں والے۔ ثمود۔ عاد فرعون۔ قوم لوط۔ بن کے رہنے والے۔ قوم تبع۔ (اور یہ سب) عذاب میں گرفتار ہوئے۔

(اسی طور سے مکہ والے۔ جو پیغمبر صلعم کو جھٹلاتے ہیں۔ عذاب میں گرفتار ہونگے)۔

{**نتائج**:۔ پیغمبر صلعم کو پیغمبر برحق جانو۔ قیامت کو مانو۔ قرآن کو کتاب الٰہی سمجھو۔}

۴ **خلاصہ**:۔ (۱) خالقیت و علم و قربتِ اللہ تعالےٰ۔ (۲) کراماً کاتبین محررِ اعمالِ انسان

ہیں۔ (۳) موت کی سکرات۔ (۴) صور پھونکا جائیگا۔ سب حضورِ الٰہی حاضر کئے جائیں گے اعمال کی گواہی ہوگی۔ (۵) کَفَّارٍ عَنِيْدٍ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ ۔ مشرک شیاطین جہنم میں ڈالے جائیں گے۔ (۶) شیطان کی معذرت اور اس کا جواب۔ (۷) اللہ کی بات بدلتی نہیں۔ (۸) اللہ ظالم نہیں۔ . . . .

مطالب:۔ انسان کو ہمیں نے پیدا کیا ہے۔ (یہاں پر اللہ کی قدرتِ تامہ کی دلیل ہے)۔

ہم لوگوں کے دلی خیالات سے خوب واقف ہیں۔ یہاں تک کہ ہم شہ رگ سے بھی قریب تر ہیں۔ (یعنی انسان کے بھید اور مخفی باتوں اور وسوسوں سے ہم ذرّہ ذرّہ واقف ہیں۔ یہاں تک کہ جتنا اس کو اپنی ذات کا علم اور اپنی ذات پر تصرف ہے۔ اُس سے زیادہ ہم جانتے ہیں۔ یہاں پر یہ بھی اشارہ ہے۔ کہ جب بندہ اپنے کو ڈھونڈھتا ہے۔ تو پالیتا ہے۔ اسی طرح جب خدا تعالیٰ کی جستجو کریگا۔ فوراً پالیگا)۔

کراماً کاتبین انسان کے دہنے بائیں رہتے ہیں۔ اور اعمال کو لکھتے جاتے ہیں۔

موت کی سکرات انسان کو ضرور ہوگی۔ جس سے انسان بدکتا تھا۔

قیامت میں صور پھونکا جائے گا۔ (اور جب لوگ قبر سے اُٹھیں گے تو) سب لوگوں کو ایک (فرشتہ) ہانک کر (اللہ تعالیٰ کے حضور میں) حاضر کریگا۔ اور دوسرا (فرشتہ) اعمال کی گواہی دے گا (مفسروں کا اختلاف ہے۔ کہ ہانکنے والا اور گواہی دینے والا کون ہوگا۔ ہانکنے والے کے بارے میں یہ قول ہیں۔ ۱۔ فرشتہ ہوگا۔ ۲۔ یا آدمی کا نفس۔ گواہی دینے والے کے بارے میں یہ اقوال ہیں۔ ۱۔ فرشتہ ہوگا۔ ۲۔ یا اُس آدمی کے ہاتھ پاؤں۔ ۳۔ یا اعمال۔ ۴۔ یا نفس) اور کافروں سے کہا جائے گا۔ کہ جس بارے میں تم غفلت کرتے تھے۔ (وہ یہی ہے) اور اُس پردۂ غفلت کو اللہ ان پر سے اٹھادیگا۔ اور فرشتہ ان سے کہیگا۔ کہ یہ تیرا نامۂ اعمال حاضر ہے۔ پھر اللہ تعالےٰ دو فرشتوں کو حکم دے گا۔ کہ جلنے کافر۔ سرکش۔ نیکی سے (اپنے یا دوسروں کو) روکنے والے حد (عبودیت) سے بڑھنے والے۔ (دین میں) شکوک پیدا کرنے والے۔ مشرکین اور شیاطین ہیں۔ سب کو دوزخ میں جھونک دو۔

قیامت میں شیاطین کہیں گے۔ کہ ہم نے نہ بہکایا۔ بلکہ یہ لوگ خود گمراہ تھے۔ اللہ تعالےٰ فرمائیگا۔ کہ میرے سامنے ایسے جھگڑے (کی باتیں) نہ کرو۔

یہ بات حکم شدہ ہے۔ کہ شیاطین گرفتارِ عذاب ہونگے۔

اللہ کی بات (جو قرار پاچکی ہے) بدلی نہیں جاتی۔ (یعنی مشرک بخشا نہیں جائیگا)۔

اللہ بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔

{**نتائج**:۔ حق بات کو مانو۔ اُس کی مخالفت نہ کرو۔ نیکی کرو۔ نیکی سے کسی کو نہ روکو۔ بندے کو بندگی لازم ہے۔ دین میں شک نہ کرو۔ شرک نہ کرو۔ شیطان کی اطاعت نہ کرو۔}

۳ {**خلاصہ**:۔ (۱) جہنم کا ہَل مِن مَّزِید کہنا۔ (۲) پرہیزگار وغیرہ جنت میں جائینگے۔ (۳) اگلوں کی ہلاکت جائے عبرت ہے۔ (۴) خالقیتِ اللہ تعالےٰ اور یہودیوں کے خیال باطل کارد (۵) حکم صبر و نماز وقتی۔ (۶) اسرافیل کے صور پھونکنے پر سب قبر سے نکل آئیں گے۔ (۷) قدرتِ الٰہی (۸) بعث آسان ہے۔ (۹) منکرِ قیامت کی مذمت۔ (۱۰) حکم وعظِ قرآن۔ }

مطالب:۔ دوزخ سے جب پوچھا جائے گا۔ کہ دوزخیوں سے تیرا پیٹ بھر گیا۔ یا نہیں۔ تو وہ جواب دے گا۔ کہ ابھی اور چاہیئے۔

پرہیزگار (خدا کی طرف یا معصیت سے طاعت کی طرف) رجوع کرنے والے۔ (احکام الٰہی کے۔ یا نفس کو گناہوں کی باتوں سے۔ یا حقوق کے۔ یا اللہ کی یاد میں اپنی ساعات اور اوقات کے) حفاظت کرنے والے۔ بن دیکھے اللہ سے ڈرنے والے۔ دل گرویدہ جنت میں جائیں گے۔

ہم نے بہت سی اُمتِ گذشتہ کو ہلاک کر دیا۔ کہ وہ لوگ ان (کفار قریش) سے بل بوتے میں کہیں بڑھ چڑھ کر تھے۔ ان لوگوں نے شہروں میں تفتیش کی کہ کہیں بھاگنے کا ٹھکانہ بھی ہے۔ (مگر اللہ سے کہاں بھاگ سکتے تھے۔ آخرش وہ ہلاک کر دئے گئے۔ پس کفارِ قریش کو عبرت پکڑنا چاہیئے)۔

صاحبِ دل اور سمجھنے والوں کے لئے اگلوں کی ہلاکت جائے عبرت ہے۔

آسمان و زمین اور ان میں جتنی چیزیں ہیں۔ سب کو ہم نے چھ دن میں پیدا کیا ہے۔ ان سب کے بنانے میں ہم کو کوئی تکان نہ ہوا۔ (جواب ہے۔ یہودیوں کا جو پیغمبر صلعم سے سوال کرتے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے کون کون چیزیں کون کون دن بنائیں۔ اور یہ کہ اللہ بنانے سے تھک گیا۔ یا نہیں۔ وہ کہتے تھے۔ کہ خدا نے ساتویں دن آرام و آسائش کی۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ ہم کو آرام کی ضرورت نہیں۔ اور نہ ہم کسی کام سے تھکتے ہیں)۔

اے پیغمبر! کافروں کے کہنے پر صبر کرو (یعنی کافر اور یہود کے بیہودہ سوال پر آپ کچھ رنج نہ فرماویں)۔

(ان وقتوں میں) اللہ کی تسبیح و تقدیس کیا کرو۔ قبلِ طلوعِ آفتاب (یعنی نمازِ صبح)۔
قبلِ غروبِ آفتاب (یعنی نمازِ ظہر و عصر)۔ رات کے بعض حصے میں (یعنی مغرب و عشاء)۔
اور نمازوں کے بعد (یعنی فرض نمازوں کے بعد تسبیح سبحان اللہ۔ الحمد للہ۔ اللہ اکبر۔ دس بار کہا کرو۔ یا فرض مغرب کے بعد دو رکعت نماز یا عشاء کے بعد وتر)۔

پکارنے والا (اسرافیل) جب پکارے گا۔ (یعنی صور پھونکے گا) تو سب قبروں سے نکل آئیں گے۔

ہمیں مارتے اور جلاتے ہیں۔ اور پھر ہماری ہی طرف سب کو آنا ہے۔ (یعنی ہمیں دوبارہ جلا اٹھائیں گے)۔

(کافر قیامت کے منکر ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ یہ مشکل بات ہے لیکن) یہ سب اتنا بھی نہیں سمجھتے۔ کہ ہمارے نزدیک جلا اٹھانا آسان بات ہے۔

اے پیغمبر! جو قیامت کو نہیں مانتے۔ اُن کو ہم خوب جانتے ہیں۔ تم ان پر کچھ زور نہیں کر سکتے (اور ان پر وعظ و نصیحت کارگر نہیں ہو سکتی)۔

اے پیغمبر! جو خوف کھاتے ہیں۔ ان کو قرآن سے وعظ و پند کئے جاؤ۔

{ **نوٹ**:۔ طالب دو درجے کے ہوتے ہیں۔ صاحب صلاحیت ذاتی۔ مرتاض و کاسب۔

نتائج:۔ پرہیزگار ہو۔ طاعت کیا کرو۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد کو ادا کرو۔ دل گرویدہ رکھو۔ اللہ پر ایمان لاؤ۔ صبر کرو۔ قیامت کو برحق جانو۔ قرآن کتابِ الٰہی ہے۔ لوگوں کو وعظ و پند کرنا لازم ہے۔

مسائل:۔ بعد نماز کے تسبیح مستحب ہے۔ . . . . }

(۵۱) سورہ ذاریات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

1 { **خلاصہ**:۔ (۱) وعدۂ قیامت سچ ہے۔ (۲) بے ٹھکانے بات کرنے والوں

کی گمراہی - (۳) کفار کے سوال کا جواب دربارۂ قیامت - (۴) متقی کا اجر اور ان کی صفات -
(۵) قدرتِ الٰہی کی نشانیاں زمین اور انسان ہیں - (۶) وعدۂ روزی - (۷) وعدۂ روزی سچ ہے
(۸) توصیفِ اللہ تعالیٰ - . . . . }

مطالب :- اللہ تعالیٰ قسم کھا کر فرماتا ہے - کہ قیامت ضرور واقع ہوگی - اور (لوگوں کو اعمال کی) جزا و سزا ملیگی (جواب ہے کافروں کا جو کہتے ہیں - کہ قیامت نہ ہوگی)

لوگو! ہم قسماً کہتے ہیں - کہ (دربارہ قیامت یا رسالت یا قرآن کے) تم مختلف الرائے ہو تو ان بے ٹھکانے باتوں (یعنی تکذیبِ پیغمبر صلعم - یا انکارِ قرآن - یا انکارِ قیامت) سے وہی گمراہ ہوتے - جو گمراہ (ازلی) ہیں - اور ایسے لوگ غفلت میں پڑے ہیں - ان کا ناس ہو -

کفار پوچھتے ہیں - کہ قیامت کب ہوگی - (بات یہ ہے) جب قیامت ہوگی - تو کافروں کو عذاب ہوگا - اُن کو کہ دیا جائیگا - کہ لو یہی قیامت ہے - جس کی تم جلدی مچاتے تھے - (پیغمبر صلعم کو کفار کہتے کہ قیامت کا ہونا اور اس میں عذاب کا ہونا - اگر ٹھیک ہے - تو بس جلدی ہو جاوے - یہاں پر اس خیال کا رد ہے) -

متقی بہشت میں رہیں گے - (یہ اُس کا صلہ ہے کہ) یہ سب دنیا میں نیکو کار تھے - رات کو کم سوتے تھے - (اور زیادہ عبادت میں گذارتے تھے - اور نمازِ تہجد ادا کرتے تھے) - صبح کو (اپنے گناہوں کی) معافی مانگتے تھے - (غرض کہ یہ -

سہ فرشِ گشتند از بس کہ شب راندہ اند سحر گہ خروشاں کہ وا ماندہ اند

اور ان کو جو (منہ پھوڑ کر) مانگتے تھے - اور اُن صاحبِ حاجت کو (جو سوال نہ کرتے تھے مگر) جن کی صورت سے محتاجی ٹپکتی تھی - اپنا مال دیتے تھے (یعنی خیرات کرتے تھے - اس سے نفل صدقہ مراد ہے - نہ فرضِ زکوٰۃ) -

لوگو! یقین کرنے والوں کے لئے تو قدرتِ خدا کی نشانیاں زمین میں ہیں - اور خود تم میں موجود ہیں - لیکن (افسوس ہے کہ) تم (بہت لوگ) غور نہیں کرتے -

سہ برگِ درختانِ سبز در نظرِ ہوشیار ہر ورقے دفتریست معرفتِ کردگار

سہ . . . . ستم ست گر ہوست کشد کہ بسیرِ گل دمن در آ
تو زِ غنچہ کم نہ دمیدۂ درِ دل کشا بہ چمن در آ

مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ جس نے اپنے نفس کو پہچانا - پس اُس نے

پہچان لیا ہے اپنے رب کو)۔
تمہاری روزی آسمان میں ہے۔ اور جو کچھ تم سے وعدہ کیا گیا ہے۔ (یعنی[1] تمہاری روزی کے اسباب جیسے مینہ وغیرہ اور جو کچھ روزی کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے۔ اور تمہاری قسمت میں ہے۔ سب آسمان میں ہیں۔ یا[2] تمہاری روزی اور جو کچھ روزی کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے۔ اور تمہاری قسمت میں ہے۔ وہ سب لوح محفوظ میں مندرج ہیں)۔
اللہ تعالےٰ اپنی ذات کی قسم کھا کر فرماتا ہے۔ کہ یہ بات (یعنی[1] میرا وعدہ روزی دینے کا یا[2] قیامت کا برپا ہونا اور مُردوں کا جی اُٹھنا۔ یا[3] پیغمبر صلعم کی پیغمبری کا سچ ہونا۔ یا[4] قرآن کا برحق ہونا۔ یا[5] انسان اپنی ہی روزی کھاتا ہے۔ نہ کہ دوسروں کی) حق اور ٹھیک ہے۔ جیسا کہ تم بولتے ہو۔ (یا قرآن شریف حق ہے۔ اور تمہاری ہی عربی زبان میں ہے۔ پھر اس کے سمجھنے میں تمہیں وقت ہی کیا ہے۔ تم خود پڑھ کر اس کے اعجاز کو سمجھ سکتے ہو)۔
اللہ آسمان و زمین کا مالک ہے۔

{**نوٹ**:۔ مجرد حکمت سے الٰہیات میں نظر کرنے والے خراص ہیں یعنی اٹکل پچو باتیں کرنے والے۔ یہ علوم یہ نکاتِ تعلیم نبوت و فیضانِ اُلوہیت کے ساتھ خاص ہیں۔ حضرات نقشبندیہ نے جسم انسانی میں لطائف قرار دئے ہیں۔ اور ان کی تدبیر و تصویر میں عجائب اسرار ملاحظہ فرمائیے۔ دیکھو کتاب قول الجمیل اور امام غزالی رح کی مجربات غزالی۔ . . . . }

نتائج:۔ مومن نیکوکار بنو۔ راتوں کو عبادت کیا کرو۔ توبہ کرو۔ انسان کو چاہئیے۔ کہ قدرتِ الٰہی پر غور کرے۔ اور عبرت پکڑے۔ خیرات اُن کو دینا چاہئیے جو سوال کریں۔ اور ان کو جو صاحب حاجت ہیں۔ اگرچہ وہ سوال نہ کریں۔ . . . }

۲ {**خلاصہ**:۔ (۱) ابراہیم ع کے پاس فرشتے کا آنا۔ ابراہیم ع کی مہمان نوازی۔ فرشتوں کا کھانے سے انکار۔ ابراہیم ع کو بیٹے کی پیدائش کی خوشخبری دینی۔ (۲) اوصاف اللہ تعالےٰ۔ پارہ ۲۷ (۳) فرشتوں کا ابراہیم ع کو قوم لوط ع کی ہلاکت کی خبر دینی۔ (۴) تذکرۂ ہلاکتِ فرعون قوم عاد و ثمود و قوم نوح ع۔ . . . . }

مطالب:۔ (لوگو! مفصلہ ذیل قصوں سے تم کو عبرت پکڑنا چاہئیے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ اگر قریش اپنی بیہودہ حرکتوں سے باز نہ آجائیں گے۔ تو ان پر عذاب مثل گذشتہ

مومنوں کے ہو گا)۔
ابراہیمؑ کے پاس فرشتے آئے۔ ابراہیمؑ کو انہوں نے سلام کیا۔ ابراہیمؑ نے جواب سلام دیا۔ ابراہیمؑ نے (دعوۃً) موٹا تازہ بچھڑا (یعنی اس کا گوشت پکوا کر) پیش کیا۔ (فرشتوں نے نہ کھایا تو) ابراہیمؑ نے کہا کہ کیوں نہیں کھاتے۔ اور وہ ڈر گئے۔ انہوں نے کہا۔ آپ نہ ڈریئے (ہم لوگ فرشتے ہیں۔ اور کھاتے پیتے نہیں) ۔ اور ان لوگوں نے ابراہیمؑ کو بشارت دی۔ کہ تمہیں ایک لڑکا (اسحٰقؑ) پیدا ہوگا۔ ان کی بیوی (سارہ) نے اپنا منہ پیٹ لیا۔ اور کہا۔ کہ میں تو بوڑھی اور بانجھ ہوں (مجھ کو لڑکا کیونکر ہو سکتا ہے) فرشتوں نے (اُن کی تشفی کی اور) کہا۔ کہ خداوند تعالےٰ کا ایسا ہی حکم ہے۔ (کہ ضرور لڑکا پیدا ہوگا۔ اُوپر کی آیتوں میں جو بیان ہے۔ کہ فرشتوں نے نہ کھایا۔ وہ یہودیوں کے قول کا رد ہے۔ وہ سب کہتے تھے۔ جیساکہ توراۃ باب ۱۸ کتاب پیدائش میں ہے۔ کہ فرشتے جبکہ لوطؑ کے شہروں کو تباہ کرنے لگے تھے۔ تو دودھ اور شہد پیا اور گوشت روٹی کھائی)۔
اللہ حکمت والا اور واقف کار ہے۔
پھر ابراہیمؑ کے سوال پر کہا۔ کہ حکم الٰہی ہے۔ کہ گنہگار قوم (یعنی قوم لوطؑ) کو ہم لوگ ہلاک کر ماریں۔ اور جو مومن ہیں (یعنی لوطؑ اور اُن کی بیٹیاں) اُن کو وہاں سے بچا لیں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا (بقول دیگر یہ مقولہ اللہ تعالےٰ کا ہے۔ نہ فرشتوں کا کہ قوم لوطؑ کو ہم نے ہلاک کر دیا۔ اور جو مومن تھے ان کو بچا لیا)۔ اور ڈرنے والوں کے لئے اُس بستی کی ہلاکت میں عبرت بنا رکھا۔
(لوگو! ان قصوں سے بھی نصیحت پکڑو۔ بیشک یہ سب قابل عبرت ہیں۔ دیکھو) موسیٰؑ کو ہم نے فرعون کے پاس معجزہ لے کر بھیجا۔ تو فرعون نے اپنی قوت پر غرہ کر کے سرتابی کی۔ اور ان کو جادوگر اور مجنون ٹھہرایا۔ آخرش ہم نے فرعون کو اس کے لشکر سمیت دریا میں غرق کر دیا قوم عاد کو آندھی سے ہلاک کر دیا۔ یہ سب سرتابی حکم الٰہی کے ایک سخت کڑک سے قوم ثمود کا کام تمام کر دیا۔ قوم نوحؑ کو بھی بسبب نافرمانی کے ہلاک کر دیا۔
{**نوٹ**:۔ نیک شخص کی برکت سے گنہگار اور مجرم لوگ رہائی پاتے ہیں۔ بداں را بہ نیکاں بہ بخشد کریم۔ جہاں کفر فسق و فجور کا غلبہ رہتا ہے۔ وہاں نیکوں کی نیکی اور بھلائی مفید نہیں پڑتی۔ اور اس میں بُرے لوگوں کی ہلاکت کے ساتھ بھلے لوگوں کی بھی خرابی ہوتی۔

گیہوں کے ساتھ گھن بھی پس جاتا ہے۔ جہاں نیک کردار زیادہ رہتے۔ اور معدودی چند فاسق وفاجر اس وقت نیکوں کے سبب سے بڑے ہلاکت سے بچ جاتے ہیں۔ اللہ ہی کے حکم سے اپنی حد سے بڑھنے والے کے لئے عذاب ہے۔

نتائج:۔ فرشتے کھاتے پیتے نہیں۔ فرشتے پیغمبر کے پاس وحی لے کر آتے جاتے تھے۔ اللہ سب کچھ کرسکتا ہے۔ بانجھ کو بھی لڑکا دے سکتا ہے۔ یہ تعجب کی بات نہیں۔ پ۲۷۔ اللہ کو پورا اختیار ہے۔ کہ نیک کو بد سے۔ بھلے کو برے سے۔ مظلوم کو ظالم سے جدا کرے۔ }

۳ {**خلاصہ:۔** (۱) قدرتِ الٰہی۔ (۲) اللہ کی پناہ پکڑنے کا حکم۔ (۳) شرک کی مناہی۔ (۴) کافروں کا انبیا کو ساحر و مجنون کہنا۔ (۵) پیغمبر صلعم کو وعظ و نصیحت کا حکم۔ (۶) منشائے خلقت جن وانس۔ (۷) اللہ روزی رساں ہے۔ (۸) قیامت میں کافروں کی خرابی۔ }

مطالب:۔ ہمہیں نے آسمان کو بنایا۔ اور زمین کو بچھایا۔ اور ہر ایک چیز کو جوڑا جوڑا پیدا کیا (اس سے توحید ثابت ہے)۔

مخلوقات میں اللہ کی قدرت نظر آتی ہے۔

لوگو! اللہ کی پناہ پکڑو۔ اور شرک نہ کرو۔ کیونکہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں (توحید کو قائم کرنا ہے)۔ ہم صاف صاف ڈر سنا دیتے ہیں (مانو گے تو تمہارا بھلا ہوگا۔ نہ مانو گے تو تمہاری بڑی درگت ہو گی)۔

پیغمبروں کو کافر دیوانہ اور جادوگر کہتے آئے۔ تو پیغمبر صلعم کو ہدایت ہے کہ ان کے کہنے کا فکر نہ کریں اور ان سے الگ تھلگ رہیں مگر ہدایت کرتے جائیں۔ ان کافروں کو عذاب ہوگا۔ جیسے اگلے کافروں کو عذاب ہوا۔

پیغمبر صلعم کا کام ہے کہ لوگوں کو ڈر سنائیں۔ اگر حکمِ الٰہی کو کوئی نہ مانے تو اس کا الزام پیغمبر صلعم پر نہیں۔

پیغمبر صلعم کی نصیحت مسلمانوں کو فائدہ پہنچاتی ہے۔

جن وانس اللہ کی عبادت کے لئے بنائے گئے ہیں۔

ہم کسی سے روزی اور کھانے (پینے) کو نہیں طلب کرتے۔ بلکہ ہمہیں سب کو روزی دیتے ہیں۔ کیونکہ ہم بڑی قدرت اور قوت والے ہیں۔ (نماز روزہ کے چور اکثرا ایسے حیلے کیا کرتے ہیں کہ روزی کی طلب نے ہم کو لاچار اور پریشان کر رکھا ہے۔ اس لئے ہم سے نماز روزے کی

پابندی نہیں ہوسکتی۔اس کے رد میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔کہ اس کا حیلہ کیوں کرتے ہو۔روزی تو ہم دیتے ہیں۔روزی کے لئے ایسے سرگردان کیوں رہتے ہو۔

ع . . . مہیا کند روزِ مار و مور ‏ اگرچند بیدست و پایند و زور

ع . . . چناں پہن خوان کرم گسترد ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ کہ سیمرغ در قاف قسمت خورد

کافر قیامت کے لئے جلدی مچاتے ہیں۔(خفوڑا صبر کریں پھر تو) قیامت میں ان کے لئے خرابی ہے۔اور ان کی ہلاکت مثل پہلے کافروں کے ہو گی۔

{**نتائج**:۔واعظین کو چاہیئے۔کہ وعظ و نصیحت کئے جائیں اگرچہ کوئی سنے یا نہ سنے۔

ع۔ بر رسولاں بلاغ باشد و بس۔جن و انس کو عبادت میں مصروف رہنا چاہیئے۔روزی کے فکر میں اس قدر نہ پھنسو۔کہ اللہ کو بھول جاؤ۔کافروں سے الگ تھلگ رہو۔لیکن نصیحت سے باز نہ آؤ۔ . . . . }

(۵۲) سُورۂ طُور

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

۱ {**خلاصہ**:۔(۱) قیامت میں کافروں پر عذاب ہوگا۔(۲) آثارِ قیامت۔(۳) پرہیزگاروں کے لئے جنت ہے۔(۴) اولادِ مومن جنت میں اپنے باپ کے درجے میں ہوگی۔(۵) اعمالِ نیک و بد کی جزا و سزا۔(۷) بندوں کے ساتھ اللہ کی مہربانی ہے۔ . . }

مطالب:۔اللہ تعالیٰ قسماً فرماتا ہے۔کہ عذاب (قیامت میں کافروں پر) ضرور نازل ہوگا۔اور کسی کی مجال نہ ہوگی۔کہ اُسے ٹالے۔

قیامت کے وقت آسمان میں جنبش ہوگی اور پہاڑ اُڑتے نظر آئیں گے۔

جھٹلانے والوں کی جو (مختلف) جھگڑے (مثلاً خدا کے کلام پر نکتہ چینی۔کتاب الٰہی کا انکار نبیؐ وقت کی ہنسی اڑانی قیامت کا انکار وغیرہ وغیرہ) میں پڑے ہیں۔قیامت میں خرابی ہوگی اور جہنم میں دھکے دے دے کر ڈالے جائیں گے اور یہ ان کے (دنیاوی) عمل کا بدلہ ہوگا۔

پرہیزگاروں کو نیک عمل کے صلے میں جنت ملے گی۔اور ہر طرح (کھانے پینے۔رہنے) کا آرام ہوگا۔اور ان کی زوجیت میں حوریں ملیں گی۔اور آپس میں بات چیت کریں گے۔اور خدا کے فضل و کرم کے شکر گذار ہوں گے۔اور مومنوں سے (جنت میں) اُن کی اولاد

مومن شامل کر دی جائیگی۔ اور اس سبب اُن کے (باپ کے) درجے کچھ کم نہ ہوں گے (مطلب یہ ہے۔ کہ اگر باپ دادا اپنے اعمال کی فضیلت کی وجہ سے بہشت کے اعلےٰ درجوں میں ہونگے تو اللہ تعالیٰ ان کی اولادِ مومن کو بھی نیچے کے درجے سے اُسی درجے میں پہنچا دے گا۔ اگرچہ ان کے عمل باپ جیسے نہ ہونگے۔ اور اپنے باپ کے اعلےٰ درجے کے مستحق نہ ہوں گے)۔

ہر ایک شخص اپنے اعمال کے بدلے گرو ہے (یعنی اگر بندگی و اطاعت بجا لایا۔ چھٹکارا پایا ورنہ ہلاک ہوا)۔ اور اُس کے اعمال کی جزا و سزا ملے گی۔

اللہ بندوں کے ساتھ بھلائی کرنے والا ہے۔ اور بڑا مہربان ہے۔

{**نتائج**:۔ ایمان لاؤ۔ اور عمل نیک کرو۔ جیسا عمل کرو گے۔ ویسا پھل پاؤ گے۔ قیامت کے عذاب سے ڈرو۔ اللہ و رسول قرآن قیامت وغیرہ کی تکذیب نہ کرو۔ بلکہ اُن پر ایمان لاؤ۔ . . . . }

۲ {**خلاصہ**:۔ (۱) کلام کفّار دربارۂ پیغمبر صلعم و قرآن اور اُس کا رد۔ (۲) پیغمبر صلعم کی موت کا کفّار کو انتظار اور اس کا جواب۔ (۳) اللہ کو بیٹیاں نہیں۔ (۴) پیغمبر صلعم وعظ و نصیحت کی مزدوری طلب نہیں کرتے۔ (۵) تعلیم پیغمبر صلعم کہ نصیحت کریں۔ اور کافروں کے کہنے کا خیال نہ کریں۔ (۶) حکم صبر۔ (۷) تسبیح و تقدیس کا حکم۔ . . . . }

مطالب:۔ کافر کہتے کہ پیغمبر صلعم کاہن دیوانے شاعر ہیں۔ اور قرآن اُن کی بناوٹ ہے مگر (یہ سب غلط ہے اور) بفضلہٖ یہ کوئی بات نہیں۔ ان لوگوں کو کچھ عقل ہی نہیں۔ اور ان کو اتنی سمجھ ہی نہیں کہ (پیغمبر صلعم تو سچے پیغمبر ہیں۔ اور یہ کاہن دیوانے شاعر نہیں۔ اور قرآن تو کتاب الٰہی ہے۔ اور یہ بات اس سے ثابت ہے کہ) یہ سب قرآن کی کسی سورہ جیسی بنا نہیں سکتے۔ (پھر کلام بشر کیسے ہو سکتا ہے)۔ اور (اللہ جس طرح پر جس کو چاہتا ہے۔ پیدا کرتا ہے۔ جس کو چاہتا ہے پیغمبر بناتا ہے) اس میں انسان کا دخل نہیں۔ کفّار شرارت کرتے ہیں۔ اور ذرا بھی غور نہیں کرتے۔ کہ کیا یہ سب از خود (بلا ماں باپ کے۔ یا بلا کسی خالق کے) پیدا ہو گئے ہیں۔ یا انہوں ہی نے مخلوقات کو اور آسمان و زمین کو پیدا کیا ہے۔ یا ان کے قبضے میں رحمت کے خزانے ہیں۔ یا حاکم ہیں۔ یا آسمان سے بات سن آتے ہیں۔ یا علم غیب رکھتے ہیں۔ یا ان کا ارادہ دھوکا دینے کا ہے۔ (اور اگر یہ بات ہے) تو یہ سب آپ ہی دھوکے میں ہیں۔ یا اللہ کے سوا اور کوئی دوسرا معبود ہے۔ ان سب باتوں کو خیال کر کے بھی ایمان نہیں

لاتے۔ اصل بات تو یہ ہے۔ کہ سب ایمان ہی نہیں لانا چاہتے۔ اور (خدا پر) یقین ہی نہیں کرنا چاہتے۔ اور یہ سب (ایسے سخت دل ہیں کہ) اگر کوئی آسمانی ٹکڑا گرتے ہوئے دیکھیں۔ تب بھی یہ سب (عذاب سے) نہ ڈریں۔

اے پیغمبر! کافر تمہاری موت کے منتظر ہیں۔ (یعنی کہتے کہ مثل اور شاعر کے پیغمبر صلعم بھی مر جائیں گے۔ یا مثل اپنے باپ دادا کے یہ جلد مریں گے) تم ان کو کہہ دو کہ میں بھی منتظر ہوں۔ (پھر دیکھنا کہ آفت کس پر آتی ہے)۔

کافر اللہ کے لئے بیٹیاں مانتے (مگر اللہ ان سب سے پاک ہے۔ یعنی کافر کے بعض فرقے کہتے۔ کہ فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں۔ یہ محض لغو حرکت ہے)۔

پیغمبر صلعم تو ہدایت کرنے کی مزدوری نہیں مانگتے۔ پھر کافر کیوں بھاگے جاتے ہیں۔

اے پیغمبر! کفار جو کچھ کہیں کہنے دو (اور باتیں بنانے دو) تم نصیحت کئے جاؤ۔ ان کے مکر کا وبال ان کے سر پر آئیگا۔ عذاب دینی و دنیوی ان کے پیش آئے گا۔

پیغمبر صلعم اللہ کی نگرانی اور حفاظت میں ہیں۔

(لوگو! ان وقتوں میں) اللہ کی تسبیح و تقدیس کیا کرو۔ جب سو کر اُٹھو (یعنی نماز تہجد پڑھا کرو۔ بقولِ دیگر جب مجلس سے اُٹھو تو کہو۔ سُبْحٰنَکَ اللّٰھُمَّ وَ بِحَمْدِکَ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَ اَتُوْبُ اِلَیْکَ) رات کے ایک حصے میں (یعنی نمازِ مغرب و عشا)۔ بعد غروب ہونے ستاروں کے (یعنی نمازِ صبح)۔

{**نتائج**:۔ پیغمبر صلعم کو سچا پیغمبر مانو۔ قرآن کو کتابِ الٰہی جانو۔ شرک نہ کرو۔ وعظ و نصیحت کی مزدوری نہ لو۔ صبر کرو۔ نماز پڑھا کرو۔ علماء اور ہادیانِ قوم کو بہت بڑا تحمل لازم ہے۔ . . . . }

(۵۳) سُورۂ نجم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۱ {**خلاصہ**:۔ (۱) پیغمبر صلعم سچے پیغمبر ہیں۔ اور اُن پر وحی معرفت جبرئیل ع کے آتی ہے۔ (۲) ملاقات درمیان جبرئیل ع و پیغمبر صلعم کے۔ یا درمیان پیغمبر صلعم اور خداوند تعالیٰ کے۔ (۳) معراج سچ ہے۔ (۴) لات عزےٰ و منات کی پرستش کی مذمت۔ (۵) اعتقادِ کفار در بارۂ ملائک اور شرک

کی مذمت۔ (۶) کافر خواہش نفسانی پر چلتے ہیں۔ (۷) اوصاف باری تعالےٰ۔

مطالب:۔ اللہ تعالیٰ قسماً فرماتا ہے۔ کہ پیغمبر صلعم نہ (راہِ راست سے) گمراہ ہیں۔ نہ دینِ باطل پر ہیں۔ نہ اپنی خواہش سے باتیں بناتے۔ بلکہ وہی کہتے۔ جو اللہ کی طرف سے وحی ہوتی۔ (اور جس کو جبرئیل آتے اور) جس کو جبرئیل ع سکھاتے (یا بقولِ دیگر جس کو اللہ تعالےٰ نے خود سکھایا۔

ف الہامش از جلیل و پیامش ز جبرئیل — رایش نہ از طبیعت و نطقش نہ از ہوا

یہ کفار کے قول کا جواب ہے۔ پیغمبر صلعم نے جب اسلام کی طرف لوگوں کو بلانا شروع کیا۔ تو مشرک و کفار کہنے لگے۔ کہ یہ تو اپنے باپ دادے کی رسم دآئین کو چھوڑ کر گمراہ ہوگئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ یہ بات نہیں۔ پھر کفار کہتے تھے۔ کہ قرآن پیغمبر صلعم کی بناوٹ اور من گھڑت ہے۔ اللہ تعالےٰ کہتا ہے۔ کہ یہ خیال غلط ہے)۔

جبرئیل قوی اور عقلمند ہیں۔ (یا خوش رو۔ طویل الخلقت۔ صاحبِ عقل۔ دانا۔ احکامِ الٰہی کی تعمیل میں نہایت قوی)۔

دو مرتبہ جبرئیل ع کو اصلی صورت میں پیغمبر صلعم نے دیکھا ہے۔ ایک مرتبہ جب پہلی وحی آئی۔ اور دوسرے مرتبہ معراج میں۔ پہلی بار کا یہ ذکر ہے کہ) جبرئیل ع (آسمان کے) اونچے کنارے پر تھے۔ اور (اپنی اصلی صورت میں) کھڑے ہوگئے۔ تو جبرئیل پیغمبر صلعم کے قریب آئے۔ اور اتر آئے۔ (یا بات کرنے کو سر جھکایا)۔ یہاں تک کہ دو کمانوں کا یا اس سے بھی بہت کم دونوں میں فرق رہ گیا۔ پھر جبرئیل ع نے جس وحی کو پہنچانا تھا۔ پہنچا دیا۔ دَنٰی فَتَدَلّٰی فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی کے مختلف مطالب کو تفسیروں میں دیکھو)۔

بیشک ایک بار اور بھی (یعنی دوسری بار) پیغمبر صلعم نے (معراج میں) سدرۃ المنتہٰے کے نزدیک جس کے پاس جنت الماوےٰ ہے جبرئیل ع کو (اپنی اصلی صورت میں) دیکھا ہے۔ اور سدرۃ المنتہٰے کو وہ چیز چھپائے تھی۔ جو اس پر چھا رہی تھی (یعنی بہت سے فرشتے جمع تھے۔ یا نورِ کبریائی اس درخت کو چھپائے تھا)۔ اور اس وقت پیغمبر صلعم کی آنکھ نہ تو بہکی اور نہ حد سے بڑھی (یعنی ٹکٹکی لگ گئی۔ اور ادھر ادھر نظر نہ پھری بعض محققین کہتے ہیں۔ کہ یہ دیکھنا درمیان پیغمبر صلعم اور باری تعالیٰ کے تھا۔ نہ کہ درمیان پیغمبر صلعم اور جبرئیل ع کے۔ اس کا مطلب یہ بیان کرتے ہیں کہ پیغمبر صلعم نے اللہ تعالیٰ کو معراج میں دیکھا۔ اور چونکہ شبِ معراج میں

نمازوں کی تعداد میں تخفیف کے لئے آپ کو ایک آسمان سے دوسرے آسمان پر چند مرتبہ جانے کا اتفاق پڑا۔ تو ان عروجوں میں سے دو عروجوں میں آپ نے خدا تعالےٰ کی جھلک دیکھی۔ ان دونوں دفعہ کا مشاہدہ بیان ہوتا ہے۔ پیغمبر صلعم خدا تعالےٰ کے بہت قریب آگئے۔ اور فروتنی کی اور سجدہ بجالایا۔ اور پھر اللہ جل شانہ پیغمبر صلعم سے ہم کلام ہوا۔ اور اُس کو جو کچھ کہنا تھا۔ پیغمبر صلعم سے کہہ دیا۔ دوسری دفعہ سدرۃ المنتہےٰ کے نزدیک جناب باری تعالیٰ کا جلوہ نظر آیا۔ اس وقت انوارِ الٰہی کی طرف پیغمبر صلعم کی ٹکٹکی لگ گئی۔ اور ادھر ادھر نظر نہ پھری)۔

پھر کافرو! تم سب کا ان سب کے بارے میں جھگڑا کرنا بیکار ہے۔ کیونکہ جو کچھ پیغمبر صلعم نے دیکھا ہے۔ (اور جس کو انہوں نے بیان کیا ہے) وہ (بالکل سچ ہے اور) جھوٹ نہیں (جواب ہے کافروں کے قول کا جو معراج کو جھوٹ جانتے تھے۔ اور پیغمبر صلعم سے بطور امتحان سوال کیا کرتے تھے)۔

معراج میں پیغمبر صلعم نے اللہ کی عجیب عجیب قدرتیں دیکھی ہیں۔

کافرو! تم لات عزےٰ اور منات کو پوجتے ہو۔ حالانکہ ان کو کسی طرح کا اختیار نہیں۔ پھر یہ تمہاری بالکل بیہودہ حرکت ہے۔ یہ بھی کہیں سے ثابت نہیں ہوتا۔ کہ اللہ نے ان کے پوجنے کا حکم دیا ہو۔ (پھر جو تم شرک کرتے ہو تو کیوں؟)۔

کافرو! تم اللہ کے لئے بیٹیاں قرار دیتے ہو۔ اور اپنے لئے بیٹے۔ (بھلا یہ تو کہو کہ یہ کیسا انصاف ہے۔ البتہ) یہ بُری تقسیم ہے (یہ کافروں کے اعتقاد کا رد ہے۔ جو کہتے تھے۔ کہ اللہ کی بیٹیاں ہیں۔ اور فرشتے ان کی سفارش کریں گے یہ سراپا غلط ہے)۔

اِن سب کے بارے میں کافر اپنے گمان اور اپنی خواہش نفسانی کی پیروی کرتے ہیں۔ باوجود اس کے کہ کافروں کے پاس ہدایت آچکی ہے (یعنی رسول اور کتاب الٰہی)۔

کیا انسان کو ہر تمنا مل جاتی ہے۔ (یہ بات نہیں)۔

دین و دنیا اللہ ہی کے ہیں۔

{**نتائج**:۔ پیغمبر سچے پیغمبر ہیں۔ قرآن سچی کتاب الٰہی ہے۔ پیغمبر صلعم اور قرآن پر ایمان لاؤ۔ بُت پرستی نہ کرو۔ معراج سچ ہے۔ فرشتے اللہ کی بیٹیاں نہیں۔ خواہش نفسانی پر نہ چلو۔ . . . . }

{**مسئلہ**:۔ پیغمبر صلعم صغائر و کبائر سے معصوم ہیں۔ . . . . }

۲ [**خلاصہ**:- (۱) شفاعت بغیر اذن اللہ نہیں ہونے کی۔ (۲) فرشتے اللہ کی بیٹیاں نہیں۔ (۳) اہلِ دنیا کا علم و عقل اور ان سے کنارہ کشی کا حکم۔ (۴) نیک و بد کا اللہ کو علم۔ (۵) نیک و بد کا بدلہ ملے گا۔ (۶) وعدۂ مغفرت بشرطِ اجتناب از کبائر۔ (۷) اوصاف اللہ تعالےٰ]

مطالب:- قیامت میں فرشتوں کو شفاعت کرنے کی تاب نہ ہوگی۔ مگر ہاں اللہ تعالےٰ جس کے حق میں چاہے۔ اور پسند کرے اور اجازت دے (یعنی ان فرشتوں کو اجازت دے سکتا ہے۔ جو قابلِ شفاعت کرنے کے ہوں۔ یا فرشتوں کو اجازت دے سکتا ہے۔ بشرطیکہ جن کی شفاعت کی جائے وہ قابلِ شفاعت کئے جانے کے ہوں)۔

جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے۔ وہ فرشتوں کو عورت کہتے ہیں (یعنی کہتے ہیں کہ فرشتے اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں ہیں)۔ وہ صرف گمان کے گھوڑے دوڑاتے ہیں۔ اور اس کا اُن کو علم نہیں۔ مگر حق کے سامنے اٹکل پچو بات کچھ کام کی نہیں۔

اے پیغمبر! جو اللہ کی یاد سے روگردانی کرتے۔ اور جن کو صرف دنیا ہی سے مطلب اور کام ہے۔ تو ان کا مبلغ علم اور عقل کی رسائی بس یہیں تک ہے۔ (ع... فکر ہر کس بقدرِ ہمتِ اوست)، تم اِن سے کنارہ کشی اختیار کرو (ایک حدیث کا مطلب یہ ہے۔ کہ اپنی فکر تدبیر ہوشیاری کو دنیا ہی کے بناؤ سنوار میں نہ لگاؤ)۔

لوگو! جو راہِ راست سے گمراہ ہیں۔ اور جو راہِ راست پر اور متقی ہیں۔ ان کو اللہ خوب جانتا ہے۔ یہ بھی جانتا ہے۔ جس وقت آدم ؑ کو اس نے مٹی سے پیدا کیا۔ اُس حال کو بھی جب تم ماں کے پیٹ میں تھے۔ تو پھر تم اپنی تعریف نہ کیا کرو (یعنی اپنے منہ میاں مٹھو نہ بنو۔ بقول بعض اشارہ ہے۔ کہ جب یہود کا کوئی لڑکا مرتا۔ تو کہتے کہ وہ صدیق ہے۔ پیغمبر صلعم نے جب یہ بات سُنی۔ تو فرمایا۔ کہ یہود جھوٹ کہتے ہیں۔ کوئی لڑکا اپنی ماں کے پیٹ میں نہیں۔ مگر یہ کہ سعید ہے یا شقی۔ بقولِ دیگر اشارہ ہے۔ جو اپنی نماز روزہ خیرات وغیرہ کی تعریف کرتے تھے اُس پر اللہ تعالیٰ نے کہہ دیا۔ کہ اپنی تعریف نہ کیا کرو)۔

اللہ ہی نیک و بد کا بدلہ دینے والا ہے۔

نیک عمل کرنے والے وہی ہیں۔ جو بڑے بڑے گناہوں سے اور بے حیائی کے کام (یعنی زنا) سے بچتے رہتے ہیں۔ چھوٹے گناہوں کو اللہ معاف کرتا ہے۔

اللہ ہی آسمان و زمین کی چیزوں کا مالک ہے۔ وہ بڑا بخشنے والا ہے۔

{ **نوٹ**:- دُنیا پرست خدا فراموش سے احتراز واجب ہے۔ خواہ بہ تنفرِ قلب خواہ بترکِ مجلس و صحبت۔

نتائج:- گمان کو یقین نہ سمجھو۔ گمان کی پیروی نہ کرو۔ دین کے معاملے میں رائے اور قیاس پر حکم نہ لگاؤ۔ اپنے منہ میاں مٹھو نہ بنو۔ اپنے کاموں کی تعریف نہ کرو۔ دین کا کام کیا کرو۔ دُنیا سے آخرت کے لئے توشہ لے چلو۔ . . . . }

۳ { **خلاصہ**:- (۱) مذمتِ بخل۔ (۲) رجوع خلق بہ طرف اللہ تعالیٰ۔ (۳) اعمال کی جزا و سزا۔ (۴) ایک کا بارِ گناہ دوسرا نہ اٹھائے گا۔ (۵) قدرتِ الٰہی و تذکیر ہلاکتِ قوم عاد و قومِ ثمود و قومِ نوح ؑ و قومِ لوط ؑ (۶) مثل پہلے ڈر سنانے والوں کے پیغمبر صلعم ڈر سنانے والے ہیں۔ (۷) قیامت قریب ہے۔ (۸) سجدہ اور عبادت کا حکم۔ . . }

مطالب:- اس شخص کے حال پر غور کرو۔ جس نے (یہ سمجھ کر کہ اس کے بارِ گناہ کا متکفل قیامت میں دوسرا شخص ہو جائیگا) اپنے تھوڑے مال کو دیا۔ اور بقیہ مال میں بخل کیا۔ (اشارہ ہے۔ کہ ولید بن مغیرہ کے دل پر اللہ کی آیتوں نے بڑا اثر ڈالا۔ کافر اس خبر کو پاتے ہی اس کو کہنے لگے۔ کہ اپنے داوا کے دین کو چھوڑ کر نئے دین پر ایمان لانا محض حماقت ہے۔ ولید بن مغیرہ نے جواب دیا۔ کہ عذابِ قیامت کے خوف سے جی کانپتا ہے۔ عاتبہ مشرک نے کہا۔ کہ کچھ مال مجھ کو دیدے اور عذاب سے بے خوف ہو جا میں تیرا بارِ گناہ قیامت میں اُٹھالوں گا۔ چنانچہ ولید بن مغیرہ نے اسلام سے منہ پھیر لیا۔ اور تھوڑا مال عاتبہ کو دیا۔ اور بقیہ حسبِ وعدہ نہ دیا)۔

یہ سب باتیں قیامت میں سب کو معلوم ہو جائیں گی۔ اور یہ سب باتیں موسےٰ اور ابراہیم ؑ کی کتابوں میں درج ہیں۔

ابراہیم ؑ وفادار تھے۔ (ایک روایت ہے کہ ابراہیم ؑ نے اپنے دن کا عمل دن کے شروع میں چار رکعت نماز پڑھ کر پورا کیا۔ دوسری روایت ہے۔ کہ ہر صبح و شام کے وقت کہا کرتے تھے۔ تا آخر آیت)۔

ایک کا بوجھ (بارِ گناہ) دوسرا نہ اُٹھائے گا۔ اور جتنا جو کرتا ہے۔ اُس کو اُس کا بدلہ اُتنا ہی ملے گا۔ اور ہر ایک کو اُس کے اعمال کے عوض جزا و سزا ملے گی۔

تمام مخلوق خدا کی طرف رجوع کرے گی (یعنی سب کو اُسی کی طرف جانا ہے۔ اور ایک

روایت ہے کہ اس کی معنی یہ ہیں کہ خدا تعالیٰ کے بارے میں فکر کا کوئی دخل نہیں) اور اللہ جزا و سزا دے گا)۔

یہ اللہ ہی کی قدرت ہے کہ کسی کو ہنساتا ہے کسی کو رلاتا ہے کسی کو مارتا ہے۔ کسی کو جلاتا ہے۔ کسی کو نر بناتا ہے کسی کو مادہ۔ کسی کو مالدار و صاحب سرمایہ بناتا ہے۔ وہی ستارہ شعرے کا مالک ہے۔ اسی نے قوم عاد و ثمود و قوم نوح ؑ و قوم لوط ؑ کو ہلاک کر دیا۔ پھر وہی دوبارہ جلا اٹھائے گا۔

لوگو! اللہ تعالیٰ کی کون کون نعمتوں میں تم شک کرو گے۔

مثل پہلے ڈر سنانے والوں کے پیغمبر صلعم بھی ایک ڈر سنانے والے ہیں۔

لوگو! قیامت نونزدیک آگئی ہے۔ پھر تم بڑے غافل ہو۔ کہ قیامت پر ہنستے ہو۔ اور روتے نہیں، پس تم بے خبر اور غافل ہو۔

لوگو! خدا کو سجدہ کرو اور اس کی عبادت میں لگے رہو۔

{ **نوٹ**:۔ ایصال ثواب مالی ہو۔ یا بدنی جائز ہے۔ تقدیر خیر و شر من جانب اللہ ہے

. . . .

نتائج:۔ خیر و خیرات کیا کرو۔ قیامت کو سچ جانو۔ جیسی کرنی ویسی بھرنی۔ }

(۵۴) سُورۂ قمر

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

۱ { **خلاصہ**:۔ (۱) قیامت قریب ہے۔ (۲) معجزۂ شق القمر او تکذیب کفار (۳) کافر عبرت نہیں پکڑتے۔ (۴) ہر ایک کام کا دن مقرر ہے۔ (۵) کفار اور منکرین پر عذاب قیامت۔ (۶) ہلاکت کفار گذشتہ مثل قوم نوح ؑ و قوم عاد۔ (۷) قرآن نصیحت ہے اور آسان ہے۔ . . . . }

مطالب:۔ قیامت نزدیک ہے۔ چاند شق ہو گیا (یہ معجزہ ہے پیغمبر صلعم کا اور چاند کا شق ہونا بھی قرب قیامت کی ایک نشانی ہے۔ ابو جہل جناب حضور پرُنور میں حاضر ہو کر بولا کہ آپ کو میں جب سچا جانوں کہ چاند کو دو ٹکڑے کر دیجئے۔ پیغمبر صلعم نے چاند کی طرف انگلی سے اشارہ فرمایا۔ چاند دو ٹکڑے ہو گیا۔ اور پھر اشارہ

کرنے سے دونوں ٹکڑے مل گئے)۔
کفّارِ (مکّہ) کسی معجزے کو دیکھنے سے بھی (پیغمبر صلعم کی پیغمبری پر) ایمان نہیں لاتے اور معجزے کو جادو سے تعبیر کرتے اور (شق القمر کے معجزے کو دیکھ کر بھی) تکذیب کی اور اپنی خواہشوں پر چلے۔ (کفارِ مکّہ نے جب معجزۂ شقّ القمر دیکھا تو کہا کہ یہ پیغمبر صلعم کی جادوگری ہے)۔
ہر ایک کام کا ایک دن مقرر ہے (یعنے کافروں کے لئے جو عذاب آنے والا ہے اُس کا دن مقرر ہے وہ ایک نہ ایک دن ضرور ہو کر رہے گا۔ یا کافروں کو عذاب اور مومنوں کو آرام و آسایش قیامت میں ہوگی)۔
اے پیغمبر! کافروں کو تو (اگلی اُمتّوں کی ہلاکت کی) خبریں پہنچ چکی ہیں۔ جن میں ڈر تھا (اور تنبیہ) اور حکمتِ کاملہ (کی باتیں بھی تھیں)۔ مگر اُن کو کچھ سُود مند نہ ہوا۔ تو بہتر ہے کہ ان سے کنارہ کشی اختیار کرو (اُن کو قیامت میں مزا معلوم ہو جائیگا)۔
قیامت میں صور کی آواز سُنتے ہوئے لوگ قبروں سے نکل کر (حشر میں) مثل ٹڈیوں کے دوڑتے حاضر ہونگے اور کفّار کی آنکھیں نیچے ہونگی اور کہیں گے یہ تو بہت سخت دن (کا سامنا) ہے۔
(پیغمبروں کے جھٹلانے والوں کو اللہ نے ہلاک ہی کر چھوڑا جیسا کہ) جب قوم نوحؑ نے نوحؑ کو جھٹلایا اور دیوانہ بنایا۔ اُس پر نوحؑ نے اپنے رب کو یُوں پُکارا۔
۵ دب گیا میں اسے خداوند انام لے تو میرے دشمنوں سے انتقام
اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ طوفان میں قوم کی قوم غرق کر دی گئی۔ اور وہ ایسا طوفان ہوا کہ آسمان و زمین کا پانی ایک لخت ہو گیا۔ اور اللہ نے نوحؑ کو کشتی میں بحفاظت تمام بچا لیا۔ پھر قومِ عاد بھی (بہ سبب تکذیب اپنے پیغمبر کے) آندھی سے ایک منحوس دن میں ہلاک کر دی گئی۔
لوگو! ہمارا عذاب اور ہمارا ڈرانا (دیکھا اُس کا انجام) کیسا ہوا۔
لوگو! (تم میں سے) کوئی ہے کہ (قرآن کی ان سب باتوں سے) نصیحت (اور عبرت) پکڑے؟
قرآن میں نصیحت کی باتیں ہیں اور وہ آسان ہے (یعنے لوگوں کے لئے قرآن میں طرح

طرح کی شافی نصیحتیں ہیں جن سے لوگ آسانی کے ساتھ عبرت لے سکتے ہیں۔ یا۲ از بر کرنا اس کا دشوار نہیں اور سہولت کے ساتھ حفظ ہو جاتا ہے۔ یا۳ اس کی عبارت بھی صاف اور آسان لفظوں میں ہے اور اس پر کاربند ہونے کے لئے بھی مطلب ظاہر اور صاف ہے)۔

{**نتائج**:۔ خواہش نفسانی پر چلنا بُری بلا ہے۔ کافروں کی ہلاکت سے عبرت پکڑنی چاہئے۔ پیغمبروں کو مانو۔ قرآن کو کتاب الٰہی جانو۔ قرآن آسان ہے مشکل نہیں۔ قرآن پر عمل کرو۔ . . . . }

۲ {**خلاصہ**:۔ (۱) ہلاکتِ قومِ ثمود و قومِ لوطؑ۔ (۲) قرآن میں نصیحت ہے اور وہ آسان ہے۔ (۳) شکر کا بدلہ ملتا ہے۔ (۴) عذاب خدا ٹل نہیں سکتا۔ . . . . }

مطالب:۔ قومِ ثمود نے پیغمبروں کو جھٹلایا (اور صالحؑ کو بھی) اور صالحؑ کو کہا کہ یہ تو ایک بشر ہے۔ ان پر وحی کیونکر نازل ہو سکتی ہے۔ ضرور یہ شخص جھوٹا لپاٹیا اور ڈینگیا ہے۔ اگر ہم لوگ ان کی پیروی کریں گے تو گمراہ ہو جائیں گے۔ اللہ تعالےٰ نے اس قوم کی آزمایش کے لئے ایک اُونٹنی بھیجی۔ اور یہ حکم ہوا کہ اُونٹنی اور یہ سب اپنی باری باری پر پانی پینے کے لئے حاضر ہوا کریں۔ آخرش قومِ ثمود نے اپنے رفیق (قدار) کو بلایا تو اُس نے اُونٹنی کی کونچیں کاٹ ڈالیں۔ پھر تو (اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ) ایک آوازِ سخت سے وہ قوم ہلاک کر دی گئی۔

قومِ لوطؑ نے (لوطؑ کو) جھٹلایا۔ لوطؑ نے اُن کو ڈرایا سمجھایا۔ لیکن (کون سنتا ہے اور اُلٹا) لگے حجتیں کرنے۔ اور اُن کے مہمانوں (فرشتوں) کو بھی اُن کے پاس سے اُڑا لے جانے کے درپے ہوئے۔ آخرش اُن پر عذاب نازل ہوا اور اُن پر پتھر برسا۔ مگر اللہ تعالےٰ نے لوطؑ اور اُن کے خاندان کو (سوائے اُن کی ایک بیوی کے) صبح ہوتے ہوتے وہاں سے نکال لیا (یعنے عذاب سے بچا لیا)۔

قرآن کو اللہ نے (لوگوں کی) نصیحت پکڑنے کے لئے آسان کر دیا ہے۔

جو اللہ کا شکر کرتا ہے اُس کو اللہ تعالےٰ (عمدہ) بدلہ دیتا ہے۔

لوگو! (تم میں سے) کوئی ایسا ہے کہ ان سب باتوں سے نصیحت لے (اور عبرت پکڑے)؟

عذاب و حکم خدا کوئی ٹال نہیں سکتا۔

{**نتائج**:- جو بزرگانِ دین کی تقلید نہیں کرتے وہ بُرا کرتے ہیں۔ پیغمبروں کو جھٹلانے سے آفت آتی ہے۔ قرآن پر ایمان لاؤ۔ اللہ کا شکر کیا کرو۔ . . }

۳ {**خلاصہ**:- (۱) ہلاکتِ قومِ فرعون۔ (۲) کفّارِ مکّہ کی کمزوری۔ وعدۂ ہزیمت و عذابِ قیامت۔ (۳) گنہگاروں کے لئے جہنّم۔ (۴) ہر چیز ایک اندازہ سے پیدا کی گئی ہے۔ (۵) اللہ کا کام چشمِ زدن میں ہوتا ہے۔ (۶) لوحِ محفوظ۔ (۷) پرہیزگاروں کے لئے بہشت۔ (۸) قدرتِ اللہ جلّ شانہٗ۔ . . . . }

مطالب:- اور (اسی طرح) بہ سبب تکذیب کرنے آیاتِ الٰہی کے قومِ فرعون اللہ کی سخت پکڑ میں پکڑی گئی (یعنے ہلاک کر دی گئی)۔

کفّارِ مکّہ نہ تو (زور اور جماعت میں) ان (ہلاک شدہ) قوموں سے زیادہ ہیں (کہ ان کا ہلاک کرنا اللہ کو کچھ مشکل ہو) نہ تو اللہ کے ہاں سے ان کو معافی کا کوئی پروانہ ہے اور نہ تو ان کی بڑی قوی جماعت ہے (کہ عذابِ الٰہی کو روک سکیں) پھر عنقریب ان کی شکست ہوگی۔ اور دُم دبا کر بھاگ کھڑے ہونگے (جنگِ بدر کی پیشین گوئی ہے۔ کہ اس جنگ میں کفّار بھاگ گئے)۔ اور پھر اُن کو قیامت میں بھی عذاب ہوگا۔

بے شک گنہگار گمراہی میں پڑے ہیں اور آخرِ کار جہنّم میں جائیں گے۔

ہم نے تمام چیزوں کو ایک اندازہ کے ساتھ پیدا کیا ہے (یا یہ سب چیزیں اندازہ کی ہوئی لوحِ محفوظ میں مندرج ہیں۔ یہاں پر جبر قدر کا مسئلہ بیان ہے)۔

ہمارا کام ایک چشمِ زدن میں ہو جاتا ہے۔

کافرو! (تم میں) کوئی ہے کہ (گذشتہ قوموں کی ہلاکی سے) عبرت پکڑے؟

جو کچھ بھی کافر کر چکے ہیں وہ سب لوحِ محفوظ میں مندرج ہے۔ اور (کوئی کام بھی ہو) چھوٹا یا بڑا سب لکھا ہوا ہے۔

متقی کے لئے جنّت اور قربِ وحدت۔

اللہ سب چیزوں پر قادر ہے۔

{نتائج :- پیغمبروں کی تکذیب نہ کرو۔ آیاتِ الٰہی کی تکذیب نہ کرو۔ اللہ کے آگے انسان کا کچھ بس چل نہیں سکتا۔ زور اور جماعت پر غرور کرنا عبث ہے۔ }

(۵۵) سُورۂ رحمٰن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

{نوٹ :- اس سُورہ میں اللہ تعالےٰ اپنے چند احسانات جتاتا ہے۔ جن کو رحمت نامّہ اور قدرتِ کاملہ سے جنّ و انس کو عطا کیا ہے۔ اور جن و انس سے فرماتا ہے کہ بھلا یہ تو کہو کہ اللہ کی کون سی نعمت کو تم جھٹلا سکتے ہو اور کس سے انکار کر سکتے ہو۔ بات تو یہ ہے کہ ہرگز نہ کسی نعمت کو کوئی جھٹلا سکتا نہ کسی سے انکار کر سکتا ہے۔ تو پھر بندہ کو سوا اس کے کیا چارہ ہے کہ ان نعمتوں پر اللہ ہی کا شکر کرے۔ اور اُسی کا ہو کر رہے۔ اور اُسی کا نام لیوا بنکر زندگی بسر کرے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ }

۱ {خلاصہ :- (۱) جن و انس پر اللہ تعالےٰ کے احسانات کا ذکر۔ ۔ ۔ }

مطالب :- (اللہ کے احسانات جن و انس پر بے شمار اور اَنگنت ہیں۔ اُن میں سے چند یہ بھی ہیں کہ) اللہ ہی نے قرآن سکھایا (پیغمبر صلعم کو پھر بذریعہ آپ کے اور لوگوں کو)۔ انسان کو پیدا کر کے قوتِ بیانیہ عطا کی۔ آفتاب و مہتاب کو گردش میں رکھا۔ دوب گھاس اور درخت (اُس کے حکم سے) سربسجود ہیں۔ آسمان کو اونچا بنایا۔ ترازو تولنے کے لئے تیار کی تاکہ تولنے میں کمی و بیشی نہ ہو۔ زمین کو خلقت کے (فائدے کے) لئے پیدا کر کے طرح طرح کے اناج۔ میوے۔ پھول اُگائے۔ انسان کو مٹی سے اور جنّوں کو آگ سے پیدا کیا۔ وہی آفتاب کے طلوع و غروب کے مقامو کا مالک ہے۔ دو طرح کے (میٹھے اور کھارے) سمندر بنائے۔ اور اگرچہ دونوں آپس میں ملے جُلے رہتے ہیں۔ تاہم اُن دونوں کے درمیان ایک پردہ ہے (کہ ایک کا پانی کھاری رہتا ہے اور دوسرے کا میٹھا) اور دونوں میں سے موتی اور مونگے نکالے۔ سمندر میں جہازوں کو چلایا۔

اے جن و انس! اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جُھٹلاؤ گے۔

{نوٹ :- علم و معرفتِ حق کے بعد صفتِ عدل۔ تمام صفات پر فائق ہے۔

نتائج:۔ قرآن میں احکامِ الٰہی ہے۔ پیغمبر صلعم رسولِ برحق ہیں۔ اللہ کو سجدہ کیا کرو۔ تولنے میں کمی و بیشی نہ کرو۔ سارے جہان کا مالک اللہ ہی ہے۔ . . . . .

مسائل:۔ ظلم حرام ہے۔ ناپ تول میں بیشی و کمی حرام ہے۔ . . . . }

۲ {**خلاصہ**:۔ (۱) ذات حق کے سوا سب فنا ہے۔ (۲) اللہ ہی کے حاجتمند سب ہیں۔ (۳) اللہ تعالےٰ برابر مشغول رہتا ہے۔ (۴) قیامت میں حسابِ اعمال۔ (۵) آثارِ قیامت۔ (۶) کافروں پر عذابِ قیامت۔ اِس سے رُستگاری نہیں۔ (۷) اوصافِ اللہ تعالےٰ۔ (۸) کسی نعمتِ الٰہی کو کوئی جُھٹلا نہیں سکتا۔ . . . . . . }

مطالب:۔ اللہ کے سوا زمین کی کل مخلوقات فنا ہو جائے گی۔ (اللہ بس باقی ہوس۔

ع . . . . ایک ذات حق رہے گی ماسوا کچھ بھی نہیں . . . .)

(اللہ ہی کے حاجتمند سب ہیں اور) جتنی مخلوقات آسمان و زمین میں ہیں سب ہی تو اُسی کے محتاج ہیں۔

اللہ برابر کام میں مشغول رہتا ہے۔ (وہ معطل نہیں رہتا۔ منقول ہے کہ خدا تعالےٰ کی شان یہ ہے کہ وہ کسی کے گُناہ کو معاف کرتا ہے کسی کی مصیبت کو دور فرماتا ہے۔ ایک قوم کو سربلند کرتا اور دوسری قوم کو پستی میں گراتا ہے۔ غرض اُس کی ذات ایسی ہے کہ ہر وقت ازل سے لیکر ابد تک مختلف صورتوں اور پردوں میں اُس کی شان کا ظہور ہوتا رہا ہے اور ہوتا رہے گا اور اُس کی مرضی کے مطابق نئے نئے رنگ میں اُس کی جلوہ گری ہوتی رہتی ہے۔

ے . . . . جوت ہے تیری جل اور تھل میں
باس ہے تیری پھول اور پھل میں . . . . .)

اے جن و انس! ہم عنقریب (قیامت میں حساب کے لئے) تمہاری طرف متوجّہ ہوں گے (پھر قیامت کے عذاب سے) اگر آسمان و زمین سے نکل بھاگنا ممکن ہو تو بھاگ دیکھو۔ تم بغیر قوت کے بھاگ نہیں سکتے (اور وہ قوت تم میں نہیں۔ پھر ہم ضرور عذاب میں دھر پکڑیں گے کہ) تم پر آگ کی لَو برسا دی جائیگی اور تم اُس کو (کسی طرح) روک نہ سکوگے (بقول بعض یہ دُنیاوی حالت کی طرف اشارہ ہے کہ اللہ کے

عذاب سے کوئی کہیں بھاگ نہیں سکتا)۔
قیامت میں آسمان پھٹ جائیگا۔ اور تیل کی طرح (اُس کی رنگت) لال ہو جائیگی۔
اُس دن جن و انس سے اُن کے گناہوں کے بارے میں پوچھنے کی حاجت نہ ہو گی
(بلکہ گنہگار صورت سے پہچان لئے جائینگے اور اُن کے پٹھے اور پاؤں پکڑے جائینگے۔
(اور وہ سب جہنّم میں ڈالے جائینگے۔ اور پھر انواع و اقسام کے عذاب میں گرفتار
کئے جائینگے (اور) دوزخ کے کھولتے ہوئے پانی میں پھرتے رہیں گے۔
اللہ صاحبِ عظمت اور بزرگ ہے۔
پھر تم دونوں جن و انس اللہ کی کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟
{**نتائج**:۔ سب کو موت کا مزہ چکھنا ہو گا۔ گناہ کے مرتکب نہ ہو۔ قیامت کو
سچ جانو۔ قیامت میں اعمال کا بدلہ ملے گا۔ جو جیسا دُنیا میں کرے گا۔ قیامت میں
ویسا پائے گا۔ جیسی کرنی ویسی بھرنی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ }
۳ {**خلاصہ**:۔ (۱) خدا ترس کے لئے جنّت میں باغ اور ہر طرح کے آرام و
آسایش۔ (۲) نعمتِ الٰہی کو کوئی جھٹلا نہیں سکتا۔ (۳) اللہ ہی کا بول بالا ہے
(۴) اوصافِ باری تعالےٰ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ }
مطالب:۔ خدا ترس کے لئے (جنّت میں) باغ ہونگے۔ وہ باغ سب
پھولے پھلے ہوں گے۔ اُن میں نہریں حوض جاری ہوں گے۔ ہر طرح کے میوے
موجود ہوں گے۔ اچھوتی حوریں ملیں گی۔ بہشتی مسندیں لگائینگے۔ ان دو باغوں کے
سوا اور دو باغ ہوں گے۔ ان میں بھی دو چشمے اُبل رہے ہوں گے۔ میوے کھجور
اور انار ہوں گے۔ اچھوتی خوب صورت نیک عورتیں ہوں گی۔ قیمتی قالینوں پر تکیہ
لگائے بیٹھینگے۔
بھلائی کا بدلہ بھلائی ہے (یعنی جس شخص پر اللہ تعالےٰ نے توحید کے ساتھ
انعام پاشی کی ہے۔ اُس کا معاوضہ جنّت ہے۔ غرض مومن کو جنّت ملے گی)۔
اے جن و انس! اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔
ف ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ پس باکدام آلائے پروردگارِ خود را
تکذیب می نمائید اے آلِ جن و انسان ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔)

اللہ کا نام بڑا با برکت نام ہے۔ وہ عظمت والا ہے۔ اور لوگوں پر احسان کرنے والا ہے۔ (بس اللہ ہی کا بول بالا ہے۔ وہ سب سے اعلےٰ ہے۔ اللہ کا نام سانچا۔ سب جھوٹا ہے جتن)۔

{نتائج:۔ اللہ سے ڈرا کرو۔ بھلائی کرو۔ نعمتِ الٰہی کا شکریہ ادا کرو۔ قیامت برحق ہے۔ . . . . }

(۵۶) سُورۃ واقعہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

۱ {خلاصہ:۔ (۱) وقوعِ قیامت ضرور ہے۔ (۲) آثارِ قیامت۔ (۳) اہلِ حشر کے تین گروہ ہیں۔ (۴) مرتبہ مقربین اور اصحابِ میمنہ۔ . . . . }

مطالب:۔ قیامت کا ہونا تو ضرور ہے اور یہ جھوٹ نہیں۔ (اُس دن بعضوں کی) نظریں نیچی ہوں گی اور (بعضوں کی) اُونچی ہوں گی۔ اُس دن زمین کو زلزلہ ہوگا۔ اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہوکر (خاک دھول کی طرح) اُڑنے لگیں گے اور اُس دن (بہ اعتبارِ فرقِ مراتب کے) انسان کے تین گروہ ہوں گے:۔

ایکؔ داہنے ہاتھ والے۔ (جن کے داہنے ہاتھ میں اعمال نامہ ہوگا۔ یا۲ جو عرش کی دہنی طرف ہوں گے۔ یا۳ روزِ ازل میں آدمؑ کی دہنی طرف تھے۔ یا۴ جو مبارک قوم ہیں)۔

۲ بائیں ہاتھ والے (جن کے بائیں ہاتھ میں اعمال نامہ ہوگا۔ یا۲ جو عرش کی بائیں طرف ہوں گے۔ یا۳ روزِ ازل میں آدمؑ کی بائیں طرف تھے۔ یا۴ جو سبز قدم ہیں)۔

۳ مقربین بارگاہِ خداوندی۔ (یا۱ سبقت لے جانے والے سب قوموں پر۔ یا۲ بہشت میں آگے جانے والے۔ یا۳ جنہوں نے ہجرت میں سبقت کی تھی۔ یا۴ جنھوں نے اسلام لانے میں سبقت کی تھی۔ یا۵ جو احکامِ الٰہی کے ماننے میں سبقت کرتے تھے۔ یا۶ جو نمازِ پنج گانہ میں سبقت کرتے تھے۔ یا۷ جو قتال میں آگے بڑھ جاتے تھے۔ یا۸ جو عملِ نیک کرنے میں سبقت کرتے تھے)۔

جو مقربین بارگاہ ہیں وہ سب کے آگے رہیں گے اور اُن کو بہشت میں جگہ ملے گی۔ اور اِس کا بیان کہ اُن کے لئے بہشت میں آرام و آسایش کی کیا کیا چیزیں ہوں گی۔ اس گروہ میں بہت تو اگلے لوگوں میں سے ہوں گے اور تھوڑے سے پچھلوں میں سے (یعنے بالکل پیغمبروں کی اُمّت جو اس طبقہ میں ہوگی ملا کر اور اکٹھا کر کے زیادہ ہوگی اِس طبقہ والی اُمتِ محمدیہ سے۔ یا اِس امتِ محمدیہ کے پہلے لوگ اعلےٰ درجہ میں کم ہوں گے۔ یا کل دیکھنے والے سابق پیغمبروں کے زیادہ ہوں گے۔ حضرت پیغمبر آخر الزّمان صلعم کے دیکھنے والوں سے)

(پھر) دہنے ہاتھ والے گروہ کو بھی جنّت نصیب ہوگی۔ اور اس کا بیان کہ اِن کو کیا کیا آرام و آسایش ملیگی۔

۲ {**خلاصہ**:۔ (۱) اہلِ میمنہ کی تعداد۔ (۲) حالت اہلِ شمال۔ (۳) قدرتِ الٰہی۔ (۴) شکر گزاری کا حکم۔ (۵) حکمِ تسبیح۔ . . . . }

مطالب:۔ اس گروہ (یعنے دہنے ہاتھ والے) میں دونوں اگلے اور پچھلے لوگوں میں سے بہ کثرت ہوں گے (یعنے وہ گروہ جو آدم ع سے لیکر پیغمبر صلعم کے قبل تک ہوگا۔ اُس کی تعداد برابر ہوگی اُس گروہ کے جو پیغمبر صلعم سے لیکر قیامت تک ہوگا۔ یا اُمتِ محمدی کے پہلے اور پچھلے لوگ کی تعداد برابر ہوگی روایت ہے۔ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ وَقَلِيْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ نازل ہوئی تو اس کا مضمون مسلمانوں پر بہت شاق گزرا۔ اُس پر یہ آیت اُتری)۔

(پھر) بائیں ہاتھ والے گروہ جہنّم کے مزے چکھیں گے۔ اور اس کا بیان کہ اِن کے ساتھ کیا کیا عذاب کیا جائے گا۔ یہ سب وہ ہوں گے جو دنیا میں آسودہ رہ کر بڑے گناہ (شرک) پر اصرار کرتے رہے۔ اور قیامت اور جلا اُٹھانے کو جھٹلاتے رہے۔ لیکن اِن کو خوب معلوم رہے کہ ضرور کھڑا کئے جائینگے۔

گمراہو اور منکرو! اِن سب چیزوں کو ہم نے بنایا ہے۔ یا تم نے (ان میں میرا اختیار رہے یا تمہارا)۔ انسان کا پیدا کرنا۔ اِس کو مارنا۔ اس کو ہلاک کر کے دوسری نئی بستی کو کھڑا کر دینا۔ کھیتی کو اُگانا۔ پانی کا برسانا۔ آگ کے درخت کو پیدا کرنا۔ پھر تم سب جلا اُٹھانے کو سچ کیوں نہیں جانتے۔ (اور قیامت پر

ایمان کیوں نہیں لاتے؟ اللہ کے نزدیک جلا اُٹھانا کوئی مشکل بات نہیں)۔
لوگو! اللہ کا شکر کیا کرو۔
لوگو! اپنے پروردگار برتر کے نام کی تسبیح کیا کرو۔ (یہاں سے سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ کے پڑھنے کا حکم نکلتا ہے)۔
{**نتائج**:۔ شرک نہ کرو۔ گناہ سے باز آؤ۔ قیامت کو برحق جانو۔ ہر طرح کا اختیار اللہ ہی کو ہے۔ . . . . }
۳ {**خلاصہ**:۔ (۱) قرآن معتبر ہے اور لوحِ محفوظ میں لکھا ہوا ہے۔ اِسے پاک فرشتے چھوتے ہیں اور اللہ ہی کا نازل کیا ہوا ہے۔ (۲) منکرِ قرآن کی خرابی۔ (۳) موت میں اللہ قریب ہے۔ (۴) منکرِ قیامت پر اعراض۔ (۵) تین گروہوں کی حالت۔ (۶) حالِ آخرت سچ ہے۔ (۷) تسبیح کا حکم۔ . . . . }
مطالب:۔ اللہ قسماً فرماتا ہے کہ قرآن بڑا معتبر ہے اور فائدہ بخش ہے اور احتیاط سے لوحِ محفوظ میں لکھا ہوا ہے۔ پاک فرشتوں کے سوا کوئی ہاتھ لگا نہیں سکتا۔ اور اس کو اللہ ہی نے نازل کیا ہے۔
منکرو! کیا تم قرآن کو برابر جھٹلایا ہی کروگے؟ (خیر جھٹلاؤ اسکا مزہ مرتے دم تم کو معلوم ہو جائیگا)۔
منکرو! موت کے وقت اللہ تعالےٰ انسان سے قریب تر ہے مگر تم کو وہ دکھلائی نہیں دیتا (یعنی اللہ موت کی تکلیفات کو جانتا ہے حالانکہ تم کو اس کا کچھ بھی علم نہیں)۔
منکرو! اگر تم (قیامت اور قرآن وغیرہ کو) نہیں مانتے اور تمہیں سچے ٹھیرے تو پھر جب جان مرتے دم گلے تک پہنچ جاتی ہے تو اس کو لوٹا کیوں نہیں لاتے۔
(تین گروہوں کی حالت) ۱جو مقربین بارگاہِ الٰہی ہیں اُن کو راحت روزی اور جنت ہے۔ ۲جو دہنے ہاتھ والے ہیں اُن کو سلامتی ہے۔ ۳جو منکر اور گمراہ ہیں (یعنے بائیں ہاتھ والے ہیں) اُن کے لئے جہنم اور کھولتے ہوئے پانی کی ضیافت ہے۔

آخرت کا حال بالکل سچ ہے۔
لوگو! اپنے پروردگار برتر کے نام کی تسبیح کیا کرو۔ (یہاں سے سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم کے پڑھنے کا حکم نکلتا ہے)
{نتائج:- قرآن کلامِ الٰہی ہے۔ بے طہارت قرآن کو نہ چھوؤ۔ قرآن کا انکار نہ کرو۔ قیامت پر یقین رکھو۔ . . . .
مسائل:- مَسِّ قرآن۔ جُنب اور حائضہ اور مُحدِث کو جائز نہیں۔ تلاوتِ قرآن جُنب اور حائضہ کو ممنوع اور محدث کے لئے جائز ہے۔ قرآن مجید کے حواشی اور کاغذ ما بین السطور اس طرح چھونا کہ کتاب نہ چھوئی جائے جائز نہیں۔ مگر کاتب کے لئے۔ قرآن کو ایسی چیز سے نہ چھوئے جو چیز مصحف ہے۔ جیسے دفتین۔ جس میں قرآن کی ایک آیت بھی لکھی ہو جیسے انگوٹھی تعویذ تختی وغیرہ اس کا اس طرح چھونا کہ آیت کو مَس ہو بے طہارت نہ چاہیئے۔ تفاسیر و کتب احادیث و کتبِ فقہ کا چھونا بدونِ طہارت مکروہ ہے۔ مگر کسی آستین وغیرہ سے جائز۔ . . . . }

(۵۷) سُورہ حدید

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

۱ {خلاصہ:- (۱) جُملہ مخلوقات تسبیحِ الٰہی کرتی ہیں۔ (۲) اوصافِ باری تعالےٰ۔ (۳) ایمان اور خیرات کا حکم۔ (۴) منشاے وحی۔ (۵) ترغیبِ جہاد و خیرات۔ (۶) مجاہدین کی قسمیں۔ ایک کی فضیلت دوسرے پر ہے۔ . . . . }
مطالب:- جو (مخلوقات) آسمان و زمین میں ہیں (سب ہی) اللہ کی تسبیح و تقدیس کرتی ہیں
(ہر گیاہے کہ از زمین روید وحدہٗ لا شریک لہٗ گوید . . . . .)
اللہ غالب حکمت والا ہے۔ آسمان و زمین کی سلطنت اُسی کی ہے۔ ان دونوں کا وارث وُہی ہے وہی جلاتا اور مارتا ہے۔ وہی ہر چیز پر قادر ہے وہی شروع سے ہے اور آخر تک رہے گا۔ وہ ظاہر اور پوشیدہ ہے۔ ہر چیز

سے واقف ہے۔ اُسی نے چھ دن میں آسمان و زمین کو بنایا۔ پھر عرش پر جا براجا۔ وہ جانتا ہے جو چیز زمین میں داخل ہوتی ہے (جیسے پانی۔ بیج۔ مُردے۔ وغیرہ)۔ جو چیز زمین سے باہر آتی ہے (جیسے درخت۔ چشمے۔ معدنیات۔ خزانے وغیرہ)۔ جو چیز آسمان سے اُترتی ہے (جیسے مینہ۔ برف۔ فرشتے۔ احکامِ الٰہی۔ عذاب۔ رحمت)۔ جو چیز آسمان کی طرف چڑھتی ہے (جیسے نیک اعمال۔ دُعائیں۔ فرشتے۔ بخارات)۔ وہ برابر لوگوں کے ساتھ رہتا ہے۔ دیکھتا ہے جو کچھ لوگ کرتے ہیں۔ اُسی پر سب کاموں کا مدار ہے۔ رات اور دن کی گردش اُسی سے ہے۔ دلوں کے خیالات سے وُہی واقف ہے۔ لوگوں کے کُل کاموں سے خبردار ہے۔ بڑا شفقت کرنے والا۔ بہت مہربان ہے۔

لوگو! اللہ اور اُس کے رسُول پر ایمان لاؤ اور (اللہ کی راہ میں اپنا مال) خرچ کرو۔ جو ایسا کرتے ہیں اُن کو بڑا اجر ہے۔

لوگو! رسول کے کہنے سے بھی تم اللہ پر ایمان نہیں لاتے۔ حالانکہ اللہ تم سے عہد لے چکا ہے (عہد سے عہد الست۔ یا عقلی دلائل مراد ہیں)۔

لوگو! پیغمبر صلعم پر اللہ ہی اپنی کھُلی کھُلی آیتوں (یعنے قرآن) کو اُتارتا ہے۔ یہ اس لئے کہ لوگ ہدایت پائیں۔ اور لوگوں پر یہ اللہ کی مہربانی ہی مہربانی ہے۔

جو اللہ کی راہ میں خرچ کرتے اور لڑتے اُن کو اجر ملے گا۔

(جو اللہ کی راہ میں خرچ کرتے اور لڑتے اُن کی دو قسمیں ہیں:-) جن لوگوں نے فتح مکّہ سے پہلے راہِ خدا میں خرچ کیا اور دُشمنوں سے لڑے۔ اور جنہوں نے فتح مکّہ کے بعد خرچ کیا اور لڑے۔ تو پہلی جماعت درجے میں دوسری جماعت سے بہتر ہے۔ اگرچہ اللہ نے ہر ایک سے (جس نے خواہ فتحِ مکّہ کے قبل خرچ کیا یا بعد) نیک سلوک کا وعدہ کر لیا ہے (مگر درجہ اور اجر میں برابر نہیں)۔

اگر خرچ نہ کرو گے تو آخر اللہ کے لئے چھوڑ جاؤ گے (یعنے تمہارے ہاتھ سے ضرور نکل جائے گا۔ اور اللہ پھر دوسرے کو مال کا وارث بنائے گا۔ مثلاً اگر جہاد کے لئے اسباب حرب وغیرہ میں خرچ نہ کرو گے تو دشمن تم پر غالب آ جائیگا۔ پھر مال و ملک نکل کر دُشمن کے ہاتھ آ جائیگا اور تم فقیر بن جاؤ گے)

{**نتائج**:- اللہ کو یاد کیا کرو۔ پیغمبر صلعم پیغمبر برحق ہیں۔ قرآن کتابِ الٰہی

ہے۔ جہاد کرو۔ مال کسی کے پاس سدا رہتا نہیں۔ خیر و خیرات میں پیش قدمی کرنے سے زیادہ ثواب ملتا ہے۔ . . . .

۲ **خلاصہ**:۔ (۱) قرض حسنا دینے والوں کا اجر۔ (۲) پل صراط پر مومن و منافق کی حالت اور آپس کی گفتگو۔ (۳) منافق اور کافر کی سزائے آخرت۔ (۴) قیامت میں معاوضہ نہیں۔ (۵) ذکر خدا اور تلاوت قرآن کا حکم (۶) یہود و نصارے سخت دل ہیں اور اکثر بدکار۔ (۷) ایمان داروں کا اجر۔ (۸) کفار اور منکرین قرآن دوزخی ہیں۔ . . . .

مطالب:۔ اللہ کی راہ میں جو قرض حسنا (صدقہ و خیرات) دیتے ہیں۔ اُن کو اللہ دوگنا دے گا اور عمدہ اجر (قرض حسنا کی تعریف تفسیر اور فقہ میں دیکھو اس میں دس خوبیاں ہونی چاہیئے)۔

(مومن اور منافق کی حالت پل صراط طے کرتے وقت یہ ہوگی کہ) مومنین کا ایمان کیا مرد کیا عورت مشعل نور بنکر اُن کے آگے آگے اور داہنی طرف چلے گا۔ اور جنت کی اُن کو خوش خبری دی جائیگی۔

• منافقین کیا مرد کیا عورت مسلمانوں سے کہیں گے کہ ذرا ٹھیرو تاکہ تمہاری روشنی میں ہم لوگ بھی چلیں۔ لیکن مسلمان نہ مانیں گے۔

بعدہٗ دونوں جماعتوں کے درمیان ایک دیوار کھڑی کر دی جائیگی۔ اُس میں دو دروازے ہوں گے۔ (مسلمان کے) دروازہ میں رحمت ہوگی۔ (منافق کے دروازے میں عذاب۔ پھر منافق کہیں گے کہ کیا دُنیا میں ہم تمہارے ساتھ نہ تھے۔ مسلمان کہیں گے کہ بیشک تھے تو سہی مگر تم (برابر مسلمانوں کی خرابی کے منتظر رہتے تھے اور (اسلام سے) شک کیا کرتے تھے۔ پس ان آرزوؤں نے تم کو دھوکے میں رکھا یہاں تک کہ موت آپہنچی۔ اور تم نے اپنے آپ کو بلا میں ڈالا اور اللہ کے بارے میں شیطان تم کو دھوکے دیتا رہا تھا۔

قیامت میں معاوضہ نہ منافقوں سے قبول ہوگا نہ کافروں سے۔ اور ان سب کا ٹھکانا جہنم ہوگا۔

کیا ایمان داروں کے لئے وہ وقت نہیں آیا کہ اُن کے دل ذکر خدا اور

تلاوتِ قرآن کرتے وقت عاجزی حاصل کریں اور ان کی مانند نہ ہوں جن کو پہلے کتاب ملی اور بہ سبب درازیٔ مدّت کے ان کے دل سخت ہو گئے (یعنی چونکہ کسی رسول کے مبعوث ہوئے اور کتابِ الٰہی اُترے ہوئے بہت زمانہ گُذر گیا تھا اس لئے پہلے لوگ جاگڑ ہو گئے - اور ان میں طرح طرح کی خرابیاں آ گئیں۔ مگر اب جب پیغمبر صلعم آ گئے اور قرآن کتاب الٰہی اُتر گیا تو پھر)

مسلمانو! (تم کو کس بات کا انتظار ہے بہتر ہے کہ) ذکرِ خدا اور تلاوتِ قرآن کیا کرو - اور پہلے اہلِ کتاب کی طرح (لکھ لوڑھا) پڑھ پتھر نہ ہو جاؤ۔

ے علم چندانکہ بیشتر خوانی چون عمل در تو نیست نادانی۔
نہ محقق بود نہ دانشمند چارپائے برو کتابے چند +

بقولِ بعض منافقین کے بارے میں یہ آیت ہے کہ اب بھی تو ذکرِ خدا کریں جبکہ پیغمبر صلعم پہنچ گئے جو ہدایت کرتے ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ مسلمانوں میں ایک مرتبہ زیادہ ہنسی اور خوش طبعی ہوئی - اُس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ اس قدر مزاح نہ کرو۔ بلکہ تم کو لازم ہے کہ ذکرِ خدا اور تلاوتِ قرآن کیا کرو)۔

چونکہ یہود و نصاریٰ کے پاس کتابِ الٰہی اُترے بہت دن ہو گئے - اس لئے اُن کے دل سخت ہو گئے ہیں - اور اکثر اُن میں بدکار ہیں۔

لوگو! اللہ مُردہ زمین کو تر و تازہ کر دیتا ہے - (اسی طور سے ذکرِ الٰہی اور تلاوتِ قرآن سے اللہ تعالیٰ لوگوں کے سخت دل کو نرم کر دیتا ہے اور تر و تازہ بنا دیتا ہے - پس یادِ الٰہی اور تلاوتِ قرآن کرنا چاہیئے - یا بعد موت کے اللہ پھر جلا اُٹھائے گا)۔

ہم نے اس بات کو (واضح طور سے) بیان کر دیا تاکہ تم سمجھو۔

جو اللہ اور رسول پر ایمان لاتے - اُن کو صدّیقوں اور شہیدوں کے درجے اجر اور نور ملیں گے (یا یہ سب ایمان میں بڑے سچّے ہیں اور قیامت میں انبیا اور اگلی اُمتوں پر گواہی دیں گے)۔

کفر کرنے والے اور قرآن کے جُھٹلانے والے دوزخی ہیں۔

{ نتائج :- قرضِ حسنا دیا کرو - پُل صراط پر لوگ گذریں گے - عالم بے عمل

نہ بنو۔ شیطان کے کہنے پر نہ چلو۔ جو ذکرِ الٰہی سے بے بہرہ ہیں اور طاعتِ الٰہی سے غفلت و سستی کرتے اُن کا دل سخت ہوتا ہے۔ جن کو اللہ کا خوف ہے اور جو اللہ کو یاد کیا کرتے ہیں اُن کا دل نرم ہوتا ہے۔ اصل مومن وہ ہے جس کا دل نرم ہے۔ انسان کو چاہیئے کہ اللہ کو برابر یاد کیا کرے اُس سے کبھی غافل نہ ہو۔ . . . . }

۳ {**خلاصہ** :- (۱) دُنیاوی زندگی کی بے ثباتی۔ اُس کی مثال۔ (۲) مومنوں کو اجر۔ منکروں کو عذاب۔ (۳) دُعاے مغفرت میں جلدی کا حکم۔ (۴) لوحِ محفوظ میں سب باتیں مندرج ہیں۔ (۵) رضا و تسلیم کا حکم۔ (۶) اِترانے والے شیخی باز بخیل۔ بخل پر ترغیب دینے والے کی مذمت۔ (۷) ہدایت کے لئے پیغمبروں کا مبعوث ہونا۔ (۸) اوصاف اللہ تعالےٰ۔ . . . . }

مطالب :- (لوگو!) دُنیا کی زندگی نرا کھیل اور تماشا ہے اور دھوکے کی ٹٹی ہے۔ ظاہری شوکت (دنیاوی) تفاخر۔ حرص زیادتی مال و اولاد بیکار ہے (دنیاوی زندگی کو بقا نہیں۔ یعنی چار دن کی چاندنی پھر اندھیری رات)۔ اس کی حالت مثلِ زراعت کے ہے کہ پھولتی پھلتی ہے اور پھر خشک ہو جاتی ہے۔ (پس جو کچھ کرنا ہے کر دھر لو۔ کیونکہ) آخرت میں (منکروں کے لئے) عذاب ہے۔ اور (مومنوں کے لئے) مغفرت۔

(لوگو!) اللہ سے مغفرت کی دُعاء مانگنے میں جلدی کرو اور جنّت کی طرف لپکو (یا عملِ نیک کرنے میں سبقت کرو جو موجبِ مغفرت ہو۔ غرض یہ ہے کہ ع . . . در کارِ خیر حاجتِ ہیچ استخارہ نیست)۔

جو اللہ و رسول پر ایمان لاتے اُن کے لئے (مغفرت اور) جنّت ہے۔

اللہ جس کو چاہتا ہے اپنا فضل دیتا ہے۔

(لوگو!) مصیبتیں جو دُنیا میں یا جو تم پر نازل ہوتی ہیں۔ وہ سب اُن کے پیدا کرنے سے پہلے ہم نے لوحِ محفوظ میں لکھ رکھی ہیں۔

(لوگو!) نہ مصیبت پر (بیجا) رنج کرو۔ اور نہ نعمت پر (بیجا) اِتراؤ۔ (بلکہ تم کو لازم ہے کہ مصیبت کے وقت صبر کرو۔ توبہ کرو۔ اور اللہ سے دُعاء مانگو۔ اور نعمت کے وقت اللہ کا شکر بجا لاؤ۔ یہاں پر تسلیم و رضا کی تعلیم ہے)۔

اترانے والے کو شیخی باز کو۔ بخیل کو اور بخل پر ترغیب دینے والے کو اللہ پسند نہیں کرتا۔

ہم نے پیغمبروں کو معجزے اور کتابیں دیکر بھیجا (تاکہ لوگ ہدایت پائیں)۔ ترازو بنایا تاکہ لوگ انصاف پر قائم رہیں۔ لوہا پیدا کیا تاکہ لڑائی میں کام دیوے اور اس سے (پھر دوسرے دوسرے) منافع ہوں۔ اور لوہے کے پیدا کرنے میں یہ بھی مصلحت ہے کہ معلوم ہو جائے کہ لوگوں میں سے خدا اور اُس کے رسول کی کون مدد کرتا ہے (یعنے جہاد کے ہتھیاروں کو کون تیار کرتا ہے۔ بقول ابنِ کثیر ترازو وہ حق ہے جس پر عقولِ صحیحہ شہادت دیں۔ بقول مدارک ترازو کو جبریلؑ نے نوحؑ کو لا کر دیا اور کہا کہ اپنی قوم سے کہیئے کہ وہ اس سے تولے)۔

اللہ بڑا فضل والا۔ قابل حمد۔ زور آور اور زبردست ہے۔

{**نوٹ**:۔ ہر خیر و شر منجانب اللہ ہے اور تمہارے وجود سے مقدم ہے اور اس صورت میں کسی امر پر افسوس و تفاخر نہیں ہو سکتا۔ تکبّر اور فخر مبغوض باری تعالےٰ ہے۔ مگر بہ نیت شکر ہو تو مباح ہے۔ بخل یعنے حق اللہ اور حق العباد ادا نہ کرنا مذموم ہے۔ آدمیوں کو بُرائی کا حکم کرنا حرام ہے۔ . . . . .

نتائج:۔ ؎ عیشِ دُنیا پر نہ پھولو دل کو غم کھانا بھی ہے ٭ پھُول کو گلشن میں کھلنا ہے تو مُرجھانا بھی ہے ٭ لوحِ محفوظ میں سب باتیں درج ہیں۔ انصاف کیا کرو۔ . . . . }

۴ {**خلاصہ**:۔ (۱) نوحؑ و ابراہیمؑ و عیسےٰؑ کی نبوّت اور اُن کی اُمت۔ (۲) عیسائیوں میں ترس اور رحمدلی۔ (۳) رہبانیت۔ (۴) ایمان لانے کا حکم۔ ایمانداروں کا اجر۔ (۵) بے ایمانوں پر فضلِ الٰہی نہیں۔ (۶) اوصافِ اللہ تعالےٰ۔ . . . . }

مطالب:۔ ہم نے نوحؑ اور ابراہیمؑ کو پیغمبر بنا کر بھیجا۔ اور اُن کی اولاد میں پیغمبری اور کتاب عطا کی۔ ان سب کی اُمت زیادہ بدکار ہوئی اور تھوڑی روبراہ۔ اور اُن کے بعد ہم نے اَور اَور رسول بھیجے۔ اور (پھر اُن کے) پیچھے عیسےٰؑ کو پیغمبر بنا کر بھیجا اور اُن کو انجیل دی۔ اُن کے تابعین کو ہم نے محبّت اور رحم دِلی عطا

کی - اور اُنہوں نے (یعنے عیسائیوں نے) ہماری خوشنودی کے لئے از خود بلا حکم میرے رہبانیت اختیار کرلی - مگر اُس کو پُورے طور سے برت نہ سکے -

عیسائیوں میں تھوڑے ایمان لائے - اُن کو ہم نے اجر دیا - اور بہتیرے بدکار رہے -

مومنو (یعنے اے اہلِ کتاب جو پہلے پیغمبروں پر ایمان لاچکے ہو) ! اللہ (کے عذاب) سے ڈر کر پیغمبر صلعم پر ایمان لاؤ - (اگر ایسا کروگے تو) تم کو وہ دُہرا ثواب دے گا اور روشنی عطا کرے گا (یعنے نورِ ہدایت جو دُنیا میں تمہارے ساتھ رہے گا یا وہ نور جو قیامت میں پُل صراط پار ہوتے وقت رستہ دکھائے گا) اور تمہاری مغفرت کرے گا -

اہلِ کتاب (جو پیغمبر صلعم پر ایمان نہیں لاتے) جان لیں کہ اُن کو فضلِ الٰہی میں سے کچھ نہ ملے گا - (کیونکہ) فضل اللہ ہی کے اختیار میں ہے - اور جس کو چاہتا ہے اپنا فضل دیتا ہے (یہاں پر جواب ہے بعض بنی اسرائیل کے خیالِ فاسد کا جو کہتے تھے کہ وحی و رسالت اور کتاب و شرع ہمارے ہی ساتھ مخصوص ہیں) -

اللہ بخشنے والا - بہت مہربان - بڑا فضل کرنے والا -

{**نتائج** :- رحم دل ہو - ترس کھاؤ - آپس میں محبّت رکھو - رہبانیت اختیار نہ کرو - پیغمبر صلعم پر ایمان لاؤ - اسلام میں رہبانیت جائز نہیں - . . .

مسئلہ :- کسی مباح فعل کو موجبِ ثواب اعتقاد کرنا جیسے عید کا معانقہ یا شب برات کا حلوا ان میں اگر خیال ثواب ہے تو بدعت ہے - ورنہ نہیں - . . . . }

(۵۸) سُورۂ مُجادلہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پ ۲۸ ۱ {**خلاصہ** :- (۱) قصہ خولہ کی طرف اشارہ دربارۂ ظہار - (۲) ظہار طلاق نہیں - (۳) ظہار کا کفّارہ - (۴) اللہ و رسول کے خلاف کرنے والوں کی اور

کافروں کی سزا۔ (۵) قیامت میں سب جلائے جائینگے اور اعمال بتا دئے جائینگے۔ (۶) اوصافِ اللہ تعالے۔ . . . .

مطالب:۔ (اے پیغمبر!) اللہ نے اُس عورت (خولہ بنت ثعلبہ) کی بات سُن لی۔ جس بات میں وہ اپنے شوہر (اَوْس بن صامت) کی تم سے شکایت اور اللہ سے فریاد کرتی تھی (قصّہ یوں ہے کہ صحابی اَوْس بن صامت نے موافق دستورِ عرب کے اپنی بیوی خولہ کو ظہار کیا۔ خولہ نے پیغمبر صلعم سے اس کے بارے میں استفسار کیا۔ پیغمبر صلعم نے کہا کہ طلاق ہو گئی۔ خولہ نے اللہ سے دُعا مانگی۔ خدا نے اس آیت کو نازل کیا اور فرما دیا کہ ظہار طلاق نہیں)۔

ظہار (یعنی بیوی کو ماں کہہ دینے) سے کسی کی (اصلی) ماں نہیں ہو جاتی۔ (پس یہ طلاق نہیں)۔ اگر کوئی خاوند اپنی اُس بیوی کو لوٹانا چاہے تو خاوند کو چاہیے کہ قبل رجوع کرنے کے کفّارہ دیوے۔

ظہار (یعنے بیوی کو ماں کہہ دینا) ایک بیہودہ اور جھوٹی بات ہے۔

ظہار کا کفّارہ یہ ہے۔ ایک [1] بردہ آزاد کرے۔ اگر [2] اس کی طاقت نہ ہو تو لگاتار دو مہینے روزے رکھے۔ یہ [3] بھی نہ ہو سکے تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دیوے۔

جو اللہ اور رسول کے خلاف کرتے ہیں وہ خوار ہوں گے۔ جیسے اگلے (نافرمان) ذلیل ہو چکے ہیں۔

کافروں کو قیامت میں ذلّت کا عذاب اور عذاب دردناک ہے۔

اللہ سب کو قیامت میں جلا اُٹھائے گا۔

قیامت میں سب کو اعمال بتا دئے جائیں گے۔

سب کے اعمال کو اللہ شمار کرتا جاتا ہے۔

اللہ بہت سُننے والا۔ بہت دیکھنے والا۔ بڑا بخشنے والا۔ معاف کرنے والا۔ خبر رکھنے والا۔ اور حاضر ہے۔

نتائج:۔ ظہار کی طرف نہ پھٹکو۔ احکامِ الٰہی اور سنّتِ نبوی کو برتو۔ اعمال نیک کرو۔ بعث ونشر کو مانو۔ . . . .

مسائل:۔ ظہار سے گناہ لازم اور روطی [sic] ناروا اور کفّارہ حرام اور ادا

کفّارہ واجب ہے۔ عورت کی طرف سے ظہار نہیں۔ اگر کسی نے اپنی بیوی کو ماں کے برابر کہا یا یہ کہا کہ میرے نزدیک ماں کے برابر ہے تو دیکھنا چاہیئے کہ آیا اُس نے بہ نیّت تعظیم کے یا بہ نیت طلاق کے یا بہ نیت ترکِ صحبت کے کہا۔ اگر بہ نیت تعظیم کے کہا تو کوئی مضایقہ نہیں۔ اگر بہ نیت طلاق کے کہا تو ایک طلاق بائن پڑ جائیگی۔ اور اگر بہ نیت ترکِ صحبت کے کہا تو کفّارہ دینا لازم آئے گا۔ . . . }

۲ {**خلاصہ**:- (۱) اللہ حاضر ہے۔ (۲) قیامت میں اعمال کی آگاہی۔ (۳) مشورۂ ناجائز کی ممانعت۔ (۴) تعلیم طریقۂ سلام۔ (۵) کافروں کے خیال باطل کا رد۔ (۶) مشورۂ جائز کا جواز۔ (۷) ایمانداروں کو کافروں سے نقصان نہیں پہنچ سکتا۔ (۸) تقوٰے و توکّل کا حکم۔ (۹) اللہ کی طرف سب کو جانا ہے (۱۰) مجالس میں نشست و برخاست کے قواعد۔ (۱۱) منسوخۂ حکم صدقہ قبل مشورہ (۱۲) مشورہ کے قبل صدقہ دینا ضرور نہیں۔ (۱۳) نماز۔ زکوٰۃ۔ اطاعت اللہ و رسول کا حکم۔ (۱۴) اوصافِ باری تعالے۔ . . . . }

مطالب:- جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اللہ سب جانتا ہے۔ (یہاں تک کہ) جب لوگ کام کرتے یا باہم مل کر مشورہ کرتے تو اللہ بھی وہاں حاضر رہتا ہے (اور لوگوں کے اعمال کو دیکھتا ہے۔ اور پھر) ہر ایک کے اعمال کو اللہ قیامت میں بتا دے گا۔ (اس لئے کہ) اللہ کو ہر شئے معلوم ہے۔ (اور اس سے بھی واقف ہے کہ) گناہ کی باتوں میں یا کسی پر زیادتی کرنے کے بارے میں یا رسول کی نافرمانی کے متعلّق کفّار کانا پھوسی کرتے ہیں حالانکہ یہ بات ان کو منع کر دی گئی ہے۔ (اِس پر بھی یہ کفّار نہیں مانتے) تو مسلمانو! تم ایسی باتوں میں کانا پھوسی نہ کرو۔ کیونکہ یہ شیطانی حرکت ہے۔ اللہ ان حرکات سے خوب واقف ہے۔ (ہاں) نیکی اور پرہیزگاری کے بارے میں کسی کو کان میں کہنا مضایقہ نہیں۔

یہود و منافقین پیغمبر صلعم کو اُن لفظوں سے سلام کرتے ہیں جن لفظوں سے اللہ نے حکم نہیں دیا ہے۔ (اشارہ ہے کہ یہود جب پیغمبر صلعم کو سلام کرتے تو بعوض السّلام علیک کے السّام علیک کہتے۔ یہ بددُعا کا کلمہ ہے۔ ایسے سلام کرنے

والوں پر عذاب سخت ہو گا۔ اور مزہ یہ ہے کہ)
کافر دل میں کہتے ہیں کہ اگر ہم خراب کام کرتے ہیں (یعنے السّام علیک کہنا خراب ہے) تو اللہ عذاب کیوں نہیں نازل کرتا۔ (ذرا یہ سب صبر کریں اس کا حال) ان کو جہنم میں معلوم ہو جائے گا۔
ایمان داروں کو کوئی نقصان کافروں کے مشورے سے بغیر حکم خدا کے پہنچ نہیں سکتا × × × × × × × × × × × × × × ×
(یا مومنوں کو شیطان کوئی نقصان بغیر اذن اللہ تعالےٰ کے پہنچا نہیں سکتا۔ پس)
مومنوں کو چاہیئے کہ اللہ ہی پر بھروسہ رکھیں۔
کانا پھوسی کرنے میں اللہ سے ڈرو (پھر تو)
تم کو اللہ ہی کی طرف پھر کر جانا ہے۔
مسلمانو! جب مجلسوں میں تم سے کہا جائے کہ کسی شخص کے بیٹھنے کے لئے جگہ دو۔ تو تم جگہ کشادہ کر دیا کرو۔ اس سے اللہ تم کو فراخی دے گا۔ (یعنے تنگی و زحمت دور کرے گا۔ یا لحد کو کشادہ کرے گا۔ یا بہشت میں وسیع مکانات عطا کرے گا)۔
مسلمانو! مجلس میں اُٹھنے کو (اور دوسری جگہ بیٹھنے کو یا چلے جانے کو) کہا جاوے تو کہا مان لیا کرو۔ اگر ایسا کرو گے تو تم میں سے جو ایمان دار ہیں اور علم رکھتے ہیں اُن کے درجے کو اللہ بلند کرے گا۔ (یہاں سے علم اور علماء کی فضیلت شرف اور بزرگی نکلتی ہے)۔
مسلمانو! جب پیغمبر صلعم سے سرگوشی کرنا ہو تو عرضِ مطلب سے پہلے صدقہ دے دیا کرو (یہ آیت منسوخ ہو گئی آگے کی آیت سے)۔ اگر تم صدقہ نہ پاؤ تو خیر صدقہ مت دو (اس سے پہلی آیت منسوخ ہو گئی)۔
مسلمانو! نماز ادا کرو۔ زکوٰۃ دو۔ اللہ اور رسول کی اطاعت کرو۔
اللہ آسمان و زمین کی چیزوں کو جانتا ہے۔ واقف۔ خبردار۔ غفور اور رحیم ہے۔

{**نتائج** :- بُرائی کا مشورہ نہ کرو۔ بھلائی کی باتوں کا مشورہ کرو۔ کسی کو سلام کرنا ہو تو اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یا اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ کہو۔ یہ کچھ ضرور نہیں کہ نیکی اور بدی کا نتیجہ فوراً ظاہر ہو۔ آداب مجلس ملحوظ رکھو۔

مسائل :- امام کو اختیار ہے کہ مصلحۃً رعایا کو ایسے جلسوں سے روک دے جن سے فساد کا خوف ہو۔ امام کو حق ہے کہ کبھی کبھی مجرد ظن واحتیاط سے رعایا کو کسی امر مباح سے منع کر دے۔ بوقت ملاقات سوائے السلام علیکم یا سلامٌ علیکم کے دوسرے لفظ کا استعمال بدعت ہے۔ تسلیم اور سلام سے جو لفظ ماخوذ و مشتق ہو اُس کا کہنا جائز ہے مگر ثواب سنیت نہ ملے گا صَبَّحَكَ اللّٰهُ بِالْخَیْرِ اور مَسَّاكَ اللّٰهُ بِالْخَیْرِ اگر بعد سلام کے ہو تو جائز۔ اور بجائے سلام ہے تو بدعت ہے۔ جو شخص مجلس یا مسجد میں آئے اور جگہ تنگ ہو تو کسی کو اُٹھا کر اُس جگہ نہ بیٹھے۔ بلکہ مجلس یا مسجد والے تھوڑا تھوڑا کھل جائیں تاکہ جگہ نکل آوے۔ آنے والے کی رعایت سے جگہ خالی یا وسیع کر دینا افضل و اولےٰ ہے۔ صاحب جلسہ یا صاحب حق کے لئے جگہ خالی یا وسیع کرنا واجب ہے۔ جیسے قاضی۔ واعظ۔ مدرّس۔ امام۔ صدرِ مجلس۔ صاحبِ عمل۔ انسان خیر پر حریص ہو تو جائز ہے۔ کسی بزرگ کے لئے مجلس میں جگہ خالی کرانا اولےٰ ہے۔ باعتبار ذہن محنت۔ استعداد و شوق اُستاد کو اپنے شاگردوں میں تفاوت کرنا جائز ہے۔ علماء و ارباب ذوق۔ مجلسِ علم و ذکر وصفِ نماز میں اگر پیش قدمی کریں اور قریب صدر بیٹھنے کی سعی کریں تو اُن پر کوئی الزام نہیں۔ اہلِ علم کو دوسرے مومنین پر فوق و شرف ہے . . . . }

۳ {**خلاصہ** :- (۱) دشمنِ خدا سے منافقوں کی دوستی۔ اور اِن کی ذِلّت وسزا۔ (۲) جو اللہ اور رسول کی مخالفت کرتے وہ ذلیل ہیں۔ (۳) کافروں پر پیغمبر صلعم کے غلبہ کا وعدہ۔ (۴) تعریفِ مومن۔ (۵) اوصافِ اللہ تعالےٰ۔ . . . . }

مطالب :- جو لوگ (یعنے منافقین) دشمنانِ خدا (یعنے یہود) سے ملتے ہیں اور جھوٹی قسمیں کھایا کرتے ہیں اور قسموں کو سپر بناتے ہیں۔

اور اس پر سمجھتے ہیں کہ ہم خوب کر رہے ہیں اور لوگوں کو راہ خدا سے روکتے رہتے ہیں
اللہ اور رسول کے خلاف کرتے ہیں۔ وہ سب جھوٹے ہیں۔ ان پر شیطان غالب آگیا
ہے جس نے اللہ کی یاد سے بھلا دیا ہے۔ یہ شیطان کی جماعت ہے۔ اور یہ سب دوزخ
میں ہمیشہ رہیں گے۔ اور ان پر عذاب سخت ہوگا۔ اور ذلت کا عذاب جھیلیں گے۔ ان کے
مال و اولاد آخرت میں کچھ کام نہ آئیں گے۔ آخرت میں بھی جھوٹی قسمیں کھائیں گے۔ اور
ان کی حالت یہ ہے کہ

ع نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم نہ اِدھر کے رہے نہ اُدھر کے رہے

جو اللہ اور رسول کی مخالفت کرتے ہیں وہ ذلیل ہیں۔

یہ مانی ہوئی بات ہے کہ اللہ اور پیغمبر کافروں پر غالب رہیں گے۔

اللہ اور آخرت پر (سچے طور سے) ایمان رکھنے والے مخالفین خدا و رسول سے
کبھی دوستی نہیں رکھتے۔ اگرچہ یہ سب ان کے باپ بھائی بیٹے اور رشتہ دار ہی کیوں
نہ ہوں یہ لوگ (سچے اور پکے مسلمان ہیں۔ جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان کا نقش
کردیا ہے۔ رُوح سے ان کی مدد کی۔ ان کو بہشت نصیب ہوگا۔ اللہ ان سے خوش
اور وہ اللہ سے راضی۔ اور یہ خدا کی جماعت ہے۔

اللہ زور آور اور زبردست ہے۔

{**نتائج**:۔ کبھی بد اقبال اور مقہور لوگوں سے میل جول نہ کرو۔ کافروں سے
دلی محبت نہ رکھو۔ ہاں حُسنِ معاشرت خوش اخلاقی۔ نیکی و احسان ممنوع نہیں جھوٹی
قسمیں نہ کھاؤ۔ راہِ خدا سے کسی کو نہ روکو۔ قرآن اور شریعت پر چلو۔ خدا کو برابر یاد
کیا کرو۔ منافقانہ چال نہ چلو۔ . . . . }

(۵۹) سُورۂ حشر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ

{**نوٹ**:۔ مدینہ کے آس پاس یہود رہتے تھے۔ اُن میں دو قومیں بنی قریظہ و
بنی نضیر بھی تھیں۔ جب پیغمبر صلعم مدینہ تشریف لائے تو اُن دونوں قوموں کے ساتھ عہد و
پیمان ہوا۔ لیکن تھوڑے دنوں کے بعد ان لوگوں نے عہد شکنی اختیار کی اور دشمنوں

کو مدد دینا شروع کی۔ اس لئے آنحضرت صلعم نے اُن میں اعلان فرما دیا کہ اب ہمارا تمہارا عہد باقی نہ رہا۔ یہاں سے چلے جاؤ ورنہ پھر جنگ ہے۔ قوم بنی نضیر جنگ پر مستعد ہو گئی مسلمانوں نے اُن کے گاؤں کا محاصرہ کیا۔ آخرش مجبور ہو کر آنحضرت صلعم کے ہاں پیغامِ صلح بھیجا۔ آپ نے لوگوں کو امان دی اور دس روز کی مہلت دی کہ یہاں سے نکل جائیں اور مال و اسباب لے جائیں۔ مارے ضد کے چلتی چلاتی اپنے مکانوں کو مسمار کرنا شروع کر دیا۔ اور مدینہ کے باشندوں سے بھی اس کام میں مدد لی۔ یہ سنہ ۴ ہجری میں واقع ہوا۔ . . . . }

{**خلاصہ**:۔ (۱) تسبیح اللہ تعالےٰ۔ (۲) تعریض یہ قصۂ یہود بنی نضیر۔ ان کی جلاوطنی۔ (۳) مخالفت اور نافرمانی کرنے والوں کی سزا۔ (۴) جنگ میں درخت کاٹنے کا جواز۔ (۵) مصارفِ فئے۔ (۶) غلبۂ رسول۔ (۷) صفاتِ مہاجرین صادقین و انصار (۸) صفاتِ مہاجرین جو بعد مہاجرین اولین کے آئے اور ان کی دُعاء۔ (۹) قضئے میں رسول کا حکم مانو۔ (۱۰) جن کو طمع نفسانی نہیں اُن کو کامیابی۔ (۱۱) تقوےٰ کا حکم۔ (۱۲) اوصافِ اللہ تعالےٰ۔ . . . . }

مطالب:۔ آسمان و زمین کی کل مخلوقات تسبیح و تقدیس میں لگی رہتی ہیں۔

ہر گیا ہے کہ از زمین روید وحدہٗ لا شریک لہ گوید

۱ (لوگو! یہ قصہ قابلِ عبرت ہے کہ) کفارِ اہلِ کتاب (یعنی قوم بنی نضیر) کو اللہ ہی نے پہلے حشر میں اُن کے گھروں سے بے گمان نکال باہر کیا (یعنے مدینہ سے یہودیوں کی یہ پہلی جلاوطنی تھی ان کی دوسری جلاوطنی عرب سے حضرتِ فاروق رض کے وقت میں ہوئی)۔ مسلمانوں کا گمان بھی نہ تھا کہ یہ سب اپنے گھروں سے نکلیں گے۔ اور وہ لوگ (یعنی قوم بنی نضیر) سمجھے ہوئے تھے کہ اُن کے قلعے خدا (کے غضب) سے اُن کے محافظ ہیں (اور کوئی ان کو نقصان پہنچا نہیں سکتا)۔ مگر اللہ (کے لشکر یعنے مسلمانوں) نے اُن کو آلیا جدھر سے اُن کو گمان بھی نہ تھا اور اللہ نے اُن کے دلوں میں مسلمانوں کی ہیبت طاری کر دی کہ خود ہی اپنے گھروں کو مسمار کرنے لگے اور مسلمانوں کے ہاتھ سے بھی مسمار کرایا۔ تو اے اہلِ بصیرت! (اس قصہ سے) عبرت پکڑو (اور اللہ ہی کو قادر جان کر ایمان لاؤ ورنہ تم کو بھی کوئی عذاب آپکڑے گا)۔

اگر اللہ نے جلاوطنی ان کی تقدیر میں نہ لکھی ہوتی تو اللہ (کوئی دوسری) سزائے دُنیاوی دیتا۔ (ماسوا اس کے) عذابِ دوزخ اُن پر ضرور ہو ہی گا۔ اور یہ اس سبب سے کہ اُنہوں نے خدا اور رسول کی مخالفت کی۔

جو اللہ کی مخالفت اور نافرمانی کرتے ہیں اُن کو اللہ سخت سزا دیتا ہے۔

مسلمانو! کھجوروں کے درخت جو تم نے کاٹ ڈالے یا جن کو تم نے نہ کاٹا تو (یہ سب) خدا ہی کے حکم سے ہوا۔ اور (اس میں) یہ (بھی مصلحت تھی) کہ نافرمانوں سے بدلہ لیا جائے (کافر کہتے کہ درختوں نے کیا بگاڑا تھا کہ اِن کو کاٹ ڈالا۔ اس میں مسلمان بھی دو فریق ہو گئے۔ بعض درخت کاٹنے کو بہتر کہتے اور بعض کہتے کہ یہ نہ چاہئے تھا۔ اس پر اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ دونوں برسرِ حق ہیں اور اس میں کسی پر کچھ گناہ نہیں۔ اگرچہ جہاد میں میوہ دار سبز درخت کاٹنے کی مناہی ہے۔ مگر یہاں سے یہ بات معلوم ہوئی کہ ضرورت کے موقع پر جائز ہے)۔

مسلمانو! جو مال بنی نضیر سے اللہ نے اپنے رسول کو دلوایا اُس کے لئے تم نے کوئی محنت و مشقّت اُٹھائی نہیں۔ (یہ فئے کی تعریف ہے۔ فئے وہ مال ہے جو بلا مشقّت اور بغیر جنگ مخالفوں سے ہاتھ آئے مثلاً کوئی چھوڑ کر چلا جائے جزیہ کے طور پر جان بچانے کے لئے مال دے دے۔ غنیمت وہ مال ہے جو جنگ و جدل میں اور محنت و مشقّت سے ہاتھ آئے۔ انفال = مالِ غنیمت کو کہتے ہیں یا مال جو مردانہ کام کے لئے انعام مقرّر کیا جاتا ہے)۔

اللہ جس پر چاہتا ہے رسولوں کو غالب کرتا ہے۔

فئے میں ان سب کا حق ہے۔ ۱ اللہ۔ ۲ رسول۔ ۳ رسول کے قرابت دار ۴ یتیم۔ ۵ محتاج۔ ۶ مسافر۔ ۷ محتاج مہاجرین۔ ۸ انصار۔ ۹ اور جو مہاجرین اوّلین کے بعد آئے اور یوں دعا مانگنے

ـــــہ ہم کو اور اُن بھائیوں کو اے خدا　　پہلے ایماں لا چکے جو اے خدا
بخش یا رب سب کو اور کر دے معاف　　دل ہمارا رکھ مسلمانوں سے صاف
تو ہے نرمی والا بے شک اور رحیم　　ہے تو ہی غفار و ستّار و حلیم

(فئے کے مال کی تقسیم میں اختلاف ہے۔ فقہ کی کتابوں میں اس کی تصریح دیکھو)۔

یہ مالِ فئے فقرا کو اس لئے دلوایا جاتا ہے تاکہ اغنیاء کے لئے دولت نہ ہو جائے۔

مہاجرین وہ محتاج ہیں جو اپنے گھر اور مال سے (مکہ میں) بے دخل کر دئے گئے۔ اور اب وہ (مدینہ میں) خدا کے فضل اور اُس کی خوشنودی کی طلب گاری میں لگے ہیں۔ اور خدا اور پیغمبر صلعم کی مدد کو (جان و مال سے) کھڑے ہو جاتے ہیں۔

مہاجرین سچے لوگ ہیں۔

انصار وہ (مدینہ کے باشندے) ہیں جو مہاجرین سے محبت کرتے اور جو مہاجرین کو دیا جاتا ہے اُس پر لالچ نہیں کرتے۔ اور اپنی تنگی کے وقت بھی اپنی ذات پر مہاجرین کو مقدم رکھتے ہیں۔ (یہاں پر اشارہ ہے کہ بنی نضیر کے مال و جائداد اور زمین مہاجرین پر تقسیم کر دی گئی تھی۔ اور یہ انصار کی رضامندی سے ہوا تھا۔ بلکہ خود اُن کی استدعا سے)۔

انصار فلاح پائیں گے۔

لوگو! (فئے اور غنیمت سے) جو کچھ رسول دیں اُس کو لے لو (زیادہ طمع نہ کرو) اور (جو کچھ نہ دیں یا) جس سے منع کریں اس سے باز رہو۔ (یا یہ آیت عام ہے کہ رسول کا حکم فئے یا غنیمت یا کسی بارے میں ہو اُس کو مانو اور نہی سے باز رہو۔ خواہ وہ امر و نہی دینی ہو یا دُنیاوی)۔

جن کو طمع نفسانی نہیں اُن کو کامیابی ہے۔

اللہ سے ڈرو۔

اللہ غالب۔ حکمت والا۔ ہر چیز پر قادر۔ بڑا شفقت والا۔ بہت مہربان ہے۔

{ **نوٹ**:۔ مہاجرین سے محبت رکھنے والا ممدوح باری تعالےٰ ہے۔ خدا پرست سے محبت رکھنی بہتر ہے۔ خلفاے اربعہ سب مہاجر تھے۔ ان سب سے

محبت رکھنی دلیل ایمان و محبت باری تعالےٰ ہے۔ اور ان سے عداوت سراسر عصیان وطغیان ہے۔ سابقین بالایمان کے لئے دُعائے مغفرت کرنا علامت ایمان سے ہے۔ مہاجر و انصار کی محبت و خیر خواہی تمام اُمّت کے ذِمّہ ہے۔ خطبۂ جمعہ میں آل و اصحاب رسولؐ کی مدح وثنا اور تمام مومنین کے حق میں دُعا ثابت ہے۔ . . . .

نتائج:۔ اللہ کی تسبیح و تقدیس میں لگے رہو۔ اللہ و رسول کے حکم پر چلو۔ صحیح حدیث کے معلوم ہو جانے کے بعد جو شخص اس کے موافق عمل نہ کریگا وہ قابل مواخذہ ہوگا۔

مسائل:۔ دشمن کے مکانات۔ قلعے۔ باغ۔ کھیت وغیرہ جلانا۔ گرانا ڈبونا جائز ہے۔ اہلِ علم و اہلِ رائے کی تقلید جائز ہے۔ اکثر قائم مقام کُل کا ہے۔ قیاسِ امام و مجتہد ثابت ہے۔ بیت المال سے اُسی قدر اِعانت لینی چاہیئے کہ نوبت بہ تموُّل نہ آوے۔ جملہ اوامر و نواہی پیغمبر صلعم واجبُ القبول ہیں۔ جب کفّار مالِ مُسلم پر مسلّط و قابض ہو جائیں تو مالک سمجھے جائیں گے۔ اگر کفّار نفسِ مسلم پر قابض ہو جائیں تو اُس کے مالک نہ ہوں گے۔ اِس لئے کہ کفّار کو مسلم پر غلبہ اور ولایت نہیں۔ مدینے میں رہنا مستحب ہے۔ . . . . }

۲ {**خلاصہ**:۔ (۱) مذمّتِ منافق۔ اُن کی شرارت شیطان جیسی ہے۔ (۲) کفّار پر مسلمانوں کا رُعب۔ (۳) کفار اور منافق دودل ہیں۔ (۴) منافق کی سزا۔ (۵) سزائے ظالم۔ (۶) ربوبیتِ اللہ تعالےٰ . . . . }

مطالب:۔ منافقین جھوٹے لپاٹئے ہیں۔ وہ کفّار اہلِ کتاب (یعنے یہودیوں) سے کہا کرتے ہیں کہ ہم لوگ لڑائی میں تمہاری مدد کرینگے جلا وطنی میں ساتھ دیں گے۔ مگر یہ سب کوئی بات نہیں ہے نہ لڑائی میں مدد دیتے نہ جلاوطنی میں ساتھ دیتے۔ اور کاش لڑائی میں ساتھ بھی دیں تو دُم دبا کر بھاگتے نظر آئیں گے (جب بنی نضیر جنگ پر مستعد ہو گئے تو نہ کوئی منافق اس قوم کی مدد کو آیا اور نہ جلاوطنی میں ساتھ دیا)۔

مسلمانوں کا رُعب ان کافروں اور منافقوں کے دلوں پر اللہ کے رُعب

سے بھی زیادہ جم گیا ہے۔ تو یہ سب مل کر بھی مسلمانوں سے لڑ نہیں سکتے۔ مگر محفوظ بستیوں میں یا دیوار کی آڑ میں (دیکھو قوم بنی نضیر کو کہ محاصرہ کے اندر رہی اور باہر نکل کر جنگ نہ کر سکی)۔

یہ سب کافر اور منافق بظاہر دیکھنے میں ایکدل معلوم ہوتے ہیں۔ لیکن بباطن آپس میں دو دل ہیں۔

اِن منافقوں کی مثال اُن لوگوں کی سی ہے جو ابھی مسلمانوں سے لڑ کر مزا چکھ چکے ہیں اور (آخرت میں بھی) ان کو عذاب سخت ہوگا۔ (اشارہ ہے مشرکین مکہ کی طرف جو بدر میں قتل اور قید ہوئے۔ یا بنی قینقاع کی سزا کی طرف۔ یا بنی قریظہ کی سزا کی طرف)۔ اور ان کی حالت شیطان کی سی ہے کہ آدمی کو کفر کی طرف بہکاتا ہے۔ اور جب آدمی کفر کرتا ہے تو عین وقت پر اس سے الگ ہو جاتا ہے اور کہتا ہے کہ میں اس سے بری ہوں اور میں اللہ سے ڈرتا ہوں۔

شیطان اور منافق دوزخ میں ڈالے جائینگے۔

ظالموں کی سزا جہنم ہے۔

اللہ تمام جہان کا پروردگار ہے۔

{**نتائج**:- جھوٹ سے احتراز کرو۔ وعدہ خلافی نہ کرو۔ نا اتفاقی نہ کرو۔ اتفاق رکھو۔ منافقانہ چال نہ چلو ع ... دو دل یک شود بشکند کوہ را ...}

۳ {**خلاصہ**:- (۱) تقوے اور فکرِ آخرت کا حکم۔ (۲) ذکرِ الٰہی سے غفلت کی مناہی۔ (۳) جنتی اور دوزخی برابر نہیں۔ (۴) قرآن کی عظمت و شان۔ (۵) اوصاف باری تعالےٰ . . . . }

مضامین:- مسلمانو! اللہ سے ڈرتے رہو اور قیامت کے لئے کچھ توشہ تیار کر لے چلو اور اُن لوگوں کے مثل نہ ہو جاؤ جنہوں نے خدا کو بھلا دیا۔ (اسی آیت سے حضرات صوفیہ نے طریق محاسبہ اخذ کیا ہے کہ اپنے افعال پر خود غور کرے اگر خیر غالب ہے تو شکر کرے۔ اگر شر غالب ہے تو توبہ کرے شرمائے اور ہوشیار رہے۔ حضراتِ نقشبندیہ اس کو ہوش در دم و وقوف زمانی کہتے ہیں)۔

جو اللہ کو فراموش کرتے ہیں اُن کو اللہ ایسا کرتا ہے کہ وہ سب اپنے آپ

کو بھول جاتے ہیں (یعنی اللہ اُن کو اس بات کی توفیق نہیں دیتا کہ اپنے اعمالِ بد کے انجام کو سوچیں سمجھیں اور خیال کریں)۔ تو یہی لوگ فاسق ہیں۔

جنّتی اور دوزخی برابر نہیں۔

جنّتی فائز المرام ہیں۔

اگر قرآن کسی پہاڑ پر اُترا ہوتا تو اللہ تعالےٰ کے ڈر سے جُھک گیا ہوتا اور پھٹ پڑا ہوتا (یعنے قرآن میں خدا کا ڈر اور تنبیہ کی باتیں اس قدر ہیں کہ پہاڑ بھی پھٹ پڑتا۔ لیکن کفّار ایسے سخت دل ہیں کہ کچھ سمجھتے ہی نہیں اور دل اُن کا پگھلتا ہی نہیں)۔

ہم اِن مثالوں کو اس لئے بیان کرتے ہیں کہ لوگ ان کو سوچیں اور ان میں غور کریں۔

اللہ کے سوا اَور کوئی معبود نہیں۔ وہی پوشیدہ اور ظاہر کا جاننے والا۔ بڑا مہربان اور رحم والا۔ تمام جہان کا بادشاہ۔ امن دینے والا۔ سلامتی دینے والا۔ نگہبان۔ زبردست۔ بڑا دباؤ والا۔ بڑی عظمت والا۔ خالق۔ موجد مصوّر۔ حکمت والا ہے۔ سب عیبوں سے بَری اور شرک سے پاک ہے۔ اُسکے سب نام اچھے ہیں۔ سب اس کی تسبیح کرتے ہیں۔

{**نتائج**:۔ اللہ کو برابر یاد کیا کرو۔ قرآن کو حق جانو اور اُس کے احکام کو برتو۔ شرک نہ کرو۔ . . . . }

(۶۰) سُورۂ مُمتحنہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱ **خلاصہ**:۔ (۱) مسلمانوں کو دشمنانِ خدا کی دوستی سے مناہی۔ (۲) کافر مسلمانوں کی ایذا رسانی کے لئے مستعد رہتے۔ (۳) قیامت میں رشتہ داری کام نہ آئیگی۔ (۴) ابراہیم ع کی پیروی کا حکم۔ (۵) ابراہیم ع کی دُعا۔ (۶) اوصافِ اللہ تعالےٰ۔ . . . . }

مطالب:۔ مسلمانو! اُن کفار سے تم دوستی کرتے اور نامہ و پیغام

ڈالتے ہو جنہوں نے پیغمبر صلعم کو اور تم کو بہ سبب اس کے کہ تم اپنے پروردگار اللہ کو مانتے ہو (اور بہ سبب اسلامی قوم ہونے کے) مکہ سے نکال باہر کیا۔ اگر ہماری رضامندی منظور خاطر ہے تو ایسا نہ کرو۔ کیونکہ وہ سب تمہارے اور ہمارے دشمن ہیں۔

(شانِ نزول یہ ہے کہ پیغمبر صلعم مکہ پر چڑھائی کرنے کی تیاریاں کر رہے تھے اور اس بات کو مصلحۃً مخفی رکھنا چاہتے تھے۔ کہ صحابی حاطب بن ابی بلتعہ نے ایک خط بذریعہ ایک عورت سارہ کے مکہ والوں کے پاس روانہ کیا۔ اُس میں حاطب نے لکھا تھا کہ پیغمبر صلعم مکہ پر چڑھائی کرنے والے ہیں۔ خدا نے پیغمبر صلعم کو خبر دیدی۔ آپ نے حضرت علیؓ۔ زبیرؓ۔ اور مقدادؓ کو اُس عورت کے پیچھے دوڑایا۔ رستہ میں وہ عورت ملی اور اُس کی چوٹی میں وہ خط پکڑا گیا۔ یہ ۸ھ کا واقعہ ہے)۔

مسلمانو! کافر یہی چاہتے ہیں کہ تم کافر ہو جاؤ۔ اور اگر ان کو تم پر قابو ملے تو وہ ہاتھ اور زبان سے بُرائی کرنے میں نہ چُوکیں۔

قیامت میں نہ رشتہ داری کام آئیگی اور نہ اولاد (ع ... باپ بیٹا بھائی کام آتا نہیں)۔

مسلمانو! تم کو لازم ہے کہ ابراہیمؑ اور اُن کے فرماں برداروں کی متابعت کرو کہ جس طرح خدا کی محبت میں اور بُت پرستی سے متنفر ہو کر ابراہیمؑ نے اپنے باپ اور قوم کو چھوڑ دیا۔ اور اُن کے متبعین نے اپنے رشتہ داروں سے علیحدگی اختیار کی۔ اُسی طور سے تم اپنے کافر رشتہ داروں کو چھوڑ بیٹھو۔ ہاں کافر باپ کے لئے ابراہیمؑ کی پیروی نہ کرو۔ اس راہ پر وہی چلتے ہیں جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتے۔

ابراہیمؑ نے یوں دُعا مانگی "اے ہمارے پروردگار! ہم تجھی پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ تیری ہی طرف رجوع کرتے ہیں۔ اور تیری ہی طرف ہمیں لوٹ کر جانا ہے۔ ہم کو کافروں (کے زور و ظلم) کا تختۂ مشق نہ بنا۔ اور ہمارے گناہ معاف کر بیشک تو زبردست حکمت والا ہے"۔

اللہ تمہارے کاموں کو ظاہر ہو یا پوشیدہ خوب جانتا ہے۔ وہ زبردست حکمت والا۔ بے پروا۔ بے نیاز۔ سزاوارِ حمد و ثنا ہے۔

{نتائج:۔ کافر سے دلی خلوص نہ رکھو۔ ہاں خوش اخلاقی اور حُسنِ معاشرت

کی ممانعت نہیں۔ کافر سے دور رہو۔ رشتہ داری کا خیال نہ کرو۔ بُت پرستی نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی دوسرے کو معبود نہ بناؤ۔ اللہ ہی پر بھروسہ رکھو۔ اللہ ہی کی طرف رجوع کرو اور کسی کی طرف نہیں۔ اللہ کے معاملے میں کسی کو اختیار نہیں۔ اللہ سے مغفرت کے خواستگار رہو۔ سب کو اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ . . . . }

۲ {**خلاصہ**:- (۱) کن کفّار سے لڑنا مناسب ہے۔ اور کن کفّار کے ساتھ نیک سلوک سے پیش آنا چاہیئے۔ (۲) مہاجرہ کے ایمان کا اِمتحان۔ مومنات مہاجرات کو واپس کرنے کی ممانعت۔ (۳) کافروں کی ایمان دار عورت کا مہر اور مسلمان کی عورت کا مہر۔ (۴) ممانعتِ نکاح درمیان مسلمان و کافر۔ (۵) مومنات کی بعیت کا حکم۔ اِن کے لئے استغفار کا حکم۔ (۶) یہود و کفار مکہ سے دوستی کی ممانعت۔ (۷) منصف کو اللہ دوست رکھتا ہے۔ (۸) اللہ سے ڈرنے کا حکم۔ (۹) اوصافِ اللہ تعالےٰ . . . . }

مطالب:- ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالےٰ عنقریب تمہارے اور تمہارے دشمنوں کے درمیان دوستی پیدا کر دے (بایں طور کہ وہ سب اسلام لاکر تمہارے گروہ میں شامل ہو جائیں)۔ اس بات پر اللہ قادر ہے۔ (اور جب وہ مسلمان ہو جائیں گے۔ تو اللہ تعالیٰ ان کے گذشتہ گناہوں کو معاف کر دے گا۔ کیونکہ) اللہ تعالےٰ غفور اور رحیم ہے۔

جو کفار کہ تم سے دین کے بارے میں نہ لڑتے اور نہ گھر سے تم کو نکالتے۔ ان کے ساتھ بھلائی سے پیش آنا اور انصاف کے ساتھ نیک سلوک کرنا منع نہیں کیونکہ شاید تم میں اور اُن میں اللہ دوستی قائم کر دے۔ مگر ہاں جو تم سے دین کے بارے میں لڑتے اور گھروں سے تم کو نکال دیتے اور تمہارے نکالنے میں (تمہارے مخالفوں کی) مدد کرتے اُن سے دوستی رکھنا ہرگز روا نہیں (شانِ نزول یہ ہے کہ اوّل رکوع میں جب یہ حکم ہوا کہ کافروں سے ملنا چھوڑ دو تو لوگوں نے اس کو تشدّد سے برتنا۔ اسماء بنت ابی بکر رض کی مشرکہ ماں مکّہ سے اُن کے پاس آ ئی۔ اُنھوں نے اپنی ماں کو مکان پر چڑھنے تک نہ دیا اور نہ تحفہ لیا۔ جب پیغمبر صلعم سے

پوچھا تو آپ نے فرمایا نیک سلوک کر۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی)۔
اللہ انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔
مسلمانو! اگر مسلمان عورتیں تمہاری طرف ہجرت کر کے آئیں تو تم اُن کے ایمان کی اچھی طرح سے جانچ کر لو (کہ آیا مسلمان ہیں یا نہیں)۔ پھر (اگر مسلمان ٹھیریں تو) ان کو کافروں کی طرف واپس نہ کرو۔ کیونکہ یہ عورتیں نہ تو کافروں کو حلال ہیں نہ کافران عورتوں کو (یعنے مسلمان اور کافر میں شادی ہو نہیں سکتی۔ حدیبیہ کی صلح میں یہ قرار پایا تھا کہ اہل مکّہ کی عورتیں اگر مسلمان کے پاس چلی جائیں تو وہ واپس کر دی جائیں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوتا رہا۔ مگر جب یہ آیت اُتری تو مسلمان عورتیں جو کافروں کے ہاں سے آئیں وہ واپس نہیں کی جاتیں۔ اور وہ شرط حدیبیہ کی منسوخ کر دی گئی)۔
مسلمانو! تم پر کچھ گناہ نہیں کہ مسلمان عورتوں سے (جو کافروں کی طرف سے آئیں) اُن کے مہر دے کر تم (خود) نکاح کر لو۔
مسلمانو! جو عورتیں (مُرتدہ ہو کر) کافروں کے پاس چلی جائیں اُن کو کافروں کے ساتھ بیاہ کرنے سے نہ روکو۔
مسلمانو! اگر کافرہ مسلمان ہو کر تمہارے پاس آئیں تو اُن کا مہر کافروں کو ادا کر دو (اگر کسی مسلمان نے اُس عورت سے نکاح کر لیا ہے تو وہ مرد دین مہر میں سے کافر کو دیدے ورنہ خزانۂ عامرہ سے دیدیا جائے)۔ اور اگر تمہاری عورتیں کافروں کے پاس (مرتدہ ہو کر) چلی جائیں تو تمہارا مہر کافر ادا کر دیں۔ (غرض انصاف یہ ہے کہ ادلے کا بدلہ۔ اکثر کے نزدیک یہ حکم محدود اور موقّت تھا کفّارِ مکّہ کے لئے بموجب عہدنامہ حدیبیہ کے)۔
مسلمانو! اگر کافر ادا نہ کرے تو اس مال سے مُجرا کر لو جو تُم کو یا کسی مسلمان کو دینا پڑتا ہے۔ (بقولِ دیگر جب کافروں سے لُوٹ ہاتھ لگے تو اُس لُوٹ میں سے مسلمان عورتوں کے خاوندوں کو وہ مہر ادا کر دیا جائے جو کافروں سے واجب الوصول ہے۔ اور جب کافروں نے ادا نہ کیا تو اِس کے منسوخ ہونے یا نہ ہونے میں گفتگو ہے)۔

مسلمان کو نہ چاہیئے کہ کافرہ کو نکاح میں رکھے رہے۔
اللہ سے ڈرو۔
اے پیغمبر صلعم! اُن مسلمان عورتوں کی بیعت لو جو مشرکہ نہ ہوں اور جو چوری بدکاری۔ دُختر کُشی اور کسی پر بُہتان نہ کریں اور تمہارے حکم کی تعمیل کریں اور پھر تم اُن کے حق میں دُعائے مغفرت کرو۔ (یہاں سے بیعت کا جواز نکلتا ہے)۔
مسلمانو! یہود (یا مشرک قریش) پر خدا کا غضب ہے۔ اُن سے دوستی نہ کرو۔
اللہ قدرت والا۔ بڑا بخشنے والا۔ بہت مہربان۔ بہت جاننے والا حکمت والا۔ معاف کرنے والا ہے۔

{ **نوٹ**:۔ کفّار کے احسان کا عوض بھی بہ احسان ہونا چاہیئے۔۔

مسائل:۔ ایمان لانے والے سے قسم لینا یا اُس کا کسی اور مناسب آسان طور پر امتحان کرنا جائز ہے۔ زنِ مومنہ کفرستان سے بھاگ آئی ہو یا دارالاسلام میں رہتی ہو تو کافر کے حوالہ کرنا جائز نہیں۔ مسلمان اور کافر میں نکاح ممنوع ہے جب میاں بیوی دونوں کافر ہوں اور اُن میں سے ایک مسلمان ہو جاوے تو پہلی شادی فسخ ہو جائیگی۔ جب میاں بیوی دونوں کافر ہوں اور دونوں مسلمان ہو جائیں۔ تو پہلی شادی کے فسخ ہونے میں اختلاف ہے۔ جو عورت مرتدہ ہو جاوے تو اُس کا نکاح باطل اور مہر ساقط ہو جاتا ہے۔ عورتوں سے بیعت لینا مسنون ہے۔ عورتوں سے بیعت کے وقت۔ افعال نامشروع۔ مثل مصافحہ یا بے پردگی جائز نہیں۔ . . . . }

(۶۱) سُورۂ صف

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۱ { **خلاصہ**:۔ (۱) تسبیح اللہ تعالےٰ۔ (۲) جو کہو سو کرو۔ (۳) مجاہدین کی تعریف۔ جہاد کی ترغیب۔ (۴) موسےٰؑ اور عیسےٰؑ کے وعظ کو اُن کی قوم کا نہ ماننا۔ (۵) نافرمانوں کو اللہ ہدایت نہیں کرتا۔ (۶) پیغمبر صلعم کے بارے میں عیسےٰؑ کی

بشارت۔ (۷) اللہ پر بہتان کرنے والے ظالم ہیں۔ (۸) بنی اسرائیل کا پیغمبر صلعم پر ایمان نہ لانا اور اسلام کے درپے ہونا۔ یہ لوگ ظالم ہیں اور ہدایت پر نہیں۔ (۹) اسلام سب سے اچھا دین ہے۔ (۱۰) غلبۂ اسلام کی پیشین گوئی۔ (۱۱) توصیف اللہ تعالےٰ۔ . . . . }

مطالب:۔ آسمان و زمین کی مخلوقات اللہ کی تسبیح و تقدیس میں لگی رہتی ہیں۔

مسلمانو! جو کہو سو کرو۔ ایسا نہ کہو جو تم نہ کرو (یعنے وعدہ کو پورا کرو۔ اشارہ ہے کہ بہت لوگ ایسے تھے جو کہتے تھے کہ جہاد میں ہم یُوں لڑیں گے اور یوں تلوار چلائیں گے۔ حالانکہ وہ سب کچھ نہ کرتے تھے۔ غرض یہ کہ ع . . . . . جو بادل گرجتا برستا نہیں۔ حدیث میں ہے کہ آدمی مومن نہیں ہوتا جب تک اُس کا دل زبان کے موافق نہ ہو)۔

جو خدا کی راہ میں ثابت قدمی سے لڑتے (یعنے جو جہاد کی لڑائیوں میں ثابت قدم رہتے) اُن کو اللہ دوست رکھتا ہے (یہاں پر جہاد کی ترغیب ہے)۔

(بنی اسرائیل کی مذمّت کہ اِن سب نے موسےٰؑ اور عیسےٰؑ کی تکذیب کی اور اُن کو ایذا دی۔ لیکن اُن پیغمبروں کا اس سبب سے کچھ نقصان نہ ہوا۔ اسی طرح اِن کا برتاؤ پیغمبر صلعم کے ساتھ بُرا ہے۔ تو اس بیہودہ برتاؤ سے پیغمبر صلعم کو کچھ نقصان پہنچنے کا نہیں)۔

اَے پیغمبر! موسےٰؑ نے اپنی قوم کو بہتیرا سمجھایا کہ مجھ کو نہ ستاؤ میں رسولِ خدا ہوں۔ لیکن اُن کی قوم نے نہ مانا اور جان بوجھ کر ٹیڑھی راہ اختیار کی۔ تو خدا نے اُن کی سمجھ بھی ٹیڑھی کر دی۔

اللہ نافرمانوں کو ہدایت نہیں کرتا۔

اَے پیغمبر! عیسےٰؑ نے بنی اسرائیل سے کہا کہ میں رسولِ خدا ہوں اور تمہاری طرف بھیجا گیا ہوں اور میں توراۃ کی تصدیق کرتا ہوں۔ اور اس بات کی تمہیں بشارت دیتا ہوں کہ ایک پیغمبر جن کا نام احمد ہوگا میرے بعد آئینگے (انجیل یوحنا ۱۴-۱۵-۱۸ باب کو دیکھو)۔

(تو جب) پیغمبر صلعم کھلے معجزے لے کر آئے تو بنی اسرائیل نے (جھٹلایا) اور معجزے کو جادو بتایا (اور ایسا کہنا خدا پر جھوٹ بہتان باندھنا ہے۔ باوجود اس کے کہ عیسےٰؑ بشارت دے چکے تھے۔ تورات و انجیل میں آپ کی آمد آمد کی خبر موجود تھی۔ اس پر بھی بنی اسرائیل آنحضرت صلعم کو پیغمبر نہیں جانتے۔ اور اس بارے میں تورات کی عبارت کو چھپاتے اور بدل دیتے ہیں۔ تو ایسے لوگ بڑے ظالم ہیں)۔

اس حالت میں کہ پیغمبر صلعم لوگوں کو اسلام کی طرف بلاتے ہیں اُس پر بھی جو لوگ اللہ پر جھوٹ بہتان کرتے (یعنے جو پیغمبر صلعم کے معجزے کو جادو بتاتے) وہ بڑے ہی ظالم ہیں اور اللہ تعالیٰ قوم ظالم کی ہدایت نہیں کرتا (غرض نیکی کن بدریا انداز کا مضمون ہے)۔

بنی اسرائیل کوشش کرتے کہ اللہ کے نور (اسلام) کو بجھا دیں مگر اللہ تو ضرور اسلام کو پھیلا کر رہے گا۔ گرچہ کفّار اس کو بُرا مانا کریں (اسلام کے عروج کی پیشین گوئی ہے)۔

اللہ نے پیغمبر صلعم کو ہدایت اور دینِ حق دیکر بھیجا ہے۔

دینِ محمدی کو اللہ سب دینوں پر غالب رکھے گا۔ اگرچہ مشرکین اس کو بُرا مانا کریں (پیشین گوئی ہے اسلامی ترقّی کی اور اشارہ ہے کہ اسلام ناسخِ ادیان ہے)۔

اللہ زبردست اور حکمت والا ہے۔

{**نتائج** :۔ اللہ کی تسبیح و تقدیس میں رہا کرو۔ ثابت قدمی اختیار کرو۔ رسولوں پر ایمان لاؤ۔ اُن کو نہ جھٹلاؤ۔ پیغمبر صلعم سچّے پیغمبر ہیں۔ احکام الٰہی پر چلو۔ پیغمبر صلعم کا کہا مانو۔ اسلام اختیار کرو۔ . . . . }

۲ {**خلاصہ** :۔ (۱) حکمِ ایمان و جہاد اور اس کا اجر۔ (۲) اسلام کی مدد کا حکم مثل حواری عیسےٰؑ۔ . . . . }

مطالب :۔ مومنو! ہم تم کو ایسی تجارت بتا دیتے ہیں جو تم کو عذاب دردناک سے محفوظ رکھے۔ (اور وہ تجارت یہ ہے کہ) اللہ و رسول پر ایمان

لاؤ۔ خدا کی راہ میں جان ومال سے جہاد کرو۔ ایسا کروگے تو تمہارے حق میں بہت بہتر ہے (اور یہ سب عمدہ تجارت ہے کہ بدین سبب اللہ تم کو عذاب سے بچالے گا) تمہارے گناہوں کو اللہ معاف کرے گا بہشت عنایت کرے گا تمہاری مدد کرے گا اور عنقریب فتح دے گا (ملکی فتوحات کی پیشین گوئی ہے)
مسلمانو! دینِ حق کی مدد کرو۔ جیسا کہ عیسےٰؑ کے حواری ان کے دینی مددگار رہے۔ (بنی اسرائیل میں سے) ایک گروہ عیسےٰؑ پر ایمان لے آیا۔ اور ایک گروہ کافر رہا۔ تو اللہ نے دشمنوں کے مقابلہ میں اُن مومنوں کی مدد کی۔

{نتائج :- مومنِ نیکوکار کی اللہ مدد کرتا ہے۔ . . . .}

(۶۲) سُورۂ جُمُعہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ا {خلاصہ :- (۱) اللہ کی تسبیح و تقدیس۔ (۲) پیغمبر صلعم سچے پیغمبر ہیں۔ اخلاقِ حمیدہ بناتے حکمت وغیرہ سکھاتے۔ ہدایت کرتے ہیں۔ آپ پر فضلِ الٰہی ہے۔ (۳) علمائے یہود کی مذمت۔ (۴) ظالموں کی ہدایت نہیں۔ (۵) یہود کے خیالِ فاسد کارد۔ (۶) موت سے کسی کو گریز نہیں۔ (۷) اوصافِ اللہ تعالیٰ۔ . . . .}

مطالب :- آسمان وزمین کی مخلوقات اللہ کی تسبیح و تقدیس میں لگی رہتی ہیں۔
(ہر گیاہے کہ از زمین روید وحدہٗ لا شریک لہ گوید۔ . . .)
اللہ ہی نے عرب کے اَن پڑھ لوگوں میں سے پیغمبر صلعم کو پیغمبر بنا کر بھیجا جو عرب کے لوگوں کو اللہ کی آیتیں سُناتے ہیں۔ اور (کفر اور شرک اور اخلاقِ بد کی نجاستوں سے) پاک کرتے اور قرآن و حکمت سکھاتے۔ اور پیغمبر صلعم کو دوسرے لوگوں کے لئے بھی جو ابھی تک ان میں شامل نہیں ہوئے (یعنی غیر ممالک کے حق میں اور آیندہ زمانہ کے لئے بھی) شمع ہدایت بنا کر بھیجا۔
قبل بعثت آنحضرت صلعم کے عرب کے لوگ صریح گمراہی میں تھے (تاریخوں سے

بھی یہ بات ثابت ہے)۔

پیغمبر صلعم کی رسالت اللہ کا فضل ہے۔ اور اللہ اپنا فضل جس کو چاہے دے (یہ جواب ہے اُن کافروں کا جو کہتے کہ کوئی وجہ نہیں کہ پیغمبر صلعم کو پیغمبری ملے باوجود اس کے کہ متمول لوگ عرب میں موجود ہیں۔ یہ بات تو اس وقت بھی دیکھی جاتی ہے کہ بہت غریب حقیر کو اللہ درویش کامل بنا دیتا ہے۔ پس یہ اللہ کا دین ہے کہ جسے چاہے عطا کرے۔ اس میں کسی کا اجارہ نہیں

ے این سعادت بزور بازو نیست تانہ بخشد خدائے بخشندہ ۔ ۔ ۔ ۔

جس کو پیا چاہے وہی سہاگن)

یہود جو توراۃ پر کاربند نہیں ہوتے اور اُس کو جھٹلاتے اُس کی مثال ایسی ہے جیسے کہ گدھے پر کتابیں لدی ہوں (یعنی یہود توراۃ پڑھتے پڑھاتے ہیں مگر اس پر عمل نہیں کرتے۔ اگر عمل کرتے تو آنحضرت صلعم کو پیغمبر مانتے اور آپ پر ایمان لے آتے۔ پس ان کی حالت گدھے کی سی ہے

ے علم چندانکہ بیشتر خوانی چون عمل درتو نیست نادانی
نہ محقق بود نہ دانشمند چارپائے برو کتابے چند)

اللہ ظالموں کو ہدایت نہیں کرتا۔

یہود کا یہ گھمنڈ کہ وہی سب اللہ کے دوست ہیں محض غلط ہے۔ اگر ایسی بات ہوتی تو وہ موت کی تمنا کرتے۔ مگر اپنے اعمالِ بد کے ڈر سے موت کی تمنا نہیں کر سکتے۔ (یہاں پر یہودیوں کے خیالِ فاسد کا رد ہے۔ وہ کہتے تھے کہ سب یہود بہشت میں جائیں گے۔ اور اگر معدودے چند یہود دوزخ میں بھی گئے تو تھوڑے ہی دنوں تک اُس میں رہیں گے۔ اور اُس کے بعد پھر بہشت میں داخل ہونگے)

یہودیو! موت سے تم بھاگتے ہو۔ (موت سے بھاگنا بیکار ہے کیونکہ) موت تو ضرور تم کو آگھیرے گی پھر خدا کے حضور میں حاضر کئے جاؤ گے اور تمہارے اعمال بتا دئے جائیں گے۔

اللہ بادشاہ۔ (تمام نقائص سے) پاک۔ زبردست حکمت والا۔ بڑا فضل کرنے والا ہے۔ ظالموں کو خوب جانتا ہے۔ ظاہر و پوشیدہ باتیں اُس کو معلوم ہیں۔

{نوٹ :- اسلام میں انبیاء و اولیاء زادہ ہونا بغیر ایمان و عملِ صالح کے کچھ کام نہیں آتا۔ عملِ نیک کرنا چاہیئے نہ کہ شریف زادگی پر گھمنڈ۔

۵ ...... بندۂ عشق شدی ترک نسب کن جامی
کہ درین راہ فلاں ابن فلاں چیزے نیست

نتائج :- اللہ کی تسبیح و تقدیس میں لگے رہو۔ کسی چیز پر گھمنڈ نہ کرو۔ عالم بے عمل نہ بنو۔ قرآن پڑھنے سے کفر و شرک سے آدمی الگ رہتا ہے۔ قرآن پر عمل کرو۔ موت سب کے لئے ہے۔ موت سے بھاگنا نہ چاہیئے۔ عالم بے عمل مثل حیوان ساحل کے ہے۔ . . . . }

۲ {خلاصہ :- (۱) نماز جمعہ کی تاکید۔ (۲) نماز جمعہ کی اذان پر کاروبار چھوڑ دینے کا حکم۔ (۳) ذکرِ الٰہی کا حکم۔ اس میں فلاح ہے۔ (۴) اوصافِ اللہ تعالےٰ۔ . . . . }

مطالب :- مسلمانو! جب اذان ہو تو نمازِ جمعہ کے لئے لپکو (اور خرید و فروخت) چھوڑ دو۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ (ہاں) بعد فراغت نمازِ جمعہ کے معاش تلاش کر سکتے ہو (اور اپنے دھندے میں لگ سکتے ہو)۔ اور (اس درجہ مصروف نہ ہو جاؤ کہ اللہ کو بھول جاؤ بلکہ ہمہ دم قبل و بعد نماز کے) کثرت سے خدا کو یاد کرتے رہو۔ کیونکہ اس میں تمہاری فلاح ہے۔ (خرید و فروخت کرنا اور دنیاوی معاملات میں پھنسنا بعد اوّل اذان کے ممنوع ہے۔ خرید و فروخت جائز ہے یا نہیں اس میں اختلاف ہے۔ بقولِ امام اعظمؒ اور شافعیؒ خرید و فروخت جائز ہو جائیگی مگر گناہ لازم آئے گا۔ بقول امام مالکؒ اور امام احمدؒ کے مطلقاً صحیح نہیں)۔

اے پیغمبر! جب یہ لوگ تجارت اور تماشا دیکھتے ہیں تو تم سے الگ ہو کر اُسی طرف کو دوڑتے ہیں اور تمہیں (خطبہ پڑھتے) کھڑا چھوڑ جاتے ہیں۔ تو تم اُن سے کہہ دو کہ خطبہ (اور عبادت) تماشے اور سودے سے کہیں بہتر ہے۔ (اشارہ ہے کہ ایک مرتبہ پیغمبر صلعم خطبہ پڑھ رہے تھے کہ تجارت کی ڈگڈگی بجی۔ کچھ آدمی سودے کے لئے اور کچھ تماشے کے لئے خطبہ چھوڑ کر چلے گئے۔ صرف بارہ آدمی خطبہ میں رہ گئے پس یہ مناسب نہ تھا)

اللہ بہتر روزی دینے والا ہے۔

نوٹ :۔ اللہ کا ذکر کسی وقت اور کسی حال پر موقوف نہیں۔ چلتے پھرتے اُٹھتے بیٹھتے شغل و بیکاری میں برابر چاہیئے۔ جیسا کہ حضرات مشائخ طریقت کا خاصہ ہے۔ ابن کثیر سے حدیث میں وارد ہے کہ جو کسی بازار میں جائے اور کہے "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ" اللہ اُسے دس لاکھ نیکیاں عطا کرے گا اور دس لاکھ برائیاں مٹا دیگا۔ جس کام کے اوّل و آخر اللہ کا ذکر ہو اُس میں فلاح ضرور ہے۔ مشکوٰۃ شریف میں روایت ہے کہ جس نے نمازِ جمعہ بے ضرورت یعنی بے عذرِ شرعی ترک کردی وہ منافق لکھا گیا۔

مسائل :۔ شہر میں نمازِ جمعہ فرض ہے۔ دیہات میں نمازِ جمعہ جائز ہے یا نہیں اس میں علماء مختلف ہیں۔ نمازِ جمعہ کے ادا ہونے کے واسطے بقول حنفیہ کئی شرطیں ہیں۔ شہر یا شہر کا کنارہ۔ بادشاہ ہو یا بادشاہ کا نائب۔ ظہر کا وقت ہو۔ نماز کے پہلے وقتِ ظہر میں خطبہ ہو۔ جماعت ہو۔ اذنِ عام ہو۔ مگر بعض کے نزدیک کوئی شرط نہیں۔ شہر کی تعریف میں اختلاف ہے۔ بعض کے نزدیک شہر وہ جگہ ہے جہاں امیر و قاضی شرع کے حکم اور اس کی حدیں جاری کرتا ہو۔ بعض کے نزدیک وہ جگہ جہاں کہ سب سے بڑی مسجد میں وہاں کے لوگ اکٹھے ہوں تو سما نہ سکیں۔ شہر کا کنارہ وہ مقام ہے جو شہر کے متصل اور اُس کے فائدے کے لئے ہو جیسے گھڑ دوڑ یا پریڈ وغیرہ۔ جماعت کی یہ حد ہے کہ امام کے سوا تین مرد ہوں۔ اِن لوگوں پر جمعہ فرض نہیں :۔ مسافر۔ بیمار۔ غلام۔ عورت۔ لڑکا۔ دیوانہ۔ اندھا۔ لنگڑا۔ قیدی۔ جمعہ کے دن کپڑے بدلنا خوشبو لگانا اور نہانا مستحب ہے۔ واجب ہے کہ مسجد جانے کے لئے آمادہ ہو جاؤ۔ طہارت و درستی لباس وغیرہ اسی سعی میں داخل ہے مگر نہ اس طوالت و تکلف سے کہ مسجد جانے میں توقف ہو۔ وقت آجانا کافی ہے۔ اذان کانوں سے سننا شرط نہیں پس نہیں عذر اُن کو جو کسی شغل یا بُعد کی وجہ سے اذان سن نہ سکیں۔ جہاں کئی مسجدوں میں جمعہ ہوتا ہے وہاں اس مسجد کی پابندی لازم ہے جس کا عادی ہو یا جس کا عازم ہو۔ اور اگر اس میں نماز نہ پڑھی تو پچھلی مسجد کی اذان جس کے بعد نماز نہیں اس پر موجب سعی ہے۔ اذانِ جمعہ

سُن کر درس وعظ و نماز وغیرہ میں تسبیح و ذکر وغیرہ کچھ ہو اس طرح جائز نہیں کہ سعی واجب کو روک دے یا سماعت خطبہ یا سکون نماز سے مانع ہو۔ خطبہ جمعہ واجب ہے۔ خطبہ ہونے ہوتے جملہ اذکار و کلام و نماز منع ہیں۔ بقول امام اعظم رح خطبہ میں مطلق ذکر کافی ہے مگر بقول دیگر ذکر طویل اور دو خطبہ ہونا چاہیئے۔ اور اس پر عمل ہے۔ قبل نماز جمعہ کے انتظار و اہتمام میں رہنا مناسب ہے۔ جمعہ کو بعد نماز جمعہ دینی کام ہو یا دنیاوی موجب برکت ضرور ہے۔

(۶۳) سُورہ مُنافقون

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

{**نوٹ**:۔ شانِ نزول یہ ہے کہ غزوہ بنی مصطلق میں مہاجر اور انصار کے درمیان کچھ جھگڑا ہوا۔ اس میں ایک مہاجر نے خفا ہو کر انصار میں سے ایک کو تھپڑ مار دیا۔ مہاجر اور انصار میں اس قدر جھگڑا ہوا کہ دونوں نے اپنے اپنے فرقے کو پکارا۔ اس میں ابیّ بن سلول نے طعنہ و تشنیع کی بہتیری باتیں کیں اور یہ بول اُٹھا کہ مدینہ پہنچ کر مہاجرین کو ہم لوگ کچھ خرچہ نہ دینگے۔ اور وہ تنگ ہو کر مارے بھوک پیاس کے مدینہ سے نکل بھاگیں گے۔ زید بن ارقم نے اس خبر کو جناب حضور میں پہنچایا آنحضرت صلعم نے اُبیّ سے پوچھا۔ وہ صاف انکار کر گیا۔ زید بن ارقم کو سخت ندامت ہوئی۔ آخرش اس سورہ کو اللہ نے نازل کرکے زید کو سچّا اور اُبیّ کو جھوٹا ٹھیرایا۔}

{**خلاصہ**:۔ (۱) پیغمبر صلعم سچّے پیغمبر ہیں۔ (۲) حالاتِ منافق اور ان کی سزا۔ (۳) منافقوں کا قول کہ پیغمبر صلعم اور مہاجرین کے لئے خرچ نہ کرو اور اُن کو مدینہ سے نکال باہر کرو۔ اس کا جواب۔}

مطالب:۔ پیغمبر صلعم بیشک خدا کے رسول ہیں۔ اللہ اُس کو خوب جانتا ہے۔

حالاتِ منافق۔ منافق پیغمبر صلعم کے سامنے قسمیہ کہتے ہیں کہ آپ خدا کے رسول ہیں لیکن در اصل (دل میں) ایسا نہیں سمجھتے اور اس لئے جھوٹ بولتے۔ قسموں کو

آڑ بنا رکھا ہے اور اسلام سے لوگوں کو روکتے ہیں (یا خود اسلام اختیار کرنے سے باز رہتے) اور یہ بُرا کرتے ہیں۔ یہ بسبب اس کے کہ پہلے اسلام ظاہر کر کے بعد کو کفر کرتے اللہ نے اِن کے دل پر مہر کر دی ہے اور اس لئے (حق و باطل کو) نہیں سمجھتے (بہ اعتبار جسم کے) بڑے ڈیل ڈول کے لوگ ہیں۔ باتیں خوب چکنی چپڑی بناتے ہیں۔ لیکن بیکار ہیں۔ کسی مصرف کے نہیں اور بالکل کھوکھ ہیں۔ ایسے بُزدل ہیں کہ جب کسی آواز کو سُنتے تو سمجھتے ہیں کہ اُن پر کوئی بلا پہنچ گئی۔ پیغمبر صلعم کے پاس چلنے کو کہا جاتا ہے تاکہ وہ اُن کے گُناہوں کو بخشوائیں تو اپنے سروں کو ہلاتے ہیں۔ جانے سے رُکتے ہیں اور غرور کرتے ہیں۔ (کُفر کی طرف) بھکے جا رہے ہیں۔ پیغمبر صلعم کے دشمن ہیں (پس) اُن پر اللہ کی مار ہے۔ اللہ اُن کے گُناہوں کو نہ بخشے گا (جب تک وہ منافق ہیں)۔

اللہ بدکار قوم کو ہدایت نہیں کرتا۔

لوگو! منافقوں سے بچو۔

منافقین لوگوں (یعنے انصار) کو بہکاتے ہیں کہ پیغمبر صلعم کے ساتھیوں (یعنے مہاجرین) پر پیسہ خرچ نہ کرو یہاں تک کہ (عاجز ہو کر) مدینہ سے نکل جائیں (اُبیّ نے یہ بات غزوہ بنی المصطلق میں کہی تھی۔ اُس کو اللہ تعالےٰ دُہراتا ہے)۔ لیکن منافق اتنا بھی نہیں سمجھتے کہ آسمان و زمین کے خزانے تو اللہ تعالےٰ ہی کے اختیار میں ہیں (پھر منافق مہاجرین پر کہاں تک روزی تنگ کر سکتے ہیں یہ اُن کی بیہودہ گوئی ہے)۔

منافقین کہتے کہ جب مدینہ کو (غزوہ بنی المصطلق سے) واپس آ جائینگے تو عزت والے ذلیل لوگوں کو نکال باہر کریں گے (منافق اپنے آپ کو صاحبِ عزّت بتاتے اور پیغمبر صلعم اور آپ کے ساتھیوں کو ذلیل سمجھتے۔ اُبیّ نے غزوہ بنی المصطلق میں یہ بات کہی تھی اُس کو اللہ تعالےٰ دُہراتا ہے اور منافقوں پر تازیانہ پھٹکارتا ہے)۔ مگر منافقین اتنا بھی نہیں سمجھتے کہ اصلی عزّت تو وہی ہے جو اللہ اور رسول اور مسلمانوں کی ہے۔ (اور یہ منافقین تو خود ذلیل و خوار ہیں)۔

نتائج:۔ قسم بلا ضرورت نہ کھاؤ۔ آدمی کی صورت و لباس پر اور ظاہری

شرافت پر نظر نہ چاہیئے بلکہ سیرت پر۔ قصوروار کو برابر خوف لگا رہتا ہے۔ پیغمبر صلعم شفیع ہیں۔ عالم بے عمل نہ بنو۔ . . . . }

۲ {**خلاصہ**:۔ (۱) بہ سبب مال و اولاد کے ذکرِ الٰہی سے غفلت کی ممانعت (۲) قبلِ موت کے خیر و خیرات کا حکم۔ (۳) موت میں تاخیر نہیں۔ (۴) اوصافِ باری تعالےٰ۔ . . . . }

مطالب:۔ مسلمانو! خیال رکھو کہ تمہارے مال اور تمہاری اولاد تم کو یادِ الٰہی سے غافل نہ کر ڈالیں۔ اگر ایسا ہوگا تو تم سب بڑے گھاٹے میں رہو گے۔

قبلِ موت کے کر دھرلو اور راہِ خدا میں خرچ کرلو۔ کیونکہ موت آنے پر مہلت نہیں ملتی۔

اللہ لوگوں کے فعلوں کو خوب جانتا ہے۔

{**نتائج**:۔ ذکرِ الٰہی ہمہ دم کیا کرو۔ زن و فرزند سے محبّت کرو مگر ہاں اس قدر نہیں کہ خدا کو بھول جاؤ اور ذکرِ الٰہی کو بالائے طاق کر دو۔ بلکہ لطف یہ ہے کہ دُنیا کے تعلّقات میں رہ کر ذکرِ الٰہی کیا کرو اور اطاعت خداوندی پر کمربستہ رہا کرو تو کیا کہنا ہے۔

س۔۔۔۔ اہلِ دنیا کافرانِ مطلق اند
روز و شب در زق زق و در بق بق اند
چیست دنیا از خدا غافل بُدن
نے قماش و نقرہ و فرزند و زن . . . . . . }

(۶۴) سُورۂ تغابُن

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۱ {**خلاصہ**:۔ (۱) تسبیحِ الٰہی۔ (۲) اوصافِ باری تعالےٰ۔ (۳) رسالت (۴) کافرینِ ماسبق کی سزا بہ سبب نافرمانی و انکارِ رسول۔ (۵) انکارِ قیامت و جزا کا رد۔ (۶) مومنِ نیکوکار کا اجر۔ کافروں کی سزا۔ (۷) حکم کہ اللہ۔ رسول۔ اور قرآن پر ایمان لاؤ۔ . . . . }

مطالب:۔ (بیانِ توحید:۔ لوگو!) آسمان و زمین کی مخلوقات اللہ ہی کی تسبیح و تقدیس کرتی رہتی ہیں۔ ساری سلطنت اُسی کی ہے۔ سب چیزوں پر وہی قادر ہے۔ سب تعریف اُسی کے لائق ہے۔ اُسی نے تم کو پیدا کیا۔ پھر تم میں سے کوئی کافر ہے اور کوئی مومن۔ تم کو اُسی نے اچھی صورتوں میں پیدا کیا۔ آسمان و زمین کو ٹھیک طور پر (مصلحتؔ) اُسی نے بنایا۔ وہ تمہارے اعمال کو دیکھتا ہے۔ آسمان و زمین کی کل چیزوں کا علم اُسی کو ہے۔ تمہارے ظاہر و مخفی کاموں کو اور طعن کی باتوں کو وہی جانتا ہے اور پھر اُسی کی طرف سب کو لوٹ جانا ہے۔

(بیانِ رسالت:۔ کافرو!) کیا تم یہ نہیں دیکھتے کہ کافرانِ ماسبق کو اپنے اعمال کی سزا دنیا میں مل چکی اور (آخرت میں بھی) عذاب ہوگا۔ اس لئے کہ اُنہوں نے رسولوں کا کہا نہ مانا اور کہا کہ کیا آدمی ہی ہم کو ہدایت کریں گے۔ سو وہ کافر ہو گئے تھے اور مُنہ موڑا تھا۔ (جواب ہے کافروں کا جو کہتے کہ پیغمبر صلعم تو محض ایک آدمی ہیں اور آدمی پیغمبر نہیں ہو سکتا۔ کافر اتنا بھی نہیں دیکھتے کہ پہلے پیغمبر بھی تو آدمی ہی تھے۔ اُسی طور سے آنحضرت صلعم آدمی ہیں اور پیغمبر بھی)۔

(پس اگر کافر ایمان نہیں لاتے تو) اللہ بے پروا ہے اور سب خوبیوں سے موصوف ہے۔ (کفّار ایمان لائیں یا نہ لائیں اللہ کو اس سے کوئی مطلب نہیں۔ ایمان لانے میں انہیں کا فائدہ ہے نہ خدا کا۔ اگر کوئی بندہ اللہ کی اطاعت نہ کرے اور رسول کے کہنے پر نہ چلے تو اُسی کا نقصان ہے نہ کہ خدا اور رسول کا)۔

(بیانِ معاد) کافر کہتے ہیں کہ وہ سب قیامت میں نہ اُٹھائے جائیں گے۔ (یہ خیال محض غلط ہے) ضرور اُٹھائے جائیں گے۔ جمع کئے جائیں گے۔ سب کو اللہ کی طرف ضرور لوٹ کر جانا ہوگا۔ اور سب کے اعمال وہاں بتا دئے جائیں گے۔ اور یہ سب باتیں اللہ کے نزدیک آسان ہیں۔ اور اُن کے اعمال کے بدلے میں جزا و سزا ملے گی (اور وہ یہ ہے کہ)۔

جو اللہ پر ایمان لاتے اور نیک عمل بھی کرتے ہیں۔ اُن کے گناہ کو اللہ دھو دیگا اور جنّت نصیب کرے گا۔ اور یہ بڑی کامیابی ہوگی۔

جو کفر کرتے اور اللہ کی آیتوں کو جھٹلاتے ہیں وہ دوزخی ہوں گے۔
(پس) لوگو! اللہ و رسول اور قرآن پر ایمان لاؤ۔
{نتائج:۔ لوگوں کو لازم ہے کہ اللہ کی تسبیح و تقدیس میں لگے رہیں اور اُس کی نعمتوں کا شکر کیا کریں۔ مومن نیکوکار بنو۔ کفر نہ کرو۔ کتب الٰہی کو مانو۔ . . . . }

۲ {خلاصہ:۔ (۱) مصیبت بہ اذن اللہ آتی ہے۔ (۲) مومن کو ہدایت۔ (۳) حکم رسول پر چلو۔ انحراف کی مناہی۔ (۴) رسول کا کام۔ (۵) توکّل کا حکم۔ (۶) اہل و عیال جو دشمنِ دین ہوں اُن سے پرہیز کا حکم۔ (۷) اللہ سے بحدِ استطاعت ڈرنے۔ احکام کو ماننے اور خیرات کرنے کا حکم۔ (۸) جو لالچی نہیں اُن کو فلاح ہے۔ (۹) قرضِ حسنا کا ثواب۔ (۱۰) اوصافِ اللہ تعالےٰ۔ . . . . . . }

مطالب:۔ بے اذن خدا کے کوئی مصیبت کسی پر نہیں آتی۔ (کفارِ مکہ کہتے کہ اگر اسلام سچا دین ہوتا تو مسلمانوں پر مصیبت کیوں نہیں آتی یہ خیال غلط ہے کیونکہ دین کو دنیاوی مصیبت پر سچا جھوٹا سمجھنا لغو ہے۔ دُنیاوی مصیبت اللہ کسی مصلحت سے دیتا ہے۔ اور یہ اللہ کی طرف سے ہوتا ہے اس میں کسی کا اجارہ نہیں۔ یہ آیت کفار کے خیالِ باطل کو رد کرتی ہے)۔

جو اللہ پر ایمان رکھتے اللہ اُن کے دل کو (مصیبت میں صبر اور رضا کی) راہ پر لگا دیتا ہے۔

لوگو! اللہ و رسول کے حکم کو مانو۔ اگر تم مُنہ موڑو گے تو (اس میں پیغمبر صلعم کا کوئی نقصان نہیں کیونکہ) ہمارے رسول کا کام سمجھا دینے کا ہے (کہ اللہ کے احکام پر چلو۔ ماننے نہ ماننے کا تو کام تمہارا ہے۔

ع . . . . مانو نہ مانو جانِ جہاں اختیار ہے
وہ نیک و بد حضور کو سمجھائے جاتے ہیں . . . . . .)

مومنین اللہ ہی پر بھروسہ رکھتے ہیں۔

مسلمانو! اُن بیویوں اور اولاد سے جو تمہارے دین کے دشمن ہوں احتیاط کرتے رہو۔ (یعنے ایسی اُلفت و محبّت سے پرہیز کرو۔ کیونکہ) تمہارے مال اور

تمہاری اولاد تمہارے لئے آزمایش ہیں (ان جنجال میں رہ کر بھی نیک عمل کرو
تو بڑا اجر ہے۔
رس ... لطف جب ہے رہ کے دنیا ہی میں دنیا چھوڑ دے
ساتھ ہی ہیں خار و گل پر گل الگ ہے خار سے
ف ... ہمچو نیلوفر کہ دردریا و از دریا کنارہ گیر ہست
باش در دُنیا و از دُنیا کنارہ گیر باش
یا اگر تم حسن خوبی سے ایسی بیوی اور اولاد سے پرہیز کرو گے اور اللہ کی طرف
رجوع کرو گے تو اللہ تعالےٰ تم کو بڑا اجر دے گا۔ کیونکہ
ف تعلق حجاب ست و بے حاصلی ✣ چو پیوند ہا بگسلی واصلی)
(ہاں اگر تمہاری بیوی اور اولاد تم کو دین کی باتوں سے روکیں تو اُن پر ظلم
نہ کرو۔ قتل نہ کرو۔ نہ مارو۔ نہ پیٹو۔ بلکہ اُلفت و محبّت سے پرہیز کرو۔ اور اِن کے
قصوروں کو) معاف کرو۔ اور درگذر کرو (تو بہتر ہے کیونکہ اس کا عوض تم کو اللہ
سے ملے گا کہ) اللہ اپنی مہربانی سے تم کو بخش دے گا۔
مسلمانو! بحدِ استطاعت اپنی اللہ سے ڈرو (بعض کہتے ہیں کہ یہ آیت ناسخ
ہے سورۂ آلِ عمران کی اس آیت یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ
سے مگر بات یہ ہے کہ یہ دونوں آیتیں ناسخ و منسوخ نہیں۔ بات یہ ہے کہ اپنی
لیاقت سے زیادہ کوئی شخص اللہ تعالےٰ کی حقیقت کو پہچان نہیں سکتا۔ پس
ڈرنا اپنی استطاعت تک ہو سکتا ہے نہ کہ اپنی لیاقت سے باہر)۔
اللہ کی راہ میں اپنی بھلائی کے لئے خرچ کرتے رہو۔
جو شخص بخل طبعی سے بچا لیا گیا اُس کو فلاح ہے۔ (لالچ ہو مال کا یا جاہ
کا یا کسی چیز کا۔
ع .... طمع را سہ حرف است ہر سہ تہی۔
ف ہر آنکس کہ دربند حرص اوفتاد ✣ دہد خرمن زندگانی بہ باد
مجربات امام غزالیؒ دیکھو)
خوشی سے اللہ کی راہ میں دینے والوں کو آخرت میں دوگنا ملے گا۔ اور

اُن کو اللہ بخش دے گا۔

اللہ کے سوا کوئی دوسرا معبود نہیں۔ وہ بخشنے والا۔ مہربان۔ قدردان۔ بردبار۔ غالب۔ حکمت والا۔ ظاہر و پوشیدہ کا جاننے والا ہے۔ اور ہر چیز کو جانتا ہے۔

{**نتائج**:۔ دنیاوی مصائب سے نیک و بد کی تمیز نہیں ہو سکتی۔ اللہ پر بھروسہ رکھو۔ شرک نہ کرو۔ محبّت اور تعلّقِ عیال نہ دنیا میں کامیابی کا موقع دیتا ہے نہ آخرت میں ہمّت کو عالی کر سکتا ہے۔ . . . . }

(۶۵) سُورہ طلاق

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

خلاصہ:۔ (۱) طلاق کا زمانہ۔ (۲) عدّت کی گنتی۔ (۳) عدت میں مطلّقہ کو گھر سے نکالنے کی اور اُن کو از خود نکلنے کی مناہی (۴) عدّت میں نکالنے کی صورت۔ (۵) حسب دستور مطلّقہ کی طرف رجوع کرنے کی اجازت یا جدائی کی رخصت۔ (۶) رجعت اور جُدائی پر گواہی۔ (۷) مومن اللہ کے احکام کو برتتے۔ (۸) خداترس کی تعریف اور اُن کا اجر۔ (۹) متوکلون کی تعریف۔ (۱۰) آئسہ اور نابالغہ اور حاملہ کی عدّت۔ (۱۱) مطلّقہ کو عدّت میں حُسنِ سلوک کے ساتھ رکھنے کا حکم۔ (۱۲) مُرضعہ مطلّقہ یا غیر کی اُجرت۔ (۱۳) مقدور سے زیادہ اللہ تکلیف نہیں دیتا ہے۔ (۱۴) سختی کے بعد آسانی۔ }

۱ **مطالب**:۔ اے پیغمبر (اور مسلمانو)! اگر تم کو طلاق دینی ہو تو (بہتر ہے کہ) عدّت کے اندر (حالتِ طُہر میں قبل وطی کے) طلاق دو (یعنے حیض میں نہیں کیونکہ حیض میں طلاق دوگے تو وہ حیض شمار میں نہ آئے گا۔ یہ حکم بطور سنّت کے ہے نہ بطور وجوب کے)۔

مردو! (طلاق کے بعد ہی) عدّت کے زمانہ کو گنتے رہو (تاکہ طلاقِ رجعی کی میعاد گذر نہ جائے۔ اور پھر رجوع کرنے کا موقع ہاتھ سے جاتا نہ رہے)۔

مرد کو چاہیئے کہ عدّت کے زمانے تک مطلّقہ کو گھر سے باہر نہ نکالے۔ مگر ہاں اگر کوئی بے حیائی کا کام صادر ہوا ہو تو مضایقہ نہیں۔ نہ مطلّقہ کو چاہیئے کہ اُس زمانے

تک از خود باہر جائے۔ (عدت کے زمانے تک مطلقہ کو مکان دینا چاہیئے۔ اور نان و نفقہ بھی)۔

(طلاقِ رجعی کی صورت میں) ہوسکتا ہے کہ زمانہ عدت میں مرد مطلقہ کی طرف رجوع کرلے اور دونوں میں ملاپ ہو جائے (یا مذکورہ بالا احکام کے برتنے میں اللہ تعالے کوئی نتیجہ دکھا دے)۔

جو احکامِ الٰہی سے تجاوز کر جاتا ہے وہ اپنے اوپر آپ ظلم کرتا ہے (یعنی اُس میں نقصان خود اُسی کا ہے نہ کہ دوسرے کا)۔

مسلمانو! عدت پوری ہونے کو ہو تو حسبِ دستور خواہ (طلاق رجعی کی حالت میں بغیر نکاح جدید کے) رجوع کرلو۔ خواہ حسب دستور رخصت کردو (حسب دستور سے مراد یہ ہے کہ بعد رجوع کرنے کے اُس کے ساتھ اچھی طور سے برتاؤ کرو۔ اور جب رخصت دو تو مہر وغیرہ دے دلا کر الگ کرو)۔

(وقتِ رجوع یا رُخصت کے) اپنے میں سے (یعنے رشتہ داروں میں سے یا مسلمانو میں سے) دو معتبر (عادل اور سچے) گواہ ٹھیرا لو کہ وقتِ ضرورت کے وہ سچی گواہی دیں (گواہ کرنا بہتر و مناسب ہے واجب نہیں بقول شافعی رح واجب ہے)۔

مذکورہ بالا احکام کو وہ برتتے ہیں جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتے (غرض جو اس حکم کو نہیں مانتے وہ اللہ کی نافرمانی کرتے ہیں اور قیامت میں اُن کی سزا ہو گی)۔

خدا ترس کو مخلصی ہوتی ہے اور روزی ملتی ہے (یعنی رنج و غم سے رُستگاری ہوتی ہے اور روزی ملتی ہے یا جس نے حکم الٰہی کے موافق طلاق دی اس کے لئے رستہ رجوع کرنے کا عدت میں خدا نکال دیتا ہے۔ اور روزی کی فکر سے طلاق نہ دینی چاہیئے۔ نہ طلاق کے بعد زبردستی روک رکھنا چاہیئے۔ کیونکہ خدا بے گمان روزی دیتا ہے)۔

جو اللہ پر بھروسہ رکھتا ہے اُس کے لئے اللہ کافی ہے۔ (غرض اللہ ہی پر بھروسہ رکھو وہ تمہاری مشکلات کو حل کرے گا۔

۵ ہے توکل مجھے اللہ پہ اپنے اکبر جس کو کہتے ہیں بھروسہ وہ بھروسہ ہے یہی۔ ۔ ۔ ۔)

اللہ اپنا کام ضرور پورا کرتا ہے (مگر قبل از وقت نہیں کرتا۔ کیونکہ) ہر چیز کا اس نے اندازہ ٹھیرا رکھا ہے (جو مصلحت سے خالی نہیں)۔

جس (بوڑھی عورت) کو حیض کی اُمید نہیں اور جس (نابالغہ) کو حیض کی نوبت ہی نہیں آئی ہو اُن کی عدّت تین مہینے اور اُس کا حساب دنوں سے (یعنے طلاق سے تین مہینے) کرو۔

حاملہ کی عدّت اُس کے بچّہ جننے تک ہے۔

مطلّقہ کو عدت تک اپنے مقدور کے مطابق وہیں رکھو جہاں تم رہو اور اُس کو ایذا نہ دو۔ (طلاق کی ہر صورت میں عدّت تک مکان اور نان و نفقہ دونوں دینا چاہیئے)۔

جو اللہ سے ڈرتے ہیں اُن کے کام کو اللہ آسان کر دیتا ہے۔ اُن کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے اور اُن کو بڑا اجر دیتا ہے۔

جو مطلقہ حاملہ ہو اُس کے بچّہ جننے تک اُس کا خرچ اُٹھاتے رہو۔ اگر وہ دودھ پلائے تو دستور کے مطابق اور اپنے مقدور کے موافق اور باہم رضامندی سے جو ٹھیرے ہو اُس کو دُودھ پلانے کی اُجرت دو۔ اگر دوسری عورت اُس لڑکے کو دُودھ پلائے تو بھی کوئی مضایقہ نہیں۔ جتنا جس سے ہو سکے اُتنا کرے۔

اللہ کسی کو اُس کے مقدور سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا ہے۔

اللہ سختی کے بعد آسانی کر دیتا ہے۔

مسائل:- اگر حیض میں طلاق دے تو رجوع کرنا واجب ہے۔ اگر طہر میں بعد وطی طلاق دی تو رجوع مستحب ہے۔ حدیث میں ہے کہ طلاق حیض میں واقع ہو جاتی ہے اور یہ کہ تین طلاقیں ایک بار واقع ہو جائیں۔ اور یہی مذہب حنفیہ کا ہے۔ عدّت کی مدّت مطلّقہ صغیرہ و آئسہ کے لئے تین مہینے۔ مطلّقہ حائضہ کے لئے تین حیض۔ حاملہ کے لئے وضعِ حمل تک۔ بیوہ کے لئے چار مہینے دس دن۔ لونڈی کے لئے عدّت آزاد کا نصف۔ مگر لونڈی حاملہ کے لئے وضعِ حمل تک۔ اگر گھر تنگ ہو یا کسی اَور وجہ سے ایک میں گذر مشکل نظر آئے تو مطلّقہ کے لئے تبدیلِ مکان جائز۔ اور خود مرد کا چلا جانا اولےٰ ہے۔ جو عورت نکاح سے خارج ہو جائے

اور اپنے لڑکے کو بہ حکم اس کے والد یا دوسرے ولی کے دودھ پلائے تو اُجرت معینہ لینا جائز اور دینا واجب ہے۔ اگر بدون قرارداد اُجرت و اِذن والد دُودھ پلائے تو اُجرت واجب نہ ہوگی۔ مرد و زن دونوں کو ایسا امر قرار دینا چاہیئے کہ اصلاح و فائدہ مولود پر مبنی ہو۔ اگر عورت کسی وجہ سے عذر کرے تو باپ دوسری دایہ سے دودھ پلوا سکتا ہے۔ مرد پر زیادہ اُجرت ماں کو دینا لازم نہیں۔ ہاں یہ اُجرت مثل دوسری دایہ پر مقدم ہے۔ اگر دوسری دودھ پلائی نہ ملے تو ماں مجبور کی جائیگی۔ }

۲ {**خلاصہ**:- (۱) ہلاکت قوم نافرمان۔ اُن کی سزا۔ (۲) پیغمبر صلعم کا فرض منصبی۔ (۳) اللہ و رسول پر ایمان لانے اور عمل نیک کرنے کا حکم۔ (۴) مومن نیکو کار کا اجر۔ (۵) زمین و آسمان میں احکام الٰہی کا نزول۔ (۶) اوصاف اللہ تعالےٰ۔ }

مطالب:- مسلمانو! خیال کرو کہ بہت اگلے لوگوں نے اللہ و رسول کی نافرمانی کی تو اُن کو سخت سزا ملی اور ہلاک ہوئے اور (علاوہ بریں قیامت میں) اُن پر عذاب ہوگا۔ پس عقلمندو! بہتر ہے کہ اللہ سے ڈرو۔ اُس پر اور اُس کے رسول پر ایمان لاؤ۔ اور نیک عمل کرو۔

مسلمانو! اللہ نے تمہارے لئے قرآن نازل کیا اور رسول (پیغمبر صلعم) بھیجا جو تم کو اللہ کی آیتیں سُناتے ہیں۔ تاکہ مومنین نیکوکار کو ہدایت ہو۔ اور ظلمت (کفر) سے نور (اسلام) کی طرف لے چلے۔

عقلمند وہی ہیں جو اللہ و رسول پر ایمان لاتے۔ نیک عمل کرتے ہیں۔

مومن نیکوکار کے لئے جنت ہے اور عمدہ روزی۔

اللہ ہی نے سات آسمان اور زمین بنائے ہیں۔

احکام الٰہی آسمان و زمین پر نازل ہوتے رہتے ہیں۔ تاکہ لوگ اللہ کی قدرت کو جانیں۔

اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اور اس کے علم سے کوئی چیز باہر نہیں۔

(۶۶) سُورَۃُ تَحْرِیْم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

{ **نوٹ** :- اس سورہ میں حلال کو حرام کر دینے کا جو بیان ہے اس میں مفسروں نے بہت اختلاف کیا ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ شہد کے بارے میں ہے۔ اُس کی حالت یہ ہے کہ جب پیغمبر صلعم حضرت زینبؓ کے پاس جاتے تو وہ پیغمبر صلعم کو اکثر شہد کا شربت بنا کر دیتیں۔ پیغمبر صلعم کا حضرت زینبؓ کے یہاں زیادہ ٹھیرنا دوسری بیویوں کے لئے ناگوار خاطر ہوتا۔ اس لئے حضرتِ حفصہؓ اور حضرتِ عائشہ رض نے مشورہ کیا کہ جب پیغمبر صلعم اور بیویوں کے پاس آویں تو وہ کہیں کہ آپ کے دہن مبارک سے گندر کی بو آتی ہے چنانچہ جب یہ رائے ہو گئی تو اور بیویوں نے بھی اس پر اتفاق کیا۔ جس بیوی کے پاس آپ تشریف لے جاتے تو وہ کہتیں کہ گندر کی بُو آتی ہے۔ اس پر آنحضرت صلعم نے قسم کھالی کہ شہد نہیں کھائیں گے۔ جس بیوی کے سامنے قسم کھائی تھی اُنہوں نے دوسری بیوی سے کہہ دیا۔ بعض کہتے ہیں کہ یہ اشارہ ہے طرف قصّہ جاریہ ماریہ قبطیہ کے۔ اُس کا قصّہ یہ ہے کہ حضرتِ حفصہؓ کی غیبت میں پیغمبر صلعم نے جاریہ ماریہ قبطیہؓ کو حضرتِ حفصہؓ کے حُجرے میں بلوایا اتفاقاً حضرتِ حفصہؓ اُس وقت پہنچ گئیں اور حجرے کا دروازہ بند دیکھ کر رونے لگیں۔ پیغمبر صلعم نے اس حالت کو دیکھ کر حضرتِ حفصہ رض کی خوشنودی کے واسطے قسم کھالی کہ ماریہ قبطیہ کو ہم نے اپنے نفس پر حرام کر لیا۔ اور بقول بعض پیغمبر صلعم نے حضرتِ حفصہؓ کی تسکین و تشفّی کی خاطر یہ بھی کہا تھا کہ ہمارے بعد ابو بکر رض و عمر رض خلیفہ ہوں گے۔ پیغمبر صلعم نے حضرتِ حفصہؓ کو منع کر دیا تھا کہ اس بات کی کسی کو خبر نہ ہو مگر اُنہوں نے حضرتِ عائشہ رض سے کہہ دیا۔ خداوند تعالےٰ نے اس بات کی خبر پیغمبر صلعم کو بذریعہ وحی کے دے دی کہ تمہارا راز افشا ہو گیا۔۔ }

خلاصہ۔۔۔ (۱) حلال کو حرام کرنے کی مناہی۔ (۲) قسم کا کفّارہ۔ (۳) پیغمبر صلعم کا اپنی حرم محترم کے ساتھ خفیہ کلام اور اُس کا افشا ہونا۔ (۴) حضرتِ عائشہ رض و حفصہ رض کو توبہ کرنے کا حکم۔ (۵) پیغمبر صلعم کے مددگار اللہ۔ جبرئیل۔ فرشتے۔ ۱

اور مومن ہیں۔ (۶) پیغمبر صلعم کو بہتر سے بہتر بیویاں مل سکتی ہیں۔ (۷) عمل نیک کرنے کا اور اہل وعیال کو علم سکھانے کا حکم۔ (۸) کافروں کی سزا۔ (۹) اوصافِ اللہ تعالےٰ۔ . . . .}

مطالب:۔ اے پیغمبر! جو چیزیں (یعنے شہد یا جاریہ ماریہ قبطیہ) خدا نے تمہارے لئے حلال کی ہیں تم اپنی بیویوں کی خوشنودی کے لئے (اپنے اوپر) حرام نہ کرو (اور تم نے جو قسم اس بارے میں کھالی ہے تو اس قسم کو توڑ دینا فرض ہے اور اللہ نے اس کا کفّارہ مقرر کر دیا ہے)۔

(مسلمانو! تم کو لازم ہے کہ اس قسم کی قسموں کو توڑ ڈالو۔ کیونکہ) خدا نے تمہارے لئے تمہاری قسموں کے توڑ ڈالنے کا ٹھیراؤ مقرر کر دیا ہے (یعنے کفّارے مقرر کر دئے ہیں تو بہتر ہے کہ قسم کو پورا نہ کرو اور حلال کو اپنے اوپر حرام نہ کرو۔ بلکہ کفّارہ دیکر قسم کو توڑ دو اور اس کا کفّارہ یہ ہے غلام آزاد کرنا۔ یا دس مسکینوں کو کپڑا دینا۔ یا دس مسکینوں کو پیٹ بھر کر کھانا کھلانا۔ یا اگر مقدور نہ ہو تو تین روزے رکھنا)۔

جب پیغمبر صلعم نے اپنی بیوی (حضرتِ حفصہ رضہ) سے ایک بات (یعنے ماریہ قبطیہ کو اپنے اوپر حرام کرنا یا اس بات کا اظہار کرنا مقصود ہے کہ میرے بعد ابوبکر رضہ و عمر رضہ خلیفہ ہوں گے یا شہد کا حرام کرنا) چپکے سے کہی۔ پھر جب (حضرت حفصہ رضہ نے حضرت کے اس راز کی) خبر (حضرتِ عائشہ رضہ کو) دیدی تو خداوند تعالےٰ نے پیغمبر صلعم کو یہ بات (حضرتِ حفصہ رضہ نے جو حضرتِ عائشہ رضہ سے کہا) جتا دی (کہ تمہارا بھید کھل گیا۔ اور حضرتِ حفصہ رضہ نے تمام واقعہ کی خبر حضرتِ عائشہ رضہ کو دیدی۔ تب پیغمبر صلعم نے حضرتِ حفصہ رضہ سے استفسار کیا کہ اس راز کو کیوں کہہ دیا۔ اُس پر) اُنہوں نے (یعنے حضرتِ حفصہ رضہ نے) پوچھا کہ آپ کو کس نے کہا۔ پیغمبر صلعم نے فرمایا کہ خداوند تعالےٰ نے مجھے اطلاع دیدی۔ اور بعض بات کو پیغمبر صلعم نے اُن سے (یعنے حضرتِ حفصہ رضہ سے) کہا اور بعض کو چھپا رکھا۔ (پھر اللہ تعالےٰ حضرتِ حفصہ رضہ و حضرتِ عائشہ رضہ کی طرف متوجّہ ہو کر فرماتا ہے کہ) تمہارے دل کجی کی طرف واقع ہوئے ہیں۔ بہتر ہے کہ اللہ سے توبہ کرو۔ اور اگر پیغمبر صلعم کو آزردہ

کرنے کا خیال ہے تو جان لو کہ پیغمبر صلعم کے مددگار اللہ و جبرئیل و نیکوکار مسلمان اور فرشتے ہیں (پھر ان سب مددگاروں کے مقابلے میں تم دونوں کی بن نہیں پڑ سکتی)۔

(پیغمبر صلعم کی بیویوں کو چاہیئے کہ پیغمبر صلعم کے دل دکھانے سے باز آئیں۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ اے پیغمبر کی بیویو!) اگر پیغمبر صلعم تم کو طلاق دیں تو اور عورتیں مل سکتی ہیں جو تم سے بہتر اور افضل ہوں۔ فرماں بردار۔ ایمان دار نمازی۔ توبہ کرنے والیاں۔ عبادت گذار۔ روزہ دار۔ بیوہ۔ اور کنواریاں۔

مسلمانو! اپنے کو اور اپنے اہل و عیال کو (دوزخ کی) آگ سے بچاؤ۔ (یعنے خود بھی ایمان لاؤ اور عملِ نیک کرو۔ اور اپنی اولاد کو اس کا معمل بناؤ)۔

دوزخ پر فرشتے متعین ہیں۔

قیامت میں کافروں کو اُن کے کئے کا بدلہ ملے گا اور کوئی عذر قبول نہ ہو گا۔

اللہ بخشنے والا۔ مہربان۔ مولا۔ دانا حکیم۔ خبردار ہے۔

{**نوٹ**:۔ نیک عمل کرنا لازم ہے۔ اپنے اہل و عیال کی اصلاح کرنی چاہیئے۔

نتائج:۔ کسی کا بھید افشا نہ کرنا چاہیئے۔ اپنے راز کو کسی سے کہنا نہ چاہیئے۔ قصور پر توبہ کرنی چاہیئے۔ شوہر کی اطاعت کرنی چاہیئے۔ بغض و عداوت کو دل میں راہ دینا نہ چاہیئے۔

مسائل:۔ قسم جو قابل برتنے کے نہیں اُس کا کفّارہ دیکر ضرور توڑ دینا چاہیئے۔ بیوی کی خوشنودی کے لئے از حد تجاوز نہ کرنا چاہیئے۔ نیک عمل کرنا لازم ہے۔ حلال کو اپنے اوپر حرام کرنا منع ہے۔}

۲ **خلاصہ**:۔ (۱) توبہ کرنے کا اجر۔ (۲) قیامت میں پیغمبر صلعم اور مومنوں کی عزّت۔ (۳) کافر اور منافق کے ساتھ جہاد کا حکم۔ (۴) نوح ع و لوط ع کی بیویوں

کی اور فرعون کی بیوی اور مریمؑ کا ذکر اور اس میں عبرت خیز نتیجہ۔ (۵) قدرت اللہ تعالیٰ۔ . . . . }

مطالب :۔ مسلمانو! سچی توبہ کرو۔ شاید کہ اللہ تمہارے گناہ کو معاف کرکے جنت میں جگہ دے۔

اللہ پیغمبر صلعم کو اور اُن کو جو اُن کے ساتھ ایمان لائے ہیں قیامت میں رسوا نہ کرے گا اور اِن کے آگے آگے اور داہنی طرف (ایمان کی) روشنی چلیگی اور یوں دُعا کرتے جائیں گے

رکھ ہمارے نور کو تو برقرار ہر اندھیرے سے ہمیں رکھ برکنار
پوری کر یارب ہماری روشنی اور ہماری مغفرت کر اے غنی
تو ہر اک شے پر ہے قادر بیگماں سب تو کرسکتا ہے اے ربِّ جہاں

اے پیغمبر! کافروں اور منافقوں کے ساتھ جہاد کرتے رہو اور اُن پر سختی رکھو۔ کفار اور منافق کا ٹھکانا دوزخ ہوگا۔

کافر اور مسلمان کے لئے یہ تمثیل ہے اور دونوں ہی کے لئے عبرت ہے کہ نوحؑ و لوطؑ کی بیویاں باوجود اس کے کہ وہ دونوں پیغمبر کی بیویاں تھیں کافر ہوگئیں اور اُن کو دوزخ میں جگہ ملی اور اس آفت و عذاب سے اُن کو کوئی بچانے والا نہیں۔ فرعون کی بیوی (آسیہ) باوجود اس کے کہ وہ ایک کافر کی بیوی تھیں (نیکوکار ہوئیں) اور اُن کو جنت میں جگہ ملی۔ اور مریمؑ نے اپنی عصمت کو قائم رکھا یہاں تک کہ اللہ نے رُوح پھونکی (اور عیسےٰؑ پیدا ہوئے)۔

اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

{**نتائج** :۔ کفر نہ کرو۔ نفاق نہ کرو۔ حسب و نسب کچھ کام نہیں دیتے۔ عبادت ایمان اسلام بہتر ہے حسب و نسب کی شرافت سے۔ راہِ راست پر لانا کسی کے اختیار میں نہیں۔ . . . . }

(۶۷) سُورۂ مُلک

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ

پ ۲۹ ۱

{خلاصہ:- (۱) خدا تعالےٰ کی برکت وقدرت واختیار- (۲) موت و حیات کی مصلحت- (۳) آسمان کی بناوٹ- (۴) شیطانوں کے لئے شہاب- اُن کی سزائے اُخروی- (۵) منکروں کے واسطے عذاب- (۶) مومنوں کے لئے بخشش وبزرگی- (۷) اوصافِ باری تعالےٰ- . . . . }

مطالب:- اللہ تعالیٰ بڑا بابرکت ہے- اور ساری سلطنت اُسی کے اختیار میں ہے- اور ہر چیز پر وہی قادر ہے (مثلاً) موت وحیات کا پیدا کرنا- بلا کسی نقص کے سات آسمانوں کو تہ بہ تہ بنانا- آسمانِ دنیا کو ستاروں سے مزین کرنا- شہاب کو شیاطین کے لئے زد بنانا-

موت وحیات کے بنانے میں یہ مصلحت ہے کہ لوگوں کی آزمایش ہو کہ کون نیک عمل کرتے ہیں (اور کون عملِ بد کرتے- حیات کا زمانہ عمل کرنے کا ہے موت میں اُس عمل کا پھل ملے گا)-

لوگو! (بھلا یہ تو کہو کہ) اللہ کی بناوٹ میں تمہیں کچھ قبحُ (اور خرابی بھی) معلوم ہوتی ہے؟ (اگر تم ایسا خیال کرتے ہو کہ کوئی قبح ہے یا تم اس بات کو دیکھنا چاہتے ہو) تو تم ایک بار (ایک بار نہیں) دو بار- (دو بار نہیں) تین بار (تین بار نہیں بلکہ جے بار تمہارا جی چاہے) دیکھو (اور نظر غور سے دیکھو) کہ کوئی قبح معلوم ہوتا ہے مگر (تم ہرگز کوئی قبح نہ پاؤگے- آخرش نتیجہ یہی ہوگا کہ) تمہاری نظر تمہاری طرف کھسیاکر اور تھک کر لوٹ آئیگی (غرض اس بات سے اور ایسے خیال سے نادم ہوجاؤگے)-

ستارے شیاطین کے لئے زد (بھی) ہیں-

شیاطین کو دوزخ ہے-

جو اللہ کے منکر ہیں اُن کے لئے جہنمؔ ہے- اور اُس میں سخت سزا ہوگی- داروغۂ دوزخ اور کافر کے درمیان (جہنمؔ میں) سوال وجواب ہوگا- کافر وہاں اقرار

کرینگے کہ پیغمبر اُن کے پاس آتے رہے لیکن انہوں نے اُن کا کہا نہ مانا اور اُلٹے اُن کو جھٹلاتے رہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ گرفتارِ عذاب ہوئے۔ اور اگر پیغمبروں کا کہا مانتے تو دوزخی نہ ہوتے۔

جو بن دیکھے اللہ سے ڈرتے رہتے ہیں۔ اُن کے لئے مغفرت ہے اور بڑا ثواب ہے۔

اللہ (لوگوں) کے ظاہر اور باطن کو جانتا ہے۔ اُن کے دلی خیالات سے واقف ہے۔ باریک بین۔ خبردار۔ بڑا بخشنے والا۔ بڑا زبردست ہے۔

{**نتائج**:۔ خلقتِ الٰہی میں کوئی عیب و نقصان نہیں۔ نیک عمل کرو۔ اللہ کا انکار نہ کرو۔ پیغمبروں کا کہا مانو۔ سنّتِ نبوی پر چلو۔ . . . . }

۲ {**خلاصہ**:۔ (۱) ذکرِ قدرتِ الٰہی و نعمہائے نامتناہی۔ (۲) اگلے جھٹلانے والوں کی ہلاکت۔ (۳) ایمان توکّل شکر کا حکم۔ (۴) نعمتِ الٰہی پر لوگوں کا شکر نہ کرنا۔ (۵) سوال منکرین در بارۂ قیامت اور اُس کا جواب۔ (۶) حالِ بدکار و نیکوکار۔ . . . . }

مطالب:۔ اللہ تعالےٰ اپنی قدرتِ کاملہ کی چند مثالیں بیان کرتا ہے جیسے کہ زمین کو نرم کرنا اُس میں رستے بنانا۔ کھانے کی چیزیں اُگانی۔ پرندوں کو (ہوا پر) تھامے رہنا۔ انسان کو آنکھ کان دل دینا۔ انسان کو تمام روئے زمین پر پھیلائے رکھنا۔ اور فرماتا ہے کہ لوگو! تم ہم سے ڈرتے رہو۔ ہم کو قدرت ہے کہ تم کو زمین میں دھسا دیں یا تم پر پتھر برسا دیں۔ ذرا غور تو کرو کہ اگلے لوگوں نے ہم کو جھٹلایا تو ہم نے اُن پر کیسا عذاب نازل کیا۔ (پس اگر تم بھی ایسا کرو گے تو تمہاری بھی حالت ویسی ہی ہوگی)۔ اور سوائے ہمارے تمہاری کون مدد کرسکتا ہے۔ اور روزی دے سکتا ہے۔ اور پانی خشک ہو جاوے تو کون جاری کرسکتا ہے۔ ہمیں پر بھروسہ رکھو۔ میرا ہی شکر ادا کرو۔ ہمیں سب کے معبود ہیں۔ اور پھر تو تم کو ہمارے ہی پاس واپس آنا ہے۔

کافر دھوکے میں پڑے ہیں۔ سرکشی پر اڑے ہیں۔

لوگو! اللہ کی نعمتوں کا شکر بہت کم ادا کرتے ہو۔ (لازم ہے کہ اللہ کا شکر

برابر ادا کرتے رہو)۔

اے پیغمبر! کافروں سے کہو کہ میرا اور میرے ساتھیوں کا جو حال ہو سو ہو۔ یہ تو کہو تم کو کون بچا سکتا ہے۔

اے پیغمبر! تم سے کافر پوچھتے ہیں کہ قیامت کب ہوگی۔ تو اُن سے کہہ دو کہ اس کو اللہ ہی جانتا ہے (مجھ کو اس کا علم نہیں)۔

قیامت کا حال کافروں کو قیامت ہی میں معلوم ہو جائیگا جب اُن کے چہرے بگڑ جائینگے اور وہیں دیکھ لینگے کہ (دُنیا میں) دو فریقوں (مومن و کافر) میں سے کون گمراہ تھا۔

مسلمان کا ایمان اللہ ہی پر ہے اور اُسی پر بھروسہ ہے۔

{نتائج:۔ اللہ کے عذاب سے ڈرتے رہو۔ قیامت برحق ہے۔ قیامت کے وقت کا علم سوائے اللہ کے اور کسی کو نہیں۔ . . . . . }

(۶۸) سُورۂ ن

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱ {خلاصہ:۔ (۱) کافروں کا جواب کہ پیغمبر صلعم دیوانے نہیں۔ (۲) پیشین گوئی کہ کافروں کی ہدایت و گمراہی کا علم ہو جائیگا۔ (۳) اخنس بن شریق کی اطاعت سے مناہی۔ (۴) کفار مکہ پر تہدید کہ ان کی آزمایش مثل اصحاب باغ کے ہوگی۔ (۵) کفار کی دینی و دُنیوی سزا۔ (۶) صفاتِ باری تعالےٰ۔ . . . . }

مطالب:۔ اے پیغمبر! قسماً ہم کہتے ہیں کہ بفضلِ الٰہی تم دیوانے نہیں۔ (جیسا کہ کافر گمانِ بیہودہ کرتے ہیں)۔ بلکہ تمہارے اخلاق بڑے ہیں (اور تم اخلاق کے پُتلے ہو)۔ اور تم پر اللہ کی نعمت ہے اور تمہارے لئے غیر منقطع اجر ہے۔ اور تم راہِ راست پر ہو۔ (خُلُقِ عظیم کے متفرق مطالب کو تفسیروں میں دیکھو)۔

اللہ تو خوب جانتا ہی ہے کہ کون راہِ راست پر ہے اور کون گمراہ ہے (یعنے پیغمبر صلعم اور مومنِ نیکوکار راہِ راست پر ہیں اور کفار گمراہی میں ہیں)۔ اور اے

پیغمبر! تم کو اور کافروں کو بھی عنقریب معلوم ہو جائیگا کہ تم میں سے کون مجنوں ہے (جبکہ کافروں کو شکست ہوگی۔ یا جب کافروں کے سر پہ قحط آ پڑے گا۔ یا جب قیامت میں یہ سب عذاب میں گرفتار ہونگے۔ یا جب دینِ اسلام پھیلے گا اور مذہب کفار مقہور ہوگا)۔

اے پیغمبر! کافر چاہتے ہیں کہ تم (دین کے کام میں) ڈھیلے ہو جاؤ (تو ایسا نہ کرنا) اور کافروں کے بہکانے میں نہ آنا۔ (پیغمبر صلعم کو کفار مال و دولت اور سرداری دینے کی ترغیب دیتے اور کہتے کہ یہ سب چیزیں لیجیئے اور ہمارے معبودوں کی مذمت نہ کیجیئے۔ پیغمبر صلعم نے صاف انکار کیا)۔ اور اُس شخص کے کہنے میں نہ رہنا جو بہت قسمیں کھاتا ہے۔ رذیل الطبع ہے طعن کرنے والا ہے۔ چغل خور سخن چین ہے اچھے کاموں سے روکتا ہے (یا بخیل ہے)۔ حد سے گذرا ہوا ہے۔ سخت گنہگار ہے اکھڑ ہے۔ بدنام ہے (یا ولد الزنا ہے۔ یا ہر طرح کی دُنیاوی آسایش رکھنے کے بعد بھی ظالم ہے۔ دیکھو اِتقان)۔ مال و اولاد پر مغرور ہے۔ اور قرآن کی آیتوں کو گذشتہ لوگوں کی کہانیاں کہتا ہے۔ (ذرا وہ صبر کرے) ہم عنقریب اُس کی ناک پر داغ لگائینگے (اشارہ ہے اخنس بن شریق کی طرف جس میں یہ سب اوصاف موجود تھے۔ اور جنگِ بدر میں اس کی ناک زخمی ہوئی تھی وہ زخم اچھا نہ ہوا۔ اور اُسی میں واصل جہنّم ہوا)۔

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ ان کفّار (مکّہ) کی آزمایش ویسی ہوگی جیسے کہ اگلے زمانے میں باغ والوں کی آزمایش ہوئی تھی۔ باغ والوں نے مصمّم ارادہ کر لیا تھا کہ باغ میں اتنا سویرے جائیں گے کہ اُس وقت تک کسی مسافر کا گذر بھی نہ ہو قسم بھی کھا بیٹھے کہ خوب میوے توڑیں گے۔ اور اُن کو اس کا اس قدر وثوق تھا کہ انشاء اللہ تعالےٰ بھی نہ کہا۔ چنانچہ بڑے تڑکے وہ سب باغ میں گئے تو دیکھا کہ باغ اُجڑا ہوا ہے۔ بہت ہی شرمندہ ہوئے اور آپس میں ملامت کرنے لگے۔ آخرش اپنی خطا پر نادم ہو کر اپنے قصور کا اقرار کیا۔ پھر اُنھوں نے توبہ و استغفار کی۔ (اس باغ کا نام ضروان تھا یمن کے شہر صنعا میں واقع تھا)۔ یہ تو دنیاوی مصیبت ہے۔ اُخروی عذاب تو کہیں بڑھا چڑھا ہوگا۔ (کافر تو سمجھتے ہی نہیں)۔

اللہ کی ذات پاک ہے۔

{**نوٹ**:۔ کفّار سے ایسا فیصلہ کہ تم اپنے کفرو عناد میں نرمی و قِلّت کرو ہم بعض طریقِ اسلامیہ سے باز آئینگے جائز نہیں۔ ہاں کسی مجبوری پر بعض عنوان سے اجازت ہوسکتی ہے۔ مال و اولاد صلحائے مومنین کے لئے دولت اور عاصی فاسق کے حق میں اسباب کفر و عصیاں سے ہے۔ اکثر کے لئے حکم کل کا ہے۔ عزم میں انشاء اللہ کہنا بہتر ہے۔ مشورے میں کثرتِ رائے بہتر ہے۔ اگرچہ یہ ضرور نہیں کہ اسی رائے کا کاربند ہو۔ توکّل اس کا نام نہیں کہ صرف اللہ پر ٹیک لگائے بیٹھے رہو۔ بلکہ تدبیر ضرور کرو اور اُس کے ساتھ اللہ پر بھروسہ کامل رکھو۔ . . . .

نتائج:۔ دینِ اسلام میں کوتاہی نہ کرو۔ دین میں کافر کی بات نہ مانو۔ رذیل الطبع نہ بنو۔ طعنہ زنی۔ چغلخوری۔ سخن چینی۔ اللہ کی نافرمانی۔ گناہ۔ اکھڑپن۔ مخالفت نہ کرو۔ اچھے کاموں سے کسی کو نہ روکو۔ تدبیر پر نہ بھولو۔ تدبیر ضرور کرو لیکن ساتھ ہی ساتھ اللہ پر بھروسہ زیادہ رکھو۔ اللہ تدبیر کو بگاڑ سکتا ہے۔ کام میں انشاء اللہ تعالےٰ کہو۔ اللہ کی نعمت پر شکریہ ادا کرو۔ توبہ و استغفار کیا کرو۔ خدا کی راہ میں دینا عمدہ پھل لاتا ہے۔ بخل سے بُرا نتیجہ ہوتا ہے۔ ناشکری کرنے میں عذاب نازل ہوتا ہے۔ جب افسر زیادہ نرم ہوتا ہے تو ماتحتوں میں سُستی و کاہلی آجاتی ہے ماتحت غافل افسر کو پسند کرتے ہیں۔ . . . . }

۲ {**خلاصہ**:۔ (۱) پرہیزگاروں کا اجر۔ (۲) مسلمان اور گنہگار برابر نہیں۔ (۳) کافروں کی مذمّت اور اُن کی سزائے آخرت۔ (۴) کافروں کا احکامِ الٰہی کو نہ ماننے کا سبب۔ (۵) حکم کہ کافروں کے کہنے میں نہ آنا چاہیئے۔ (۶) تعلیمِ نبی کہ مثل یونسؑ کے کفّار کے لئے دُعائے بد میں جلدی نہ کریں۔ (۷) قرآن تمام عالم کے لئے نصیحت ہے۔ . . . . }

مطالب:۔ پرہیزگاروں کے لئے جنّت ہے۔

پرہیزگار اور نافرمان (قیامت میں) برابر نہیں ہوسکتے۔ کافروں کا اس میں حکم لگانا بہت بیجا ہے (کفّارِ مکّہ کہتے کہ دنیا میں ہم کو مسلمانوں پر بزرگی ہے۔ پس عاقبت میں بھی ہم کو بزرگی ہوگی۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی)۔

(کفار کہتے تھے کہ ہم آخرت میں بھی مسلمانوں سے اچھے رہیں گے ۔ اس پر اللہ تعالیٰ اُن کے قول کو رد کرتا ہے اور یوں فرماتا ہے کہ کافرو!) کیا تمہارے پاس کوئی (اس قسم کی) کتاب ہے جس میں تم پڑھتے ہو۔ یا کیا تم نے ہم سے قسمیں لی ہیں یا کیا کوئی اس بات میں تمہارا ذمّہ وار ہے۔ یا کیا کوئی تمہارا اس میں شریک ہے کہ جو کچھ بھی تم قیامت میں پسند کرو گے تم کو مل جائیگی۔ اگر تمہارا کوئی شریک ہے تو اُس کو پیش کرو۔ (مگر یہ سب کوئی بات نہیں۔ تمہارا مقصد ہرگز پورا نہ ہوگا اور تمہاری خواہش کے مطابق آخرت میں ہرگز نہ ملیگا)۔

جب قیامت میں سخت و شدید امر پیش آئیگا تو جو بحالت تندرستی دُنیا میں سجدہ نہیں کرتے تھے وہ آخرت میں سجدہ نہ کر سکیں گے۔ بلکہ (ندامت سے) آنکھیں نیچی کئے ہونگے اور ذلّت و خواری میں گرفتار ہونگے (حدیث میں ہے کہ نیک لوگ سجدہ کرینگے۔ منافق اور مشرک وغیرہ کی کمر تختہ ہو جائیگی کہ سجدہ نہ کر سکینگے)۔

اے پیغمبر! تم ان جھٹلانے والوں کی فکر نہ کرو (ہم اِن سے سمجھ لیں گے)۔ ہم ان کو ڈھیل دئے جاتے ہیں۔ وہ سب آہستہ آہستہ بے خبری کے ساتھ (دوزخ کی طرف) کھنچے جا رہے ہیں۔

اے پیغمبر! (کافر جو تمہاری نہیں سُنتے اور احکامِ الٰہی کو نہیں مانتے اور ایمان نہیں لاتے اُس کی) کیا (یہ وجہ ہے کہ) تم (ان سے وعظ و نصیحت کی) مزدوری مانگتے ہو۔ یا ان کو (نفع و نقصان کا کچھ) علمِ غیب ہے؟ (یہ سب کوئی بات نہیں۔ بلکہ اصل بات تو یہ ہے کہ وہ سب دامِ غفلت میں پھنسے ہوئے ہیں اور اس قدر دُنیا میں مبتلا ہیں کہ فکر و تامّل کرنے کی مہلت ہی نہیں ملتی)۔ پس صبر کئے بیٹھے رہو (اور دیکھتے رہو کہ اِن کافروں کا کیا حال ہوتا ہے اور جلدی کر کے) مثل یونس ع کے دُعا (بد) نہ مانگو۔ (اس جلدی کے سبب سے یونس ع کو شہر سے بھاگنا ہوا تھا۔ مچھلی کے پیٹ میں گئے تھے اور) اگر اللہ کا فضل نہ ہوتا تو وہ چٹیل میدان میں (جیسے) پھینک دئے گئے تھے (ویسے ہی بے یار و مددگار رہتے۔ لیکن جب اپنے کئے سے پچتائے اور دُعا مانگی تو) آخرش اللہ نے

اُن کو ندا از (یونس ۲) پر بے صبری کا اعتراض کرنا بڑی بے ادبی ہے)۔
آ۔ پیغمبرؐ کافر جب قرآن سُنتے ہیں تو تم کو دیوانہ کہتے ہیں۔ اور دیکھو کہیں وہ سب اپنی تیز نظروں سے تم کو پھسلا نہ دیں (یہ آیت اِن یکاد الخ نظرِ بد کے دفع کرنے کے لئے پُر اثر نتیجہ رکھتی ہے)۔
قرآن تمام دُنیا کے لئے نری نصیحت ہی نصیحت ہے۔
{نوٹ :- بے نمازی ہونا بدترین شقاوت و حرمان و موجب محرومیٔ حضور حضرتِ سبحانی ہے۔

نتائج :- پرہیزگار ہو۔ اللہ کے آگے جُھکو۔ قیامت میں کسی کا کچھ بس نہ چلیگا۔ دُنیاوی مال و متاع پر نہ جاؤ۔ وعظ و نصیحت کی مزدوری نہ لو۔ کسی کو نفع و نقصان کا علمِ غیب نہیں۔ دُنیا میں اس قدر نہ پھنسو کہ اللہ کو بھول جاؤ۔ نظرِ بد کا اثر ہوتا ہے۔ صبر کرو۔ بے صبری نہ کرو۔ بے صبری کا پھل نتیجۂ بد ہے۔ دعا سے بدجلدی نہ مانگو۔ حاکم ماتحت کو بدون حکم حاکم مافوق کے اپنی جگہ کو چھوڑنا مناسب نہیں۔ حاکم کو اپنے ماتحتوں سے جلد خفا نہ ہونا چاہیئے اور کسی قصور پر جلد سزا نہ دے۔ ورنہ اُس کو اپنے حاکم مافوق سے رسوائی کا خوف لگا رہتا ہے اور آخرش اُس کو ذلت اُٹھانی پڑتی ہے۔ . . . . }

(۶۹) سُورۂ حاقہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۱ **خلاصہ** :- (۱) ہلاکتِ قومِ ثمود و عاد۔ فرعون۔ قومِ لوط۔ بسببِ تکذیب قیامت و نافرمانیٔ رسول۔ (۲) احسانِ الٰہی۔ (۳) ہلاکتِ قومِ سابقہ عبرت ہے۔ (۴) حالاتِ قیامت۔ (۵) مومنِ نیکوکار کا اجر۔ (۶) بدکاروں کی سزا۔ . }

مطالب :- (لوگو! ذرا غور تو کرو کہ) قومِ ثمود و عادؑ نے قیامت کو جھٹلایا۔ فرعونؑ اور اُس کے قبل کی اُمّت اور قومِ لوط بڑے گناہوں کی مرتکب ہوتی گئیں اور رسول کی نافرمانی کرتی رہیں (اِن سب کا نتیجہ یہ ہوتا گیا کہ) قومِ ثمود تو زلزلہ کی سخت آواز (یا بادل کی کڑک) سے اور قومِ عاد سخت آندھی سے

جو سات رات اور آٹھ دنوں تک چلا کی ہلاک کردی گئیں۔ اور ان میں سے ایک کافر (بھی) نہ بچا (اور سب کفّار نیست و نابود کر دئے گئے)۔ فرعون اور اس کے قبل کی اُمتّوں کو اور قوم لوط کو اللہ نے سخت پکڑ پکڑا (یعنی ہلاک کیا)۔ اگر تم اپنی حرکت سے باز نہ آؤ گے تو تمہاری بھی سزا ہوگی)۔

لوگو! اللہ نے طوفان (نوح ؑ) میں تم کو (یعنے تمہارے مومن بزرگوں کو) کشتی میں پار اُتار لیا (بقیہ جو نافرمان تھے طوفان میں ہلاک کر دئے گئے۔ پس تم میں سے جو مومن ہونگے وہ عذاب سے بچا لئے جائینگے اور جو تم میں سے نافرمان ہونگے وہ ہلاک کر دئے جائینگے)۔

کافرو! ان لوگوں کی ہلاکت تمہارے لئے عبرت ہے۔

(حالاتِ قیامت) جب (پہلا) صُور پھونکا جائیگا۔ تو زمین اور پہاڑ ریزے ریزے ہو جائینگے۔ اُس دن قیامت ہو جائیگی۔ (اور) آسمان پھٹ جائیگا۔ فرشتے اس کے کناروں پر آجائینگے۔ اُس دن پروردگار کے تخت کو آٹھ فرشتے اُٹھائے ہونگے (عدد آٹھ کی تخصیص کو تفسیروں میں دیکھو)۔ اللہ کے حضور میں سب حاضر ہونگے کوئی چھُپ نہ سکے گا۔ نامۂ اعمال سب کو دیا جائیگا۔ کسی کو داہنے ہاتھ کسی کو بائیں ہاتھ میں۔

قیامت میں جن کے دہنے ہاتھ میں نامہ اعمال ہوگا (وہ مومن ہونگے اور) وہ بہشت میں مزے کرینگے۔ یہ ان کے اعمالِ صالحہ کی جزا ہوگی۔

جن کے بائیں ہاتھ میں نامۂ اعمال ہوگا (وہ کافر ہونگے) اور اُن پر عذاب سخت ہوگا اور جہنم رسید ہونگے۔ (کیونکہ وہ لوگ) اللہ پر ایمان نہ لائے مسکین کو کھانا کھلانے کی ترغیب نہ دی۔ یہ اُن کے اعمالِ بد کی سزا ہوگی۔

قیامت میں حساب ہوگا۔ مال حکومت دوست وہاں کام نہ آئینگے۔

{**نتائج**:۔ احکامِ الٰہی و رسول پر نہ چلنے سے عذاب نازل ہوتا ہے۔ ایمان لاؤ۔ مسکینوں کو دو۔ اُن کو کھانا کھلاؤ اور اس کی لوگوں کو ترغیب دو۔ . . . .

۲ {**خلاصہ**:۔ (۱) قرآن کلامِ الٰہی ہے نہ کلامِ انس و جنّ۔ ۔ ۔

کے لئے نصیحت و عبرت - کافروں کے لئے حسرت و ندامت - (۲) پیغمبر صلعم نبیِ برحق ہیں - (۳) حکم وِرد سُبحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم - . . . . . . }

مطالب :- اللہ تعالےٰ قسماً فرماتا ہے کہ قرآن شریف برحق ہے اور اللہ ہی کا اُتارا ہوا ہے - یہ کسی شاعر کا کلام نہیں - کاہن کا قول نہیں - یہ پرہیزگاروں کے لئے نصیحت ہے اور کافروں کے لئے موجبِ حسرت (یہ جواب ہے کافروں کا جو کہتے کہ قرآن کلام الٰہی نہیں بلکہ محض بناوٹ ہے اور کسی شاعر و کاہن کا کلام ہے) -

لوگو! اگر پیغمبر صلعم (اپنی طرف سے) کوئی بات گھڑتے اور ہماری طرف منسوب کرتے تو ہم اُن کی گردن اُڑا دیتے (مطلب یہ ہے کہ اگر آنحضرت صلعم سچے پیغمبر نہیں ہوتے تو ان کی سرسبزی اور کامیابی نہ ہوتی) - پھر کوئی اس عذاب کو روک نہ سکتا -

اللہ کی تسبیح و تقدیس میں لگے رہو - (یہاں سے نماز کے رکوع میں سُبحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم کہنے کا حکم نکلتا ہے) -

{**نتائج** :- قرآن پر ایمان لاؤ - پیغمبر صلعم نبی برحق ہیں - جھوٹ میں کبھی فلاح نہیں - سچے کو ہمیشہ راحت ہے - سانچ کو آنچ نہیں

ع . . . . راستی موجبِ رضائے خدا ست
کس ندیدم کہ گم شُد از رہِ راست
ع . . . . سچ کہوگے تو تم رہوگے دلیر
جیسے ڈرتا نہیں بہادُر شیر . . . . }

(۷۰) سُورۂ معارج

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۱ {**خلاصہ** :- (۱) نزولِ عذاب کی جلدی کا سوال - (۲) حکمِ صبر - (۳) قیامت قریب ہے - (۴) حالتِ قیامت - (۵) گنہگار سرکش بخیل کا انجام - (۶) انسان کی بے صبری - ناشکری - بخالت - (۷) اہلِ جنّت کی آٹھ صفتیں - (۸) زناکار

سرکش ہیں۔ . . . .

مطالب:۔ ایک شخص نے (اللہ تعالےٰ سے) درخواست کی کہ عذاب (الٰہی) ابھی نازل ہو تو اے پیغمبر! تم خوب صبر کرو۔ (بقولِ جمہور درخواست کنندہ نضر بن حارث تھا۔ بقولِ دیگر حارث بن نعمان فہری یا ابوجہل یا کفارِ قریش کی ایک جماعت۔ یہ لوگ تمسخر سے کہا کرتے تھے کہ اگر پیغمبر صلعم سچے پیغمبر ہیں اور ہم لوگ غلطی پر ہیں تو ہم پر عذاب کیوں نہیں نازل ہوتا ہے تاکہ جھوٹ سچ معلوم ہو جائے۔ چنانچہ ان میں سے کسی نے ایسا ہی کہا تو اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ اے پیغمبر! بہت جلد اس کا نتیجہ ان کو معلوم ہو جائیگا اور عذاب قیامت یا دُنیاوی عذاب میں یہ لوگ گرفتار ہونگے۔ تم صبر کرو اور دیکھتے رہو کہ ان پر کیا عذاب ہوتا ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ درخواست کرنے والے پیغمبر صلعم تھے کہ کافروں پر عذاب کے لئے دُعا مانگی تھی۔ اس پر حکم ہوا کہ جلدی کیا ہے تم ان کفّار کی چھیڑ چھاڑ پر صبر کرو اور نزولِ عذاب کے لئے جلدی نہ کرو۔ دیکھو اللہ تعالےٰ عنقریب ان کے ساتھ کیا کرتا ہے)۔

کافروں کو عذابِ الٰہی ضرور ہوگا اور اس کو کوئی ٹال نہ سکے گا۔

قیامت کا ایک دن دنیا کے پچّاس ہزار برس کے برابر ہوگا۔ (ایک روایت ہے کہ مومن کے لئے قیامت کا دن نمازِ فرض کے وقت سے بھی کمتر معلوم ہوگا)۔

قیامت کو کافر محال سمجھتے ہیں حالانکہ وہ قریب ہے۔

قیامت کے دن آسمان مثل پگھلے ہوئے تانبے کے ہو جائے گا۔ پہاڑ رنگے ہوئے اُون کی طرح ہو جائینگے۔ کوئی اپنے دوست کو نہ پُوچھے گا۔ گنہگاروں سے کوئی معاوضہ نہ لیا جائے گا۔ اور کسی طرح اُن کی رہائی دوزخ سے ممکن نہ ہو گی۔

جو (حق سے) روگردانی و سرتابی کرتے اور مال کو سینت سینت کر رکھتے ہیں وہ دوزخ میں جائینگے۔

ے (بخیل ار بود زاہدِ بحر و بر بہشتی نباشد بحکم خبر)

انسان بے صبر پیدا کیا گیا ہے۔ جب نقصان پہنچتا ہے تو گھبرا اٹھتا ہے اور جب فائدہ پہنچتا ہے تو بخل کرنے لگتا ہے (یعنے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتا اور اطاعت اللہ و رسول سے باز رہتا اور کسی کو بھلائی نہیں پہنچاتا۔ انسان ایسا بے صبر ہے کہ نہ تو مصیبت پر صبر نہ راحت پر شکر کرتا ہے)۔

جو نماز قضا نہیں کرتے۔ محتاج کو مانگنے اور بلا مانگے اُن کا حق معین دیتے (اس میں زکوٰۃ۔ نفقہ۔ صدقہ سب شامل ہیں)۔ قیامت کا یقین رکھتے۔ عذاب الٰہی سے ڈرتے۔ اپنی شرمگاہوں کو سب سے سوا بیبیوں اور لونڈیوں کے نگاہ رکھتے (یعنے جو زنا نہیں کرتے)۔ امانت داری کرتے۔ عہد کو پورا کرتے۔ اپنی گواہی پر ثابت قدم رہتے۔ یہ لوگ نقصان پر بے صبری نہیں کرتے اور نہ بھلائی پہنچنے پر بخل کرتے اور یہ جنتی ہیں۔

جو زنا کرتے وہ حد سے گذر جاتے ہیں۔

{**نتائج**:۔ صبر کرو۔ ثابت قدم رہو۔ بخالت نہ کرو۔ مصیبت پر گھبرا نہ جاؤ بلکہ صبر کرو۔ فراخی میں بھلائی کرو۔ نماز پڑھو۔ خیر و خیرات کرو۔ قیامت پر یقین رکھو زنا نہ کرو۔ امانت میں خیانت نہ کرو۔ عہد کو پورا کرو۔ سچی گواہی دو۔ ۔ ۔ ۔}

۲ {**خلاصہ**:۔ (۱) کافر کے خیالِ فاسد کا رد۔ (۲) اختیار باری تعالےٰ کہ لوگوں کو ہلاک کرے اور دوسرے لوگوں کو پیدا کرے۔ (۳) کفّار کو مہلت دینے کا حکم۔ اس میں کفّار پر تہدید۔ (۴) قیامت میں قبروں سے نکلنا۔ کافروں کی حالت (۵) توصیفِ اللہ تعالےٰ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔}

مطالب:۔ پیغمبر صلعم کے پاس اِرد گرد سے کافر چلے آتے ہیں (اور قہقہے اور ہنسی اُڑاتے)۔ تو یہ ہونے کا نہیں کہ یہ سب اپنی خواہش کے مطابق بہشت میں داخل کردئے جائینگے (اشارہ ہے کہ کافر سمجھتے تھے کہ غریب مسلمانوں سے پہلے وہی سب بہشت میں جائینگے۔ کافر کے اس خیال کو یہ آیت رد کرتی ہے)۔ بھلا یہ لوگ ذرا یہ سمجھتے نہیں کہ کس حقیر پانی سے پیدا کئے گئے ہیں (پھر اس حالت میں سب برابر ہیں اور امیر و غریب میں فرق نہیں۔ ہاں عملِ نیک سے آدمی ممتاز ہوتا ہے اور عملِ بد سے حقیر۔ تو جب تک عمل بد کو ایمان و عمل صالح سے جلا دے کرنہ

مثائیں۔ کافر بہشت میں کیونکر داخل ہو سکتے ہیں)۔
اللہ اپنی ذات کی قسم کھا کر فرماتا ہے کہ ہم کو کل قدرت ہے کہ ان کافروں کی جگہ بہتر مخلوق پیدا کریں۔
اے پیغمبر! ان کافروں کو کھیل کود کرنے دو۔ اس کا مزہ ان کو قیامت میں معلوم ہو جائے گا۔
قیامت میں سب قبروں سے نکل پڑیں گے اور (میدانِ حشر میں) دوڑتے چلے آئینگے اور کافروں کی نظریں (مارے ندامت کے) نیچی ہونگی اور ذلت (ان کے چہروں پر چھا رہی ہوگی)۔
اللہ پچھم پورب (یعنی سارے عالم) کا مالک ہے۔
{**نتائج**:۔ آخرت میں ایمان اور عملِ نیک کام دینگے۔ اللہ تعالےٰ کافروں کو ڈھیل دیتا ہے۔ بُری نگاہ سے کسی کو دیکھنا نہ چاہیئے۔ . . }

(۷۱) سُورۂ نُوح

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۱ {**خلاصہ**:۔ (۱) نوح ؑ اور اُن کی قوم کا ذکر۔ نوح ؑ کا وعظ و نصیحت اُن کی قوم کی سرکشی۔ (۲) اِحیاے موتےٰ۔ (۳) فضیلتِ استغفار۔ (۴) موت کا وقت مقرر ہے۔ (۵) توصیفِ اللہ تعالےٰ۔ . . . . }
مطالب:۔ ہم نے نوح ؑ کو اُن کی قوم کے پاس رسول بنا کر بھیجا تا کہ اُن کو آنے والے عذاب دردناک سے ڈرائیں چنانچہ اُنہوں نے قوم کو بہت کچھ ڈرایا (سمجھایا۔ سکھایا) کہ خدا کی عبادت کرو۔ اُس سے ڈرو۔ میرا کہا مانو۔ تا کہ وہ تمہارے گناہ معاف کرے اور وقتِ مقرر (یعنے موت) تک تم کو (دُنیا میں) رہنے بسنے کی مہلت دے۔ اور اللہ کی بڑائی اور قدرت کو بیان کیا کہ دیکھو اللہ ہی نے لوگوں کو رنگ برنگ بنایا۔ سات آسمانوں کو تہ بہ تہ کھڑا کیا۔ آفتاب و مہتاب کو روشن کیا۔ اور زمین کو فرش کیا۔ اور تمہارے چلنے پھرنے کے لئے کشادہ راہیں بنائیں۔ سب کو مٹی سے پیدا کیا۔ پھر مار کر وہی ایک دن سب کو

جلا اُٹھائے گا۔ لیکن اس وعظ و نصیحت کا ان لوگوں پر کچھ اثر نہ ہوا۔ پھر نوح ؑ نے اللہ تعالٰے کی جناب میں التجا کی کہ اے میرے رب! میں نے اس قوم کو بہتیرا بھلائی بُرائی کے بارے میں رات دن کُھلم کُھلا اور چُپکے چُپکے سمجھایا۔ اور بارش روزی اور مال و اولاد کی افزایش کی اُمید دلائی اور دُعائے مغفرت کی رغبت دلائی۔ لیکن (اس بدکار قوم نے) کہا نہ مانا اور نصیحت سے بھاگتی ہوئی اور اُلٹا اَڑ گئی اور غرور کرنے لگی۔

موت کا وقت ٹھیرا ہوا ہے اور وہ (کسی طور سے) نہیں ٹلتا۔

(سہ اجل جس دم گریباں تھام لیگی ٭ تو مہلت بات کرنے کی نہ دیگی ۔ ۔ ۔ ۔)

اللہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

{ **نوٹ**:۔ واعظ کو چاہیئے کہ وعظ میں مصلحت و رغبتِ عوام پر نظر رکھے۔ جب اور جہاں وہ راغب و مجتمع ہوں سمجھائے۔ اپنے وقت و راحت کا پابند نہ رہے۔

نتائج:۔ اللہ کی عبادت کرو۔ اللہ سے ڈرو۔ رسول کا کہا مانو۔ اللہ کی عبادت سے گناہ کی مغفرت ہوتی ہے۔ اللہ ہی نے سب چیزوں کو پیدا کیا ہے اللہ ہی مارتا ہے۔ اللہ ہی پھر جِلا اُٹھائیگا۔ نصیحت مانو۔ غرور نہ کرو۔ شیخی سے باز آؤ۔ دعائے مغفرت مانگا کرو۔ وعظ و نصیحت کرو۔ علماء کی نصیحت سے نہ بھاگو۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ }

۲ {**خلاصہ**:۔ (۱) قومِ نوح ؑ کا کفر و شرک۔ نوح ؑ کی بددُعا۔ قوم کی ہلاکت۔ (۲) کافروں کے حق میں نوح ؑ کی بددُعاء۔ (۳) نوح ؑ کی استغفار اپنے لئے اپنے والدین اور مومنوں کے لئے۔ (۴) ظالم کی تباہی۔ (۵) اللہ مددگار ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ }

مطالب:۔ نوح ؑ نے اللہ سے عرض کیا کہ میری قوم نے میرا کہا نہ مانا۔ بلکہ اُلٹا بہ سبب افزائشِ مال و اولاد کے یہ لوگ کفر میں بڑھتے گئے اور میرے ساتھ فریب کرتے رہے۔ اور لوگوں کو بہکاتے رہے اور کہتے رہے کہ اپنے معبودوں کو ہرگز نہ چھوڑنا۔ اور نہ وَدّ نہ سُواع نہ یغوث نہ یعوق نہ نسر کو چھوڑنا۔ اور پھر اللہ

کی جناب میں نوح ؑ نے ان کے حق میں بددُعا کی۔ کہ (اے میرے پروردگار!)
ایسا کر کہ ان ظالموں کی گمراہی بڑھتی چلی جائے۔ (چنانچہ) اپنی شرارتوں کی
وجہ سے وہ سب (طوفان میں) غرق کردئے گئے اور جہنّم میں داخل ہوئے۔ اس
وقت اُن کو کوئی مدد کرنے والا نہ مِلا کہ اُن کو عذاب سے بچا لیتا۔

نوح ؑ نے اللہ سے دُعا مانگی کہ اے میرے پروردگار! کسی کافر کو زمین میں
نہ چھوڑ (سب کو ہلاک کردے) ۔ ورنہ وہ سب تیرے بندوں کو بہکائینگے اور
جو اُن کی اولاد ہوگی وہ سب بھی نافرمان اور کافر ہوگی (کیونکہ ع ۔ ۔ ۔ ۔ ۔
عاقبت گرگ زادہ گرگ شود) ۔ اور اے میرے رب! مجھ کو میرے والدین کو
اور اُن کو جو ایمان لاکر میرے گھر میں آئے اور باایمان مردو عورت کو بخش دے
اور ظالموں کے لئے بربادی بڑھاتا جا۔

ظالم کی تباہی ہے۔

سوا اللہ کے اور کوئی مدد نہیں کرسکتا۔

{**نتائج**:۔ کفر و شرک نہ کرو۔ رسول کا کہا مانو۔ بُت پرستی نہ کرو۔ فریب
نہ کرو۔ لوگوں کو نہ بہکاؤ۔ اللہ کے برخلاف کوئی مدد نہیں کرسکتا۔ استغفار کیا
کرو۔ مال واولاد میں اس قدر نہ پھنسو کہ اللہ کو بھول جاؤ۔ ظلم نہ کرو۔ دعائے
مغفرت مانگا کرو۔ آپنے لئے اور والدین اور اولاد اور مومنوں کے حق میں دُعا
کرتے رہو۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ }

(۷۲) سُورۂ جنّ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

{**نوٹ**:۔ اس سورہ کی پہلی آیتوں میں یہ بات بتائی جاتی ہے کہ
قرآن شریف کلام الٰہی ہے نہ کلام جنّ۔ بعض کفّار مکّہ یہ خیال کرتے تھے کہ پیغمبر
صلعم کو جنّ تعلیم کرتے ہیں اور قرآن کلام جنّ ہے۔ اب یہاں پر اللہ تعالےٰ یہ
فرماتا ہے کہ پیغمبر صلعم کو جنّ کیا تعلیم کرسکتے ہیں وہ تو خود قرآن کی خوبی پر ایمان
لاتے ہیں۔ اگر جنّوں کو ایسے کلام کہنے کی طاقت ہوتی تو وہ قرآن کی اس قدر

کیوں تعریف کرتے اور اس پر کیوں ایمان لاتے - پھر اگر جنّ کی تعلیم ہوتی تو جنّ اپنی مذمّت کیوں کرتے - جنّ بھی پیغمبر صلعم کی زنجیر اطاعت میں بندھے ہوئے ہیں - آپ جنّ و انس دونوں کے لئے پیغمبر ہیں - ان سے ثابت ہوتا ہے کہ قرآن کلامِ جنّ نہیں بلکہ کلامِ ربّانی ہے - . . . .

{**خلاصہ**:- (۱) جنوں کا قرآن سُننا اور ماننا - اپنے لوگوں سے کہنا کہ قرآن پر ایمان لاؤ - اور کئی باتوں کی نصیحت - (۲) قرآن کلامِ الٰہی ہے - (۳) ردِّ شرک - (۴) توصیف و وحدانیت باری تعالےٰ - (۵) ممانعت کہ جن سے پناہ نہ پکڑو - (۶) بعث و حشر و نشر سچ ہے - (۷) جنّات کے لئے شہاب - (۸) جنّ میں مومن و کافر ہیں - (۹) فرمانبرداری کے منافع - روگردانی کے نقصانات - . . . .}

مطالب:- پیغمبر صلعم پر وحی ہوتی ہے (کہ وہ کافروں کو یہ بات سُنادیں) کہ کئی جنّ نے (پیغمبر صلعم کو قرآن پڑھتے) سُنا اور (اپنے لوگوں سے) جاکر ان باتوں کا اظہار کیا کہ:۔

(۱) قرآن ایک عجیب عمدہ چیز ہے جو راہِ راست کی طرف ہدایت کرتا ہے - اور یہ کہ ہم قرآن پر ایمان لے آئے (جواب ہے جو قرآن کو کلامِ جن کہتے - کیونکہ جب قرآن ایسی عمدہ چیز ہے اور جس پر جن خود ایمان لے آتے ہیں - تو یہ جنّ کا کلام کیونکر ہو سکتا ہے) - اور بولے کہ (قرآن سے یہ سب باتیں معلوم ہوئیں کہ) اللہ کا کوئی شریک نہیں (مشرکوں کا جواب ہے جو اللہ کا شریک گردانتے) - پروردگار (عالم) بڑا عالی شان ہے (یعنے اُس کے مقابلے کا کوئی نہیں - یہ جواب ہے کفّار کا جو اپنے معبودوں کو بااختیار مانتے) - اُس کے نہ جورو ہے نہ اولاد (جواب ہے بنو ملیح کا جو اللہ کے لئے جورو ٹھیراتے - یہود کا جو عزیرؑ کو اللہ کا بیٹا کہتے - نصارےٰ کا جو عیسےٰؑ کو اللہ کا بیٹا قرار دیتے - کفّارِ عرب کا جو فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں مانتے) بعض جو اللہ پر جھوٹ بولتے اور غلط باتیں بنایا کرتے تھے اُس کو ہم لوگ سادہ لوحی سے یقین کر لیتے تھے اور اس سبب سے ان کی باتوں کو سچ جانتے تھے کہ ہم لوگ سمجھتے تھے کہ کوئی جنّ و

انس اللہ پر جھوٹ بہتان نہیں کرسکتا۔ لیکن قرآن سے یہ بات اب ثابت ہوگئی
کہ اللہ پر افترا کرنے والے احمق و نادان ہیں اور وہ اللہ پر جھوٹ جھوٹ
بہتان کیا کرتے ہیں۔ آدمیوں کا جنات سے پناہ پکڑنا اور جنات کا اس پر مغرور
ہونا محض بیہودہ خیال ہے (یہاں پر عرب کے بُرے رسم و رواج کو رد کرتا ہے
ایک رسم یہ تھی کہ جب کسی کو مرض ہوتا تو اُس کو جنّ و پری کی نظرِ بد کا اثر سمجھ کر
اُس کے لئے کھانا پکاتے اور اُس کھانے کو ایسی جگہ رکھتے جہاں گمان جنّ کے
اثر کا ہوتا۔ اسی طرح سے اور بہتیری رسمیں جاری تھیں۔ ہندوستان میں بھی
ایسے بہت رسم و رواج نکلینگے)۔ جنّ و انس کا خیال کہ مرنے کے بعد خدا زندہ
نہ کرسکیگا غلط ٹھیرا (جواب ہے منکر بعث حشر و نشر کا۔ بقولِ بعض اس کے معنی
یہ ہیں کہ جن و انس کا یہ خیال کہ خدا کسی پیغمبر کو موسےٰ کے بعد مبعوث نہ کریگا
قرآن سے غلط ٹھیرا)۔
(۲) آسمان میں جنات کے لئے پہلے ٹھکانے تھے مگر اب (بعد بعثت پیغمبر صلعم کے)
کوئی جنّ آسمان کی طرف جانا چاہتا ہے تو اُس کے لئے شہاب رکھا ہوا ہے
(جواب ہے اُن کا جو پیغمبر صلعم کو پیغمبر نہیں جانتے)۔
(۳) ہم کو نہیں معلوم کہ اس (تارہ ٹوٹنے سے اور آسمان کی محافظت اور ہماری
ممانعت سے) اہالیانِ زمین کی بھلائی یا بُرائی مدِّ نظر ہے (مطلب یہ ہے کہ
مومنوں کے لئے بھلائی ہے اور منکروں کے لئے بُرائی)۔
(۴) جنّ بھی مختلف طریقوں پر ہیں۔ کوئی نیک ہے اور کوئی بد (یعنے کوئی راہِ
راست پر اور کوئی راہِ بد پر یا جن میں کوئی مومن ہے اور کوئی کافر جیسا کہ
انسان میں)۔
(۵) ہم لوگ نہ تو اللہ کو عاجز کرسکتے ہیں اور نہ اُس سے کہیں بھاگ سکتے ہیں
(یعنے اللہ تعالےٰ کے نزدیک ہم لوگ کی کوئی حقیقت نہیں۔ جب وہ چاہے
عذاب دے سکتا ہے۔ اور اُس کو ہم لوگ روک نہیں سکتے اور اُس سے
بھاگنے کی قدرت نہیں رکھتے)۔
(۶) ہدایت کی بات (یعنے قرآن) سُنکر ہم لوگ ایمان لے آئے (یعنے قرآن کے

کلامِ الٰہی ہونے پر یا پیغمبر صلعم کی پیغمبری پر ایمان لے آئے)۔
(۷) جو اپنے رب پر ایمان لاتا۔ اُس کو نہ نقصان کا ڈر ہوتا نہ کسی ظالم کا۔
(۸) جنّوں میں کچھ فرماں بردار (مومن) ہیں جو سیدھے رستے پر ہیں۔ اور کچھ نافرمان (کافر) ہیں جو دوزخ میں جائینگے۔
اے پیغمبر! اگر وہ (جنّ یا انسؔ یا دونوں فرقے جنّ وانس) سیدھے رستے پر رہیں تو ہم اُن پر پانی ریل پیل کر دیں (یعنے روزی وسیع کر دیں)۔ اور جو روگردانی کریں اُن کو عذاب سخت دیں (اس میں اس طرف بھی اشارہ ہے کہ اہلِ مکّہ اس وقت سات برس کے قحط میں مُبتلا تھے۔ پانی اور رزق کی تنگی سے جان لبوں پر آ رہی تھی۔ اُن کو بتلایا جاتا ہے کہ یہ تمہاری بُت پرستی اور جنّوں سے مدد مانگنے اور بدکاری کا نتیجہ ہے۔ اگر تم راستی اختیار کرتے اور اللہ کے آگے جھکتے تو اللہ تم کو بہت پانی دیتا جس سے ارزانی ہوتی۔ لیکن یہ بھی تمہاری آزمائش کے لئے ہے کہ شکر یہ ادا کرو۔ نہ کہ اتراؤ اور سرکشی کرو)۔
مسجد تو صرف اللہ ہی کی عبادت کے لئے ہے۔ پھر اُس میں کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھیراؤ (یا جو اعضائے بدن کہ سجدے میں کام آتے ہیں اُن کو اللہ کے اور کسی دوسرے کے لئے نہ جھکاؤ۔ یا سجدہ اللہ کے سوا کسی اور کے لئے نہ ہو۔ یا مسجد خاص عبادت ہی کے لئے ہے اور کوئی کام وہاں نہ کرو۔ یا ہر جگہ اللہ کی عبادت ہو سکتی ہے۔ تو پھر جب ساری زمین خدا کی مخلوق ہے تو اُس پر اُس کے خالق کے علاوہ دوسرے کو سجدہ نہ کرو۔ یا نماز میں سوا اللہ کے اور کسی کو نہ پکارو)۔
جب پیغمبر صلعم نماز پڑھتے ہیں تو آدمی ازدحام کر لیتے ہیں (یعنے کفّار مکّہ ازدحام کر لیتے ہیں۔ اور گرداگرد جمع ہو کر تمسخر کرتے ہیں۔ یا جنّ ازدحام کر لیتے ہیں اور اطمینان سے قرآن سُنتے ہیں)۔
[نوٹ:۔ علماء مختلف ہیں کہ جنّ و انس میں نکاح جائز ہے یا نہیں۔
نتائج:۔ پیغمبر صلعم انس و جنّ دونوں کے لئے رسول ہیں پیغمبر صلعم نبی

برحق ہیں۔قرآن کتاب الٰہی ہے۔نماز پڑھو۔شرک نہ کرو۔جن کو معبود نہ بناؤ۔احکام الٰہی پر چلنے سے دین و دنیا کا فائدہ ہے۔خیال و گمان کو اعتقاد نہ سمجھو۔باپ دادے کی بری رسم پر نہ چلو۔ . . . .

مسائل:۔مسجد اللہ کے ذکر کے لئے مخصوص ہے دوسروں کی تعظیم اس میں نہ چاہیئے۔دنیا کا کلام مسجد میں حرام ہے۔مسجدیں وقف للہ ہیں۔کسی کے نام سے بہ اعتبار ملک نہ پکاری جائیں۔ . . . . }

۲ {**خلاصہ**:۔(۱) ردّ شرک فی الدعا و فی التصرف۔(۲) نفع و نقصان میں سوا اللہ کے کسی کو اختیار نہیں۔(۳) نافرمانی پر اللہ سے کوئی کسی کو بچا نہیں سکتا۔(۴) رسول کا کام۔(۵) علم غیب سوا اللہ کے کسی کو نہیں۔ہاں بعض پیغمبروں کو اللہ غیب کی باتوں سے مطلع فرماتا ہے۔(۶) وقوعِ قیامت کا وقت کسی کو معلوم نہیں مگر قیامت ضرور ہوگی۔(۷) نافرمانوں کی سزا۔ . . . . . . }

مطالب:۔اے پیغمبر! (کفار سے) کہدو کہ :۔میں تو اپنے رب ہی کو پکارتا ہوں (اور کسی کو نہیں۔جواب ہے کفار کا جو پیغمبر صلعم کو کہتے تھے کہ ہمارے معبودوں کی مذمت نہ کرو اور اس بات کو چھوڑ دو)۔میں اللہ کا کسی کو شریک نہیں کرتا (جواب ہے مشرکوں کا اور اُن کفار کا جو اللہ کے سوا اور دوسرے معبودوں کو پوجتے اور پکارتے ہیں)۔مجھ کو کسی کے نفع و نقصان میں کوئی اختیار نہیں (یا مجھ کو کسی کی ہدایت و گمراہی میں کوئی اختیار نہیں۔یہ اللہ ہی کے اختیار میں ہے اور کسی کے اختیار میں نہیں۔جواب ہے کفار کا جو کہتے تھے کہ اُن کے معبود کو نفع و نقصان یا گمراہی و ہدایت کا اختیار ہے۔جب پیغمبروں کو کوئی اختیار نہیں تو پھر کفار کے خیالی معبودوں کو کہاں سے اختیار حاصل ہوسکتا ہے)۔(اگر میں اللہ کی نافرمانی کر بیٹھوں تو) مجھے اللہ (کے قہر و غضب) سے کوئی شخص بچا نہیں سکتا اور نہ مجھ کو کہیں پناہ مل سکتی (جواب ہے کفار کا کہ اُن کے معبود اُن کو اللہ کے عذاب سے بچا نہیں سکتے۔پھر کفار کا اُن پر بھروسہ کرنا لاحاصل ہے)۔میرا کام یہی ہے کہ اللہ کے پیغام اور احکام کو (لوگوں کے پاس) پہنچا دوں (میرا کام نفع و نقصان پہنچانے کا نہیں۔ ع ۔ . . . بر

رسولاں بلاغ باشد وبس) - جو اللہ اور رسول کی نافرمانی کرتے اُن کے لئے دوزخ ہے -
قیامت ضرور ہوکر رہیگی -
پیغمبر صلعم کو معلوم نہیں کہ قیامت کب ہوگی (اس کا علم سوا اللہ کے اور کسی کو نہیں - یہ کفّار کا جواب ہے جو پیغمبر صلعم سے قیامت کے دن کو پوچھتے تھے - کیونکہ) -
غیب کی بات اللہ کسی کو نہیں بتاتا - مگرہاں (اگر کہتا بھی ہے تو) برگزیدہ پیغمبروں کو اور وہ بھی مصلحتہً بڑی نگہبانی کے ساتھ کہ اُن پر فرشتے متعیّن رہتے تاکہ دیکھیں کہ اللہ کے پیغام کو پُورے طور سے پہنچاتے ہیں یا نہیں) -
سارے معاملات کا علم اللہ ہی کو ہے (اور کسی کو نہیں) - اور وہی سب چیزوں کی گنتی جانتا ہے (اور کوئی نہیں) -
{نتائج :- سوا اللہ کے کسی کو نہ پکارو - شرک نہ کرو - نافرمانی نہ کرو - نفع و نقصان میں سوا اللہ کے کسی کو اختیار نہیں - اللہ کے غضب سے کوئی کسی کو بچا نہیں سکتا - احکامِ الٰہی و سنّتِ نبوی پر چلو - قیامت کے وقت کا علم کسی کو نہیں - غیب کا علم پیغمبروں کو اللہ عطا فرماتا ہے - . . . . }

(۷۳) سورہ مزمّل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱ {خلاصہ :- (۱) شب بیداری و نمازِ تہجّد و تلاوتِ قرآن (۲) دن کو وعظ و نصیحت - (۳) ذکرِ الٰہی کا حکم - (۴) توکّل علی اللہ - (۵) خلق کی جفا و ظلم پر صبر - (۶) اہلِ دُنیا کی صحبت کی مناہی اور اس کے ساتھ اُن کی خیر خواہی کا حکم (۷) فرعون کی نافرمانی و ہلاکت - (۸) پیغمبر صلعم کی گواہی - (۹) حالاتِ قیامت - (۱۰) اوصافِ اللہ تعالےٰ - . . . . }

مطالب :- اے پیغمبر! آدھی رات یا اس سے کم و بیش نماز پڑھا کرو (یہ نمازِ تہجّد کا حکم ہے - یہ حکم منسوخ ہے اس سورہ کے دوسرے رکوع

سے)۔ اور اُس وقت قرآن کو (جدا جدا اور) ٹھیر ٹھیر کر صاف پڑھو (تا کہ الفاظِ قرآنی واضح واضح ادا ہوں اور اُس کے معنی و مطلب سمجھ میں آئیں اور نرمی و ملائمت سے پڑھو کہ اس کا اثر ہو ورنہ اُس کا فائدہ نہیں کیونکہ اگر اس طور سے قرآن پڑھا جائے تو اس کی حالت یہی ہوگی کہ

ع گر تو قرآن برین نمط خوانی ببری رونق مسلمانی۔۔۔)

اَے پیغمبر! (رات کے اُٹھنے کا حکم اس سبب سے ہے کہ) ہم تم پر ایک بھاری بوجھ دینے کو ہیں (یعنی پے درپے قرآن نازل کرینگے۔ یا تبلیغ رسالت کا بوجھ دینے کو ہیں۔ پس رات کو اُٹھ کر اپنے کو اس بوجھ کے برداشت کرنے کا خوگر بناؤ)۔ دن کو تم (وعظ و نصیحت میں) مشغول رہتے ہو۔ رات کا اُٹھنا نفس کو خوب زیر کرتا ہے۔ بات ٹھیک نکلتی ہے (یعنے اُس وقت کا پڑھنا بہت ذہن نشین ہو جاتا ہے۔ کلام عمدہ طور سے ادا ہوتا ہے قرآن۔ نمازیں اور دعائیں خشوع و خضوع کے ساتھ ادا ہوتی ہیں)۔

اَے پیغمبر! اللہ ہی کو (برابر) یاد کیا کرو۔ اُسی کے ہو کر رہو۔ اُسی کو اپنا کارساز بناؤ (یعنے اُسی پر توکّل کرو)۔

اَے پیغمبر! منکروں کے کہنے پر صبر کرو (جو قرآن یا اسلام کے یا تمہارے بارے میں کہتے ہیں)۔ اور بہ عنوان شایستہ اُن سے الگ تھلگ رہو (یہاں تک کہ تم اُن سے کینہ نہ رکھو۔ اُن کو بُرائی اور ایذا پہنچانے کا قصد نہ کرو۔ گلہ شکوہ ہجو توہین نہ کرو۔ بلکہ جہاں تک ہو سکے بھلائی اور نصیحت سے بھی درگذر نہ کرو)۔ اُن کو مُہلت دو۔ ہم اُن سے قیامت کے دن سمجھ لیں گے جب وہ سب کے سب دوزخ کے عذاب میں گرفتار ہونگے۔

لوگو! موسےٰؑ فرعون کی طرف گئے۔ اُسی طور سے پیغمبر صلعم تم لوگوں کی طرف بھیجے گئے ہیں۔ فرعون نے نافرمانی کی اُس کی سزا پائی۔ اگر تم لوگ بھی نافرمانی کروگے تو پھر قیامت میں کیونکر بچ سکوگے۔

لوگو! پیغمبر صلعم (قیامت میں) تمہارے مقابلہ میں تمہارے اعمال کی گواہی دینگے (یا اس دُنیا میں وہ بتا دیتے ہیں کہ کون عمدہ کام ہے اور

کون بُرا)۔
قیامت کے دن زمین اور پہاڑ میں لرزہ ہوگا۔ پہاڑ ریزہ ریزہ ہوکر ریت کے ٹیلے بن جائیں گے۔ آسمان پھٹ جائیگا۔ لڑکے بوڑھے ہوجائینگے (بہ سبب غم والم کے یا بہ سبب درازی روز قیامت کے ضعیف ہوجائینگے)۔
قیامت ضرور ہوکر رہیگی۔
لوگو! عبرت اور بہی خواہی کی نظر سے ہم یہ سب باتیں تم کو سُناتے ہیں تو تم میں جو چاہے سیدھا رستہ اختیار کرلے۔
(سہ . . . در فیضِ الٰہی وا ہے آئے جس کا جی چاہے۔
خلاف اس کے رہِ دوزخ ہے جائے جسکا جی چاہے . . . . .)
اللہ ہی پچھم و پورب کا مالک ہے۔ اُس کے سوا کوئی دوسرا معبود نہیں۔ اُس کے سوا کوئی دوسرا کارساز نہیں۔
{**نتائج**:۔ رات کو قرآن پڑھنے اور عبادت کرنے میں فضیلت ہے۔ صبر کرو۔ لوگوں کے ساتھ اخلاق سے پیش آؤ۔ پیغمبر کی نافرمانی نہ کرو۔ احکام پر چلو۔ دن امور انتظامیہ کے لئے ہے اور شب آرام و عبادت ذکر کے واسطے۔ صلحا۔ علماء۔ مجاہدین و خیر خواہانِ دین کو لازم ہے کہ علاوہ اُن کاموں کے جو اللہ کے لئے بطور انتظام و اصلاح عوام کئے جائیں۔ رات کا کوئی حصّہ ذکر و فکر و نماز و دعاء کے لئے بھی خاص کرلیں۔ . . . . . . }
۲ {**خلاصہ**:۔ (۱) تہجد کی فرضیت کا منسوخ ہونا۔ (۲) حکمِ تلاوت قرآن و نماز و زکوٰۃ و خیرات و استغفار۔ (۳) اوصافِ اللہ تعالےٰ . . }
مطالب:۔ اے پیغمبر! تم اور تمہارے ساتھی تو کبھی دو تہائی کبھی آدھی کبھی تہائی رات نماز پڑھتے رہتے ہیں۔ (لیکن اس کا ادا ہونا مشکل ہے اور) تم اس (قیامِ لیل) کو نباہ نہ سکو گے۔ (کیونکہ) بعض تم میں سے بیمار پڑیں گے۔ بعض روزی کی فکر میں رہیں گے۔ بعض جہاد کریں گے۔ پس (اب) جس قدر (تہجد میں) قرآن پڑھنا آسانی سے ہوسکے اُتنا ہی پڑھا کرو (یہ آیت منسوخ کرتی ہے اس سُورہ کی پہلی آیت کے حکم کو جہاں

یہ ارشاد تھا کہ آدھی رات تک یا اس سے کم وبیش نماز پڑھتے رہو۔ یہاں پر پابندی تہجد منسوخ ہے نہ نمازِ تہجد۔ اسی واسطے نمازِ تہجد مندوب ہے یعنی پڑھے تو ثواب نہ پڑھے تو کچھ عذاب نہیں۔ بعض مفسرین کہتے کہ یہ نماز تہجد پیغمبر صلعم کے لئے فرض تھی۔ اس بحث کو علامہ جلال الدین سیوطی کی تفسیر اتقان۔ ملّا جیون کی تفسیراتِ احمدیہ اور دوسری دوسری تفسیروں میں دیکھو۔ کتب فقہ کو بھی ملاحظہ کرو)۔

لوگو! نماز پڑھتے رہو۔ زکوٰۃ دیتے رہو۔ اللہ کو قرض حسنا دیا کرو (یعنے خیر و خیرات کیا کرو)۔

لوگو! جو خیر کروگے اُس کا اجر تم کو اللہ کی سرکار سے زیادہ ملیگا۔

لوگو! اللہ سے (اپنے گناہوں کی) معافی مانگتے رہو۔ (اگر ایسا کروگے تو وہ معاف کردے گا۔ کیونکہ)

اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

(۷۴) سورۂ مدثر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۱ {**خلاصہ**:۔ (۱) حکمِ دعوتِ اسلام۔ (۲) وعظ و نصیحت وصبر وغیرہ کا حکم۔ (۳) کافروں پر عذابِ دوزخ کی سختی۔ (۴) مذمتِ ولید بن مغیرہ۔ (۵) دوزخ پر اُنّیس فرشتے متعین ہیں اور دوزخ میں سختی۔ (۶) فرشتوں کی تعیینِ عدد میں آزمایش۔ (۷) ہدایت وگمراہی اللہ کے اختیار میں ہے۔ (۸) جہنم سے نصیحت و عبرت۔ . . . . }

مطالب:۔ آے پیغمبر اُٹھو اور (لوگوں کو بُرائی کے نتیجے سے) ڈراؤ (یعنی تبلیغ رسالت کرو)۔ اللہ کی عظمت وشوکت بیان کرو (یا اللہ اکبر کہو)۔ کپڑوں کو پاک رکھو اور نجاست (ظاہری و باطنی) سے الگ رہو۔ سلوک کے معاوضے میں اُس سلوک سے زیادہ اُمید نہ رکھو (یا کسی پر احسان جتانے کو نہ دو یا جو کچھ دو اُس کو بہت نہ سمجھو۔ یا تبلیغ رسالت کا احسان کسی پر نہ جتاؤ۔

یا کسی قسم کا احسان کرو تو خالصاً لوجہ اللہ کرو)۔ اور (کافروں کے کرنے دھرنے پر) اپنے رب کی رضامندی کے لئے صبر کرو (اس میں بندوں کی دولت وثروت کا لحاظ نہ کرو۔ صبر میں اللہ کی رضاجوئی ہو۔ یا آوامر وفرائض کا بوجھ اُٹھاؤ اور اُن پر قائم رہو)۔

جب (دوسرا) صور پھونکا جائیگا تو اُس دن کافروں کے لئے سخت عذاب کا سامنا ہوگا۔

اے پیغمبر! ہم کو اور اُس آدمی کو چھوڑ دو جس کو ہم نے بہت سا مال دیا ہے اور بہت بیٹے عنایت کئے ہیں اور جاہ وریاست دی ہے۔ (ہم اُس سے سمجھ لیں گے تم کو اس بارے میں فکر کرنے کی ضرورت نہیں)۔ ان (دنیاوی نعمتوں) کے بعد بھی وہ شخص امید لگائے بیٹھا ہے کہ اور نعمت اُس کو دی جائے۔ لیکن اُس کی آرزو پوری ہونے کی نہیں بلکہ اُس پر خدا کی مار ہے اور اُس پر عذاب سخت ہوگا اور وہ جہنم رسید ہوگا۔ کیونکہ ہماری آیتوں کو جھٹلاتا ہے اور غصے میں آکر چین بجبیں ہوکر مُنہ بناکر قرآن کے بارے میں کہتا ہے کہ یہ صرف جادو ہے اور آدمی کا کہا ہوا ہے (اور کلامِ الٰہی نہیں۔ اشارہ ہے ولید بن مغیرہ کی طرف یہ بہت بڑا دولتمند اور بڑا زور آور تھا۔ یہ کہتا تھا کہ قیامت اگر ہوگی بھی تو مجھ کو کوئی زیر نہیں کرسکتا۔ اللہ تعالےٰ جواب دیتا ہے کہ دوزخ میں ڈالا جائے گا اور وہاں فرشتے متعین ہیں تو پھر فرشتوں کے سامنے اس کا زور کیا کام آئیگا)۔

بیان دوزخ کا اور نیز اس کا کہ اس پر اُنیس فرشتے مقرر ہیں۔

اس اُنیس[19] کی گنتی سے مطلب (آزمایش ہے اور وہ) یہ ہے کہ اہلِ کتاب یقین کریں اور مسلمانوں کا ایمان اور بھی زیادہ ہو۔ اہلِ کتاب اور مسلمان شک نہ کریں اور کافروں کی گمراہی اور بھی بڑھتی جائے۔

خدا جس کو چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے۔

اللہ کے لشکروں کا حال سوا اس کے کوئی نہیں جانتا۔

جہنم (یا آیات جو جہنم کی کیفیت بیان کرتی ہیں) انسان کے لئے نصیحت

اور عبرت دینے والی چیز ہے۔

{ **نوٹ**:۔ ہر وقت نماز ہو یا غیر حالتِ نماز طاہر رہنا موجبِ اجر و اتباعِ امر ہے اور نجس رہنا مذموم۔ جو رات کو باوضو سوتا اُس کے لئے فرشتے بخشایش کی دعا کرتے ہیں۔ عبادت ہو یا ہدایت اُس میں للّٰہیت چاہیے کوئی غرض و اُمید نہ ہو۔ اپنے اعمال کو کثیر جاننا یا مدح یا رجوعِ عام تعلق چاہنا ممنوع ہے۔ . .

نتائج:۔ وعظ و نصیحت کیا کرو۔ طہارت ظاہری و باطنی کا خیال رکھو۔ احسان کیا کرو۔ اللہ کی رضا جوئی کو مدِّ نظر رکھو۔ مال و اولاد پر نہ بھولو۔ اللہ کی باتوں پر بلاشک و شبہ ایمان لے آؤ گو تمہاری سمجھ میں نہ آئیں . . . . .

مسائل:۔ عالموں پر وعظ و نصیحت کرنا موافق قرآن و شریعت کے فرض کفایہ ہے۔ ہر وقت باوضو رہنا مستحب ہے۔ . . . . . . }

۲ **خلاصہ**:۔ (۱) قیامت کے عذاب کی سختی۔ (۲) ترغیبِ عمل نیک۔ (۳) جنتی کا اجر اور دوزخی کی سزا۔ (۴) تشبیہ اُس شخص کی جو قرآن اور وعظ و نصیحت سے بھاگتا ہے۔ (۵) کفار کے قرآن سے اعراض کرنے کا سبب۔ (۶) قرآن نصیحت ہے۔ (۷) ترغیب کہ قرآن کو یاد کرو۔ (۸) حکم تقوےٰ۔ (۹) توصیفِ اللہ تعالےٰ۔ . . . . }

مطالب:۔ اللہ تعالےٰ قسماً فرماتا ہے کہ دوزخ کی مصیبت سب مصیبتوں سے بڑھی چڑھی ہے۔ اور انسان کو خوف دلاتا ہے۔ (پس ڈر کر) جو چاہے آگے آئے سعادت کے رستے میں بڑھ کر قدم رکھے۔ جو چاہے پیچھے ہٹے اور جہنم کے عمیق گڑھے میں جا گرے۔

(ع . . . در فیض الٰہی وا ہے آئے جس کا جی چاہے
خلاف اس کے رہِ دوزخ ہے جائے جسکا جی چاہے)۔

ہر ایک شخص اپنے اعمال کے بدلے میں گرو ہے (جیسے عمل نیک بندوں کے ذمہ خدا کا قرض ہے جب تک وہ ادا نہ ہو جائے تجھ رستگاری نہیں) مگر دہنے ہاتھ والے۔

جن کا نامۂ اعمال دہنے ہاتھ میں ہوگا وہ جنت میں ہونگے۔

جنتی دوزخی سے پوچھیں گے کہ دوزخ میں تمہارے جانے کی وجہ کیا ہوئی۔ وہ کہینگے کہ وجہ یہ ہے کہ ہم نماز نہیں پڑھتے تھے۔ محتاج کو کھانا نہیں کھلاتے تھے۔ اُن کا ساتھ دیتے تھے جو قرآن (یا پیغمبر صلعم) کے بارے میں بکواس کرتے تھے۔ ہم روزِ جزا کو نہیں مانتے تھے یہاں تک کہ موت نے آدبوچا۔

قیامت میں اُن کے لئے کوئی سفارش کام آنے کی نہیں۔

کافر نصیحت سے اس طرح بھاگتے ہیں جیسے گدھے شیر سے (یعنے قرآن سے یا پیغمبر صلعم کے وعظ سے بھاگتے ہیں)۔

کافر کہتے کہ (ہم اُس وقت ایمان لائیں گے جب ہم کو) کھلے ہوئے صحیفے دئے جائیں (یعنی ہر ایک پیغمبر بننا چاہتا ہے۔ یا ہر ایک چاہتا ہے کہ اُس کے پاس آسمان سے لکھی لکھائی کتاب اُترے) مگر یہ تو ہونے کا نہیں۔

(کفار جو ایمان نہیں لاتے۔ وہ اس سبب سے نہیں کہ اُن کی خواہش کے مطابق صحیفے نہیں اُترتے بلکہ اصل بات تو یہ ہے) کہ کفار آخرت پر سرے سے ایمان ہی نہیں رکھتے۔ اور اسی لئے قرآن نہیں سُنتے

قرآن میں تو نصیحت (بھری) ہے۔

قرآن کو جو چاہے یاد کرے (اور اس سے مستفید و مستفیض ہو) مگر بغیر مشیّت ایزدی کے یہ بات ہو نہیں سکتی۔ اور یہ بات اُن ہی کو نصیب ہوتی ہے جو پرہیزگار ہیں اور جو مغفرت کے قابل ہیں۔

اللہ ہی سے ڈرنا چاہیئے۔

اللہ بخشنے والا ہے۔

{**نتائج**:۔ مومن نیکوکار بنو۔ قرآن کو مانو۔ پیغمبر صلعم کو نبی برحق جانو۔ بُری باتوں میں کسی کو شرکت نہ دو۔ وعظ و نصیحت جی لگا کر سنو۔ وعظ و نصیحت کیا کرو۔ قرآن کو غور سے سنو۔ بدچلن آدمی نصیحت سے بھاگتا ہے۔ . . . }

(۷۵) سُورۂ قیامت

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۱ {**خلاصہ**:- (۱) احیاے موتے۔ (۲) وقوعِ قیامت ضرور ہے۔ منکروں کا انکار بے سود ہے۔ (۳) آثارِ قیامت۔ (۴) انسان اپنے اعمال کو قیامت میں جان لے گا اور اعضاء گواہ ہونگے۔ (۵) پیغمبر صلعم کی تعلیم کہ قرآن کے پڑھنے میں جلدی نہ کریں۔ (۶) دُنیا کو دوست رکھنے کی مذمت اور آخرت کو بھُول جانے کی شکایت۔ (۷) قیامت میں حالتِ مومن و کافر۔ (۸) مرتے دم کا نقشہ۔}

مطالب:- اللہ تعالےٰ قسماً فرماتا ہے کہ ہم (قیامت میں لوگوں کو ضرور جلا اُٹھائینگے اور) ہڈیوں کو جمع کرکے اس بات پر قادر ہیں کہ پور پور تک بٹھا دینگے (یہ جواب ہے اُن منکروں کا جو کہتے تھے کہ اللہ تعالےٰ آدمیوں کو کیونکر جلا اُٹھائے گا جب بدن بالکل سڑ گل جائیگا)۔

نفس ملامت کرنے والا ہے (یعنے بعضے لوگ ایسے ہیں کہ غفلت سے گناہ کی طرف رجوع ہوتے ہیں تو اُس وقت نفس ملامت کرتا ہے پھر اُس گُناہ سے باز رہتے ہیں۔ بعض ایسے ہیں جو گُناہ کرتے تو اُس وقت نفس کی ملامت کرنے سے توبہ کرتے ہیں۔ پھر اکثر ایسے بھی ہیں کہ نفس کی ملامت کرنے پر بھی توبہ نہیں کرتے اور گُناہ سے باز نہیں آتے)۔

انسان (قیامت کا انکار اس سبب سے کرتا ہے کہ وہ) چاہتا ہے کہ آیندہ بھی خدا کی نافرمانی کرتا رہے۔

آدمی (یعنے کافر) پوچھتا ہے کہ قیامت کب ہوگی (اور اس پوچھنے سے مطلب یہ ہے کہ) وہ چاہتا ہے کہ قیامت کا انکار کرے جو اُس کے پیش نظر ہے (یا چاہتا ہے کہ بحضورِ باری تعالےٰ نافرمان برداری کرے اور یہ کمال شوخی ہے۔ تو قیامت اُسی وقت ہوگی) جب (اُس کے یہ سب آثار بھی ظاہر ہونگے کہ) آدمی کی نظر چُندھیا جائیگی۔ چاند بے نور ہو جائیگا۔ آفتاب و ماہتاب جمع کئے جائینگے۔ اور آدمی کو بھاگنے کی ہرگز کوئی جگہ نہ ملیگی (یہ حالتیں قیامتِ کبریٰ کے وقت ہونگی۔

بقول بعض مفسّرین یہ حالتیں قیامتِ صغرےٰ یعنی موت کے وقت ہوتی ہیں۔ اس حالت میں یہ معنے ہونگے کہ وقت موت کے نظر چوندھیا جاتی ہے۔ عقل ماری جاتی ہے)۔

قیامت میں کہیں پناہ نہیں بلکہ اللہ ہی کی طرف ٹھکانا ہوگا۔

قیامت میں ہر ایک کو معلوم ہوجائیگا کہ وہاں کون کیسے اعمال کے ساتھ آیا ہے۔ کس نے کیسے آثار پیچھے چھوڑ رکھے ہیں (جیسے نیکی و بدی کی چیزیں یا رسومات نیکی و بدی۔ مفسّرین نے مختلف معنی بیان کئے ہیں:۔ نیک[1] و بد عمل جو کر چکا ہے اور نیک و بد کام جو عمل میں نہیں لایا ہے۔ اعمال[2] جو جوانی اور ابتدائے عمر میں کئے ہیں اور وہ اعمال جو بڑھاپے اور آخر زندگی میں کئے ہیں۔ وہ[3] مال جو ذخیرۂ عافیت کے لئے اپنی زندگی میں خرچ کیا اور وہ مال جو وارثوں کے لئے چھوڑ مرا)۔

ہر ایک شخص اپنے مقابلہ میں آپ حجّت ہے گرچہ حیلہ وحوالہ کتنے ہی کرے (یعنے حق[1] کے جان لینے میں کسی دلیل کی حاجت نہیں ہوتی۔ بلکہ انسان عقل کے ذریعے سے حق باتوں کے پہچاننے اور اقرار کرنے میں مجبور ہو جاتا ہے اور بُرے کاموں سے نادم ہوتا ہے۔ اگرچہ ظاہرا کچھ بھی حیلہ و حوالہ پیش کرے اور وہ اس بات کو بھی خوب جانتا ہے کہ یہ حیلہ و حوالہ ہرگز تشفی بخش نہیں اور بالکل بے سود ہے۔ یا قیامت[2] میں اُس کے اعضا اُس کے مقابل میں گواہی دینگے گو وہ کتنے ہی بہانے بنایا کرے۔

ــــہ . . . . گو دوست ہیں یہ اعضا ہونگے خلاف اک دن

عاید کرینگے ہم پر تقصیر اپنی اپنی

یا[3] اعمالِ بد کے الزام سے بری نہیں گو کتنے ہی حیلہ و حوالہ کرے۔ یا آدمی[4] خود بخود اپنے تمام اعمال پر مطّلع ہوگا گو اپنے مُنہ سے اقرار نہ کرے عذر معذرت سے پیش آئے حیلہ و حوالہ بنائے گناہ دفع کرنے کی تدبیر سوچے۔ مگر یہ جھوٹے عذر اور باطل حیلے کچھ بھی کام نہ آئینگے۔ بلکہ وہ خود جانتا ہوگا کہ یہ سراسر جھوٹے اور بے فائدہ حیلے ہیں)۔

اَے پیغمبر! وحی (کے پڑھنے) میں اپنی زبان جلد نہ چلاؤ۔ قرآن کے پڑھنے

ہیں جبرئیلؑ کی پیروی کرو (یعنے جب وہ پڑھیں تو تم غور کرکے سنو اور جب وہ پڑھ لیں تو تم اُسی طور سے پڑھو کیونکہ جیسا تم سمجھتے ہو کہ ساتھ ساتھ پڑھنے سے جلد یاد ہو جائے گا۔ یہ بات نہیں ہے بلکہ) اس کا پڑھانا۔ یاد کرانا۔ سمجھانا ہمارے ذمّہ ہے (تم کو جلدی کرنے کی ضرورت نہیں)۔

انسان دنیا کو دوست رکھتا ہے اور آخرت کو بھول جاتا ہے (ایسا نہ چاہیئے۔ کیونکہ

ے ۔۔۔۔۔ چند دن کی ہے یہ دُنیا کچھ نہیں
کچھ نہیں اس کی تمنّا کچھ نہیں

یا یہ معنے ہیں کہ جب کوئی چیز بتلائی جائے تو اُس میں جلدی کرنا لازم نہیں کیونکہ ایسا کرنے سے اصل مطالب و فوائد جو بعد غور و فکر کے حاصل ہوتے ہیں فوت ہو جاتے ہیں)۔

قیامت میں کتنوں کے مُنہ تر و تازہ ہونگے اور دیدارِ الٰہی سے مشرف (ایمان داروں کی یہ حالت ہو گی)۔ اور کتنوں کے مُنہ اُداس اور بگڑے ہونگے اور ایسے سوچ اور فکر میں ہونگے گویا اُن پر کوئی بڑی مصیبت آنے والی ہے (یہ حالت کافروں کی ہو گی)۔

جب جان گلے تک پہنچ جاتی ہے اور (لوگ) پھونکنے جھاڑنے والے کو کھوجتے ہیں اور جب مرنے والا بھی سمجھ جاتا ہے کہ اب سبھوں سے جُدائی ہونے والی ہے اور جب ٹانگ سے ٹانگ مِل جاتی ہے تو پھر اے انسان! اُس وقت اللہ کی طرف روانگی ہے (یا جب جان گلے تک پہنچتی ہے اور فرشتے دکھائی دیتے ہیں اور جب آدمی سمجھ جاتا ہے کہ اب سبھوں سے جُدائی کا وقت ہے اور جب شدائد اور مصائبِ دُنیاوی اور شدائدِ آخرت کا سامنا ہوتا ہے تو پھر اے انسان! اُس وقت تو اللہ ہی کی طرف جانا ہوتا ہے۔ یہ مرتے دم کا نقشہ ہے)۔

{**نوٹ**:۔ ہر آدمی بدونِ تعلیم معرفتِ حق رکھتا ہے۔ مگر بعض بالفعل عارف ہیں اور بعض بالقوّہ اور یہی قوّتِ عرفان قیامت میں اُس پر حجت ہو گی۔ ایماندار بندے اللہ کی دیدار سے کامیاب ہونگے۔

نتائج:۔ احیائے موتےٰ ضرور ہے۔ دنیا میں عمل نیک کر دھر لو۔ پھر مُہلت نہیں۔ قرآن کے پڑھنے میں جلدی نہ کرو۔ جب اُستاد یا مرشد کوئی چیز کسی کو بتلائے تو اُس وقت تک وہ بیچ میں نہ بولے اور دُہرانا نہ جائے بلکہ غور سے سُنا کرے۔ ہاں اُس کے بعد پوچھ گچھ کر سکتا ہے۔ جب کوئی کسی کو پیغام پہنچائے تو جس کے پاس پیغام پہنچایا جائے وہ اچھی طرح غور سے سُن لے۔ بیچ میں سوال نہ کرے۔ . . . }

۲ {**خلاصہ**:۔ (۱) شکایت اُس کی جو تصدیق وغیرہ نہیں کرتا اور انکار کرنا اور اس پر عذاب۔ (۲) انسان ضرور قیامت میں اُٹھا کھڑا کیا جائے گا۔ . . }

مطالب:۔ (کیونکہ جیتے جی) نہ تو کبھی کلام الٰہی کی اُس نے تصدیق کی (نہ خیرات کی) نہ نماز پڑھی بلکہ (اُلٹا) جھٹلاتا رہا اور مُنہ پھیرا اور اکڑ اکڑ چلتا ہوا پھر اُس پر (قبر قیامت اور دوزخ کا) عذاب ہو گا۔ اور ایسے آدمی پر تف ہے (اشارہ ہے ابوجہل کی طرف)

کیا انسان خیال کرتا ہے کہ وہ یوں ہی چھوڑ دیا جائیگا۔ اور اس سے حساب کتاب نہ ہو گا۔ یہ بات ہرگز نہ ہو گی بلکہ اعمال کی باز پُرس ہو گی۔ کیونکہ ذرا یہ تو سوچیے کہ) اللہ ہی نے انسان کو قطرۂ منی سے پیدا کیا اور رحم مادر میں بنایا۔ کیا مرد کیا عورت (پھر ان قدرتوں پر) اللہ کو جلا اُٹھانا کیا مشکل ہے (یعنے اللہ کو کوئی مشکل نہیں۔ بلکہ ضرور جلا اُٹھائے گا)۔

{**نوٹ**:۔ بعد ایمان کے نماز سے زاید کوئی امر مؤکد اور مہتم بالشان نہیں۔ . . . .

نتائج:۔ قرآن کو کلام الٰہی مانو۔ نماز پڑھو۔ غرور نہ کرو۔ بعث و نشر پر ایمان لاؤ۔ . . . . }

(۷۶) سورۂ دہر

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

۱ {**خلاصہ**:۔ (۱) قبل پیدائش کے انسان قابلِ تذکرہ نہ تھا۔ (۲) پیدائشِ انسان اور اس کی غرض۔ (۳) انسان میں نیک و بد۔ (۴) کافر کو عذاب۔ (۵)

ابرار اور اُن کا اجر۔
مطالب:۔ انسان پر ایسا زمانہ بھی گذرا ہے کہ وہ کوئی چیز قابلِ تذکرہ نہ تھا۔ (یعنے قبل پیدائش کے آدمی کی بو باس بھی نہیں پائی جاتی تھی اور اُس کے نام ونشان کا کچھ پتا بھی نہیں لگتا تھا۔ بعض کہتے ہیں کہ پیدائشِ آدم ؑ مراد ہے۔ یعنی قبل پیدائشِ آدم ؑ کے کسی کو کچھ معلوم نہ تھا۔ پس لوگوں کو چاہیئے کہ ان باتوں کو سوچیں اور اللہ کا شکر و عبادت کریں)۔
ہم نے انسان کو مرکّب نطفے سے پیدا کیا ہے (یعنے نطفۂ مرد و عورت یا قطرۂ منی سے جو سارے بدن کا نچوڑ ہے)۔
انسان کے پیدا کرنے سے میری غرض یہ ہے کہ ہم (نیک و بد) کی آزمایش کریں (دنیا دار العمل ہے اور آخرت دار الجزا)۔
انسان کو ہم نے آنکھ کان (یعنے عقل) دیا اور (دو) رستے (نیک و بد کے) دکھا دئے (تاکہ راہ اور بے راہ کا امتیاز کرسکے)۔ اس پر بھی کچھ لوگ تو شکر گزار ہوئے اور کچھ ناشکر (یعنے مسلمان وکافر)۔
کافر کے لئے دوزخ اور وہاں کے سخت عذاب ہم نے تیار کر رکھے ہیں۔
نیک لوگوں کے لئے جنّت ہے اور قیامت کی سختیوں سے بچالئے جائینگے اور وہاں اُن کو تازگی و شگفتگی ہوگی۔ یہ وہ لوگ ہوں گے جو اپنی منّتیں پوری کرتے۔ قیامت کے دن سے ڈرتے ہیں۔ محض اللہ کی محبّت میں اور بلا اُمید معاوضہ کے اور بلا خواہش شکریہ ادا کئے جانے کے اور بسبب خوفِ قیامت کے محتاج یتیم قیدی کو کھانا کھلاتے اور صبر کرتے۔ ان لوگوں کو جنّت میں کھانے پینے پہننے اور رہنے سہنے میں ہر طرح کا آرام وچین ہوگا۔ (بعض اس کی شانِ نزول یوں بیان کرتے ہیں کہ امام حسن وحسین علیہما السلام بیمار پڑے حضرت علی رضؓ نے روزہ رکھنے کی منت کی۔ جب آپ دونوں صاحب اچھے ہوئے تو تینوں صاحبوں نے روزے رکھے۔ اتفاقاً کھانے کی چیز موجود نہ تھی۔ بارہ سیر جو قرض لیا گیا۔ پہلے روز پانچ روٹیاں زرد پکیں تینوں صاحبوں نے روزہ افطار کیا۔ عین کھانے کے وقت ایک فقیر نے سوال کیا۔ سب روٹیاں اس کو دیدیں۔ پانی پی کر دوسرا روزہ رکھ لیا۔ دوسرے روز

کھانے کے وقت ایک یتیم نے سوال کیا۔ اُسی طور سے سب روٹیاں دیدیں اور پانی پی کر روزہ رکھ لیا۔ تیسرے روز ایک اسیر کے سوال پر روٹیاں دیدیں)۔

اس کا بیان کہ جنت میں جنتیوں کو کیا کیا آرام و آسایش ہوں گے۔

{**نوٹ**:۔ فقہ کی کتابوں میں دیکھو کہ کن حالتوں میں منت پوری کرنی چاہیئے اور کن حالتوں میں کفارہ دینا چاہیئے۔ خیرات دینے والا آپ کو فقیر کا محسن نہ سمجھے مگر فقیر کو احسان ماننا احسن ہے۔

نتائج:۔ انسان اپنی خلقت پر غور کرے۔ انسان کو نیک عمل کرنا چاہیئے اور اللہ کا شکر یہ ادا کرے۔ عقل سے کام لو اور راہِ راست اختیار کرو۔ منت پوری کرنی چاہیئے۔ . . . . }

۲ {**خلاصہ**:۔ (۱) قرآن کا وقتاً فوقتاً اُترنا۔ (۲) صبر۔ ذکر۔ سجدہ اور تسبیح کا حکم۔ ناشکری کی مناہی۔ (۳) پیدائشِ انسان۔ (۴) مذمتِ محبت دنیا و غفلتِ آخرت۔ (۵) ہدایت مشیّتِ الٰہی پر موقوف ہے۔ (۶) سرکش کے لئے عذاب۔ (۷) اوصافِ الٰہی۔ . . . . }

مطالب:۔ اے پیغمبر! ہم نے تم پر قرآن شریف کو وقتاً فوقتاً اور بتدریج اُتارا ہے۔ (یہ کافروں کا جواب ہے جو قرآن کو کتابِ الٰہی نہیں مانتے۔ پس لازم ہے کہ)

اے پیغمبر! (کافروں کی باتوں پر) صبر کرو اور کسی بدکار اور کسی ناشکر کا کہا نہ مانو (یعنے مسلمانوں کو چاہیئے کہ دینی باتوں میں کافروں کی اطاعت نہ کریں)۔

صبح و شام اللہ کا نام لیتے رہو۔ رات کے حصے میں خدا کے آگے سجدہ کرو اور بڑی رات تک تسبیح و تقدیس کرو (بعض کہتے ہیں کہ اس سے پانچوں وقتوں کی نماز اور نمازِ تہجد کا حکم نکلتا ہے۔ یعنی بکرۃ سے صبح کی نماز۔ اصیلۃ سے ظہر و عصر۔ من اللیل سے مغرب و عشا۔ لیلاً طویلاً سے تہجد)۔

ہمہیں نے انسان کو (نطفے سے بنایا اور جوڑ بند سے) مضبوط کر کے پیدا کیا۔ اور ہم کو اختیار ہے کہ اُس کی جگہ دوسروں کو پیدا کریں (یا اس کی حالت کو ردّ

بدل کردیں)۔ اور اُس پر بھی کفّار دنیا ہی چاہتے ہیں اور روزِ آخرت کو بھولے ہوئے ہیں (غرض لوگوں کو دنیا کی محبّت اور آخرت سے غفلت کرنی نہ چاہیئے)۔

یہ سب نصیحت کی باتیں ہیں۔ پس جو چاہے اپنے رب تک پہنچنے کا رستہ اختیار کر لے۔

(سہ
درِ فیضِ الٰہی وا ہے آئے جس کا جی چاہے
خلاف اس کے رہِ دوزخ ہے جائے جس کا جی چاہے . . . . .)

بے مشیّتِ ایزدی کوئی کچھ چاہ نہیں سکتا۔ اور اللہ ہی جس کو چاہے ہدایت کرے اور جس کو چاہے اپنی رحمت میں داخل کرے (یعنے اللہ تعالےٰ نے انسان کو قصد و اختیار دیا ہے۔ لیکن پھر بھی تابع مشیّتِ الٰہی ہے یہاں پر جبر و قدر کا مسئلہ ہے)۔

سرکش کے لئے عذاب دردناک ہے۔

اللہ سب کچھ جانتا ہے اور حکمت والا ہے۔

{**نتائج** :- انسان اپنی خلقت کو غور کرے اور اطاعتِ الٰہی میں مشغول رہے بلا مشیّتِ الٰہی کچھ ہونا ہوتا نہیں۔ قرآن پر ایمان لاؤ۔ اسلام کو تسلیم کرو۔ صبر کرو۔ شکرِ الٰہی کیا کرو۔ ظلم اور نافرمانی نہ کرو۔ . . . . }

(۷۷) سُورہ مُرسلات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۵

{**نوٹ** :- قیامت کے آثار و حالات کو بیان کر کے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ اس دن ماسوا دُنیاوی ہلاکت کے منکرین کی خرابی ہوگی۔ پس انسان کو چاہیئے کہ اللہ کی اطاعت کرے اور اس کے احکام پر چلے تاکہ دین و دنیا کے عذاب سے بچے۔ . . . . }

۱ **خلاصہ** :- (۱) قیامت ضرور ہو کر رہے گی۔ (۲) آثارِ قیامت۔ (۳) مکذبوں کی خرابیِ آخرت۔ (۴) اگلے اور پچھلے گنہگاروں کی ہلاکت۔ (۵) قدرتِ الٰہی و دلیل وقوعِ قیامت۔ (۶) حالتِ قیامت۔ . . . . . }

مطالب:- اللہ تعالےٰ قسماً فرماتا ہے کہ قیامت جس کا وعدہ کیا جاتا ہے ضرور ہوکر رہیگی۔ (قیامت کے چند آثار یہ ہیں) ۔ستارے ماند پڑجائینگے۔ آسمان پھٹ جائینگے۔ پہاڑ اُڑینگے ۔پیغمبر (اپنی اپنی اُمّت کے حساب کے لئے اللہ تعالےٰ کے حضور میں) حاضر ہوں گے۔ اور یہ آثار فیصلہ کے دن (یعنے قیامت) پر موقوف رکھے گئے ہیں۔ (کافر کہتے تھے کہ اگر قیامت سچ ہے تو اسی وقت قیامت کیوں نہیں آجاتی۔ اُس کے جواب میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ کافروں کا قیامت کے لئے جلدی مچانا بیکار ہے۔ وہ اپنے وقت پر ہوکر رہیگی)۔

قیامت میں منکروں کی خرابی ہے (اور پھر دنیا کی ہلاکی بھی۔ کیا تم دیکھتے نہیں کہ) اگلی گنہگار اُمتوں کو ہم نے ہلاک کرچھوڑا۔ تو پچھلی گنہگار اُمتوں کے ساتھ بھی یہی کر گذرینگے۔ (پس کافرو اور منکرو! ہوشیار ہوجاؤ اور اسلام لاکر عمل نیک کرو)۔

گنہگاروں کو ہم تباہ کرچھوڑتے ہیں (اور دین و دنیا کا عذاب دیتے ہیں)۔

(اللہ تعالےٰ اپنی چند قدرتوں کو یوں بیان فرماتا ہے کہ اے انسان! دیکھو تو سہی کہ) بے قدر پانی سے ہم تمہاری تخلیق کرتے ہیں۔ رحم مادر میں حمل کو ایک مدّتِ معیّن تک ٹھیراتے ہیں۔ زمین کو زندہ مُردے کے لئے بناتے ہیں۔ (ہر چیز کا اندازہ کرتے ہیں۔ ہم نے زمین پر بلند پہاڑوں کو کھڑا کردیا ہے۔ ہم میٹھا پانی پلاتے ہیں۔ (اس پر بھی تم ہماری نعمتوں پر نظر نہیں کرتے اور میری قدرت پر دھیان نہیں دیتے اور تکذیب کرتے۔ جان رکھو کہ) اگر انکار کروگے تو تمہارے لئے قیامت میں خرابی ہے (اور پھر وہاں یہ حالت ہوگی کہ کشاں کشاں) تم دوزخ میں ڈالے جاؤگے۔

(قیامت کے حالات کہ) اُس دن منکرین کو (مارے ہیبت کے) قوتِ گویائی نہ ہوگی (کہ انکار کرسکیں) اور نہ اُنکو عذر و معذرت کی اجازت ہوگی۔ اگلے پچھلے سب جمع کئے جائینگے اور کسی کا داؤ نہ چل سکے گا۔

ہم (سب چیزوں کا اندازہ ٹھیراتے ہیں) سب سے اچھے قادر ہیں۔

{نتائج}:- منکر نہ بنو۔ اسلام اختیار کرو۔ جو کچھ کرنا دھرنا ہے دنیا میں

کر دھرلو۔ . . . . }

۲ {خلاصہ :- (۱) پرہیزگاروں کا اجرِ آخرت۔ (۲) منکروں کے لئے دنیاوی منافع مگر تباہیِ آخرت۔ (۳) جھکنے سے منکروں کا انکار۔ (۴) منکرین وعظ و نصیحت کے بعد بھی ایمان نہیں لاتے۔ . . . . }

مطالب :- پرہیزگاروں کے لئے جنّت ہے اور اُن کو وہاں ہر طرح کے آرام و آسایش و بخشش۔ یہ نیکوکاروں کا اجر ہوگا۔

مکذّبین کو چند روز کے لئے (دنیا میں) کھانا پینا منافع اُٹھانا ہے۔ پھر قیامت میں اُن کے لئے وہی تباہی ہے (چار دن کی چاندنی پھر اندھیری رات)۔

مکذّبین کو حکم جُھکنے کا ہوتا ہے تو نہیں جُھکتے ہیں (یعنے فروتنی نہیں کرتے اور تکبّر کرتے ہیں۔ یا نماز نہیں پڑھتے)۔

اگر مکذّبین بعد اس وعظ و نصیحت کے بھی ایمان نہیں لاتے تو یہ لوگ کب ایمان لائینگے؟ (یعنے ایمان نہیں لائینگے)۔

{**نتائج** :- پرہیزگاری کرو۔ احکام الٰہی کو مانو۔ نماز پڑھو۔ دنیاوی زندگی بے ثبات ہے۔ دنیا کے عیش و عشرت پر نہ بھولو۔ بلکہ آخرت کے لئے کچھ کر دھرلو۔ . . . . }

(۷۸) سُورۂ نبأ

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم

۱ {خلاصہ :- (۱) کفّار کے مختلف خیالات دربارۂ قیامت۔ (۲) قدرتِ اللہ تعالٰے۔ (۳) قیامت ضرور ہو کر رہیگی اور اس پر اللہ تعالٰے قادر ہے۔ (۴) آثارِ قیامت۔ (۵) سرکش کی سزا۔ (۶) لوح محفوظ میں سب باتیں درج ہیں۔ . . . . }

مطالب :- کفّار دربارۂ قیامت کے آپس میں پوچھ گچھ کرتے ہیں اور اس میں مختلف الرّائے ہیں۔ (کوئی کہتا ہے کہ قیامت ہوہی گی نہیں۔

کوئی تناسخ کا قائل ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ جسم و اعضاء اُٹھائے نہیں جائینگے۔ صرف رُوح پر عذاب و ثواب ہوگا۔ از یں قبیل لوگ طرح طرح کے خیالی گھوڑے دوڑاتے ہیں۔ لیکن حق تو یہ ہے کہ) قیامت ایک وقتِ معین پر ضرور ہو کر رہیگی۔ اور یہ بات ضرور کفّار کو بہت جلد معلوم ہو جائیگی (یعنے قیامت بہت قریب ہے پھر اتنا بھی خیال نہیں کرتے کہ اللہ تعالےٰ کو ہر طرح کا اختیار ہے اور ہر چیز کے کرنے پر قادر ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی خالقیت کی چند نشانیوں کو بیان کرکے فرماتا ہے کہ دیکھو) ہمہیں نے زمین کو فرش اور پہاڑ کو میخ زمین بنایا انسان کو جوڑا جوڑا پیدا کیا۔ نیند کو موجب راحت۔ رات کو پردہ پوش ٹھیرایا۔ دن کام کاج کے لئے بنایا۔ سات مستحکم آسمانوں کو (بے ستون) کھڑا کیا۔ آفتاب کو روشنی کے لئے بنایا۔ بادلوں سے پانی بہ کثرت برسایا۔ اور پانی کو غلۂ روئید گی اور باغ کے لئے بنایا (پھر ہم کو قیامت میں جلا اُٹھانا کیا مشکل ہے)؟ منکروں کا قیامت سے انکار کرنا محض فضول اور ہٹ دھرمی ہے۔

قیامت کا وقت مقرر ہے۔

(اللہ تعالےٰ قیامت کے آثار اور اس کے حالات کو بیان کرتا ہے کہ) قیامت میں صور پھونکا جائیگا تو سب لوگ (قبروں سے اُٹھ کر) گروہ گروہ حاضر ہوں گے۔ آسمان پھٹ کر سُوراخ سُوراخ ہو جائینگے۔ پہاڑ چلائے جائینگے تو ریت بن جائینگے۔

سرکش جو آخرت سے نڈر ہیں اور اللہ کی آیتوں کو جھُٹلاتے ہیں اُن کو جہنّم میں طرح طرح کے عذاب چکھائے جائیں گے۔ اور یہ اُس کا بدلہ ہوگا جو اُنہوں نے (دُنیا میں) کیا۔

ہم نے (لوح محفوظ میں) ہر شئے لکھ کر ضبط کر رکھی ہے۔

{ **نتائج**:۔ قیامت سے ڈرو۔ آیاتِ الٰہی کو مانو۔ اعمالِ بد کا نتیجہ بد ہے۔ . . . . }

۲ { **خلاصہ**:۔ (۱) متقیوں کو اجرِ آخرت۔ (۲) حالاتِ قیامت۔ (۳) بغیر اجازت اللہ تعالےٰ کے کسی کو سفارش کی تاب نہیں ہوگی۔ (۴)

کافروں کو عذاب اور اُن کی تمنا مٹی ہونے کی۔ (۵) قیامت قریب ہے۔ (۶) اوصافِ الله تعالےٰ۔ . . . .

مطالب:۔ پرہیزگاروں کو بہشت اور اُس میں ہر طرح کی آسایش کے سامان الله کی طرف سے ملینگے۔

(پرہیزگارو!) یہ بدلہ الله تعالےٰ تم کو بطور بخشش حساب سے دے گا (یعنے تم کو جو اجر ملیگا وہ تمہارے نیک اعمال کے سبب سے ملیگا لیکن تم بزور نہیں لے سکتے بلکہ بطور انعام کے ہو گا۔ پھر یہ اجر بے قاعدہ نہیں ملیگا بلکہ بموجب حساب کے اور بہ اندازہ اعمال کے ہوگا۔ بلکہ حساب سے زیادہ ہی ملیگا کم نہیں)۔

قیامت میں جبرئیل اور فرشتے صف بستہ کھڑے ہونگے۔ وہاں کسی کو الله تعالےٰ سے بولنے کی تاب نہ ہوگی (بقول بعض کفار کو بات کرنے کی مجال نہ ہوگی۔ بقول دیگر مومن کو بات کرنے کی مجال نہ ہوگی۔ بقولے آسمان و زمین کے رہنے والے کچھ بول نہ سکینگے)۔ اور کسی کی مجال نہ ہوگی کہ سفارش کرے مگر ہاں جس کو الله تعالےٰ اجازت دے اور وہ بات بھی معقول کہے (کفارِ عرب فرشتوں کو الله کی بیٹیاں کہتے تھے اور یقین رکھتے تھے کہ فرشتے اُن کی سفارش کرینگے۔ الله تعالےٰ نے جتا دیا کہ یہ سرتاپا غلط ہے۔ مفسروں نے یہاں پر چند مطالب بیان کئے ہیں۔ فرشتوں کو سفارش کرنے کی تاب نہ ہوگی مگر ہاں جس کو الله تعالیٰ اجازت دے اور اور معقول بات بھی کہے۔ اہلِ آسمان و زمین کو سفارش کرنے کی تاب نہ ہوگی مگر ہاں جس کو الله تعالےٰ اجازت دے اور وہ حق بات کہے۔ فرشتوں کو سفارش کرنے کی تاب نہ ہوگی مگر ہاں جس کی سفارش کی الله تعالےٰ اجازت دے۔ اشارہ ہے اُن کے بارے میں جنہوں نے دنیا میں کلمۂ طیبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه محمد رسول الله کہا ہے۔ اہلِ آسمان و زمین کو سفارش کرنے کی مجال نہ ہوگی مگر ہاں جس کی سفارش کا الله تعالیٰ حکم دے۔ اشارہ ہے کلمہ گویوں کے بارے میں)۔ آپنے اپنے اعمال کو سب دیکھ لینگے۔ کافر چلا اٹھینگے کہ کاش ہم مٹی ہی ہوتے (تو یہ سب عذاب ہم پر نہ ہوتا۔ مفسروں نے مختلف معنے بیان کئے ہیں۔ ہم مٹی ہی رہتے یعنی سرے سے پیدا ہی نہ ہوتے۔ یا ہم قبر سے اُٹھائے نہ جاتے

یا ہم متکبر نہ ہوتے بلکہ فرماں بردار ہوتے۔ یا جب جانوروں کا حساب وکتاب ہو جائیگا تو لوگ کہتے ہیں کہ بحکم خدا وہ سب مٹی ہو جائینگے۔ اس حالت کو دیکھ کر کافر کہینگے کہ ہم بھی اسی حالت میں لوٹا دئے جاتے۔ یا کافر سے بعضوں نے شیطان مراد لیا ہے کہ جب شیطان انسان کی عمدہ حالت دیکھیگا تو آرزو کریگا کہ کاش میری پیدائش آگ سے نہ ہوتی بلکہ مٹی ہی سے ہوتی تو بہتر تھا کہ ہم بھی انسان کے زمرے میں ہوتے)۔

قیامت کا وقوع امرِ حق ہے (یعنے قیامت ضرور ہو کر رہیگی) اور وہ قریب ہے۔ پس جو چاہے (بذریعہ تقوے کے) اپنے رب کے پاس اپنا ٹھکانا بنا رکھے۔

(لوگو!) ہم نے تم کو قیامت (کی حالت بیان کردی اور اُس) کے عذاب سے ڈرایا (اب تم کو اختیار باقی ہے کہ تقوے اختیار کرو یا نہ کرو اور احکامِ الٰہی پر چلو یا نہ چلو۔ اگر تم احکام الٰہی کو نہ برتوگے تو اپنی خرابی کروگے۔ دوسرے کا کیا بگاڑوگے)۔

آسمان و زمین اور اِن کے درمیان جو کچھ ہے اُن کا پروردگار اللہ ہی ہے۔ وہ بڑا بخشش کرنے والا ہے۔

{نتائج:- ؎ درآن دم کہ پرسند از فعل و قول
الوالعزم را تن بہ لرزد ز ہول
کفر نہ کرو۔ متقی بنو۔ . . . . }

(۷۹) سُورۂ نازعات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱ {خلاصہ:- (۱) قیامت ضرور ہوگی۔ آثارِ قیامت۔ (۲) دربارۂ قیامت کافروں کے خیالاتِ فاسدہ کا رد۔ (۳) قصہ موسےٰؑ و فرعون۔ اس قصے میں عبرت۔ . . . . }

مطالب:- اللہ تعالےٰ فرشتوں (یا تاروں یا غازیوں اور اُن کے گھوڑوں اور ہتھیاروں۔ یا بزرگ نفسوں) کی قسم کھا کر فرماتا ہے کہ قیامت ضرور ہوگی۔ اور (آثارِ

قیامت ظہور میں آئینگے کہ) اُس وقت ایک زلزلہ کے بعد دوسرا زلزلہ آئیگا (یا ایک صور کے بعد دوسرا صور پھونکا جائیگا)۔ اور بہتیرے دل دھڑکینگے اور آنکھیں نیچی ہوں گی (یعنے مارے رنج و ہیبت کے اُن کی نظریں جھکی ہوئی ہونگی)۔

منکرینِ قیامت کہتے کہ یہ کیونکر ہوسکتا ہے کہ ہم لوگ سڑگل کر پھر جلائے جائینگے (اور اگر ایسا ہوا تو) ہم لوگ خسارہ میں پڑ جائینگے۔ (ان کے نزدیک یہ مشکل ہوا کرے۔ اللہ کے نزدیک تو یہ کوئی مشکل امر نہیں بلکہ) اللہ کی ایک ڈپٹ میں (یعنے دوسرے صور کی آواز سُن کر) سب لوگ (قبروں سے اُٹھ کر) حشر میں جمع ہو جائینگے۔

اے پیغمبر! کیا تم کو موسےٰؑ کا حال معلوم ہے؟ (سنو! وہ حال یہ ہے کہ) موسےٰؑ کو اللہ تعالےٰ نے میدان طوےٰ میں بُلا کر فرمایا کہ تم فرعون کی طرف جاؤ اور اُس کو سمجھاؤ بجھاؤ۔ (کیونکہ) وہ (تکبّر میں) حد سے گذر گیا ہے اور کہو کہ کیا تیرا یہ بھی جی چاہتا ہے (یا نہیں) کہ تو پاک ہو جائے اور میں تجھے اللہ کی طرف (راہِ راست) دکھاؤں تاکہ تو ڈرے۔ چنانچہ موسےٰؑ گئے اور (عصا اور یدِ بیضا کا) معجزہ دکھایا اُس پر بھی وہ ایمان نہ لایا اور موسےٰؑ کو جُھٹلایا اور (حکمِ خدا کو) نہ مانا۔ بلکہ موسےٰؑ کے جُھٹلانے میں اور بھی زیادہ کوشش کی (یا یہ ارادہ زک دینے کے تدبیر کرنے چلا)۔ پھر (جادوگروں کو) جمع کیا اور (عام طور پر مقابلہ کے دیکھنے کے لئے) منادی کر دی اور کہا کہ میں ہی بڑا پروردگار ہوں۔ پھر تو اللہ نے اُس کو دین و دُنیا کے عذاب میں گرفتار کیا۔ (غرض یہ ہے کہ کافرو! اگر پیغمبر صلعم کی تکذیب کرتے ہو تو تمہاری بھی وہی دُرگت ہوگی جو فرعون اور اُسکی قوم کی ہوئی یعنے تم پر بھی کوئی عذاب نازل ہوگا)۔ پس یہ قصہ ڈرنے والوں کے لئے عبرت خیز ہے۔

{**نتائج**:۔ اللہ کے سوا کوئی دوسرا معبود نہیں۔ شرک نہ کرو۔ مشرک پر دین و دنیا کا عذاب ہے۔ تکبّر اللہ کو نہیں بھاتا۔ قیامت پر ایمان لاؤ۔ رسول کی تکذیب نہ کرو۔ سرکشی نہ کرو۔ رسول کے جھٹلانے والوں کی دین و دُنیا میں خرابی ہوتی ہے۔ . . . .}

۲ {خلاصہ:- (۱) ذکرِ قدرت وخالقیتِ الٰہی - (۲) احیائے موتی - (۳) قیامت میں انسان اپنے اعمال کو خیال کرے گا - (۴) دوزخ سب کے سامنے رکھ دیا جائیگا - (۵) سرکش وغیرہ کے لیئے دوزخ - (۶) اللہ سے ڈرنے والوں کو بہشت - (۷) علمِ قیامت سوا اللہ کے کسی کو نہیں - (۸) پیغمبر صلعم نذیر ہیں - (۹) قیامت کا ٹھیراؤ - . . . . }

مطالب:- اللہ نے آسمان کو اونچا اور صاف ستھرا بنایا - رات کو تاریک اور دن کو اُجالا کیا - زمین کو صاف بچھایا - اُس سے پانی اور چارہ نکالا - پہاڑ کو میخ (زمین) بنایا - تو ذرا یہ بتاؤ کہ جس اللہ نے ان چیزوں کو بنایا اُسکو ان سب چیزوں کا بنانا مشکل تھا یا تمہارا - (تم ضرور یہی جواب دوگے کہ ان سب چیزوں کا بنانا مشکل تھا - جب یہ بات ٹھیری تو ذرا تم غور کرو کہ اُس کے نزدیک پھر جِلا اُٹھانا کیا مشکل ہے؟ غرض یہ ہے کہ کوئی مشکل نہیں اور ضرور جلا اُٹھائیگا) -

یہ سب چیزیں تمہارے اور تمہارے فائدوں کے لئے بنائی گئیں ❊

جب قیامت ہوگی تو انسان اپنے اعمال کو یاد کریگا ❊

قیامت میں دوزخ سب کے سامنے رکھ دیا جائیگا -

جس نے سرکشی کی اور دُنیا کو (دین پر) مُقدّم رکھا اُس کے لئے دوزخ ہے - (حدیث میں ہے کہ دُنیا کی محبّت سب خطاؤں کی جڑ ہے - جس نے دُنیا کو حاجت اور ضرورت سے زیادہ اختیار کیا بیشک اُس نے اپنی ہلاکت چاہی اور حال یہ ہے کہ وہ نہیں جانتا ہے -

ہر آنکس کہ دربندِ حرص او فتاد دہد خرمنِ زندگانی بباد) -

جو اللہ سے (جواب دہی کے لئے) ڈرتے اور جو اپنے نفسِ امّارہ کی خواہشوں کو روکتے اُن کے لئے بہشت ہے -

اَے پیغمبر! تم سے لوگ پُوچھتے ہیں کہ قیامت کب ہے (تو ان کو یوں جواب دیدو کہ اے سائل!) تو دربارۂ وقوعِ قیامت کے کس خیالِ (خام) میں ہے (اتنا تو ضرور ہے کہ قیامت ہو کر رہیگی - مگر وقت البتہ مجھ کو معلوم نہیں - ہاں وقت کا حال تو) اللہ ہی کو معلوم ہے (اور بس) -

اے پیغمبر! تم تو صرف قیامت سے ڈرانے والے ہو۔
قیامت کا ٹھیراؤ اتنا لمبا چوڑا ہوگا کہ لوگ دنیا میں ٹھہرنے کو صرف صبح یا شام تصوّر کرینگے۔
{نتائج:۔ قیامت پر ایمان لاؤ۔ اللہ تعالےٰ کو ہر طرح کی قدرت ہے۔ دنیا کو عزیز نہ رکھو اور اس میں اتنا غرق نہ ہو جاؤ کہ اللہ کو بھول جاؤ۔ دین و دنیا کے لئے کوشش کرو مگر دین کے کام کو ترجیح دو۔ دنیا کی زندگی مثل حباب اور سراب کے ہے۔ . . . .}

(۸۰) سورۂ عبس

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۱ {خلاصہ:۔ (۱) قصۂ نابینا یعنی عبد اللہ بن امّ مکتوم رضؓ (۲) تعلیم پیغمبر صلعم (۳) تعریفِ قرآن۔ (۴) انسان کی ناشکری۔ (۵) قدرتِ الٰہی کا بیان۔ (۶) دلیل احیاے موتےٰ (۷) حالتِ قیامت۔ (۸) مومن اور بدکار۔ . . . .}
مطالب: ۔ ایک نابینا کے آنے سے پیغمبر صلعم چین بجبیں ہوئے اور مُنہ پھیر لیا (لیکن ایسا کرنا نہ تھا۔ اے پیغمبر!) عجب نہیں کہ تمہارے وعظ سے اس کو تزکیۂ (نفس) ہوتا (یعنے عملِ صالح بجالاتا) یا تمہاری نصیحت سے اس کو فائدہ ہوتا۔ حالانکہ جو بے پروائی کرتا ہے اُس کی طرف تم توجّہ کرتے ہو (اور اُس کی ہدایت کے فکر میں لگے رہتے ہو) گرچہ وہ راہِ راست پر نہ آئے تو تم پر کوئی الزام نہیں۔ اور جو (خدا سے) ڈر کر تمہارے پاس دوڑتا ہوا آتا ہے تو تم اُس سے بے اعتنائی کرتے ہو (اشارہ ہے کہ عبد اللہ بن امّ مکتوم صحابی پیغمبر صلعم کے پاس آئے اور کچھ پوچھا۔ اُس وقت پیغمبر صلعم دوسرے سے کلام فرما رہے تھے۔ عبد اللہ رضؓ کا بیچ وعظ میں پوچھنا پیغمبر صلعم کو ناگوار خاطر گذرا۔ اُس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ یہ آیت آیتِ عتاب نہیں بلکہ آیتِ تعلیم ہے)۔
قرآن کی باتیں نصیحت ہیں۔ جس کا جی چاہے قرآن پڑھے (اور اس کو اپنا دستور العمل بنائے اور اس سے فائدہ اٹھائے)۔

قرآن (سرتاسر) نصیحت ہے۔ یہ ایسے اوراق میں لکھا ہوا ہے جس کی تعظیم کی جاتی ہے (یعنی لوحِ محفوظ میں) اور اونچی جگہ رکھے ہوئے اور پاک ہیں اور وہ صحیفے بزرگ نیکوکار کاتبوں (یعنے فرشتوں) کے ہاتھ میں ہیں (پہلے قرآن لوحِ محفوظ میں لکھا ہوا تھا۔ فرشتوں نے لکھ کر بیت العزت میں جو آسمان میں ایک جگہ ہے رکھا۔ اس کے بعد قرآن کی آیتیں وقتہً فوقتہً نازل ہوتی رہیں)۔

(اُس) آدمی پر (جو عاصی۔ کافر۔ منکر۔ اور مشرک ہے) خدا کی مار۔ (کیونکہ) جو کچھ اُسے (اللہ کی طرف سے) حُکم ملا اُسے پورا نہ کیا۔ (اپنی ہستی اور اللہ کی نعمتیں اور اپنے معاد کو بھی خیال کر کے شکرِ الٰہی نہیں کرتا۔ پس) وہ بڑا ناشکر ہے۔ (دیکھو کہ) خدا نے اُسے نطفہ سے پیدا کیا۔ اُس کے لئے ایک اندازہ ٹھیرایا (مثلاً اُس کے جسم کے جوڑوں کو ٹھیک ٹھیک بنایا۔ موت وحیات کا وقت مقرر کیا۔ مدتِ حمل معیّن کی) پھر رستے میں آسانی کی (جیسے پیدایش میں آسانی یا تلاشِ معاش میں آسانی یا نیکی و بدی کا رستہ آسان کیا)۔ پھر مارا۔ قبر میں داخل کیا۔ پھر اُس کے اور چارپائے کے فائدے کے لئے پانی برسایا۔ زمین کو (جوتنے سے یا بیج سے) پھاڑا۔ غلّہ ترکاری زیتون کھجور باغ میوہ چارا اُگایا (اور پھر قیامت میں جلا اُٹھائیگا جہان کی یہ حالت ہوگی کہ)

قیامت میں جب دوسرا صور پھونکا جائیگا تو نفسی نفسی ہوگی۔ اپنے بھائی ماں باپ جورو بیٹے (کو کوئی نہ پوچھیگا بلکہ اُن) سے ایک ایک الگ بھاگے گا۔

(ع ... باپ بیٹا بھائی کام آتا نہیں۔

ع ... باپ بیٹے کا نہ بیٹا باپ کا۔

ے ...... اُس گھڑی ایسی پڑیگی آپ دھاپ

باپ سے بیٹا جُدا بیٹے سے باپ ......)

اور بہتیری صورتیں بشاش اور چمکتی ہونگی (یعنے مومن و پرہیزگار ہوں گے)۔ اور بہتیری صورتیں گرد آلود ہونگی (یا چہروں پر سیاہی ہوگی)۔ یہ سب کافر و بدکار ہونگے۔

{نتائج :۔ مسلمانوں کے حقوق کو کافروں پر مقدّم رکھنا چاہیئے۔ دخل در معقولات

نہ کرو۔ ضعیف پر رحمت و مہربانی کی نظر زیادہ ہونی چاہیئے۔ آدمی کی ظاہری حالت پر نہ جانا چاہیئے۔

ع۔ ۔ ۔ ۔ تو چہ دانی کہ درین گرد سوارے باشد۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

(۸۱) سُورۃ تکویر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

۱ خلاصہ :- (۱) آثارِ قیامت کا بیان۔ (۲) قیامت میں سب اپنے اپنے عمل کو دیکھ لیں گے۔ (۳) قرآن کتابِ الٰہی ہے اور سراسر نصیحت و ہدایت (۴) کافروں کو حکم کہ قرآن پر ایمان لاؤ۔ (۵) پیغمبر صلعم مجنون نہیں اور وحی میں بخل نہیں کرتے۔ (۶) جبرئیل ع کے اوصاف۔ (۷) بلا مشیّتِ ایزدی کوئی ہدایت پا نہیں سکتا۔ (۸) توصیفِ اللہ تعالےٰ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

مطالب :- (قیامت کے آثار یہ ہونگے۔ اُن میں سے چھ قبل از صور اور چھ بعد از صور ہونگے :-) ۱ آفتاب کی روشنی نہ رہیگی ۔ ۲ تارے بے نور ہو جائیں گے۔ ۳ پہاڑ چلائے جائینگے (یعنے ریت کی طرح ریزہ ریزہ ہو کر ہوا میں اُڑتے پھرینگے)۔ ۴ دس مہینے کی گابھن اُونٹنیاں چھُٹی چھُٹی پھرینگی (یعنے ایسے مالِ عزیز کی کوئی نگہبانی کرنے والا نہ رہیگا۔ اہلِ عرب اونٹنیوں کو بہت عزیز رکھتے ہیں) ۵ وحشی جانور اکٹھے کئے جائینگے۔ ۶ دریا کا پانی آگ اور دھواں بنکر بھڑکے گا (یا دریا میں پانی نہ رہیگا)۔ ۷ رُوح جسموں میں لائی جائیگی (۱ یا ہر شخص اُس شخص سے ملایا جائیگا جس سے یہ دنیا میں زیادہ محبّت رکھتا تھا۔ ۲ یا مؤمن کے نفوس حور کے ساتھ ہونگے اور کفّار کے نفوس شیاطین کے ساتھ۔ ۳ یا ہر شخص اپنے ہم ملّت و ہم مذہب کے ساتھ جمع ہوگا۔ جیسے یہودی یہودی کے ساتھ۔ مجوسی مجوسی کے ساتھ۔ ۴ یا ہر شخص جس طبقہ کا ہوگا اُسی کے ساتھ ملیگا۔ یعنے جو شخص فرمانبرداری اور نیکی میں اعلےٰ درجہ کا ہے وہ اُسی شخص کے ساتھ ہوگا۔ متوسّط درجہ کا آدمی متوسّط درجے والے سے ملیگا)۔ ۸ زندہ درگور لڑکیوں سے اُن کے قاتل کا سوال ہوگا (عرب میں اکثر لڑکیوں کو زندہ گاڑتے تھے)۔ ۹ نامۂ اعمال

کھولے جائینگے۔ آسمان کی کھال کھینچی جائیگی (یعنی آسمان نیست و نابود کردیا جائیگا)۔ دوزخ دھکایا جائیگا۔ بہشت قریب لایا جائیگا۔ (ان آثار کے بعد) ہر شخص اپنے عملوں کو خود معلوم کرلیگا کہ اُس نے دنیا کی زندگی میں کیا کیا تھا۔

(کافرو! قرآن کے کلام الٰہی ہونے کا یہ ثبوت ہے:-) اللہ تعالےٰ قسماً فرماتا ہے کہ قرآن شریف جبرئیلؑ کی معرفت اُتارا گیا ہے۔ اُس میں شیطان مردود (کا دخل نہیں اور اُس) کی بنائی ہوئی باتیں نہیں (جیساکہ تم کفار سمجھتے ہو کہ جنات وغیرہ پیغمبر صلعم کو خبر دیتے ہیں)۔ کیونکہ پیغمبر صلعم نے جبرئیلؑ کو دیکھا بھی ہے۔ پیغمبر صلعم مجنون نہیں (جیساکہ تم کافرو خیال کرتے ہو)۔ پھر پیغمبر صلعم (پوری پوری وحی لوگوں کو سنا دیتے ہیں اور اس میں) کچھ بخل نہیں کرتے۔

(۰ ۰ ۰ ۰ ۰ الہامش از جلیل و پیامش ز جبرئیلؑ

رایش نہ از طبیعت و نطقش نہ از ہوا ۰ ۰ ۰ ۰ ۰)

پھر تم کافرو! کدھر بہکے جاتے ہو (بہتر ہے کہ قرآن پر ایمان لاؤ۔ احکام الٰہی کو مانو)۔

جبرئیلؑ (کے یہ اوصاف ہیں کہ وہ) رسولِ بزرگ ہیں۔ صاحبِ قوت ہیں (یا وحی کے بارِ گراں اُٹھانے کی طاقت رکھتے ہیں)۔ اللہ کے نزدیک اُن کا مرتبہ عالی ہے۔ سب فرشتے اُن کا حکم مانتے ہیں۔ امانت دار ہیں (یعنے وحی کے پہنچانے میں کم و بیش نہیں کرتے بلکہ پورا پورا پہنچاتے۔ یا رازِ خدا کو پوشیدہ رکھتے)۔

قرآن تمام عالم کے لئے نصیحت ہی نصیحت ہے۔ جو راہِ راست پر چلتے وہی اُس سے فائدہ اُٹھاتے۔

بلا مشیّتِ ایزدی کوئی ہدایت پا نہیں سکتا (جبر کا مسئلہ ہے۔ ابوجہل نے کہا کہ ہمارا اختیار ہے چاہیں مستقیم ہوں چاہیں نہ ہوں۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی)۔

اللہ عالموں کا پروردگار ہے۔

{**نوٹ**:- زندہ درگور کرنا ہر طرح کی قتل سے اشد ہے۔ ۰ ۰ ۰}

(۸۲) سورہ انفطار

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱ {خلاصہ :- (۱) آثار و حالتِ قیامت - (۲) مذمتِ منکرینِ قیامت - (۳) قدرتِ الٰہی - (۴) کراماً کاتبین - (۵) اعمال کا لکھا جانا - (۶) نیکوکار کا اجر - (۷) بدکار کی سزا - (۸) توصیف اللہ تعالےٰ - . . . . }

مطالب :- (قیامت کی یہ حالت ہو گی :-) آسمان پھٹ جائیگا - ستارے ٹوٹ جائیں گے - دریا بہا دئے جائیں گے - قبروں سے مُردے نکل آئینگے -

قیامت میں سب جان لینگے کہ (دُنیا میں) اُنہوں نے کیسے عمل پہلے سے بھیجے ہیں اور کیسے عمل پیچھے چھوڑ آئے ہیں (یا ۲کون سی بھلائی اور بُرائی اپنے جیتے جی کی اور کون سی بھلائی اور بُرائی کی رسم اپنے پیچھے لوگوں کے لئے چھوڑی جس کو لوگوں نے دیکھا دیکھی اختیار کر لیا - یا ۳کون اعمال اول عمر میں کئے اور کون آخر عمر میں - یا ۴کون عملِ نیک و بد دین میں ساتھ لایا ہے اور کیا مال و زر دُنیا میں چھوڑا ہے جیسا کہ مشہور ہے کہ جب کوئی مرتا ہے تو آخرت میں اُس سے فرشتے پوچھتے ہیں کہ کیا کیا عمل ساتھ لایا ہے اور دُنیا میں لوگ پوچھتے ہیں کہ کیا مال و زر چھوڑ مرا ہے)-

لوگو! (یعنے کافرو یا گنہگار مومنو! ذرا سوچو تو کہ) کس چیز نے تم کو اپنے ایسے پروردگارِ کریم سے مغرور (یا غفلت میں) کر دیا جس نے تمہارے جوڑ بند درست کر کے اور معتدل مزاج بنا کر تم کو اچھی صورت میں پیدا کیا - اس پر بھی (تعجب ہے کہ) تم قیامت کا انکار کرتے - حالانکہ کراماً کاتبین تمہاری محافظت کے لئے مقرر ہیں اور تمہارے اعمال کو لکھتے جاتے ہیں (پس قیامت کا انکار کرنا بڑی نادانی ہے اور بیہودہ حرکت ہے - کیونکہ اللہ کو سزا دینے میں ایسی ہی قدرت ہے جیسا کہ تم کو پیدا کرنے پر قادر ہے - غرور سے مطلب یہ ہے کہ بُرے کام کر کے نجات کی اُمید رکھے جیسے کھیت اُجاڑ کر غلّہ کی اُمید رکھے - آقا سے بغاوت کر کے بخشش کی اُمید رکھے -

۵ ہر آنکہ تخم بدی کشت و چشم نیکی داشت
دماغ بیہودہ پخت و خیال باطل بست

اپنے کو سید کہ کر بُرا کام کرتا رہے اور اُمید بخشایش رکھے)۔
کراماً کاتبین (فرشتے ہیں جو آدمی کے اعمال کو) لکھتے جاتے ہیں۔ بزرگ ہیں۔ (لوگوں کے) محافظ ہیں۔ جو کچھ کوئی کرتا ہے اُن کو معلوم ہے۔
نیکوکار کے لئے بہشت ہوگا اور بدکاروں کے لئے دوزخ۔ بدکار عذاب سے کہیں بھاگ نہ سکیں گے۔
روزِ جزا (قیامت) میں کوئی کسی کو فائدہ نہ پہنچا سکیگا۔
قیامت میں اللہ ہی کی حکومت ہوگی (اُس دن بغیر اذن خدا کے کسی کو کوئی اختیار نہ ہوگا)۔
اللہ کریم ہے۔
{نوٹ:۔ کراماً کاتبین دو فرشتے ہیں جو آدمی کے دائیں بائیں رہتے ہیں۔ فرشتہ جو دہنے رہتا ہے نیکیوں کو لکھتا جاتا ہے۔ دوسرا فرشتہ جو بائیں طرف رہتا ہے بُرائیوں کو لکھتا جاتا ہے۔ . . . .
نتائج:۔ قیامت کا انکار نہ کرو۔ قیامت سے ڈرتے رہو۔ عملِ نیک کیا کرو۔ اپنے کام سے زیادہ اجر کی اُمید نہ رکھنی چاہیئے۔ . . . . . }

(۸۳) سورۂ تطفیف

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

۱ {خلاصہ:۔ (۱) ناپ تول میں کمی کرنے والوں کی مذمّت۔ (۲) بدکاروں کی بہی سجّین میں رہتی ہے۔ (۳) منکرینِ قیامت اور مکذّبینِ قرآن کی مذمّت اور اُن کی سزا۔ (۴) نیک لوگوں کی بہی علّیین میں رہتی ہے۔ (۵) نیک لوگوں کا اجر۔ (۶) نافرمانوں کا مسلمانوں سے تمسخر اور اس کی سزا۔ . . . . }
مطالب:۔ (افسوس اور) خرابی ہے جو ناپ اور تول میں کم دیتے ہیں اور پورا لیتے۔ کیا ان لوگوں کو اندیشۂ قیامت اور خوفِ خدا نہیں؟ (یہ گناہِ کبیرہ ہے اسی کے سبب سے شعیبؑ کی قوم پر عذاب نازل ہوا۔ قیامت میں اس کا محاسبہ ہوگا۔ حدیث میں ہے کہ جو فرقہ ناپ تول میں نقصان کرتا ہے تو زراعت اُس کی

برباد جاتی ہے اور قحط میں مبتلا ہوتا ہے۔ یہ آیت عام خیانت پر بھی اطلاق ہوتی ہے۔ خواہ آپس کے معاملات ہوں خواہ خدا کے۔ غرض پورا پورا انصاف ہونا چاہیئے)۔

قیامت میں سب اُٹھائے جائیں گے اور پروردگار عالم کے سامنے کھڑے کئے جائینگے۔

قیامت ایک بڑا دن ہے۔

بدکاروں کی بہی سجین میں رہتی ہے (یعنی بدکاروں کے اعمال قیدیوں کی بہی میں درج ہوتے رہتے ہیں۔ یا بدکاروں کا دفتر مقام سجین میں رہتا ہے)۔

سجین وہ بہی ہے جس میں (اعمال بد) لکھے جاتے ہیں (سجین پر بحث ہے اُس کو تفسیروں میں دیکھو)۔

منکرین قیامت حد سے بڑھے ہوئے گنہگار ہیں۔ اور قرآن کو کہتے ہیں کہ اگلے قصّے کہانیاں ہیں۔ ان سب کی تباہی ہے اور ان کے دل بُرے کاموں کے سبب سے زنگ آلودہ ہیں (اس لئے اُن کے دل میں احکام الٰہی سماتے ہی نہیں) - یہ سب اللہ کے حضور میں نہ آنے پائینگے اور ان کو دوزخ نصیب ہوگا (گناہ کرنے سے روز بروز دل سیاہ ہو جاتا ہے۔ حدیث میں ہے کہ جب آدمی کوئی گناہ کرتا ہے تب ہی اُس کے دل پر ایک سیاہ نقطہ لگ جاتا ہے پھر اگر وہ شخص اُس گناہ سے جدا ہوتا ہے اور توبہ و استغفار کرتا ہے تو اُس کا دل ساف ہو جاتا ہے اور سیاہی دور ہو جاتی ہے - اور اگر توبہ نہ کی اور پھر کوئی گناہ کیا تو ایک نقطہ اور لگ جاتا ہے۔ اسی طرح سیاہی بڑھتی جاتی ہے - یہاں تک کہ تمام دل نکما اور سیاہ ہو جاتا ہے)۔

نیک لوگوں (یعنے ابرار) کی بہی علّیین میں رہتی ہے۔ (یعنے نیک لوگوں کے اعمال مقرّبین کی بہی میں درج ہوتے رہتے ہیں۔ یا نیکوں کا دفتر مقام علّیین میں رہتا ہے)۔

علّیین وہ بہی ہے جس میں (اعمالِ نیک) درج ہوتے ہیں۔ مقرّب فرشتے اُس پر تعینات رہتے (علّیین کو تفسیروں میں دیکھو)۔

نیک لوگوں کے لئے بہشت ہے اور اس میں ہر طرح کے آرام و آسایش ہیں۔ وہاں شراب خالص ملیگا جس میں چشمۂ تسنیم کی بھی آمیزش ہوگی۔ اور تسنیم مقربوں کے لئے مخصوص ہے۔

مجرمین (دنیا میں) ایمان داروں سے غمزہ مارتے اور ہنسی کرتے تھے۔ جب اپنے گھر کو لوٹتے تو باتیں بناتے لوٹتے اور مومنوں کو گمراہ سمجھتے تھے۔ حالانکہ وہ ایمان داروں پر محافظ بنا کر نہیں بھیجے گئے تھے۔ (خیر دُنیا میں ہنسی کا مزہ ان کو آج ملتا ہے اور وہ یہ ہے کہ مجرموں کی سزا ہوتی ہے اور اُن کی سزا دیکھ کر آج مومنین کافروں پر ہنس رہے ہیں۔ پس کافروں کو اُن کے اعمالِ بد کا بدلہ مل گیا۔

{نوٹ:۔ بُرے کاموں سے دل میں سیاہی پڑتی ہے۔ . . . . . .

نتائج:۔ لوگوں کو چاہیئے کہ نیکوں کی پیروی کریں۔ یعنے نیک عمل کریں تاکہ اُن کو بہشت میں شراب خالص ملے۔ خرید و فروخت میں کسی طرح کی دغابازی نہ کرو۔ تولنے میں ڈنڈی نہ مارو۔ وزن اور ٹکھرہ لینے کا ایک اور دینے کا دوسرا بہ نظرِ دغابازی نہ رکھو۔ جو ہنسا وہ ہنسا گیا۔ مَنْ ضَحِکَ ضُحِکَ۔

مسائل:۔ نمونہ عمدہ دکھا کر یا ایک وصف معین بیان کر کے اس سے ناقص یا خلاف وصفِ معین کے دینا جائز نہیں۔ نمونہ معینہ سے عمدہ عمدہ چھانٹ کر لینا منع ہے اگر خرید و فروخت میں کہے کہ قیمت سے اس قدر دستوری کم کر لی جائیگی۔ یا اٹھائیس گاہی کا سو ہوگا تو یہ سب جائز ہے۔ مگر جبکہ یہ مقدار مجہول یا غیر مشروط و معروف ہو تو جائز نہیں۔ جبکہ خریدار اور بیچنے والے دونوں حاضر ہوں اور ایک اعتبار سے بعض اشیاء لینے یا دینے کے لئے انتخاب کی جائیں تو اس انتخاب میں گو خلاف نمونہ ہو حرمت نہیں۔ کیونکہ جو کمی دوسرے کے حق میں کی جاتی ہے اُس کے معائنہ اور سکوت سے معاف ہیں۔ ہاں اگر فریق حاضر ہو تو جائز نہیں۔ . . . . . . }

(۸۴) سورہ انشقاق

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۱ {خلاصہ:۔ (۱) آثارِ قیامت۔ (۲) احکامِ الٰہی پر چلنے کی ترغیب۔ (۳) مومن

نیکوکار کی حالت بروزِ قیامت - وعدۂ اجر - (۴) بدکاروں کی دینی و دنیاوی حالت ان کی سزا بروز قیامت - (۵) انکارِ قیامت کا رد - (۶) اوصافِ باری تعالےٰ . . }

مطالب :- بموجب حکمِ الٰہی آسمان پھٹ جائیگا - زمین پھیل جائیگی - اور جو کچھ (جیسے - مُردے - دفینے وغیرہ) اس کے اندر ہے اُس کو باہر پھینک دے گی - اور جب آسمان و زمین اس فرض کو (یعنے حکمِ الٰہی کو) ادا کر چکے گی (تو قیامت برپا ہوگی - اور پھر انسان قیامت میں حضورِ خداوندی میں حاضر ہوگا تو)

اَے انسان! تو محنت کرتا ہوا اپنے پروردگار کی طرف جا رہا ہے پھر (ایک نہ ایک دن) تو اُس سے جا ملیگا - (جب یہ بات ہے تو تجھ کو لازم ہے کہ آسمان و زمین سے زیادہ مستعد ہو کر اطاعتِ الٰہی پر کمر باندھ - کیونکہ)

قیامت میں جن کے دہنے ہاتھ میں نامۂ اعمال ہوگا (یہ سب پرہیزگار ہوں گے) اُن سے حساب بہ آسانی لیا جائیگا (یعنے اُن کے اعمالنامہ سے درگذر کیا جائیگا - یہ بہشت میں) اپنے اہل و عیال سے خوش و خرم جا ملینگے -

جن کو نامۂ اعمال پیٹھ کی طرف سے دیا جائیگا (یعنے بائیں ہاتھ میں یہ بدکار ہونگے) وہ موت کی دُعا مانگیں گے اور واصل جہنم ہوں گے - یہ وہ لوگ ہونگے جو (دین کو بھُول کر دنیا میں پھنس گئے اور) اپنے اہل و عیال ہی کے ساتھ خوش و خُرّم رہے - اور اس بات کے زعم میں رہے کہ ان کو اللہ کی طرف جانا ہی نہیں ہے - (کافروں کا یہ گمان کہ اللہ کی طرف جانا ہی نہیں ہے غلط ہے اور ان کا یہ گمان) ہرگز (صحیح) نہیں - (کیونکہ) اللہ (ان کے اعمال کو) دیکھتا ہے (اور اُن کے اعمال کا بدلہ آخرت میں ضرور دیگا) -

اللہ تعالےٰ قسماً فرماتا ہے کہ انسان درجہ بدرجہ منزلِ ہستی کو طے کرتا ہوا جاتا ہے -

(ف) . . . مرا در منزلِ جاناں چہ امن و عیش چون ہردم
جرس فریاد می دارد کہ بر بندید محملہا

یا منکرینِ قیامت کو قیامت میں ایک مصیبت کے بعد دوسری مصیبت کا سامنا ہوگا - یا دُنیاوی حالت بدلے گی جیسے بہت سے دُنیا کے امیر وہاں فقیر ہو جائینگے - یا بہت سے

دنیاوی فقیر وہاں امیر ہو جاوینگے۔

۵ . . . . بسا امیر کہ آنجا اسیر خواہد شد

بسا پیادہ کہ آنجا سوار خواہد بود . . . . . .)

پھر کافروں کو کیا ہو گیا ہے کہ ایمان نہیں لاتے۔ قرآن پڑھنے پر اللہ کے آگے سجدہ نہیں کرتے۔ بلکہ وہ سب اُلٹا قرآن کی آیتوں کو جھٹلاتے۔ ان کے لئے عذاب دردناک ہے۔

مومن نیکوکار کے لئے اجر بے انتہا ہے۔

اللہ کو سب کے دلوں کا حال معلوم ہے۔

{**نوٹ**:۔ روایت ہے کہ پیغمبر صلعم سے سوال کیا گیا کہ حساب میں آسانی کیا چیز ہے۔ تو آپ نے فرمایا کہ اُس کے اعمالنامہ پر نظر ڈالی جائے پس اس کے لئے اُس سے درگذر کیا جائے بیشک اُس دن جس شخص سے حساب میں مناقشہ کیا جائیگا وہ ہلاک ہوگا۔

نتائج:۔ نیک عمل کرنے میں اپنے مقدور بھر کوشش کرو۔ دُنیا میں ضرورت سے زیادہ نہ پھنسو۔ دُنیا میں ایسا نہ پھنسو کہ دین کے کاموں میں نقصان پہنچے۔ قرآن پڑھو۔ اس پر ایمان لاؤ۔ . . . . }

(۸۵) سورۂ بُرُوْج

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۱ {**خلاصہ**:۔ (۱) خندق والوں کا قصہ۔ (۲) مسلمانوں کو جو ایذا دیتے اُن کی سزا۔ (۳) مومن نیکوکار کی جزا۔ (۴) لشکرِ فرعون اور قومِ ثمود کے قصے کو یاد دلا کر عبرت دلانا۔ (۵) قرآن لوحِ محفوظ میں لکھا ہے۔ (۶) اوصافِ اللہ تعالےٰ۔ . . . . }

مطالب:۔ اللہ تعالےٰ قسمیں کھا کر فرماتا ہے کہ ہلاکت ہے اُن خندق والوں کی جنہوں نے ایمانداروں کو صرف اس سبب سے کہ وہ اللہ پر ایمان رکھتے تھے خندق کی آگ میں ڈال دیا۔ اور خود خندق کے کنارے (تماشا) دیکھ رہے تھے۔ (پس کافروں کی ہلاکت جو مسلمانوں پر ہنستے ہیں اُسی طور سے ہوگی جیسی خندق والے کی ہوئی۔ اشارہ

ہے کہ ذُو نُواس یمن کا بادشاہ تھا۔ یہودی تھا۔ جو اللہ پر ایمان رکھتے تھے اُن کو آگ میں جلادیتا۔ خود اور اُس کے اُمرا بیٹھ کر تماشا دیکھتے۔ آخرش ایک ہوا آئی اور اُس نے آگ کو بھڑکا دیا۔ یہاں تک کہ آگ نے اُس بادشاہ اور اُس کے اُمرا کو خاک وسیاہ کردیا۔ تفسیروں میں قصّے کے بارے میں اختلاف ہے)۔

جو ایمان داروں کو ایذا دے اور توبہ نہ کرے اُس پر عذاب دوزخ ہے۔

مومن نیکوکار کو بہشت ہے۔

لوگو! لشکرِ فرعون و قومِ ثمود کا حال تم کو معلوم ہے۔ پھر بھی اس قصّے کو تم جُھٹلاتے۔ حالانکہ یہ قصّہ قرآن میں مندرج ہے۔ اور قرآن لوحِ محفوظ میں لکھا ہے (اگر ایسا کروگے تو تم عذاب میں گرفتار ہوگے۔ جیسا کہ فرعون اور قومِ ثمود کو عذاب ہوا تھا)۔

اللہ زبردست اور ستودہ ہے۔ آسمان و زمین کا مالک ہے۔ ہر چیز سے واقف ہے۔ وہی پیدا کرتا ہے۔ وہی پھر جلا اُٹھائیگا۔ اُس کی پکڑ بھی سخت ہے۔ وہی بخشنے والا۔ محبت کرنے والا۔ عرش کا مالک۔ عالیشان ہے۔ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ سب کو گھیرے ہوئے ہے (یعنے سب اُس کے احاطۂ قدرت میں ہیں)۔

{نتائج :۔ ایمان پر ثابت قدم رہو جو کچھ ہو سو ہو۔ مومن کو ایذا دینے والے کی خرابی ہے۔ قرآن پر ایمان لاؤ۔ . . . . . .

مسائل :۔ کسی شخص سے اس لئے عداوت رکھنا کہ وہ مسلمان ہے یا متقی یا بعض احکامِ شرعی کا تابع ہے کفر ہے۔ ایسے مسائل میں اختلاف جو دونوں کے نزدیک حدیث صحیح یا اجتہادِ معتمد کی طرف منسوب ہوں۔ یا ایسی تاویل و تفسیر میں اختلاف جو اصول معتبر سے کی جائے اگر خصومت وعناد تک نہ پہنچے تو بطور احقاق و تحقیق جائز ہے۔ کسی مسلم کو ایذا رسانی یا دین سے مانع ہونا موجبِ عذاب ہے۔ }

(۸۶) سورہ طارق

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۱ {خلاصہ :- (۱) انسان پر محافظ - (۲) پیدا کرنے اور جِلا اُٹھانے پر اللہ قادر ہے - (۳) قیامت میں بھیدوں کا ظاہر ہونا - (۴) قیامت میں انسان کی بے اختیاری - (۵) وقوعِ قیامت - (۶) مکرِ کفّار - (۷) حکم کہ کافروں کو مُہلت دو - . . . . }

مطالب :- اللہ قسماً فرماتا ہے کہ ہر شخص پر حفاظت کرنے والے (کِراماً کاتبین یا اور فرشتے) مقرر ہیں (یعنے اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہر شخص کی محافظت ہوتی ہے)۔

انسان کو غور کرنا چاہیئے کہ کس (بے حقیقت) پانی سے پیدا کیا گیا ہے اور وہ پانی نکلتا ہے (مرد کی) پشت اور (عورت کے) پستان کی جگہ سے - (اور جب اللہ پیدا کر سکتا ہے تو) بے شک اسی طرح وہ جِلا اُٹھانے پر قدرت رکھتا ہے (اور سب لوگ قیامت میں جِلا اُٹھائے جائیں گے - اس کی تشریح مجربات نمبر ۱ الیٰ ۲۷ میں دیکھو)۔

قیامت میں انسان کے بھید ظاہر کر دئے جائینگے (بھیدوں کا حساب ہوگا) وہاں کسی کو کوئی اختیار نہ ہوگا (کہ مصائب کو خود دفع کر سکے) اور نہ کوئی کسی کا مددگار ہوگا (کہ کوئی اُسے بچا سکے)۔

اللہ تعالےٰ قسماً فرماتا ہے کہ قیامت کا ہونا فیصل شدہ بات ہے اور یہ کوئی ہنسی کی بات نہیں - (بقولِ دیگر - قرآن قطعی قول ہے جس سے حق و باطل جدا ہو جاتا ہے - کوئی ہنسی اور ٹھٹھے کی چیز نہیں - تو قیامت کے بارے میں جو کچھ کہا گیا ہے وہ ضرور ہو کر رہیگا)۔

کافر اللہ سے داؤ کرتے ہیں اور اللہ کافروں کے ساتھ تدبیر کرتا ہے (یعنے اللہ کافروں کو ڈھیل دئے جاتا ہے پھر ہرا ہی چھوڑے گا کہ عذاب میں گرفتار کرے گا)۔

اے پیغمبر! کافروں کو مُہلت دو (یعنے جلد بددُعا نہ کرو کہ اُن پر عذاب نازل ہو)۔

(۸۷) سُورۂ اَعلٰی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۱ {خلاصہ:- (۱) تسبیح الٰہی کا حکم - (۲) خالقیت وقدرتِ الٰہی -(۳) قرآن کو حفظ کرانے کا وعدہ - (۴) قرآن یا طاعت کو آسان کرنا - (۵) حکم وعظ و نصیحت - (۶) نصیحت کن شخصوں کو کارگر ہوتی ہے - (۷) اہلِ تزکیہ و ذکر کو فلاح - (۸) آخرت بہتر ہے دُنیا سے - (۹) یہ سب باتیں اگلے صحیفوں میں مندرج ہیں - . . . }

مطالب:- (لوگو!) اللہ جلّ و علا کی تسبیح (و تقدیس) کیا کرو - (یہ آیت اُتری کے بعد پیغمبر صلعم نے سجدہ میں **سبحان ربی الاعلٰی** کہنے کا حکم دیا) - جس نے مخلوقات کو ٹھیک اور درست بنایا (یعنے ہر ایک مخلوق کو جس چیز کی حاجت تھی وہی دیا اور جتنی ضرورت تھی اُتنا ہی عطا کیا - غرض اُس کی حاجت و ضرورت کے مطابق اُس کو جس طرح پر دینا مناسب تھا اُتنا اُس کو دیا - یا اعضاء و اجزاء حکمت کے ساتھ درست کر دئے) - پھر اُن کا اندازہ کر دیا (یعنے اُن کی زندگی کے بسر کرنے کا سامان کر دیا اور کام مقرر کر دیا وغیرہ - یا ہر ایک چیز کا ایک طور و طریقہ مقرر کر دیا جیسے عمر کا - کھانے پینے کا - عبادت کا - دنیا میں رہنے کا - یا رحم میں بچہ ٹھیرنے کا اندازہ کر دیا) - پھر راہ دکھائی (یعنے زندگی بسر کرنے کے رستے میں لگا دیا - یا دینی مصالح کی راہیں بتلائیں یا بچے کو رحم مادر سے نکلنے کی راہ بتلائی) - اور جس نے چارا نکال کر خس و خاشاک کیا (غرض ہر ایک مخلوق کو شروع سے لیکر مرتے دم تک کئی حالتوں پر پہنچا کر موت دیتا ہے) -

اے پیغمبر! (تم کو قرآن بذریعہ جبرئیل ع کے) ہم ایسا پڑھا دینگے کہ تم بھولنے والے نہیں - ہاں اگر ہم بھلانا چاہیں تو دوسری بات ہے (کہ کسی آیت کو مصلحتہً بالکل ہی منسوخ کر دیں - یا کسی آیت کو صلحتہً بھلا کر دوسری آیت اُتار دیں - اشارہ ہے کہ جبرئیل ع جب کوئی آیت لاتے اور پڑھتے تو پیغمبر صلعم بایں خیال پڑھنے میں جلدی کرتے کہ کہیں بھول نہ جائیں - اس پر اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ جلدی کرنے کی ضرورت نہیں - کیونکہ ہم تم کو ایسا یاد کرا دینگے کہ تم بھولنے والے نہیں) -

اللہ ظاہر و باطن کو جانتا ہے (یعنے انسان کے ظاہر اطوار اور پوشیدہ اعمال کو جانتا ہے۔ یا جو قرآن کو زور سے پڑھتے یا آہستہ پڑھتے اُس کو وہ جانتا ہے)۔

اَے پیغمبر! تمہارے لئے آسان کردینگے (وحی کے یاد رکھنے کو یا دینِ اسلام کو یا شریعت کو یا معرفت و عبادت کے رستے کو یا دین و دُنیا کے ہر امر کو۔ یا نجات کے رستے کو)۔

اَے پیغمبر! نصیحت کرو اگر اُن کو تمہاری نصیحت کارگر ہو (یا نصیحت کرو تحقیق کہ فائدہ دیتا ہے مومنوں کو نصیحت کرنا۔ یا نصیحت کئے جاؤ کوئی فائدہ لے یا نہ لے

ع۔ . . . مانو نہ مانو جانِ جہاں اختیار ہے

ہم نیک و بد حضور کو سمجھائے جاتے ہیں . . . . .)

تمہاری نصیحت کو وہ لوگ مان لیتے ہیں جو اللہ سے ڈرتے ہیں اور وہ لوگ نہیں مانتے جو بد بخت ہیں۔ تو (اس کا نتیجہ) اِن بدبختوں کے لئے دوزخ ہے (جہاں ان کو ہمیشہ کے لئے دُکھ اور عذاب ہوتا رہے گا۔ کیونکہ)

دوزخ میں نہ موت ہے نہ (چین سے) جینا۔

جو پاک رہا (ہر نجاست سے مثلاً کفر و شرک سے۔ نجاستِ ظاہر یہ سے۔ حدث و جنابت سے۔ یا مالِ حرام وغیرہ سے)۔ اور (حضورِ دل سے) اللہ کا نام لیتا رہا۔ اور نماز پڑھتا رہا (یعنی پنجگانہ نمازوں کا اہتمام اور محافظت کرتا رہا اور اُن کو ادا کرتا رہا)۔ اُس کو (دین و دنیا کی) فلاح ہوگی (طہارت تکبیر تحریمہ اور اداے نماز کی طرف اشارہ ہے۔ یا بقول دیگر صدقۂ فطر۔ تکبیرات۔ نمازِ عید مراد ہے ۔ یا صوفیانہ اطوار اور مقاماتِ سلوک کی طرف اشارہ ہے کہ جس شخص نے اپنے کو آلائش خودی و تلویثِ نفس سے منزہ کیا۔ غیر سے فارغ اور اعتقادِ شرک جلی و خفی سے پاک کیا۔ رُوح کو قیود سے الگ کیا۔ پھر اس طہارت کے بعد ذکرِ لسانی و تسبیحِ رحمانی کی طرف جُھکا۔ پھر اس تعلقِ اسمی پیدا کرنے کے بعد صلوٰۃ معراج پر پہنچا اور عظمت کبریاے مطلقہ و تجلی صفات حقی سے تحریمۂ ایمان باندھ کر مقامِ عبودیت

پر قیام کیا رکوع شوق میں جھکا سجودِ فنا میں گرا۔ پس اُس کو قُربِ وصال حاصل ہوا)۔ لوگو! تم دُنیاوی زندگی کو ترجیح دیتے ہو حالانکہ دنیاوی زندگی سے آخرت بہتر ہے اور اس میں ہمیشگی ہے (تو پھر اس چند روزہ عیش پر دل لگانا عاقل کا کام نہیں۔

دنیائے دنی کو جو کہ فانی سمجھے   اور قصۂ عمر کو کہانی سمجھے
دریائے حقیقت کو وہی جاوے تیر   جو مثلِ حباب زندگانی سمجھے . . . .)

یہ سب باتیں (یعنی جو پاک رہا۔ اللہ کا نام لیتا رہا۔ نماز پڑھتا رہا۔ آخرت کا خیال کرتا رہا۔ اُس کو دینی و دنیوی فلاح ہے) اگلے صحیفوں میں (مندرج) ہیں (خصوصاً) ابراہیمؑ اور موسےٰؑ کے صحیفوں میں۔

{نتائج:۔ قرآن کا محافظ اللہ ہے۔ قرآن کتاب الٰہی ہے۔ طاعتِ الٰہی اور تلاوتِ قرآن کو اللہ تعالےٰ آسان کرتا ہے۔ وعظ و نصیحت کرنا چاہیئے۔ علماء کی باتوں کو مانا کرو۔ . . . . }

(۸۸) سورہ غاشیہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

۱ خلاصہ:۔ (۱) قیامت میں کفار کی حالت اور اُن پر عذاب۔ (۲) قیامت میں مومنِ نیکوکار کی حالت اور اُن کا اجر۔ (۳) اختیار اللہ تعالےٰ۔ (۴) پیغمبر صلعم کسی پر داروغہ نہیں۔ (۵) حکم وعظ و نصیحت۔ (۶) سب کی بازگشت اللہ کی طرف ہے۔ (۷) قیامت میں بازپرس . . . . }

مطالب:۔ بہتیرے لوگوں پر (یعنے بے دین اور کفار جو دنیا میں گناہ کرتے اُن پر) قیامت میں شرمندگی چھائی ہوگی اور ہر طرح کے عذابِ دوزخ میں گرفتار رہوں گے۔

بہتیرے لوگ (یعنے مومنِ نیکوکار) بہ سبب عملِ نیک کے قیامت میں خوش خوش ہوں گے اور بہشت میں ہر طرح کے آرام و آسایش میں رہینگے۔

لوگو! تم نظرِ غور سے نہیں دیکھتے کہ اللہ نے (اپنی قدرت سے) اونٹ کو کیسا

بنایا۔ آسمان کو کیونکر بلند کیا۔ پہاڑ کو کیونکر قایم کیا۔ زمین کو کس طرح بچھایا۔ (اسی طور سے وہ قیامت کو بھی واقع کرے گا اور بہشت و دوزخ کو بنائیگا۔ اس میں جائے تعجّب کیا ہے۔

۵ . . . . برگ درختان سبز در نظر ہوشیار
ہر ورقے دفترے ست معرفتِ کردگار)

اَے پیغمبر! لوگوں کو سمجھاؤ۔ تمہارا کام سمجھانے کا ہے۔ (ماننے نہ ماننے کا اُن کو اختیار رہے)۔ تم کسی پر داروغہ نہیں (اور اُن کے افعال کے ذمہ دار نہیں۔

ع . . . . برسولاں بلاغ باشد و بس . . . .)

(ہاں) اے پیغمبر! جو تمہارے کہنے سے روگردانی اور انکار کرتے اُن کے لئے عذاب ہے۔ (کیونکہ پھر)
سب کو اللہ کی طرف لوٹ کر جانا ہے (بعد مرگ یا بوقتِ بعث و نشر کے اور)
اللہ سب سے حساب لیگا۔ (تم اے پیغمبر! اس کی فکر نہ کرو)

{نتائج:۔ وعظ و نصیحت کیا کرو۔ وقوعِ قیامت ضرور ہے۔ قدرتی حسن کے نظارے کو چکنی چُپڑی صورت کچھ ضرور نہیں۔ . . . . . . }

(۸۹) سورۂ فجر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱ {خلاصہ:۔ (۱) عاد ارم ثمود اور فرعون کے سرانجام سے کافروں کو ڈرانا۔ (۲) دنیاوی راحت و مصیبت آخرت کی کسوٹی نہیں۔ (۳) یتیم کی دلجوئی نہ کرنے محتاج کو کھانا نہ کھلانے۔ ترکہ کھا جانے۔ مال کو عزیز رکھنے کی مذمّت۔ (۴) حالتِ قیامت۔ (۵) گنہگاروں کی سزا۔ (۶) مومنوں کا اجر۔ . . . . }

مطالب:۔ اللہ تعالےٰ قسماً فرماتا ہے کہ لوگو! ذرا دیکھو تو کہ بہ سبب اس کے کہ ان لوگوں نے شہروں میں سرکشی اور زیادتی کی اور فساد پھیلایا۔ اللہ نے ان

لوگوں پر کیسا عذاب نازل کیا (اور ہلاک کر مارا۔ تو تم کافروں کی بھی انہیں کی سی دُرگت ہوگی) :۔ عاد ارم کو جو بڑے مکانات میں رہتے تھے (یا جو بڑے قد آور تھے اور قوی یا جو خیمہ میں رہتے تھے)۔ ثمود کو جو پتھروں کو تراش کر گھر بنا لیا تھا۔ فرعون کو جو میخوں والا تھا (یعنے جو لوگوں کو چومیخہ کر کے سزا دیتا تھا۔ یا جو بہ سبب کثرت لشکر کے یا بہ سبب کثرت گھوڑے اور خیمے کے میخوں والا کہلاتا تھا)

اللہ تاک میں رہتا ہے (یعنے فرمانبرداروں اور نافرمانوں کو جزا و سزا دے گا)۔

(انسان کی آزمایش دونوں حالتوں میں ہوتی ہے۔ فراغ دستی میں بھی اور تنگدستی میں بھی۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ) جب اللہ تعالےٰ انسان کو عزت اور نعمت دیکر آزماتا ہے تو انسان سمجھتا ہے کہ اللہ نے مجھ کو عزت اور نعمت دیکر بزرگ بنایا ہے اور جب اس پر رزق تنگ کر دیتا ہے تو وہ سمجھتا ہے کہ میرے رب نے مجھ کو ذلیل کیا ہے۔ (مگر یہ بات نہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ لوگو! اس جہان کی تنگدستی اور فراغ دستی پر نہ جاؤ اور یہ نہ سمجھو کہ اللہ تنگ دستی کے سبب سے تم کو بُرا سمجھتا ہے اور فراغ دستی کے سبب سے تم کو بھلا۔ ہاں وہ تمہارا امتحان لیتا ہے کہ تمہارا ظرف کیسا ہے۔ تھوڑی نعمت پر تم غرور کرنے لگتے ہو اور تھوڑی مصیبت پر فوراً اُکتا جاتے ہو۔ یہ تم کو لازم نہیں بلکہ۔۔

مصرع۔ ۔ ۔ وہی انسان ہے یکساں رہے جو رنج و راحت میں
نہ اترائے مسرت میں نہ گھبرائے مصیبت میں

مصرع جسے عیش میں یادِ خدا نہ رہی جسے طیش میں خوفِ خدا نہ رہا
ظفر آدمی اُس کو نہ جانیے گو وہ ہو کیسے ہی صاحب فہم و ذکا

دنیا کی فراخ دستی اور تنگ دستی میں عزت و ذلت نہیں بلکہ بُرائی اور ذلت تو ان سب باتوں میں ہے :۔)

لوگو! تم یتیم کی دلجوئی نہیں کرتے۔ محتاج کو کھانا کھلانے کی ترغیب نہیں دلاتے۔ مُردوں کا ترکہ کھا جاتے۔ مال کو عزیز رکھتے۔ (ایسا نہ کرو ذرا آخرت کا بھی تو خیال کرو کہ تم کیوں ایسا کرتے ہو)۔

قیامت کی یہ حالت ہوگی :- زمین چکنا چور ہو جائیگی- اللہ رونق افروز ہوگا فرشتے صف بستہ کھڑے ہوں گے- دوزخ نزدیک لائی جائیگی-

(اللہ تعالے تو ایک دن ضرور بُرے بھلے کاموں کا بدلہ دیگا- یعنی) قیامت میں گنہگار کی سزا ہوگی گرچہ گنہگار اپنے اعمالِ بد سے افسوس کرے گا- لیکن اُس وقت کا افسوس کچھ بھی فائدہ مند نہ ہوگا- اور وہ رُوح (یعنے پرہیز گاروں کی) جو مطمئن ہوگی بہشت میں داخل ہوگی-

{**نوٹ** :- دُنیا کو مقصود اصلی بنا لینا موجبِ حرمان ہے- ایک روایت ہے کہ عشرہ بقرعید کے دس دن ہیں یا صرف دسویں تاریخ- وتر عرفہ کا دن اور شفع قربانی کا دن- اور بھی روایتیں ہیں- بقول شاہ عبدالقادر رح عاد ایک قوم تھی اور ارم اس میں ایک قبیلہ تھا-

نتائج :- سرکشی نہ کرو- فساد نہ پھیلاؤ- سرکشی اور فساد پھیلانے سے عذاب نازل ہوتا ہے- دُنیاوی عزت ومال پر نہ بھولو- دُنیاوی تکالیف پر اپنے کو بدبخت نہ سمجھو- ہر خیر کی جماعتوں میں سعی کرو- یتیم- مسکین- فقیر- طلبا- محتاج کی اعانت کی ترغیب دلاتی چاہیئے- . . . .

مسائل :- یتیم کی دلجوئی- مسکین کی اعانت مستحب ہے- ادائے میراث واجب ہے- . . . .}

(۹۰) سورہ بلد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱ {**خلاصہ** :- (۱) زندگی میں مصیبت وتردد- (۲) قدرتِ الٰہی سے کفار کا انکار- (۳) مال کے خرچ پر فخر بیجا- (۴) مال کے مصارفِ نیک- (۵) انسان پر احسانِ الٰہی- (۶) مومنِ نیکوکار کا اجر- (۷) کفار کی سزا- . . . . }

مطالب :- اللہ تعالیٰ قسم فرماتا ہے کہ انسان کو ہم نے مصیبت (ومشقت) کے لئے پیدا کیا ہے (یعنے پیدائش سے مرتے دم تک ہزارہا مصیبتوں کا سامنا ہوتا ہے- ہزارہا تردد ومصیبت پیش آتی رہتی ہیں- اس پر بھی یہ سمجھتا ہے (اور غرور د

سرکشی کرتا ہے) کہ اُس پر کسی کا بس نہ چلے گا (اور اُس کے اعمالِ بد کی کوئی سزا نہ کرسکے گا۔ یہ محض بیہودہ خیال ہے)۔ اُس کا یہ کہنا (اور سمجھنا اس گھمنڈ سے اور اس لئے ہے کہ اُس نے (اپنی حفاظت اور اپنے باطل مذہب کے واسطے اور پیغمبر صلعم کی عداوت اور دینِ الٰہی کے برباد کرنے کے لئے) بہت سا مال خرچ کیا ہے۔ (جس کو) وہ سمجھتا ہے کہ کسی نے نہ دیکھا × × × × (حالانکہ خدا نے دیکھا اور اُس کی سزا دیگا۔ یا وہ سمجھتا ہے کہ اس کے لڑکپن کی بے بسی کو کسی نے نہ دیکھا ہے حالانکہ اللہ خوب جانتا ہے۔ اور اُس کے زرو مال کو جو اُسی اللہ نے عطا کیا ہے چھین لینے پر قادر ہے۔ یہاں پر یہ بھی اشارہ ہو سکتا ہے کہ بعض کفّار لوگوں کو تھوڑا مال دیکر ترغیب دلاتے ہیں کہ دینِ اسلام کو نہ اختیار کرو اور دینِ اسلام کے اختیار کرنے سے باز رکھتے۔ بقول جمہور یہ عام انسان کی حالت ہے۔ بعض کہتے کہ ابو اشد کے بارے میں ہے۔ بعض کہتے کہ اس سے مراد ولید بن مغیرہ ہے)۔

باوجود اس کے کہ انسان کو اللہ نے دو آنکھیں۔ ایک زبان۔ دو لب دئے ہیں (نیکی و بدی کے) دو رستے بھی سُوجھا دئے ہیں۔ اس پر بھی انسان ان گھاٹیوں سے نکل نہ سکا (یعنے یہ سب کام نہ کرسکا۔) کہ گردن کو چھڑاتا (جیسے مالک کو قیمت دیکر غلام کو آزاد کراتا۔ نادار قرضدار کو چھڑاتا۔ بیگناہ قیدی کو خلاصی دلواتا۔ حق العباد حق اللہ کو ادا کرکے اپنی آزادی حاصل کرتا)۔ قحط میں یتیم رشتہ دار اور محتاج کو کھانا کھلاتا پس مال تو ان سب کاموں کے لئے ہے نہ کہ پیغمبر صلعم کی عداوت اور دینِ الٰہی کے برباد کرنے کے لئے۔ حفظ چشم۔ حفظ لسان۔ حفظ مال کی بھی تعلیم ہے)۔

اگر انسان ان سب کاموں کا پابند ہو اور بشرطیکہ وہ مومن (بھی) ہو اور دوسروں کو صبر اور رحم کی ہدایت کرے۔ تو وہ پرہیزگاروں میں ہوگا (اور نامۂ اعمال اس کے دہنے ہاتھ میں ہوگا یعنے جنتی ہوگا)۔

ہماری آیتوں کو جھٹلانے والے بدکاروں کے گروہ میں ہوں گے۔ (بدکاروں کے بائیں ہاتھ میں نامہ اعمال ہوگا) اور اِن پر آگ ہوگی۔

{نتائج:- آدمی کو اپنی قوت وزور مال کی کثرت اور نام کی بڑائی پر کبھی مغرور اور فریفتہ نہ ہونا چاہیئے۔ ابتدائے پیدائش سے انتہائے عمر تک کے زمانے کو ملحوظ

نظر رکھنا چاہیئے کہ کیسی کیسی سخت راہیں اور دشوار گذار گھاٹیاں درپیش ہیں جن کی برداشت کی طاقت اُس قادر مختار کی مدد بغیر ممکن نہیں۔ ظاہری مال وجاہ پر فریفتہ ہونا بالکل بے سود اور محض خواب وخیال ہے کیونکہ اگر یہ مال آخرت کے شداید و مصائب میں کچھ کام آئے تو بیشک نعمت وجاہ ہے ورنہ فانی۔ دنیاوی عزت وجاہ بعینہ سراب اور نقش بر آب ہے۔ مال کو بُرے کاموں میں خرچ نہ کرنا چاہیئے بلکہ اچھے کاموں میں۔ . . . . }

(۹۱) سُورۂ شمس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱ {**خلاصہ**:- (۱) انسان میں نیکی وبدی کی قوت۔ (۲) اہل تزکیہ کو فلاح۔ اہل ضلال کی خرابی۔ (۳) ہلاکتِ قومِ ثمود بہ سبب سرکشی۔ . . . . . . }

مطالب:- اللہ تعالیٰ قسماً فرماتا ہے کہ انسان کو معتدل بنا کر ہم نے اسکو پرہیزگاری اور بدی (یعنے نیک وبد سمجھنے اور کرنے) کی قوت دی ہے۔ (یہاں سے قدر کا مسئلہ نکلتا ہے)۔

اللہ تعالیٰ قسماً فرماتا ہے کہ جس شخص نے رُوحانی صفائی کی وہ مراد کو پہنچا اور جس نے اپنی رُوح کو گندہ رکھا وہ گھاٹے میں رہا۔ (یہاں پر تزکیۂ نفس کی تعریف اور گندگئے نفس کی مذمت ہے۔ جامع البیان میں دوسرا معنی یوں لکھا ہے کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے بُری خصلتوں سے پاک کیا وہ مراد کو پہنچا اور جس کو بُری خصلتوں میں مبتلا کیا وہ گھاٹے میں رہا۔ تزکیہ نفس کی بحث کو مجربات غزالی رحمۃ میں دیکھو)۔

سرکشی کے سبب سے ثمود نے (اپنے پیغمبر صالح ؑ کو) جھٹلایا۔ صالح ؑ نے لوگوں کو منع کر دیا تھا کہ اونٹنی کو ایذائیں نہ دینا اور اُس پر پانی بند نہ کرنا۔ اس پر بھی اُن میں سے جو بد ذات تھا (یعنی قدار بن سالف) اُس نے اونٹنی کو مار ڈالا۔ اور اس فعلِ بد کے انجام سے کچھ بھی نہ ڈرا۔ پھر تو اُس کو اللہ نے ہلاک کر مارا۔ (پس کافرو! تم بھی پیغمبر صلعم کو جھٹلاتے ہو تو تمہاری بھی وہی درگت ہوگی کہ

عذاب نازل ہوگا)۔
اللہ تعالیٰ ایک قوم (کی ہلاکی) کے انجام سے پروا نہیں کرتا (یعنے بسبب نافرمانی قوم کے اگر وہ قوم ہلاک ہوجاوے اور ایک گروہ اللہ کی مخلوقات سے کم ہوجائے تو اللہ کو کیا پروا ہے۔ کچھ بھی نہیں)۔
{نتائج:۔ سرکشی نہ کرو۔ پیغمبروں کو نہ جھٹلاؤ۔ صفائی نفس حاصل کرنے کی کوشش کرو۔ اُن باتوں سے پرہیز کرو جن سے نفس گندہ ہوتا ہے۔۔۔}

(۹۲) سُورۂ لیل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خلاصہ:۔ (۱) انسان کی کوشش مختلف ہے۔ (۲) سخی ومتقی و اہلِ تصدیق کا اجر۔ (۳) بخیل و فاسق و منکر کی سزا۔ (۴) مالکیتِ باری تعالےٰ}
مطالب:۔ اللہ تعالےٰ قسماً فرماتا ہے کہ انسان کی کوشش مختلف ہے (یعنے نیکی و بدی۔ ایمان و کفر۔ صلاح وفسق۔ سخاوت و بخالت وغیرہ

ہر کسے را بہر کارے ساختند میل آن اندر دلش انداختند۔

حضرتِ ابوبکرؓ کی بھلائی کی جانب اشارہ ہے کہ اُنہوں نے بلالؓ کو اُن کے مالک سے لے کر آزاد کیا اور اُمیہ بن خلف کی بُرائی کی طرف جو بلالؓ کو سخت سخت اذیتیں دیا کرتا تھا)۔
(نیکی کی کوشش یہ ہے کہ) جو پرہیزگاری کرتے۔ اور اپنا مال نیکی میں بلا اُمید عوض کے اللہ کی رضا جوئی کے لئے دیتے۔ اور نیک کلمہ (یعنے دینِ اسلام) کی تصدیق کرتے اُن کے لئے بہشت ہے۔ (یہ اشارہ ہے حضرت ابوبکرؓ کی طرف)۔
(بدی کی کوشش یہ ہے کہ) (جو راہ خدا میں) خرچ نہیں کرتے۔ (آخرت کی) پروا نہیں رکھتے (یا جو اللہ کی رحمت سے بے پروا ہوتے)۔ نیک کلمہ (دینِ اسلام) کو جھوٹ جانتے اور اُس سے رُوگردانی کرتے۔ اُن کے لئے جہنم ہے۔ (یہ اشارہ ہے اُمیہ بن خلف کی طرف)۔
دوزخیوں کو اُن کا مال کام نہ آئیگا۔

ہدایت اور دین و دنیا ہمارے ہی اختیار میں ہیں (یعنی جو دنیا کی کوشش میں رہتا اُس کو اللہ دُنیا دیتا ہے۔ جو آخرت کی کوشش کرتا اُس کو آخرت ملتی ہے۔ اور جو دونوں جہان کی کوشش میں رہتا اُسکو اللہ دونوں جہان دیتا ہے۔ غرض یہ ہے

ادیم زمین سفرۂ عام اوست ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۵

برین خوانِ یغما چہ دشمن چہ دوست

ہمارا کام سمجھا دینے کا ہے (ماننے نہ ماننے کا اختیار تو انسان کو ہے)۔

{ **نوٹ**:۔ تدبیرِ احسن علامت خوبیٔ تقدیر کی ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

نتائج:۔ ریاکاری نہ کرو۔ بغیر اخلاص کے کوئی عمل قابل قبولیت نہیں۔ اللہ کی راہ میں خرچ کرو۔ بخل نہ کرو۔ اسلام پر ایمان لاؤ۔ پرہیزگار بنو۔ ۔ ۔ ۔ }

(۹۳) سُورہ ضحےٰ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۱ { **خلاصہ**:۔ (۱) اللہ پیغمبر صلعم کے ساتھ ہے۔ (۲) پیغمبر صلعم پر احساناتِ الٰہی کا ذکر۔ (۳) دنیا سے آخرت بہتر ہے۔ (۴) یتیم پر ظلم کرنے اور سائل کو جھڑکنے کی مناہی۔ (۵) شکرِ الٰہی کا حکم۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ }

مطالب:۔ اے پیغمبر! ہم قسماً کہتے ہیں کہ نہ تو ہم نے تم کو چھوڑ دیا ہے نہ تم سے ناخوش ہیں۔ (چند دنوں تک وحی موقوف ہوگئی تھی تو کافر کہتے کہ پیغمبر صلعم کو اُن کے اللہ نے چھوڑ دیا ہے۔ تو یہ جواب نازل ہوا کہ) تمہارے لئے آخرت اس دنیا سے کہیں بہتر ہے (یعنے آخرت میں تمہارے بہت بڑے درجے ہوں گے۔ جیسے مقام محمود۔ لوائے حمد۔ مورد اطہر یا تمہاری ہر پچھلی ساعت پہلی سے بہتر ہی بہتر ہے۔ یعنے یوماً فیوماً تمہاری ترقی اور بہتری ہوتی رہیگی)۔ ہم تم کو اس قدر دینگے کہ تم خوش ہو جاؤ گے۔ (حدیث میں ہے کہ قیامت میں پیغمبر صلعم شفاعت کرتے رہیں گے یہاں تک کہ اللہ کی طرف سے ندا ہو گی کہ یا محمد صلعم تم راضی ہوگئے۔ پیغمبر صلعم عرض کرینگے اے میرے رب! میں راضی ہوگیا) ہم نے تم کو یتیم پاکر تمہاری خبر گیری کی۔ جب تم ناواقف تھے تو ہم نے راہِ راست کی طرف ہدایت کی (یعنے امرِ نبوت سے پہلے تم قرآن شرائع

اور قوانین سے واقف نہ تھے۔ ان سب کی ہم نے تم کو تعلیم دی۔ یا امر نبوت کو نہ جانتے تھے اسکو سکھلایا۔ یا تم گمراہ اور سرکش قوموں میں تھے۔ ہم نے تمہارے سبب سے اُن کو ہدایت کی۔ یا تم محبتِ الٰہی میں بیتاب تھے اُس کو پورا کر دیا۔ یعنی یہ گمراہی وادئ شوق کی تھی اور یہ ہدایت وصولِ الی المطلوب کی۔

تھا جو تو گم گشتہ راہِ عشق میں کر دی تیرے وصل کی پیدا سبیل
مصرع حافظ بگفتنا زین قبیل ضُلّتی فی العشق من یہدی السّبیل

یا اشارہ ہے کہ لڑکپن میں پیغمبر صلعم بعضے رستہ بھول جاتے۔ اُس وقت اللہ رستہ بتا دیتا) تم کو مفلس پاکر غنی کر دیا (یعنے قناعت وصبر دیکر غنی کر دیا۔ یا حضرتِ خدیجہ رضہ کی شادی کی بدولت تم کو مال ہاتھ آیا۔ یا غنیمت کے مال سے مالامال کر دیا۔ یا اپنے انوارِ جمال کے مکاشفہ سے تمہیں غنی کر دیا۔ یا تم براہین سے بالکل خالی اور فقیر تھے قرآن اُتار کر ہم نے غنی کر دیا۔ پس ان احسانات کے بدلے) یتیم پر ظلم نہ کرنا۔ سائل کو نہ جھڑکنا۔ اور اللہ کے احسانات کا تذکرہ کرتے رہنا (اور کھلم کھلا لوگوں سے بیان کرتے رہنا۔ اُن کو ترغیب دلاتے رہنا۔ اور اُس کا شکر ادا کرتے جانا)

{نتائج:۔ یتیم پر ظلم نہ کرو۔ یتیم پر احسان کرو۔ سائل کو نہ جھڑکو۔ اللہ کا شکریہ ادا کیا کرو اور اُس کی تسبیح و تقدیس میں لگے رہو۔ دنیا سے دین بہتر ہے

مسائل:۔ بغرض تعلیم و تعظیم مکان و زبان یا نظم امور۔ سائل کو منع کرنا جائز ہے۔ سائل کو اگر کچھ دے نہ سکے تو نرمی سے جواب دے سختی نہ کرے۔ سائل کو اس قدر سمجھانا کہ سوال امر قبیح ہے جائز ہے۔ سوال بدوں حاجت شدید مجبوری محض جائز نہیں۔ تلاوت وحفظ وتفسیر و عمل قرآن اور قرآن کے فضائل کا ذکر اعظم نعمائے الٰہیہ سے ہے۔ . . . . }

(۹۴) سورہ انشراح

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱ {خلاصہ:۔ (۱) پیغمبر صلعم پر احسانات الٰہی کا ذکر۔ (۲) مشکل و آسانی دونو انسان کے ساتھ ساتھ ہیں۔ (۳) پیغمبر صلعم کو عبادت کا حکم۔ . . . . }

مطالب:۔ اے پیغمبر! ہم نے تمہارے سینے کو کھول دیا (اور اُس میں راستی عقل۔ علم معرفت وغیرہ بھر دی۔ جیساکہ منقول ہے کہ آپ کا سینۂ مبارک چار مرتبہ چاک کیا گیا اور

آلائش سے پاک کیا گیا۔ پہلی بار لڑکپن میں جب آپ چار برس کے تھے اور اُس وقت حلیمہ رض کے ہاں پرورش پاتے تھے۔ دوسری بار جب آپ دس برس کے تھے تیسری بار جب زمانۂ بعثت کا قریب آیا۔ چوتھی بار معراج کی رات کو۔ یا تمہارے رنج و تکالیف کو وحی بھیج کر دور کیا۔ جیسا کہ سورہ والضحےٰ میں بیان ہوا)۔ اور بوجھ کو اُتار دیا (مفسرین نے بوجھ کے متفرق مطالب لئے ہیں۔ قبض وحی کا بار یعنی وحی بھیج کر بار غم سے تمہارے دل کو ہلکا کر دیا۔ یا بار تبلیغ یعنی تبلیغ رسالت میں اتنی کاوش جیسی تم کرتے ہو ضرور نہیں۔ یا ترکِ اولیٰ کا الزام اُتار دیا۔ یا باز پرس یعنی قیامت میں کسی بات کی باز پرس تم سے نہ ہوگی۔ یا بار احکام یعنی جو سختیاں اگلوں پر تھیں تم پر نہیں۔ تمہارا دین آسان کر دیا۔ یا غمِ اُمت یعنی تمہاری اُمت کو بخش دیا)۔ اور تمہاری شہرت بلند کی (کہ میرے نام کے ساتھ تمہارا نام بھی پکارا جاتا ہے۔ جیسے اذاں میں خطبہ میں کلمہ میں۔ یہ پیشین گوئی ہے چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ ہو رہا ہے۔ اور ہوتا رہیگا)۔

بیشک مشکل کے ساتھ آسانی ہے (یعنے مشکل پر اللہ تعالےٰ تاکید کے ساتھ آسانی کا وعدہ کرتا ہے پیغمبر صلعم کی تشفی ہے کہ کافروں نے تم کو ستایا ہے۔ کچھ پروا نہیں۔ اب تمہارے دن پھرے اور آسانی کے دن آئے۔ اب عبادت میں مصروف ہو۔ یا جہاں غم ہے وہاں راحت بھی ہے یعنی انسان کو راحت و غم دونو کا مزہ چکھنا ہوتا ہے۔ زندگی میں مشکل اور آسانی دونوں پیش آیا کرتی ہیں)۔

اسے پیغمبر! جب (وعظ سے) فارغ ہو تو عبادت کی طرف متوجہ ہو جاؤ (یا جب عبادت سے فارغ ہو تو وعظ کی طرف متوجہ ہو جاؤ)

{**نوٹ**:۔ دوام ذکر جو عادت جاریہ حضرات صوفیۂ کرام سے ہے اس سورہ سے صاف ثابت ہے۔ . . . .

نتائج:۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں کو ادا کرو۔ عبادتِ الٰہی کرو۔ مصیبت میں انسان کو بے صبری اور ناشکری کرنی نہ چاہیئے۔ گل بے خار و خزانہ بے مار نیست۔

ع . . . . از این چمن گلِ بے خار کس نہ چید آرے

چراغِ مصطفوی باشرار بولہبی است . . . . . .

(۹۵) سُورۂ تین

بسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحیم

۱ خلاصہ :- (۱) مکّہ جائے امن ہے- (۲) انسان کی حالت میں تغیّر و تبدّل- (۳) اجر مومن نیکو کار- (۴) قیامت کے انکار کی ممانعت- (۵) اللہ سب سے بڑا حاکم ہے- . . . .

مطالب :- مکہ امن کی جگہ ہے-

اللہ تعالےٰ قسماً فرماتا ہے کہ ہم نے انسان کو اچھی صورت (یا اچھے اخلاق) پر بنایا ہے- پھر ہم بدترین حالت میں لوٹا دیتے ہیں (یعنے لڑکپن کی حالت سے جوانی کی حالت میں لاتے پھر بوڑھا کر دیتے ہیں-

ع . . . . دو ہی دن میں پھولنا کلیوں کا مرجھانا بھی ہے . . . . . .

یا عمدہ حالت میں پیدا کرتے اور اشرف المخلوقات بناتے ہیں اور بوجہ نافرمانی اور روگردانی کے اُس کو جہنّم میں ڈالیں گے- یا آرام و آسایش کی حالت میں آدمؑ کو پیدا کیا اور پھر انسان کو دُنیا میں جو جگہ مصیبت کی ہے لے آئے) ہاں جو مومنِ نیکو کار ہیں اُن کے لئے اجر بے انتہا ہے (انسان کی حالت میں تغیر و تبدّل کا اختیار تو اللہ ہی کو ہے- اسی طرح پر اللہ تعالےٰ کو اختیار ہے کہ قیامت میں لوگوں کو جلا اُٹھائیگا اور اُس کی نیکی و بدی کا بدلہ دے گا تو پھر) انسان کو نہ چاہیئے کہ آخرت کو جھٹلائے- کیا اللہ سب حاکموں سے بڑا حاکم نہیں (بیشک اللہ سب حاکموں سے بڑا حاکم ہے تو پھر اُسی کو قدرت جلا اُٹھانے کی ہے اور کافروں کو عذاب قیامت دینے کی)-

نتائج :- ایمان لاؤ- اور نیک عمل کرو- آخرت پر ایمان لاؤ- . . .

---

(۹۶) سورۂ علق

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱ {خلاصہ :- (۱) پڑھنے کے پہلے بسم اللہ کہنے کا حکم ہے۔ (۲) پیدائشِ انسان وتعلیم علم وغیرہ۔ (۳) مذمتِ غرور۔ (۴) رجوع الی اللہ۔ (۵) ابوجہل کی مذمت اور اُس کی سزا۔ (۶) پیغمبر صلعم کو حکم کہ کافروں کی بات نہ سُنیں اور ترغیب طاعت۔ (۷) توصیفِ اللہ تعالےٰ۔ . . . . }

مطالب :- اے پیغمبر! اپنے رب کا نام لیکر پڑھو (یہ پہلی آیت ہے جو پیغمبر صلعم پر نازل ہوئی۔ جبرئیل ع پیغمبر صلعم کو وحی پڑھانے لگے تو پیغمبر صلعم نے جبرئیل ع سے اپنی بےعلمی ظاہر فرمائی اور پڑھنے سے معذرت کی۔ تو اللہ تعالےٰ نے حکم دیا کہ ہمارا نام لے کر پڑھو یعنے بسم اللہ کرکے پڑھنا شروع کرو۔ پھر تو تمہیں پڑھنا آ جائے گا)۔

اللہ ہی نے (مخلوقات کو) پیدا کیا۔ آدمی کو گوشت کے لوتھڑے سے بنایا۔ اور وہ (انسان پر) کریم ہے کہ اُس کو قلم کے ذریعے سے علم سکھایا۔ اور وہ باتیں سکھلائیں جو انسان کو معلوم نہ تھیں (یعنے معرفت۔ اسرار۔ علمِ نبوت وغیرہ)۔

(ان سب احسانات پر بھی) انسان اپنے کو مستغنی سمجھ کر سرکشی کرتا ہے (اور اتنا بھی نہیں سمجھتا کہ پھر تو) سب کو اللہ ہی کی طرف جانا ہے (یعنے موت کے بعد رُوحیں تو اللہ ہی کی طرف لوٹتی ہیں اور پھر قیامت میں جلائے جائینگے۔

ف
کس بھروسے پر چمن میں پھُول بیٹھی عندلیب
ایک دن اس باغ سے ناداں تجھے جانا بھی ہے

یا جب کوئی بات بگڑتی ہے تو لوگوں کو خدا ہی سوجھتا ہے اور لوگ اُسی کو پکارتے ہیں دو حریص ہیں جو سیر نہیں ہوتے ایک صاحب علم اور دوسرا دنیادار۔ دونوں برابر نہیں۔ صاحب علم خدا کی خوشنودی چاہتا۔ دُنیادار سرکشی میں بڑھتا جاتا ہے)

(اب یہاں سے مذمتِ ابوجہل ہے)۔

اللہ کا بندہ (یعنے پیغمبر صلعم) جب نماز پڑھتا تو وہ (ابوجہل) مانع ہوتا ہے۔

اے پیغمبر! دیکھو تو سہی کہ اس (ابوجہل) کے لئے کیا بہتر تھا۔ آیا یہ خود راہِ راست پر ہوتا اور دوسروں کو بھی پرہیزگاری سکھاتا۔ یا یہ کہ وہ (قرآن کو) جھٹلاتا اور رُوگردانی کرتا ہے۔ (بے شک پہلی حالت دوسری حالت سے بہتر ہوتی) کیا وہ اتنا بھی نہیں سمجھتا ہے کہ جو کچھ وہ کر رہا ہے اُس کو اللہ دیکھ رہا ہے (یا یہ مطلب ہے کہ اے پیغمبر! کیا ابوجہل اتنا بھی نہیں سمجھتا کہ اللہ اُس کو ان دونوں صورتوں میں دیکھ رہا ہے۔ خواہ وہ خود راہِ راست پر ہوتا یا دوسروں کو بھی پرہیزگاری سکھاتا اگرچہ ایسی بات نہیں ہے۔ یہ تو اُس کا اور اُس کے ساتھیوں کا صرف خیال ہی خیال ہے۔ خواہ وہ قرآن کو جھٹلاتا اور روگردانی کرتا ہے یعنی اگر وہ خود بھی ہدایت پر ہوتا اور دوسروں کو بھی ہدایت کرتا تو بھی اور جو اُس نے جھٹلایا اور مُنہ موڑ لیا تو بھی خدا دیکھ رہا ہے اور پھر نیکی و بدی کی جزا و سزا دے گا)۔

اگر وہ (ابوجہل اپنی بیہودہ حرکتوں سے) باز نہ آئیگا۔ تو ہم اُس کی پیشانی (کے بال) پکڑ گھسیٹیں گے (پیشین گوئی ہے کہ ابوجہل جنگ بدر میں مارا گیا۔ اُس کو گھسیٹ کر مقتولوں میں پھینک دیا گیا۔ یا اُس کی حالت جہنم میں یہ ہوگی کہ فرشتے گھسیٹیں گے)۔ اور اگر وہ اپنے ساتھیوں کو مدد کے لئے بلائیگا تو ہم بھی فرشتے کو بھیجیں گے۔ (اشارہ ہے کہ جنگ بدر میں فرشتوں نے مسلمانوں کی مدد کی)۔

اے پیغمبر! ابوجہل کا کہنا نہ مانو (اُس سے ڈرو نہیں اور اُس کی پروا نہ کرو) اللہ کو سجدہ کئے جاؤ اور تقرب خدا حاصل کرو۔ (حدیث میں ہے کہ بندہ جس وقت سجدہ میں ہوتا ہے اُس وقت خدا سے بہت قریب ہوتا ہے۔ اس آیت میں اشارہ ہے کہ پیغمبر صلعم کو ابوجہل نماز میں تنگ کرتا تھا۔ حکم ہوا کہ اُس سے ڈرو نہیں جیسے تم نماز پڑھتے ہو پڑھے جاؤ)۔

اللہ بڑا کریم ہے۔

{**نوٹ**:۔ استغنا حق سبحانہ سے کفر ہے۔ نماز سے روکنا فعل کفّار سے ہے تو یہ ہر حال میں مقبول و موجب دفع عذاب ہے۔ کفّار کے دھمکانے بہکانے سے

متاثر ہونا حرام ہے۔ . . . .

نتائج:۔ پڑھنے سے پہلے بسم اللہ الرحمن الرحیم کہا کرو۔ غرور نہ کرو۔ قیامت پر ایمان لاؤ۔ نماز پڑھو۔ پرہیزگاری اختیار کرو۔ قرآن کو مانو۔ پیغمبر صلعم کو رسولِ برحق جانو۔ احکامِ الٰہی و رسول سے سرتابی نہ کرو۔ آپنے کو مستغنی نہ سمجھو۔

مسائل:۔ بسم اللہ کے مسائل سورہ فاتحہ میں دیکھ لو۔ . . . }

(۹۷) سورۂ قدر

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۱ {**خلاصہ:**۔ (۱) شبِ قدر میں قرآن کا نزول۔ (۲) شبِ قدر کی فضیلت (۳) شبِ قدر میں فرشتے نازل ہوتے اور دُنیاوی انتظامات کیا کرتے ہیں۔ (۴) شبِ قدر میں ہر امر کی سلامتی ہے۔ (۵) نزولِ ملائکہ و رُوح وغیرہ کی کیفیت صبح تک رہتی ہے۔ . . . . }

مطالب:۔ قرآن کو اللہ تعالےٰ نے شبِ قدر میں اُتارا ہے (یعنی پورا قرآن شبِ قدر میں لوح محفوظ سے آسمانِ دُنیا پر اُتارا گیا پھر وہاں سے وقتاً فوقتاً تھوڑا تھوڑا پیغمبر صلعم پر نازل ہوتا رہا۔ یا صرف پہلی وحی پیغمبر صلعم پر شبِ قدر میں اُتری۔ بعدہ نزول کا سلسلہ جاری رہا)

قدر کی رات ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ (اس رات کی عبادت ہزار مہینوں کی عبادت سے بہتر ہے)۔

شبِ قدر میں فرشتے اور جبرئیلؑ اُترتے ہیں (رُوح سے مُراد جبرئیل ؑ ہیں یا ایک خاص فرشتہ کا نام رُوح القدس ہے۔ یا ایمانداروں کی رُوحیں۔ یا رحمتیں زمین پر) اور جس کام کو خدا نے اُنہیں فرمایا ہے اُس کا سرانجام کرتے ہیں (یا بہ حکمِ الٰہی ہر کام کے فرشتے اُترتے ہیں)۔

قدر کی رات میں ہر ایک چیز کے لئے امن و سلامتی ہے (یا اس رات کو ملائکہ مومنینِ مطیع پر سلام بھیجتے ہیں۔ یا شیطان اس رات میں کسی کو بہکا نہیں سکتا اور نہ کسی کو ایذا پہنچا سکتا ہے)

شب قدر صبح تک رہتی ہے (یا یہ حالتیں جو اوپر بیان ہوئیں صبح تک رہتی ہیں)۔

{نتائج:۔ قرآن بزرگ برتر ہے۔ اس کو مانو۔ قدر کی رات عبادت میں کاٹو۔ قرآن کتاب الٰہی ہے۔ . . . . }

(۹۸) سورۂ بینہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱ {خلاصہ:۔ (۱) مصلحت بعثت پیغمبر صلعم و نزول قرآن۔ (۲) اہل کتاب کا متفرق گروہ ہونا۔ (۳) اہل کتاب کو اصل دین پر رہنے کا حکم۔ (۴) اہل کتاب کے کفار اور مشرکین کی سزا۔ (۵) مومن نیکوکار کا اجر۔ . . . . }

مطالب:۔ جب تک کوئی پیغمبر نہ آتا اور پاک صحیفے جن میں پکی باتیں (یعنے مضبوط احکام) ہوں نہ سناتا۔ اُس وقت تک تو وہ اہل کتاب اور مشرکین جو (اسلام کے) منکر ہیں (اپنے دین غلط اور مذہب باطل اور جہالت سے تو) ہٹنے والے نہ تھے۔ (یعنے ان کو راہ راست پر لانے کے لئے پیغمبر صلعم بھیجے گئے اور قرآن نازل کیا گیا۔ مفسروں نے اس آیت کے مختلف معنی بیان کئے ہیں۔ اللہ نے پیغمبر صلعم کو بھیجا تاکہ لوگ ہدایت پائیں کیونکہ اس وقت کفر کی ظلمت طاری تھی۔ اس پر بھی بہت لوگوں نے راہ راست کو اختیار نہ کیا۔ لوگ بموجب پیشین گوئی توراۃ و انجیل کے پیغمبر صلعم کے منتظر تھے کہ وہ آکر راہ راست دکھائینگے۔ لیکن جب پیغمبر صلعم آئے تاہم بہت سے منکر ہی رہے۔ کفار اہل کتاب اور مشرکین اپنی حالت سرداری اور ریاست سے ٹلنے والے نہ تھے یہاں تک کہ ان کے پاس بینہ آگیا اور جب وہ بینہ پر ایمان نہ لائے تو اُن کی ریاست جاتی رہی۔ اس میں اُس پیشین گوئی کی طرف اشارہ ہے کہ یہودی کی حکمت کا عصا دور نہ ہوگا جب تک کہ اُن کے پاس شیلا نہ آوے۔ شیلا سے مراد بینہ ہے۔ بینہ: = دلیل روشن یا وہ رسول جو قرآن مجید کو پڑھتا ہے)۔

قرآن میں کتابیں ہیں جو دین کو ثابت رکھنے والی ہیں (یعنی قرآن کی ہر ایک سورہ

بمنزلہ ایک ایک کتاب کے ہے)۔
رانکے (یعنے پیغمبر صلعم اور قرآن کے) آنے کے بعد بھی اہل کتاب کے متفرق گروہ بنے (یعنے بعض اسلام پر ایمان لائے اور بعض منکر رہے قبل مبعوث ہونے پیغمبر صلعم کے اہل کتاب اپنی کتابوں سے آپ کی تصدیق کرتے تھے جب آنحضرت صلعم مبعوث ہوئے تو اُس وقت ایک گروہ نے آپ کا انکار کیا)۔
اہل کتاب کو (توکتب الٰہی میں) یہی حکم تھا کہ اصل دین تو یہی ہے (اور یہ چیزیں ہر دین میں پسند ہیں) کہ خالصاً اللہ ہی کی عبادت کرو۔ نمازیں پڑھا کرو۔ زکوٰۃ دیا کرو (جیسا کہ اب قرآن میں حکم ہوتا ہے پھر بھی یہ اہل کتاب کیوں منکر ہوتے)۔
اہل کتاب اور مشرکین میں سے جو (دین حق کے) منکر ہیں وہ بدترین خلائق ہیں اور اُن کے لئے جہنم ہے۔
مومن نیکوکار جو اللہ (کے عذاب و غضب) سے ڈرتے وہ بہترین خلائق ہیں اور اُن کے لئے بہشت اور اجر ہے۔ اور اللہ اُن سے خوش اور وہ اللہ سے خوش ہیں۔
{**نوٹ**:۔ عالی ترین مقام مقام خشیت ہے۔ جملہ مراسم مروجہ جو ازروئے شریعت نہیں باطل ہیں۔ عبادتوں میں نیت ضروری ہے۔ اس لئے کہ اخلاص سے عمل دل کا عمل ہے۔
نتائج:۔ پیغمبر صلعم سچے پیغمبر ہیں۔ قرآن کتاب الٰہی ہے۔ نماز ادا کرو۔ زکوٰۃ دیا کرو۔ خالص اللہ ہی کی عبادت کرو۔ شرک نہ کرو۔ اسلام پر ایمان لاؤ۔ دین میں تفرقہ نہ ڈالو۔ . . . . }

(۹۹) سورۂ زلزال

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

۱ {**خلاصہ**:۔ (۱) زلزلۂ قیامت۔ (۲) قیامت میں زمین کل باتوں کو کہہ دیگی۔ (۳) قیامت میں ذرہ ذرہ نیکی و بدی کو انسان دیکھ لیگا۔ . . }
مطالب:۔ (صور پھونکے جانے وقت قیامت کی حالت یہ ہوگی کہ) زمین

کو زوروں سے زلزلہ ہوگا۔ اور زمین اپنے دفینے (یعنے مال و دولت۔ معدنیات۔ مُردے وغیرہ) کو باہر پھینک دیگی۔ اس حالت کو انسان دیکھ کر (تعجب کریگا اور) کہیگا کہ اس کو کیا ہو گیا ہے۔ اُس پر بحکم خدا زمین بالکل باتوں کو کہ سُنائے گی (یعنے سب کے اعمال کو کہ دیگی۔ یا اپنے زلزلہ کی وجہ کو کہ دیگی)۔ اُس دن (یعنے قیامت میں) تمام لوگ (قبروں سے نکل کر) میدانِ حشر میں مختلف حالتوں میں آئیں گے (یعنے کسی کو ثواب ہوگا اور کسی پر عذاب۔ یا نیکوکار و بدکار کے گروہ الگ الگ ہونگے۔ یا حساب وکتاب سے فارغ ہوکر جنت و دوزخ میں الگ الگ جائینگے یا کوئی صاحب امن ہوگا اور کوئی صاحب خوف۔ یا کوئی سفید رُو ہوگا اور کوئی سیاہ رُو یا کوئی داہنے طرف سے پھریگا اور کوئی بائیں طرف سے)۔

جو ذرہ بھر نیکی کرے گا اور جو ذرہ بھر بھی بدی کرے گا۔ قیامت میں وہ سب کو دیکھ لے گا۔ (نیکی و بدی اپنی اپنی سب کو معلوم ہوجائیگی اور بہ مقدار عمل جزا و سزا ملے گی)۔

{نتائج :۔ نیک عمل کرو۔ عملِ بد نہ کرو۔ قیامت میں سب جلائے جائیں گے۔ . . . . }

(۱۰۰) سورۂ عادیات

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۱ {خلاصہ :۔ (۱) انسان ناشکر ہے۔ اور مال کی محبت میں پھنسا رہتا ہے۔ (۲) احیاے موتیٰ . . . . }

مطالب :۔ اللہ تعالےٰ قسماً فرماتا ہے کہ انسان (جان بُوجھ کر) ناشکری کرتا ہے اور وہ خود ہی اپنی ناشکری پر (اپنی زبانِ حال سے) گواہ ہے (یا اللہ تعالےٰ آدمی کی ناشکری پر گواہ ہے)۔ اور محبتِ مال میں پھنسا رہتا ہے۔ (اشارہ ہے کہ پیغمبر صلعم نے منذر بن عمرو انصاری کو سواروں کی فوج لیکر بھیجا کہ بنی کنانہ کے ایک قبیلہ پر فلاں صبح کو چھاپہ مار کر فلاں دن تک واپس آجانا۔ بہ سبب طغیانی دریا کے ایک دن کی دیر ہوئی تو منافقوں نے شہرت کر دی کہ منذر بن عمرو کی فوج تباہ

ہوگئی۔ تو یہ منافقین بڑے ناشکر ہیں۔ پھر)
لوگو! کیا تم اتنا بھی نہیں جانتے کہ قیامت میں تم سب قبروں سے اُٹھا کھڑے کئے جاؤ گے۔ اور تمہارے دلوں کی مخفی باتیں ظاہر کی جائینگی۔ اور اللہ تعالےٰ تمہارے حال (نیک و بد) سے بخوبی واقف ہوگا۔ (تو پھر مال کو بیکار جمع کرنے سے اور اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرنے سے کیا فائدہ۔ پس انسان کے لئے بہتر ہے کہ مال کو اللہ کی راہ میں خرچ کرے تا کہ اُس کا بدلہ آخرت میں ملے)۔

{**نوٹ**:۔ روایت ہے کہ کنود وہ شخص ہے جو تنہا خور ہو اور اپنے غلام کو مارتا ہو اور اُسے کھانے کو نہ دیتا ہو۔ . . . .

نتائج:۔ اللہ کا شکریہ ادا کرو۔ اللہ کی ناشکری نہ کرو۔ مال کی محبت میں اتنا نہ پھنسے رہو کہ اللہ کو بھول جاؤ۔ . . . . }

(۱۰۱) سورۂ قارعہ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۱ {**خلاصہ**:۔ (۱) قیامت حادثہ عظیم ہے۔ (۲) قیامت میں انسان اور پہاڑ کی حالت۔ (۳) عمل نیک و بد کی جزا و سزا۔ . . . . . . }

مطالب:۔ قیامت کھڑکھڑا دینے والا (دہلا دینے والا) حادثہ ہے۔ اور اُس دن انسان مثل منتشر فراش کے تتر بتر ہوگا (فراش کہتے ہیں اُن پتنگے وغیرہ کو جو چراغ میں گر کر اور روشنی پر قربان ہو کر جان دیتے ہیں یعنے پروانہ)۔ اور پہاڑ مثل دھونے ہوئے اُون کے (اُڑتے ہوئے) ہوں گے۔

قیامت میں (لوگوں کے اعمال تولے جائینگے تو) جن کے اعمال نیک کا پلہ بھاری ہوگا۔ وہ (بہشت میں) عیش کرینگے۔ اور جن کے اعمال نیک کا پلہ ہلکا پڑیگا وہ دوزخ میں جائینگے۔

ہاویہ نہایت گرم آگ دوزخ کی ہے۔

{**نتائج**:۔ نیک عمل کرو۔ عمل بد نہ کرو۔ قیامت کو حق جانو۔ . . . . }

(۱۰۲) سُورۂ تکاثُر

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۱ {خلاصہ:- دنیاوی حرص کی مذمّت۔ اس کی مناہی اور اس کی سزا۔(۲) قیامت میں نعمت کی پرسش۔ }

مطالب:- (لوگو! مال و اولاد کی) زیادتی کی حرص میں تم پھنسے رہتے ہو (اور اللہ تعالےٰ کی عبادت سے غافل ہو جاتے ہو)۔ یہاں تک کہ قبر تک پہنچ جاتے ہو (یعنے مال و اولاد کی حرص میں تادمِ مرگ پھنسے رہتے ہو اور نیکی کا کام نہیں کرتے۔ تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ دوزخ میں جھونکے جاؤگے۔ شانِ نزول یہ ہے کہ درمیان بنی عبدمناف اور بنی سہیم کے تکرار تھی۔ دونوں مال و اولاد پر فخر کرتے تھے۔ جب بات بڑھی تو دونوں نے اپنی اپنی اولاد کو زیادہ کہا۔ یہاں تک کہ شماری ہوئی۔ گنتی سے معلوم ہوا کہ عبدمناف کے خاندان کے لوگ زیادہ ہیں۔ اولادِ سہیم نے کہا کہ میرے لوگ لڑائیوں میں مارے گئے۔ اُن کا بھی حساب ہونا چاہیئے۔ جب دونوں فریق نے قبرستان تک پہنچ کر قبروں کی گنتی کی تو اولادِ سہیم زیادہ ٹھیرے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ یہ فخر بیجا ہے اور اس کا نتیجہ دوزخ ہے۔ اصل فخر تو نیکی میں ہے جو آخرت میں فائدہ دیگی)۔

(اپنے وقتوں کو مال و اولاد کی حرص میں رائگاں نہ کرو۔ ایسا کروگے تو) تم کو اس کا انجام بہت جلد معلوم ہو جائیگا (کہ جہنّم نصیب ہوگا)۔ اگر یقینی طور پر تم کو (اس وقت اپنے انجام کا) اعتقاد ہو جاتا (کہ دنیا میں پھنسے رہنے سے آخرت میں خرابی ہوتی ہے۔ تو تم عبادت میں غفلت نہ کرتے اور وقت کو مال و اولاد میں رائگاں نہ کرتے۔ خیر تم اس وقت اس کو نہ مانو۔ مگر آخرت میں تو) ضرور یقینی طور سے تم دوزخ کو (اپنی آنکھوں سے) دیکھ لوگے (اور وہاں تمہاری سزا ہوگی)۔

قیامت میں (اللہ کی) نعمتوں کے بارے میں پرسش ہوگی (جیسے امن۔ تندرستی۔ دولت۔ اولاد۔ عمدہ کھانا۔ عمدہ پینا وغیرہ)۔

{نوٹ :۔ تفاخر و تکاثر حرام ہے۔ کمال ایمان موجب دفع غفلت و حب دنیا ہے۔ یقین کے تین درجے ہیں۔ علم الیقین۔ عین الیقین۔ حق الیقین۔ یقین کہتے ہیں اعتقاد جازم مطابق للواقع کو اگر ادراک کا صرف یہی مرتبہ ہے تو علم الیقین ہے۔ اگر اُس کے ساتھ غلبۂ حال بھی ہو لیکن اُس غلبہ میں مُدرک غیر مُدرک سے غیبت ہو تو عین الیقین ہے۔ اگر ایسا غلبہ ہے کہ غیر مدرک سے غیبت بھی ہے تو حق الیقین ہے۔ دیکھو امداد الفتاوے معروف بہ فتاوے اشرفیہ جلد چہارم۔ اور تفسیر علامہ محی الدین بن عربی۔ . . . .

نتائج :۔ دنیا میں اور مال و اولاد میں اس قدر پھنس نہ جاؤ کہ اللہ کو بھول جاؤ اور اُس کی عبادت میں غفلت کرو۔ دنیا کمانا اور مال و اولاد کی محبت ناجائز نہیں مگر نہ اس قدر کہ اللہ کو بھول جاؤ اور عبادت کو بالا کرو۔ بلکہ دین کے ساتھ دنیا بھی ہو تو بہت ہی بہتر ہے

۵۔ . . . اہلِ دنیا کافرانِ مطلق اند

روز و شب در زق زق و در بق بق اند

چیست دُنیا از خدا غافل بُدن

نے قماش و نقرۂ و فرزند و زن

عبادت الٰہی کیا کرو۔ شکر الٰہی کرو۔ . . . . }

(۱۰۳) سُورۂ عصر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۝

۱ {خلاصہ :۔ (۱) انسان کا گھاٹے میں ہونا سوائے مومنِ نیکوکار صالح و صابر کے۔ . . . . }

مطالب :۔ اللہ تعالےٰ قسماً فرماتا ہے کہ انسان گھاٹے میں ہے۔ مگر ہاں جو مومن ہیں اور جو نیکوکار ہیں اور جو (دین) حق اور صبر کی طرف لوگوں کو رغبت دلاتے وہ گھاٹے میں نہیں۔ (مطلب یہ ہے کہ انسان کی عمر تمام ہوتی جاتی ہے۔ اگر اُس نے نیک کام کئے تو بہتر ورنہ سخت گھاٹے میں ہوگا کہ قیامت کے دن اس کی سزا ہوگی

حق سے مراد ہے ایمان اور خالص توحید اور شرع پر قائم رہنا اور معاصی سے بچنا۔ ایک بزرگ کا قول ہے کہ میں نے اس سورہ کے معنے کو ایک برف بیچنے والے سے سمجھا۔ وہ کہتا تھا رحم کرو اس شخص پر جس کی پونجی گلتی جاتی ہے)۔

{نتائج :- ایمان دار بن کر نیک عمل کرو۔ دینِ حق پر رہو اور دوسروں کو ترغیب دو۔ صبر کرو اور صبر پر دوسروں کو رغبت دلاؤ۔ وقت کی قدر اور محافظت کرو۔ اللہ اور اس کی بندگی کے سوا سب ہیچ ہے۔ طالبِ فلاح و نجات اپنی اصلاح کرکے دوسروں کی بھی خبر لیتا رہے ورنہ تکمیل نہ ہوگی۔ واعظ و معلم و مدرس خیر بہتر ہیں عابد گوشہ نشین و زاہد عزلت گزین سے۔ کفر و معاصی کرنے والے اور غافل و بے خبر اور عبث عمر ضائع کرنے والے سب کے سب گھاٹے میں ہیں جملۂ افعالِ عبث ممنوع ہیں۔ . . . . }

(۱۰۴) سُورَۂ ہُمَزَہ

بسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ

۱ {خلاصہ :- (۱) عیب چین غیبت کرنے والے مال جمع کرنے والے کی مذمت اور اُن کی سزا۔ (۲) حطمہ آتشِ دوزخ ہے۔ . . . . . . }

مطالب :- عیب چین اور غیبت کرنے والا قابلِ افسوس (و نفرت) ہے کہ وہ گِن گِن کر مال اس خیال سے جمع کرتا رہتا ہے کہ بہ سبب مال کے اُس کو حیاتِ ابدی نصیب ہوگی۔ مگر یہ تو ہونے کی نہیں۔ اور بہ سبب (کفر کے) ضرور دوزخ میں ڈالا جائیگا۔ (اشارہ ہے اخنس بن شریق ثقفی۔ یا ولید بن مغیرہ مخزومی۔ یا عاص بن وائل سہمی کی طرف جو ہر مجلس میں پیغمبر صلعم اور آپ کے رفیق اور صحابہ کی بدگوئی اور غیبت کیا کرتے تھے)۔

حطمہ آگ دوزخ کی ہے جس کو اللہ نے سُلگا رکھا ہے جو کافروں کے دلوں تک پہنچ جائیگی۔

{نوٹ :- غیبت اور عیب جوئی قولاً ہو یا فعلاً حرام ہے۔ مال جمع کرنا اور اُس پر تفاخر و اعتماد حرام ہے۔ ہاں اگر تفاخر نہ کرے۔ اُس پر نہ پھولے۔ بلکہ

زکوٰۃ دے حق العباد اور حق اللہ میں خرچ کرے تو دولتمندی بہتر چیز ہے۔
نتائج :- بدگوئی۔ عیب چینی۔ غیبت۔ طعن۔ اظہارِ بزرگی اور فخر طلبی وغیرہ کرنی نہ چاہیئے۔ حرص مال بڑی بلا ہے۔ مال کے مہیا کرنے سے کوئی فائدہ نہیں۔

ے۔ . . . مہیا گرچہ سب اسباب ملکی اور مالی تھے
سکندر جب چلا دُنیا سے دونوں ہاتھ خالی تھے

ے۔ . . . ترا بہ تختۂ تابوت برکشند از تخت
اگر خزانہ و لشکر ہزار خواہد بود

ے۔ . . . ہوتی ہے جمع زر سے پریشانی آخرش
درہم کی شکل صورتِ دِرہم سے کم نہیں . . . . }

(۱۰۵) سورۂ فیل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱ {خلاصہ :- (۱) بیان ہلاکتِ اصحابِ فیل . . . . . }
مطالب :- (لوگو!) دیکھو کہ اللہ نے اصحابِ فیل کے ساتھ کیسا برتاؤ کیا کہ اُن پر جھُنڈ کے جھُنڈ پرندے بھیجے جو اوپر سے کنکر کی پتھریاں پھینکتے تھے۔ پھر مثل روندے ہوئے اور کھائے ہوئے غلّے کے اُن کو تباہ کر چھوڑا۔ یہاں تک کہ اُن کے کل داؤ کو غلط کر دکھایا۔ (یمن کا ایک حاکم بنام ابرہہ بن صباح عیسائی تھا۔ یہ نجاشی حبش کا نائب تھا۔ بہ سبب حسد کے مکہ کے منہدم کرنے کو چڑھائی کی لیکن اللہ جلّ شانہٗ نے جھُنڈ کے جھُنڈ پرند کو بھیجا جن کے چنگلوں میں چھوٹی چھوٹی کنکریاں تھیں۔ اُن پرندنے کنکریوں کو لشکر ابرہہ پر گرانا شروع کیا یہاں تک کہ لشکر ابرہہ تباہ ہوگیا اور خانۂ کعبہ کو اللہ نے بچا لیا۔ یہ اُسی سال کا واقعہ ہے جس سال پیغمبر صلعم کی پیدائش ہوئی)۔
{**نتائج** :- اللہ جب چاہے جس طرح چاہے جس کو چاہے ہلاک کردے سکتا ہے۔ حقیر چیز سے بڑی چیز کی ہلاکت کوئی بڑی بات نہیں۔ اللہ سے داؤ کرنا اپنے مُنہ پر آپ طمانچہ مارنا ہے۔ . . . . . . }

(۱۰۶) سُورۂ قریش

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱ {خلاصہ:- (۱) تعلیم قریش کہ تجارت میں اللہ کا شکر کرنا چاہیئے- (۲) مکہ جائے امن و روزی ہے- . . . . }

مطالب:- جاڑے اور گرمیوں میں قریش مل کر تجارت کرتے ہیں (اور چونکہ اُن کی یہ الفت اور ان کا مل کر سفر کرنا اللہ ہی کی ہدایت سے ہے- تو ان کو چاہیئے کہ اس نعمت کے بدلے) وہ مالک خانۂ کعبہ کی (یعنی اللہ ہی کا شکر اور اُسی کی عبادت کریں (نہ کہ دوسرے معبود کی)- اور اللہ ہی تو ان کو بھوک میں کھانا دیتا ہے اور خوف سے محفوظ رکھتا ہے (یعنے مکہ میں زراعت وغیرہ نہیں ہوتی اس پر بھی اللہ تعالےٰ سب چیزیں پہنچا دیتا ہے- اور پھر خانۂ کعبہ کو جائے امن بھی بنایا ہے- قریش سال میں تجارت کے لئے دو سفر کرتے تھے- جاڑے میں یمن کی طرف جاتے اور گرمی میں شام کی طرف- جہاں یہ لوگ جاتے ان کی بڑی قدر و منزلت ہوتی- بقولِ بعض مفسر اس سُورہ کو لگاؤ ہے اگلی سورہ فیل سے- مطلب یہ ہے کہ خدا نے اصحابِ فیل کو اس لئے غارت کیا کہ قریش کو سفر میں کسی طرح کی مزاحمت نہ رہے- تو انہیں بھی چاہیئے کہ خداوند کریم کی عبادت کریں- بقولِ دیگر ابرہہ کی فوج کو اللہ نے تباہ کیا بہ سبب اس کے کہ قریش مل گئے اور ایک دل ہو گئے- خوف سے محفوظ رکھا یعنے ابرہہ کی فوج سے بچا لیا- اور یہ بات مکہ معظمہ کی برکت سے ہوئی)-

{نتائج:- اللہ کی نعمت کا شکر کرو- اللہ کی عبادت کرو- خانہ کعبہ جائے امن ہے- اللہ ہی روزی پہنچاتا ہے- اس سورہ میں اشارہ ہے کہ مجاورانِ مکہ ہمیشہ محترم و مامون و صاحبِ رزق وسیع رہینگے اور قریش ہی ہمیشہ وہاں کے مجاور رہیں گے- . . . . }

(۱۰۷) سُورۂ ماعُون

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

۱ {خلاصہ :- (۱) مذمّت اُن کی جو یتیموں پر ظلم کرتے۔ مسکینوں کو کھلانے کی ترغیب نہیں دیتے۔ نماز میں غفلت کرتے۔ نیکی میں ریاکاری کرتے۔ اپنے عزیزوں اور قرابت مندوں کی امداد نہیں کرتے۔ . . . . . }

مطالب :- (اے پیغمبرؐ!) جو روز جزا و سزا کو جھٹلاتا ہے اُس پر تم نے نظر کی (یا نہیں)۔ سو یہ وہی ہے جو یتیم کو دھکّے دیتا ہے (یا ذلّت سے نکال دیتا ہے) اور مسکین کے کھلانے پر (لوگوں کو) ترغیب نہیں دیتا ہے (یعنے خود تو دیتا ہی نہیں اور نہ دوسروں کو اس بات کی ترغیب دیتا ہے۔ اشارہ ہے ابوجہل یا ابوسفیان یا ولید بن مغیرہ کی طرف)۔ افسوس ہے اُن نمازیوں پر جو نماز میں بے خبری اور غفلت کرتے (یعنے قضا کرتے ہیں یا صرف دکھلانے کو نماز پڑھتے۔ یا نماز کو وقت پر ادا نہیں کرتے اور وقت سے تاخیر کر کے پڑھتے ہیں۔ یا شرع کے موافق نماز کے ارکان بخوبی بجا نہیں لاتے۔ یا خشوع و خضوع سے نماز ادا نہیں کرتے

ے . . . سجدے میں سر ہے اور ہے دل میں خیالِ حور
اللہ کو قبول ہو ایسی نماز کیا

ے . . . کلیدِ درِ دوزخ است آں نماز
کہ در چشمِ مردم گزاری دراز)۔

اور نیکی دکھانے کو کرتے۔ اور (حاجتمند) کو ضروریات کے دینے سے بھی دریغ کرتے (یعنے وقت پر کام نکالنے کے لئے کسی کو کچھ نہیں دیتے۔ جیسے دیگ۔ ڈول۔ پیالہ۔ برتن۔ آگ۔ پانی۔ نمک وغیرہ کہ کسی وقت میں ایک دوسرے سے لے کر کام نکالتا ہے۔ یہی چیزیں ماعون میں داخل ہیں)۔

{نوٹ :- حضرتِ علی رضؓ سے روایت ہے کہ نماز میں سستی کرنے والے پندرہ قسم کے عذاب میں گرفتار ہوں گے۔ نماز میں غفلت اور سستی موجب نارہے

ریا حرام ہے۔ قیامت کا انکار کفر ہے۔ یتیم پر ظلم اور تشدد حرام ہے۔ مساکین کی اعانت سے چشم پوشی اور بے پروائی گناہ ہے۔ بد خُلقی و کمال بخل اور ضروری روز مرّہ کی چیزوں میں بخل کرنا گناہ ہے۔

نتائج:۔ ریاکاری بُری چیز ہے۔ عبادت خضوع خشوع کے ساتھ ہونی چاہئیے یتیم کے ساتھ نیک سلوک کرو۔ مسکین کو خود بھی دو اور دوسروں کو دینے کی ترغیب دو۔ نماز اور نیکی میں ریاکاری نہ کرو۔ زکوٰۃ دو۔ ضروریات کے دینے میں انکار نہ کرو}

(۱۰۸) سورۂ کوثر

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۱ {خلاصہ:۔ (۱) پیغمبر صلعم کو عطائے کوثر۔ (۲) حکمِ نماز و قربانی۔ (۳) پیغمبر صلعم کے دشمن کی ابتری۔ . . . . }

مطالب:۔ (اے پیغمبر!) ہم نے تم کو (نہر) کوثر عطا کیا ہے (یا کثرت سے خیر و برکت دی ہے۔ جیسے نبوت عظمےٰ۔ قرآن مجید۔ دینِ اسلام۔ آپ کی رفعت ذکر۔ آپ کے علوم۔ خُلقِ عظیم۔ مقامِ محمود۔ یہ سورہ۔ مقامِ قرب۔ عُلما و اولیا جو آپ کے نام کو جگمگا یا کرینگے۔ کثرتِ اُمت وغیرہ۔ مُلاجیون کی تفسیرات احمدیہ دیکھو

ع . . . . . آثار اقتدار تو تا حشر متصل . . . . .)

(پس اس احسان کے بدلے) ہماری ہی نماز پڑھو۔ اور ہمارے ہی نام کی قربانی کرو۔ (یعنے نمازِ عید اضحےٰ ادا کرو اور قربانی کرو۔ قربانی پیغمبر صلعم پر ضرور تھی اور اُمت میں مالدار پر ہے مفلس کو ضرور نہیں)۔

(اے پیغمبر!) جو تمہاری بُرائی چاہے۔ اُس کا نام لیوا نہ رہیگا (یہ جواب ہے کافروں کا خاص کر عاص بن وائل سہمی کا۔ کافر کہتے کہ پیغمبر صلعم کے لڑکا نہیں اور یہ سمجھتے کہ اِن کے بعد ان کا دین باقی نہ رہیگا۔ بعد وفات صاحبزادہ پیغمبر صلعم کے عاص بن وائل نے آنحضرت صلعم کو ابتر یعنے بے اولادی کہا تھا۔ تو اللہ نے فرمایا کہ ابتر یہ کافر خود ہی ہے پیغمبر صلعم کا نام اور دین تو تا قیامت جاری رہیگا۔ اور آپ کا دشمن بے مراد رہیگا

ع۔ . . . خصم سیاہ توبے حاصل و خجل . . . .)

{نتائج :- کسی کی بُرائی نہ چاہو۔ جو کسی بھلے آدمی کا بُرا چاہتا ہے وہ خود بُرا ہے۔ نماز پڑھو۔ قربانی کرو۔

مسائل۔ صحیح مسلم میں ہے کہ جس نے اللہ کے سوا اور کسی کے لئے قربانی کی اُس پر اللہ کی لعنت ہے۔ قربانی پیغمبر صلعم پر ضرور تھی۔ اُمت میں مالدار پر ہے مفلس کو ضرور نہیں۔ . . . . }

(۱۰۹) سُورۂ کافِرُون

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

۱ {خلاصہ :- (۱) مغایرت معبودانِ کفّار و معبودِ اہلِ اسلام۔ اطاعت وطاعت میں کافروں سے صلح کی مناہی۔ . . . . }

مطالب :- (اَے پیغمبر! کافروں سے) کہو کہ تمہارے معبودوں کی نہ تو میں پرستش کرتا ہوں نہ کرونگا۔ اور نہ تم ہمارے اللہ کی پرستش کرتے ہو اور نہ کروگے (پھر ہم سے تم سے واسطہ کیا)۔ میرا دین مجھ کو مبارک تمہارا دین تمکو نصیب (یعنے میں توحید و اسلام سے راضی ہوں اور رہوں گا اور تم کفر و شرک سے راضی ہو اور رہو گے۔ مجھ کو میرے عمل کا نیک بدلہ ملے گا۔ اور تم کو تمہارے اعمال بد کی سزا ہوگی۔ جواب ہے کافروں کا جنہوں نے پیغمبر صلعم سے کہا تھا کہ ایک سال ہم تمہارے اللہ کی پرستش کریں اور ایک سال تم ہمارے معبودوں کی پرستش کرو۔ یہاں پر کفّار ازلی مراد ہیں نہ کہ عام کفّار۔ بقول شاذ آیت لَکُمْ دِیْنُکُمْ وَلِیَ دِیْنِ منسوخ ہے)۔

{نتائج :- اللہ واحد کی پرستش کرنی چاہیئے۔ کسی اور دوسرے جھوٹے معبود نہیں۔ شرک کی مناہی۔ دین میں کافروں کی اطاعت لازم نہیں۔ اپنے کئے کا بدلہ ملے گا۔ . . . . }

(۱۱۰) سُورۂ نصر

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۱ { خلاصہ:- (۱) غلبۂ اسلام پر شکرِ الٰہی اور دعائے مغفرت کا حکم-(۲) حمدِ باری تعالےٰ- . . . . }

مطالب:- (اَے پیغمبر!) جب خدا نے (تمہاری اور اسلام کی) مدد کی اور فتح ہو گئی (جمیع فتوحات مراد ہیں مگر بعض کہتے ہیں کہ فتحِ مکہ- یا فتحِ خیبر- یا فتوحاتِ علومِ غیبیہ و اسرارِ ملکوتیہ) اور لوگ جوق جوق اسلام لے آئے تو تم اللہ کی تسبیح حمد کے ساتھ کیا کرو- (یا مطلب یہ ہے کہ سبحان اللہ وبحمدہ کہا کرو)- اور (گناہوں کی) معافی مانگو (اگر ایسا کرو گے تو اللہ تعالےٰ تمہارے گناہوں کو معاف کریگا- کیونکہ)

اللہ بڑا توبہ قبول کرنے والا (اور رحمت کرنے والا) ہے -

{ **نوٹ:-** روایت ہے کہ اس سورہ میں پیغمبر صلعم کو موت کی اور آخرت کی تیاری کی خبر دی گئی ہے چنانچہ اس سورہ کے نزول سے کئی مہینے بعد پیغمبر صلعم نے دنیا سے رحلت فرمائی- . . . . }

نتائج:- کامیابی و فتحیابی پر اللہ کی تسبیح و تقدیس کرو- گناہوں سے توبہ کرو اور اپنی مغفرت کی دُعا مانگو- . . . . . . }

(۱۱۱) سُورۂ لہب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

۱ { خلاصہ:- (۱) ابولہب اور اُس کی جورو کی مذمت- دونوں کے لئے جہنم- . . . . }

مطالب:- ابولہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹ جائیں- وہ خود بھی خراب ہو جائے (یہ کلمہ بددُعاء کا ہے)- اور نہ تو اُس کو اُس کا مال کام آئے گا نہ اُس کی اولاد (اشارہ ہے کہ ایک دن پیغمبر صلعم نے اہلِ قریش کو کوہِ صفا پر جمع

کیا اور وعظ فرما رہے تھے کہ ابولہب بول اُٹھا کہ تو ہلاک اور غارت ہوجیو کیا تو نے ہم کو اسی واسطے جمع کیا تھا۔ یا بہ روایت دیگر اُس سنگدل مردود نے مانے کو پیغمبر صلعم کی طرف دونوں ہاتھ سے پتھر اُٹھا کر پھینکا۔ اور کہا کہ اسی اتنے وعظ کے لئے تو نے ہم لوگوں کو بُلایا اور تکلیف دی۔ سو اللہ فرماتا ہے کہ ابولہب ہی کے دونوں ہاتھ ٹوٹ گئے۔ یعنے ابولہب کے دونوں جہان کی اُمیدیں ٹوٹ گئیں۔ یا اُس کے کاروبار خراب ہوگئے۔ یا عمل و اعتقاد خراب ہوگئے۔ چنانچہ ابولہب بعارضہ عدسہ مبتلا ہو کر بڑی تکلیف کے ساتھ مرا)۔

ابولہب اپنی جورو سمیت دوزخ میں ڈالا جائیگا۔

ابولہب کی جورو لکڑیوں کا گٹھا اُٹھانے والی ہے۔ اور اُس کی گردن میں بٹی رسّی ہوگی (یعنے دوزخ میں اس حالت سے داخل ہوگی کہ اس کے سر پر لکڑی لدی ہوگی اور گردن میں بٹی رسی ہوگی۔ یا اشارہ ہے کہ ایک مرتبہ لکڑی لئے آتی تھی کہ لکڑی گر گئی اور رسّی اُس کی گردن میں پھنس رہی اور اسی حالت میں مر گئی۔ یہ اُس کا عوض تھا کہ یہ بدبخت پیغمبر صلعم کے رستے میں کانٹا بچھاتی تھی۔

{نتائج :- اپنا اپنا اعمال کام آتا ہے۔ آخرت میں مال و اولاد کچھ کام نہ آئیں گے۔ نافرمانی رسول سے عذاب ہوتا ہے۔ . . . . . }

(۱۱۲) سُورَۂ اخلاص

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

۱ {خلاصہ :- (۱) احدیت و صمدیت اللہ تعالےٰ۔ (۲) اللہ کو نہ تو ماں باپ ہی ہیں اور نہ اولاد۔ (۳) اللہ کے برابر کوئی نہیں۔ . . . . }

مطالب :- (اے پیغمبر! اللہ کی وحدانیت اور صمدیت وغیرہ کو بیان کرو۔ لوگوں کو بھی بذریعہ وعظ و نصیحت کے اس طرف رجوع کرو۔ دل سے اعتقاد رکھو اور زبان سے بھی یوں) کہو کہ (بس) اللہ ایک (اور یکتا) ہے (یعنی

ذات وصفات میں یکتا ہے۔ اس کے مثل کا دوسرا نہیں
۔ ۔ ۔ صفات وذات میں یکتا ہے تو اے واحدِ مطلق ۵
نہ کوئی تیرا ثانی ہے نہ کوئی مشترک تیرا۔ ۔ ۔ ۔ ۔)
وہ بے نیاز ہے (یعنے کسی سے اور کسی کی اُس کو حاجت نہیں۔ بلکہ سب اُس کے محتاج ہیں)۔ نہ (کسی) کو جنا اور نہ (کسی سے) جنا گیا (یعنے نہ اُس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے)۔ اُس کے برابر (اور مقابل کا) کوئی نہیں۔ (اس سورہ میں توحید کوٹ کوٹ کر بھری گئی ہے۔ کل مذاہب کے عقائدِ فاسدہ و خیالاتِ باطلہ کا رد ہے۔ جیسے دہریہ۔ فلاسفہ۔ ثنویہ۔ نصاریٰ۔ یہود۔ کافر۔ مشرک۔ ملحد۔ صابی۔ مجوسی وغیرہ۔ مجرباتِ غزالیؒ میں دربارہ وحدت الوجود کے فلسفیانہ اور تصوفانہ تقریریں دیکھو)

{نتائج :۔ اللہ کے سوا کوئی دوسرا معبود نہیں۔ شرک نہ کرو۔ ۔ ۔ }

(۱۱۳) سُورۂ فلق

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

1 {خلاصہ :۔ (۱) جملہ شر سے بچنے کے لئے دُعا مانگنے کا حکم۔ ۔ ۔ }

مطالب :۔ (جملہ شر سے بچنے کے لئے اللہ کی جناب میں یوں دعا مانگو اور) کہو کہ خدایا! میں تیری پناہ میں آتا ہوں مخلوقات کے جملہ شر سے (یعنے مجھ کو جملہ شر سے محفوظ رکھ از انجملہ ان سب شر سے بھی) اندھیری رات کے شر سے (جیسے موذی اور درندہ جانور۔ چور۔ ڈاکو۔ جنّ۔ خبائث۔ حجابات روحانیاں)۔ گنڈوں پر پھونکنے والوں کے شر سے (جیسے جادوگر۔ ساحر۔ ڈائن عورت کے نازو کرشمے)۔ حسد کرنے والوں کے حسد سے (خواہ وہ حاسد انسان ہو یا اُس کے اندر نفسِ امّارہ ہو۔ بقولِ جمہور اس سورہ کے نزول کی یہ وجہ ہوئی کہ پیغمبر صلعم کے سر یا داڑھی کے بال کو منگوا کر ایک یہودلبید بن اعصم نے اپنی بیٹیوں کے ذریعے سے گرہ ڈلوا کر ایک کنوئیں میں جادو کر کے ڈلوا دیا پیغمبر صلعم بہ سبب جادو کے بیمار ہوئے۔ جب پیغمبر صلعم کو یہ بات معلوم ہو گئی تو

بال کو کنوئیں سے نکلوایا اور پھر آپ اچھے ہو گئے)۔

{نتائج :۔ سحر۔ جادو۔ ڈائن کا منتر۔ دُعا۔ تعویذ۔ جھاڑ۔ پھونک کا اثر ہوتا ہے۔ حسد بُری چیز ہے اور اُس کی کاٹ بُری ہوتی ہے محسود پر حسد کا اثر ہوتا ہے اور خرابی پیدا کرتا ہے۔ . . . .

مسئلہ :۔ جھاڑ پھونک جو آیاتِ قرآنی یا احادیث سے ہو جائز ہے۔ . . . . }

(۱۱۴) سورۂ ناس

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۰

۱ {خلاصہ :۔ (۱) شیطانی شر اور وسوسے سے بچنے کے لئے دُعا۔ (۲) شیطان وسوسہ ڈالتا ہے۔ (۳) شیطان انس و جن میں سے ہے۔ (۴) اللہ تعالےٰ کے اوصاف۔ . . . . }

مطالب :۔ (اے پیغمبر) شیطانی وسوسے سے بچنے کے لئے اللہ کی جناب میں دُعا مانگو (اور) کہو کہ شیطان جو لوگوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالتا ہے اور خود نظر نہیں آتا (یعنے بہکا کر خود رفو چکر ہو جاتا ہے) خواہ وہ جنّ میں سے ہو یا انس میں سے اُس کے شر سے مَیں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں (یعنے کہو کہ خدایا! شیطان کے شر سے محفوظ رکھ۔ میں تیری پناہ میں آیا ہوں پناہ دے۔ تو میرا پروردگار ہے میں تیرا پروردہ ہوں۔ تو میرا بادشاہ ہے میں تیری رعیت ہوں۔ تو میرا معبود ہے میں تیرا بندہ ہوں)۔

اللہ انسان کا پالن ہار بادشاہ اور معبود ہے۔

{نوٹ :۔ شیطانی وسوسے ہر ایک کو ہوتے ہیں مگر اس کا اثر جدا گانہ ہے۔ دیکھو سورہ حج رکوع ۷۔ روایت ہے کہ پیغمبر صلعم نے فرمایا کہ شیطان اپنی سونڈ ابن آدم کے قلب پر رکھے ہوئے ہے۔ پس اگر آدمی خدا تعالیٰ کو یاد کرتا ہے تو شیطان خنّس ساکن ہو جاتا ہے یعنی ٹھیر جاتا ہے۔ اور اگر آدمی خدا تعالےٰ کو بھولتا ہے تو شیطان اُس کے قلب کو نگل جاتا ہے یعنی لقمہ کر لیتا ہے پس

یہی الوسواس الخناس ہے۔

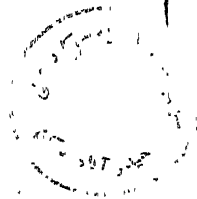
نتائج:۔ شیطان انسان کو بہکاتا ہے مگر مصیبت کے وقت اُس کی مدد نہیں کرتا۔ شیطان سے بچنے کے لئے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم کہا کرو۔ شیطان جن میں سے ہوتے ہیں اور انسان میں سے بھی ۔ یعنے بہتیرے آدمی بہ صفتِ شیطان ہوتے ہیں جو دوسرے آدمیوں کو بہکاتے ہیں۔

ع . . . . اے بسا ابلیس آدم روے ہست

اور بہتیرے جن بہ صفتِ شیطان ہوتے ہیں جو اپنی قوم جنوں کو بہکاتے ہیں۔ . . . . ۰{



تمام شد



تیسرے حصے کا غلط نامہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۲۰	موت کو	موت کا	۶۸	۶	برآزار	برآنہ
۱۰	۱۹	ہم ہی	ہمہیں	۸۰	۲۱	[illegible]	[illegible]
۱۷	۱۳	متنفس	متنفس	〃	۲۳	لغویات ہے	لغویات ہیں
۲۰	۱۸	غبر	غیر	۸۱	۱۲	ایک بارگا گناہ	ایک کا بارِ گناہ
۲۲	۱	تہے	نہی	۸۸	۱۱	عمل کرتے	عمل کرنے
〃	۷	کناہ	گناہ	۹۰	۲۲	خوشنودے	خوشنودئی
۲۳	۱۱	کرے	کرتے	〃	۲۳	ناراضے	ناراضئ
〃	۱۸	قریفہ	قریظہ	۹۴	۱۰	یہ سبب	بہ سبب
۲۳	۲۳	〃	〃	۹۸	۵	نافرمانئے	نافرمانی
۲۴	۵	〃	〃	۱۰۴	۵	جھگڑے	جھگڑنے
〃	۶	〃	〃	۱۲۳	۱۲	استغفارہ	استغفار
〃	۷	〃	〃	۱۲۴	۲	〃	〃
〃	۹	〃	〃	〃	۳	دیتی ہے	دیتی ہیں
۳۱	۱۹	دوسرے	دوسرا	۱۲۶	عنوان	۵	۱
۳۹	۴	حال	مال	۱۲۸	۱۹	مگر	بلکہ
۴۱	۷	دھریگا	دھرینگے	۱۲۹	۲	برا	بُرا
۴۲	۱	تنگئے	تنگی	〃	۱۲	رضامندے	رضامندی
۴۸	۲۳	کافروں کو	کافروں کا	۱۳۱	۲۲	پیغمبرے	پیغمبری
۵۳	۷	مے آرد	می آرد	۱۳۲	۱۸	تمہارے	تمہارے پاس
۵۶	۱۱	بے عنایت	بے غایت	۱۳۵	۱۵	ہوئے ہیں	ہوئے ہیں)
۵۷	۱۹	شمن	دشمن	۱۳۸	۱۷	بنی اسرائیل	ہم نے بنی اسرائیل
۶۱	۱۳	نافرمانئے	نافرمانی	۱۴۰	۲۱	اور پھر اپنے	(اور پھر اپنے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۴۳	۲۴	مشرک کرنا	شرک کرنا
۱۴۶	۱۲	افزوا	اذوا
۱۵۴	۱۳	متمتی	متمنی
〃	۱۶	پوچھتے	پوچھنے
۱۵۵	۱۰	اُن مارینگے	اُن کو مارینگے
۱۵۷	۲	پرواہ	پروا
〃	۷	نیک	نیک
۱۵۹	۳	الٰہی سے) ڈراؤ	الٰہی سے) ڈراؤ
〃	۱۱	شجرہ) ہے	شجرہ ہے)
〃	۲۲	روا جب	نہ واجب
۱۶۵	۴	پشیمان	پشیمان
۱۶۷	۱	غیب جوئی -	عیب جوئی -
		غیبت	عیبت
۱۶۹	۱۰	[illegible]	جو لٹنے والا
〃	۱۳	غیب	غیبت
〃	۱۴	〃	〃
۱۷۱	۱۹	پکڑتا	پکڑتی
۱۷۳	۱۶	فرشس	فرس
〃	۲۵	عروف	عرف
۱۷۴	۱۶	غزالی	غزالی
۱۷۷	۳	روزاے	روزی
〃	۲۱	نبے	نبی
۱۸۰	۴	جبرئیل آتے	جبرئیل ؑ لے آتے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۸۱	۱۴	جو کہتے تھے کہ	جو کہتے تھے کہ فرشتے
۱۸۷	۱	خدا	خدا کو
〃	۲۴	وحدت	وحدت ہے۔
۱۵۹	۲۵	نقول	بقول
۱۹۶	۳	حسنا	حسنہ
〃	۸	〃	〃
〃	۹	〃	〃
۱۹۷	۲	درازے	درازی
〃	۲۵	حسنا	حسنہ
۲۳۷	۸	نقصان	نقص
۲۳۹	۱۷	جیسے	جیسی
۲۴۹	کالم اول ۲		ا
۲۵۰	۴	گمان حن	گمان حسن
۲۵۲	۲۱	اژدحام	اژدحام
〃	۲۲	〃	〃
۲۵۸	۲۵	کرتی	کرتے
۲۶۶	۲۲	اصلہ	اصیلہ
۲۶۷	۲۳	خرابے	خرابی
۲۶۹	۳	تباہے	تباہی
۲۷۵	۶	زندکی	زندگی
۲۷۸	۲	دھکایا	دھمکایا
۲۸۲	۱۹	کی جائیں	کیے جائیں
۲۸۷	۲۱	صلحۃ	مصلحتاً

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۹۱	۸	فراغ	فراخ	۲۹۶	۷	خوبیئے	خوبی
"	۱۲	"	"	۳۰۸	۱۰	بالاکردو	بالاے طاق کردو
"	۱۴	"	"				
۲۹۲	۳	کامول	کاموں	۳۱۳	۶	زکواۃ	زکوۃ
۲۹۵	۲۰	کہ)(جو	کہ جو	۳۱۴	۲۰	معہود	معبودکی

مطالب القرآن

(مولفہ مولوی سید علی حسن صاحب ڈپٹی مجسٹریٹ وکلکٹر محلہ میرداد بہار ضلع پٹنہ)

اس مبارک نام ہی سے جو زیب عنوان ہے اس کتاب کی خوبی ظاہر ہے (ع... آفتاب آمد دلیلِ آفتاب)۔ مولف باتمکین نے جیسی دلسوزی سے کام لیا ہے اور قرآن کے مطالب کو صاف صاف اور واضح واضح بیان کر دیا ہے اس زمانہ کے لحاظ سے غنیمت ہے۔ عبارت سلیس بامحاورہ۔ اردو عام فہم مضمون مسلسل۔ ان سب خوبیوں کے ساتھ تالیف کا اندازہ ایسا دلکش کہ باید و شاید۔ ہر چند اس کتاب کی غرضِ تالیف استفادۂ عام ہے۔ لیکن مخصوص بچّوں اور مستورات کے لئے تو نعمت ہی نعمت ہے۔ اس کے تین حصے ہیں ہر حصّہ تقریباً دس پاروں کا ہے۔ اس کتاب میں ذیل کی باتیں ہیں:- (۱) سورتوں کی فہرست باعتبار ترتیب قرآنی۔ (۲) سورتوں کی فہرست باعتبار نزول۔ (۳) سورتوں کی فہرست بترتیب حروف تہجّی۔ (۴) پاروں کی فہرست سورتوں کے ساتھ۔ (۵) اصطلاحات شرعیہ کی تعریف۔ (۶) مقاصد تنزیل قرآن اور اس کے فضائل و معارف۔ (۷) ہر رکوع کا خلاصہ۔ (۸) ہر رکوع کے مطالب۔ شانِ نزول بہ حسبِ ضرورت متفرق تاویلیں۔ (۹) نوٹ بہ حسب ضرورت۔ (۱۰) نتائج اور نتیجہ خیز باتیں۔ (۱۱) مسائل فقہی۔ (۱۲) آخر میں مضامین قران کی فہرست بترتیب حروف تہجی۔

ع... ہاں بٹ رہی ہے حسن کی نعمت چلو چلو　　لوٹ رہی ہے مفت کی دولت چلو چلو

پہلا حصّہ (تقریباً صفحہ ۴۰۰)
دوسرا حصّہ (تقریباً صفحہ ۳۰۰)
تیسرا حصّہ (تقریباً صفحہ ۴۰۰)
} قیمت ۱۲؍

مندرجہ ذیل کتابیں بھی عنقریب چھپ کر شائع ہونگی انشاء اللہ:-

(۱) خلاصۃ الرکوع۔ (۲) تلخیص السورہ۔ (۳) نتائج القرآن۔ (۴) مسائل الفرقان۔ (۵) فہرست مضامین قرآن۔ (۶) مصطلحات شرعیہ۔

ملنے کا پتہ:-

مولوی سید وحید الدین احمد۔ زمیندار
محلہ رحم گنج۔
دربھنگہ

المشتہر
محمد سلیمان قادری چشتی پھلواروی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست مضامین قرآن مطابق حروف تہجی۔

مضمون	پارہ نمبر	سورۃ و نمبر	رکوع نمبر	مضمون	پارہ نمبر	سورۃ و نمبر	رکوع نمبر	مضمون	پارہ نمبر	سورۃ و نمبر	رکوع نمبر	مضمون	پارہ نمبر	سورۃ و نمبر	رکوع نمبر
احزاب	۲۱	۳۳ احزاب	۲		۳۰	۸۰ عبس	۳		۷	۶ انعام	۴		۱۳	۳ آل عمران	۸
احسان الٰہی	دیکھو اللہ تعالیٰ کے احسانات۔				〃	〃	۸		۸	〃	۱۴		۴	〃	۱۸
					۲۱	۲۹ عنکبوت	۵		〃	۷ اعراف	۷		۶	۵ مائدہ	۱
احسان و محسن	۱	۲ بقرہ	۶		〃	〃	۷		۱۴	۱۶ نحل	۲		〃	〃	۶
	〃	〃	۱۰		۲۱	۳۱ لقمان	۱		〃	〃	۸		۱۰	۹ توبہ	۹
	〃	〃	۱۳		〃	۳۳ احزاب	۱		۱۵	۱۷ بنی اسرائیل	۸		〃	〃	۱۰
	۲	〃	۲۴		۲۳	۳۷ صفّت	۳		۱۷	۲۲ حج	۱		۱۲	۱۱ ہود	۲
	۴	۳ آل عمران	۱۴		〃	〃	۴		〃	〃	۹		۱۳	۱۲ یوسف	۷
	〃	〃	۱۸		〃	۳۹ زمر	۲		۲۰	۲۷ نمل	۶		〃	〃	۱۲
	۵	۴ نساء	۱۸		〃	〃	۴		〃	۲۸ قصص	۷		〃	۱۳ رعد	۳
	۶	۵ مائدہ	۳		〃	۴۱ حم سجدہ	۵		〃	۲۹ عنکبوت	۲		۱۴	۱۶ نحل	۶
	〃	〃	۱۱		۲۶	۴۶ احقاف	۲		۲۱	۳۰ روم	۸		〃	〃	۱۱
	〃	〃	۱۲		۲۷	۵۱ ذاریات	۱		〃	۳۱ لقمان	۲		۱۵	۱۷ بنی اسرائیل	۱
	〃	〃	۱۳		〃	۵۵ رحمن	۳		〃	〃	۳		〃	〃	۲
	۸	۶ انعام	۱۹		۲۹	۷۷ مرسلات	۲		۲۲	۳۵ فاطر	۲		〃	۱۸ کہف	۳
	〃	۷ اعراف	۷	احصار و محصر	۲	۲ بقرہ	۲۴		〃	۳۶ یٰس	۱		۱۶	۲۰ طٰہٰ	۷
	۱۱	۹ توبہ	۱۵	احقاف (سورہ)	۲۶	۴۶۔ احقاف			۲۳	〃	۲		۱۸	۲۴ نور	۳
	〃	۱۰ یونس	۳	احقاف	〃	〃	۳		〃	〃	۴		۱۹	۲۷ نمل	۱
	۱۲	۱۱ ہود	۱۰	احکام	دیکھو حکم اوامر و نواہی۔				۲۴	۴۱ حم سجدہ	۵		〃	〃	۲
	〃	۱۲ یوسف	۳	احکام الٰہی میں آسانی	دیکھو دین میں آسانی۔				۲۶	۴۶۔ احقاف	۴		۲۰	〃	۵
	〃	〃	۷	احمد	۲۸	۶۱ صف	۱		〃	۵۰ ق	۱		〃	〃	۶
	〃	〃	۱۰	احیاء موتیٰ	۱	۲ بقرہ	۳		۲۹	۷۵ دہر	۲		۲۱	۳۰ روم	۱
	۱۴	۱۶ نحل	۴		〃	〃	۸		۳۰	۱۰۰ عادیات	۱		〃	۳۱ لقمان	۱
	〃	〃	۱۲		〃	〃	۹	اخدود	۳۰	۸۵ بروج	۱		۲۲	۳۴ سبا	۱
	〃	〃	۱۶		۲	〃	۳۲	آخرت	۱	۲ بقرہ	۱۰		〃	〃	۲
	۱۵	۱۸ کہف	۴		۳	〃	۳۵		〃	〃	۱۱		۲۳	۳۹ زمر	۱
	۱۸	۲۴ نور	۵		۴	۳ آل عمران	۱۷		〃	〃	۱۲ ۱۳		〃	〃	۳

عنوان	نمبر سپارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع	عنوان	نمبر سپارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع	عنوان	نمبر سپارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع	عنوان	نمبر سپارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع
	۲۴	״	۵		۱۷	۲۲ حج	۵		۸	۶ انعام	۱۹		״	״	۲
	״	۴۰ مومن	۴		۲۲	۳۵ فاطر	۲		۹	۷ اعراف	۲۴		۲۷	۵۳ نجم	۲
	״	۴۱ حم سجدہ	۱		۲۳	۳۹ زمر	۱		״	۸ انفال	۱		״	۵۵ رحمٰن	۱
	״	״	۲		״	״	۲		״	״	۳		۲۸	۶۴ تغابن	۲
	۲۵	۴۲ شوریٰ	۳		۲۴	״	۴		۱۰	״	۶		״	۶۵ طلاق	۱
	۲۷	۵۷ حدید	۳		״	۴۰ مومن	״		۱۴	۱۶ نحل	۱۳		۲۹	۷۴ مدثر	۱
	۲۸	۵۹ حشر	۱		۲۹	۷۶ دہر	۱		״	״	۱۶		۳۰	۸۳ تطفیف	۱
	״	۶۰ ممتحنہ	۲		۳۰	۹۲ لیل	۱		۱۵	۱۷ بنی اسرائیل	۳		״	۹۳ ضحیٰ	۱
	۲۹	۶۸ قلم	۲		״	۹۸ بینہ	۱		״	״	۴		״	۱۰۴ ہمزہ	۱
اخلاص (سورہ)	۳۰	۱۱۲ اخلاص			״	۱۰۷ ماعون	۱		۱۶	۱۹ مریم	۳		״	۱۰۷ ماعون	۱
اخلاص ومخلص	۱	۲ بقرہ	۱۶	اخلاق	۱	۲ بقرہ	۱۰		״	״	۴	اخنس بن شریق (اشارہ)	۲	۲ بقرہ	۲۵
	۲	״	۲۵		۲	״	۲۲		۱۷	۲۲ حج	۸		۲۹	۶۸ قلم	۱
	״	״	۲۷		״		۲۳		۱۸	۲۳ مومنون	۱	اخوان	۹	۷ اعراف	۲۴
	۳	״	۳۴		״		۲۴		״	״	۶		۱۵	۱۷ بنی اسرائیل	۳
	״	״	۳۵		״		۲۷		״	۲۴ نور	۲	اخوت (اسلامی)	۴	۳ آل عمران	۱۱
	״	۳ آل عمران	۳		״		۳۰		״	״	۳		۱	۸ انفال	۸
	۴	״	۱۲		״		۳۱		״	״	۴	اخیافی بھائی بہن	۴	۴ نساء	۲
	۵	۴ نساء	۶		۳		۳۹		״	״	۸	آداب مجلس	دیکھو مجلس کے آداب۔		
	״	״	۱۶		۴	۴ نساء	۱		۱۹	۲۵ فرقان	۶	آداب ملاقات	دیکھو ملاقات کے آداب۔		
	״	״	۲۱		۵	״	۵		״	۲۶ شعراء	۱۱	ازواج مطہرات	دیکھو ازواج مطہرات۔		
	۷	۶ انعام	۶			״	۶		۲۰	۲۸ قصص	۹				
	۸	״	۳۰			״	۸		۲۱	۳۱ لقمان	۲	ادب نبی	دیکھو نبی کا ادب۔		
	۹	۷ اعراف	۳			״	۱۱		״	۳۳ احزاب	۱	ادریس	۷	۶ انعام	۱۰
	״	۹ توبہ	۱۳			״	۱۹		۲۲	״	۴		۱۶	۱۹ مریم	۴
	۱۲	۱۱ ہود	۲			״	۲۰		۲۴	۴۱ حم سجدہ	۵		۱۷	۲۱ انبیاء	۶
	۱۵	۱۸ کہف	۴		۶	״	۲۱		۲۵	۴۲ شوریٰ	۴		۲۳	۳۷ صافات	۴
	۱۶	״	۱۲		۶	۵ مائدہ	۱		۲۶	۴۹ حجرات	۱	ادعیہ قرآنی	۱	۱ فاتحہ	۱

الفاظ	پارہ نمبر	نام و نمبر سورۃ	رکوع نمبر	الفاظ	پارہ نمبر	نام و نمبر سورۃ	رکوع نمبر	الفاظ	پارہ نمبر	نام و نمبر سورۃ	رکوع نمبر	الفاظ	پارہ نمبر	نام و نمبر سورۃ	رکوع نمبر
	۲ ۲	۲ بقرہ ״	۱۵ ۲۵		״	״	۳		۲۸	۵۹ حشر	۱	آذر	۷	۶ انعام	۹
	״	״	۳۳		״	״	۹		״	״	۲	اذن	۱۸	۲۴ نور	۸
	۳	״	۳۰		״	۱۸ کہف	۱		״	۶۰ ممتحنہ	۱		״	״	۹
	۳	۳ آل عمران	۱		۱۶	۱۹ مریم	۱		״	۶۶ تحریم	۲		״	״	۴
	״	״	۲		״ ״	۲۰ طہٰ ״	۲ ۶		۲۹	۶۸ قلم	۱	ارم	۲۲	۳۴ سبا	۲
	״	״	۳		۱۷	۲۱۔ انبیاء	۶		״	۷۱ نوح	۲		۳۰	۸۹ فجر	۱
	״	״	۴		״	״	۷		۳۰	۱۱۳ فلق	۱	ازلیت	دیکھو اللہ تعالیٰ کی		
	״	״	۵		۱۸	۲۳ مومنون	۲		״	۱۱۴ ناس	۱		ازلیت و ابدیت۔۔		
	۴	״	۱۵		״	״	۶	آدم۲	۱	۲ بقرہ	۴	آزمائش	۱	۲ بقرہ	۶
	״	״	۲۰		۱۹	۲۵ فرقان	۶		۳	۳ آل عمران	۴		״	״	۱۵
	۵	۴ نساء	۱۰		״ ״	۲۶ شعراء ״	۵ ۶		״	״	۶		۲	״	۱۷
	۷	۵ مائدہ	۴		״	״	۹		۶	۵ مائدہ	۵		״	״	۱۹
	״	״	۱۱		״	۲۷ نمل	۲		۸	۷ اعراف	۲		״	״	۲۶
	״	״	۱۵		״	״	۳		״	״	۳		۴	۳ آل عمران	۱۴
	۸	۷۔ اعراف	۲		۲۰	״	۵		۹	״	۲۲		״	״	۱۵
	۹	״	۵		״	۲۸ قصص	۲		״	״	۲۴		״	״	۱۶
	״	״	۱۱		״	״	۳		۱۴	۱۵ حجر	۳		״	״	۱۷
	״	״	۱۴		״	۲۹ عنکبوت	۳		۱۵	۱۷ بنی اسرائیل	۷		״	״	۱۸
	״	״	۱۸		۲۱	۳۰ روم	۲		״	۱۸ کہف	۷		״	״	۱۹
	״	״	۱۹		״	۳۲ سجدہ	۲		۱۶	۲۰ طہٰ	۷		۶	۵ مائدہ	۷
	۱۱	۹ توبہ	۱۶		۲۳	۳۷ صٰفّٰت	۳		۲۳	۳۸ ص	۵		۷	״	۱۳
	״	۱۰ یونس	۱		״	۳۸ ص	۳		۲۶	۴۹ حجرات	۲		״	۶ انعام	۵
	״	״	۹		۲۳	۳۹ زمر	۵	آدم	دیکھو انسان۔				״	״	۶
	۱۲	۱۱ ہود	۴		״	۴۰ مومن	۱	آدمی		״			۸	״	۳۰
	۱۳	۱۲ یوسف	۱۱		۲۵	۴۴ دخان	۱	اُدھار	۳	۲ بقرہ	۳۹		۹	۷ اعراف	۱۲
	״	۱۴۔ ابراہیم	۶		۲۶	۴۶۔ احقاف	۲	اذان	۶	۵ مائدہ	۹		״	״	۱۶
	۱۵	۱۷ بنی اسرائیل	۲		۲۷	۵۴ قمر	۱		۲۸	جمعہ	۲		״ ״	״ ״	۲۱ ۲۳

الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع	الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع	الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع	الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع
	،،	۸ انفال	۴		،،	۸۹ فجر	۱		۱۱	۹ توبہ	۱۲		،،	،،	۲۸
	۱۰	۹ توبہ	۲	ازواج	دیکھو زوجین۔				۱۴	۱۶ نحل	۱۴		۳	،،	۳۷
	۱۱	۱۰ یونس	۲	ازواج مطہرات	۱۸	۲۴ نور	۲		۱۷	۲۲ حج	۱۰		،،	،،	۴۰
	،،	۱۱ ہود	۱		۲۱	۳۳ احزاب	۱		۱۸	۲۳ مومنون	۴		،،	۳ آل عمران	۲
	۱۳	۱۳ رعد	۵		۲۲	،،	۴		،،	۲۴ نور	۸		،،	،،	۳
	۱۵	۱۷ بنی اسرائیل	۶		،،	،،	۵		۲۱	۳۳ احزاب	۱		،،	،،	۴
	،،	۱۸ کہف	۱		،،	،،	۶		۲۳	۳۸ ص	۴		،،	،،	۷
	۱۶	۲۰ طہ	۸		،،	،،	۷		۲۶	۴۸ فتح	۲		،،	،،	۹
	۱۷	۲۱ انبیاء	۳		،،	،،	۸		۲۸	۶۵ طلاق	۱		،،	،،	۲۰
	،،	،،	۷		۲۸	۶۶ تحریم	۱		۲۹	۷۳ مزمل	۲		۴	۴ نساء	۳
	،،	۲۲ حج	۶	آسانی دین	دیکھو دین کی آسانی۔				۳۰	۹۴ انشراح	۱		۵	،،	۵
	۱۸	۲۳ مومنون	۴	آسانی و سختی	۱	۲ بقرہ	۲	استرضاع	۲	۲ بقرہ	۳۰		،،	،،	۹
	،،	۲۵ فرقان	۲		۲	،،	۲۲		۲۸	۶۵ طلاق	۱		،،	،،	۱۳
	۲۰	۲۷ نمل	۳		،،	،،	۲۳	استطاعت	۴	۳ آل عمران	۱۸		،،	،،	۱۶
	۲۰	۲۹ عنکبوت	۱		،،	،،	۲۴	استعاذہ	۹	۷ اعراف	۲۴		۶	،،	۲۱
	۲۱	۳۰ روم	۵		،،	،،	۲۷		۱۴	۱۶ نحل	۱۳		۶	۵ مائدہ	۳
	،،	۳۲ سجدہ	۲		،،	،،	۲۸		۱۸	۲۳ مومنون	۶		،،	،،	۵
	،،	۳۳ احزاب	۲		۳	،،	۳۴		۲۴	۴۰ مومن	۶		،،	،،	۶
	۲۳	۳۷ صفت	۳		،،	،،	۴۰		،،	۴۱ حم سجدہ	۵		،،	،،	۱۰
	۲۵	۴۳ زخرف	۷		،،	۳ آل عمران	۳		۳۰	۱۱۳ فلق	۱		۷	،،	۱۲
	۲۶	۴۷ محمد صلعم	۱		۵	۴ نساء	۵		،،	۱۱۴ ناس	۱		،،	،،	۱۶
	،،	،،	۴		،،	،،	۱۴	استعانت	دیکھو مدد۔				،،	۶ انعام	۵
	۲۸	۶۴ تغابن	۲		۶	۵ مائدہ	۲	استغفار توبہ	۱	۲ بقرہ	۶		،،	،،	۶
	۲۹	۶۷ ملک	۱		۸	۷ اعراف	۳		،،	،،	۱۵		،،	،،	۱۴
	،،	۶۸ قلم	۱		،،	،،	۴		۲	،،	۱۹		،،	،،	۲۰
	،،	۷۲ جن	۱		۹	،،	۱۸		،،	،،	۲۳		۸	۷ اعراف	۲
	۳۰	۸۶ طارق	۱		،،	،،	۱۹		،،	،،	۲۵		،،	،،	۱۳
													،،	،،	۱۶

ابواب	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع
	۹	״	۱۸
	״	״	۱۹
	״	۸ انفال	۴
	״	״	۵
	۱۰	۹ توبہ	۱
	״	״	۲
	״	״	۱۰
	۱۱	״	۱۳
	״	״	۱۴
	״	״	۱۶
	۱۲	۱۱ ہودؑ	۱
	״	״	۴
	״	״	۵
	״	״	۶
	״	״	۸
	״	״	۱۰
	۱۳	۱۲ یوسفؑ	۱۱
	״	۱۴ ابراہیمؑ	۱
	״	״	۲
	״	״	۶
	۱۴	۱۶ نحل	۱۴
	״	״	۱۵
	۱۵	۱۷ بنی اسرائیل	۳
	״	۱۸ کہف	۸
	۱۶	۱۹ مریم	۴
	״	۲۰ طٰہٰ	۳
	۱۷	۲۱ انبیاء	۲

ابواب	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع
	۱۸	۲۳ مومنون	۶
	״	۲۴ نور	۱
	״	״	۲
	״	״	۴
	״	״	۹
	״	۲۵ فرقان	۶
	۱۹	۲۶ شعراء	۱
	״	״	۳
	״	۲۷ نمل	۱
	״	״	۴
	۲۰	۲۸ قصص	۲
	״	״	۶
	״	״	۷
	״	۲۹ عنکبوت	۱
	״	״	۴
	۲۱	۳۰ روم	۵
	״	۳۱ لقمان	۲
	۲۲	۳۳ احزاب	۳
	״	״	۹
	۲۳	۳۸ ص	۲
	״	۳۹ زمر	۲
	۲۴	״	۶
	״	۴۰ مومن	۱
	״	۴۱ حم سجدہ	۱
	۲۵	۴۲ شوریٰ	۳
	۲۶	۴۷ محمد صلعم	۱
	״	״	۲

ابواب	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع
	״	۴۹ حجرات	۲
	״	۵۱ ذاریات	۱
	۲۷	۵۷ حدید	۴
	۲۸	۵۹ حشر	۱
	״	۶۰ ممتحنہ	۱
	״	״	۲
	״	۶۱ صف	۲
	״	۶۳ منافقون	۱
	״	۶۴ تغابن	۱
	״	״	۲
	۲۸	۶۵ طلاق	۱
	״	۶۶ تحریم	۱
	״	״	۲
	۲۹	۶۷ ملک	۱
	״	۶۸ قلم	۱
	״	۷۱ نوح	۱
	״	״	۲
	״	۷۳ مزمل	۲
	۳۰	۸۵ بروج	۱
	״	۱۱۰ نصر	۱
استقامت	۲	۲ بقرہ	۲۲
	۳	״	۳۳
	״	״	۳۶
	״	۳ آل عمران	۱
	۹	۸ انفال	۲
	۱۰	״	۶
	״	۹ توبہ	۲

ابواب	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع
	۱۱	۱۱ ہود	۱۰
	۱۴	۱۵ حجر	۶
	״	۱۶ نحل	۱۳
	۲۴	۴۱ حم سجدہ	۱
	״	״	۴
	۲۵	۴۲ شوریٰ	۲
	۲۶	۴۶ احقاف	۲
	״	۴۷ محمد صلعم	۱
	״	״	۴
	״	۴۹ حجرات	۲
	۲۷	۵۷ حدید	۴
استقلال	دیکھو استقامت۔		
استماع قرآن۔	۹	۷ اعراف	۲۴
	۱۱	۱۰ یونس	۴
	۲۴	۴۱ حم سجدہ	۴
	۲۶	۴۶ احقاف	۴
استہزا	۱	۲ بقرہ	۲
	۵	۴ نساء	۲۰
	۶	۵ مائدہ	۹
	۷	۶ انعام	۸
	۱۰	۹ توبہ	۸
	״	״	۱۰
	۱۸	۲۳ مومنون	۶
	۲۵	۴۵ جاثیہ	۴
	۲۶	۴۹ حجرات	۲
اسحٰقؑ	۱	۲ بقرہ	۱۶
	۴	۴ نساء	۲۳

عنوان	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع
	۷	۶-انعام	۱۰
	۱۲	۱۱ ہود	۷
	۱۲	۱۲ یوسف	۱
	۱۳	۱۴-ابراہیم	۶
	۱۷	۲۱-انبیاء	۵
	۲۰	۲۹ عنکبوت	۳
	۲۳	۳۷ صفٰت	۳
	،،	۳۸ ص	۴
اسراف و سرف	۴	۳ آل عمران	۱۵
	،،	۴ نساء	۱
	۶	۵ مائدہ	۵
	۸	۶ انعام	۱۷
	،،	۷ اعراف	۳
	۱۱	۱۰ یونس	۲
	۱۵	۱۷ بنی اسرائیل	۳
	،،	،،	۴
	۱۶	۲۰ طٰہٰ	۷
	۲۲	۳۶ یٰس	۲
	۲۴	۳۹ زمر	۶
	،،	۴۰ مومن	۴
اسرافیل	۲۰	۲۷ نمل	۷
	۲۴	۳۹ زمر	۷
اسلام و مسلم و مسلمان	۱	۲ بقرہ	۲
	،،	،،	۳
	،،	،،	۵
	،،	،،	۱۳
	،،	،،	۱۵

عنوان	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع
	،،	،،	۱۶
	۲	،،	۱۷
	،،	،،	۱۹
	،،	،،	۲۵
	۳	،،	۴۰
	،،	۳ آل عمران	۲
	،،	،،	۵
	۴	،،	۶
	،،	،،	۷
	،،	،،	۸
	،،	،،	۹
	،،	،،	۱۱
	،،	،،	۱۴
	۵	۴ نساء	۱۸
	،،	،،	۲۰
	۶	،،	۲۳
	،،	۵ مائدہ	۱
	،،	،،	۷
	۷	۶ انعام	۱
	،،	،،	۲
	،،	،،	۹
	،،	،،	۱۳
	۸	،،	۱۵
	،،	،،	۲۰
	۹	۷ اعراف	۱۴
	،،	،،	۱۹
	،،	،،	۲۳

عنوان	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع
	۱۰	۸ انفال	۴
	۱۱	۱۰ یونس	۲
	،،	،،	۸
	۱۲	۱۱ ہود	۲
	۱۳	۱۲ یوسف	۱۲
	،،	۱۳ رعد	۶
	۱۴	۱۵ حجر	۱
	،،	۱۶ نحل	۱۱
	،،	،،	۱۲
	،،	،،	۱۳
	۱۶	۲۰ طٰہٰ	۸
	۱۷	۲۱-انبیاء	۷
	،،	۲۲ حج	۵
	،،	،،	۱۰
	۱۸	۲۳ مومنون	۳
	۱۹	۲۷ نمل	۲
	،،	،،	۳
	۲۰	،،	۶
	،،	،،	۷
	،،	۲۸ قصص	۵
	،،	،،	۶
	۲۱	۲۹ عنکبوت	۵
	،،	۳۰ روم	۵
	،،	۳۱ لقمان	۳
	۲۲	۳۳ احزاب	۵
	۲۳	۳۷ صفٰت	۳
	،،	۳۸ ص	۵
	،،	۳۹ زمر	۲
	،،	،،	۳

عنوان	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع
	۲۴	،،	۶
	،،	۴۰ مومن	۷
	،،	۴۱ حم سجدہ	۵
	۲۵	۴۳ زخرف	۴
	،،	،،	۷
	۲۶	۴۶-احقاف	۲
	،،	۴۸ فتح	۴
	،،	۴۹ حجرات	۲
	۲۷	۵۱ ذاریات	۲
	،،	۵۲ طور	۲
	۲۸	۶۱ صف	۱
	۲۹	۶۸ قلم	۲
	،،	۷۲ جن	۱
اسلام کی دعوت	۱	۲ بقرہ	۸
	۵	۴ نساء	۱۸
	۷	۶-انعام	۲
	،،	،،	۶
	۹	۷ اعراف	۲۰
	۱۴	۱۶ نحل	۱۳
	۱۵	۱۸ کہف	۴
	۱۸	۲۵ فرقان	۱
	۲۲	۳۴ سبا	۳
	۲۶	۴۹ حجرات	۲
	۳۰	۸۰ عبس	۱
اسلام کے مخالفین ومعاندین کی سرکشی	دیکھو مخالفین اسلام کی سرکشی۔		

الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع
اسلام کے مخالفین و معائدین کے اعتراضات	دیکھو مخالفین کے معائدین کے اعتراضات۔		
اسلام کے مخالفین و معائدین کے عقائد باطلہ	دیکھو مخالفین کے عقائد باطلہ و خصائل رذیلہ۔		
اسلام (احکام)	۲۶	۴۸ فتح	۲
اسماء الحسنیٰ	۹	۷ اعراف	۲۲
	۱۵	۱۷ بنی اسرائیل	۱۲
	۱۶	۲۰ طٰہٰ	۱
	۲۸	۵۹ حشر	۱
	یہ ننانوے نام ہیں ان میں سے ستر نام قرآن میں بعینہٖ آئے ہیں اٹھارہ ۱۸ ناموں کے مشتقات آئے ہیں اور گیارہ ۱۱ صرف مادّے ملتے ہیں ذیل کے ستر نام جو بعینہٖ آئے ہیں وہ یہ ہیں:۔		
اللہ	۱	۱ فاتحہ	۱
	۱	۲ بقرہ	۱
	"	"	۲
	"	"	۳
	"	"	۶
	"	"	۷
	"	"	۸
	"	"	۹

الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع
	"	"	۱۰
	"	"	۱۱
	"	"	۱۲
	"	"	۱۳
	"	"	۱۴
	"	"	۱۵
	"	"	۱۶
	۲	"	۱۷
	"	"	۱۸
	"	"	۱۹
	"	"	۲۰
	"	"	۲۱
	"	"	۲۲
	"	"	۲۳
	"	"	۲۴
	"	"	۲۵
	"	"	۲۶
	"	"	۲۷
	"	"	۲۸
	"	"	۲۹
	"	"	۳۰
	"	"	۳۱
	"	"	۳۲
	"	"	۳۳
	۳	"	۳۳

الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع
	"	"	۳۴
	"	"	۳۵
	"	"	۳۶
	"	"	۳۷
	"	"	۳۸
	"	"	۳۹
	"	"	۴۰
	"	۳ آل عمران	۱
	"	"	۲
	"	"	۳
	"	"	۴
	"	"	۵
	"	"	۶
	"	"	۷
	"	"	۸
	"	"	۹
	۴	"	۱۰
	"	"	۱۱
	"	"	۱۲
	"	"	۱۳
	"	"	۱۴
	"	"	۱۵
	"	"	۱۶
	"	"	۱۷
	"	"	۱۸
	"	"	۱۹
	"	"	۲۰

الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع
	"	۴ نساء	۱
	"	"	۲
	"	"	۳
	۵	"	۳
	"	"	۴
	"	"	۵
	"	"	۶
	"	"	۷
	"	"	۸
	"	"	۹
	"	"	۱۰
	"	"	۱۱
	"	"	۱۲
	"	"	۱۳
	"	"	۱۴
	"	"	۱۵
	"	"	۱۶
	"	"	۱۷
	"	"	۱۸
	"	"	۱۹
	"	"	۲۰
	"	"	۲۱
	۶	"	۲۱
	"	"	۲۲
	"	"	۲۳
	"	"	۲۴
	"	۵ مائدہ	۱

	״	״	۲		״	״	۱۲		״	۸-انفال	۱		״	״	۱۶
	״	״	۳		״	״	۱۳		״	״	۲		״	۱۰-یونس	۱
	״	״	۴		״	״	۱۴		״	״	۳		״	״	۲
	״	״	۵		״	״	۱۵		״	״	[illegible]		״	״	۳
	״	״	۶		״	״	۱۶		״	״	۵		״	״	۴
	״	״	۷		״	״	۱۷		۱۰	״	[illegible]		״	״	۵
	״	״	۸		״	״	۱۸		״	״	۶			״	۶
	״	״	۹		״	״	۱۹		״	״	۷		״	״	۷
	״	״	۱۰		״	״	۲۰		״	״	۸		״	״	۸
	״	״	۱۱		״	۷-اعراف	۳		״	״	[illegible]		״	״	۹
	״	״	۱۱		״	״	[illegible]		״	״	۱۰		״	״	۱۰
	״	״	۱۲		״	״	[illegible]		״	۹-توبہ	۱		״	״	
	״	״	۱۳		״	״	۶		״	״	۲		״	۱۱-ہود	۱
	״	״	۱۴		״	״	۷		״	״	۳		۱۲	״	۱
	״	״	۱۵		״	״	۸		״	״	۴		״	״	۲
	״	״	۱۶		״	״	۹		״	״	۵		״	״	۳
	״	۶-انعام	۱		״	״	۱۰		״	״	۶		״	״	۴
	״	״	۲		״	״	۱۱		״	״	۷		״	״	۵
	״	״	۳		۹	״	۱۲		״	״	۸		״	״	۶
	״	״	۴		״	״	۱۳		״	״	۹		״	״	۷
	״	״	۵		״	״	۱۵		״	״	۱۰		״		۸
	״	״	۶		״	״	۱۶		״	״	۱۱		״	״	۹
	״	״	۷		״	״	۲۰		״	״	۱۲		״	״	۱۰
	״	״	۸		״	״	۲۱		۱۱		۱۲		״	۱۲-یوسف	۲
	״	״	۹		״	״	۲۲		״	״	۱۳		״	״	۳
	״	״	۱۰		״	״	۲۳		״	״	۱۴		״	״	۴
	״	״	۱۱		״	״	۲۴		״	״	۱۵		״	״	۵

۱۹۱۵ء	پارہ نمبر	سورۃ نمبر	رکوع نمبر
	״	״	۷
	۱۳	״	۸
	״	״	۹
	״	״	۱۰
	״	״	۱۱
	״	״	۱۲
	״	۱۳ رعد	۱
	״	״	۲
	״	״	۳
	״	״	۴
	״	״	۵
	״	״	۶
	״	۱۴ ابراہیم	۱
	״	״	۲
	״	״	۳
	״	״	۴
	״	״	۵
	״	״	۶
	״	״	۷
	۱۴	۱۵ حجر	۵
	״	״	۶
	״	۱۶ نحل	۱
	״	״	۲
	״	״	۳
	״	״	۴
	״	״	۵
	״	״	۶

۱۹۱۵ء	پارہ نمبر	سورۃ نمبر	رکوع نمبر
	״	״	۷
	״	״	۸
	״	״	۹
	״	״	۱۰
	״	״	۱۱
	״	״	۱۲
	״	״	۱۳
	״	״	۱۴
	״	״	۱۵
	״	״	۱۶
	۱۵	۱۷ بنی اسرائیل	۲
	״	״	۳
	״	״	۱۰
	״	״	۱۱
	״	״	۱۲
	״	۱۸ کہف	۱
	״	״	۲
	״	״	۳
	״	״	۴
	״	״	۵
	״	״	۶
	״	״	۹
	۱۶	۱۹ مریم	۲
	״	״	۳
	״	״	۴
	״	״	۵
	״	۲۰ طٰہ	۱

۱۹۱۵ء	پارہ نمبر	سورۃ نمبر	رکوع نمبر
	״	״	۳
	״	״	۵
	۱۷	۲۱ انبیاء	۲
	״	״	۵
	״	״	۷
	״	۲۲ حج	۱
	״	״	۲
	״	״	۳
	״	״	۴
	״	״	۵
	״	״	۶
	״	״	۷
	״	״	۸
	״	״	۹
	״	״	۱۰
	۱۸	۲۳ مومنون	۱
	״	״	۲
	״	״	۳
	״	״	۵
	״	״	۶
	״	۲۴ نور	۱
	״	״	۲
	״	״	۳
	״	״	۴
	״	״	۵
	״	״	۶
	״	״	۷

۱۹۱۵ء	پارہ نمبر	سورۃ نمبر	رکوع نمبر
	״	״	۸
	״	״	۹
	״	۲۵ فرقان	۲
	۱۹	״	۴
	״	״	۵
	״	״	۶
	״	۲۶ شعراء	۵
	״	״	۶
	״	״	۷
	״	״	۸
	״	״	۹
	״	״	۱۰
	״	״	۱۱
	״	۲۷ نمل	۱
	״	״	۲
	״	״	۳
	״	״	۴
	״	״	۵
	۲۰	״	۵
	״	״	۶
	״	״	۷
	״	۲۸ قصص	۱
	״	״	۳
	״	״	۴
	״	״	۵
	״	״	۶
	״	״	۷

اضافہ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع
	″	″	۸
	″	″	۹
	″	۲۹ عنکبوت	۱
	″	″	۲
	″	″	۳
	″	″	۴
	۲۱		۵
	″	″	۶
	″	″	۷
	″	۳۰ روم	۱
	″	″	۲
	″	″	۴
	″	″	۵
	″	″	۶
	″	۳۱ لقمان	۱
	″	″	۲
	″	″	۳
	″	″	۴
	″	۳۲ سجدہ	۱
	″	۳۳ احزاب	۱
	″	″	۲
	″	″	۳
	″	″	۴
	۲۲	″	۴
	″	″	۵
	″	″	۶
	″	″	۷

اضافہ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع
	″	″	۸
	″	″	۹
	″	۳۴ سبا	۱
	″	″	۳
	″	″	۴
	″	″	۶
	″	۳۵ فاطر	۱
	″	″	۲
	″	″	۳
	″	″	۴
	″	″	۵
	۲۳	۳۶ یٰس	۳
	″	″	۵
	″	۳۷ صافات	۲
	″	″	۳
	″	″	۴
	″	″	۵
	″	۳۸ ص	۲
	″	″	۵
	″	۳۹ زمر	۱
	″	″	۲
	″	″	۳
	۲۴	″	۴
	″	″	۵
	″	″	۶
	″	″	۷
	″	″	۸

اضافہ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع
	″	۴۰ مومن	۱
	″	″	۲
	″	″	۳
	″	″	۴
	″	″	۵
	″	″	۶
	″	″	۷
	″	″	۸
	″	″	۹
	″	۴۱ حم سجدہ	۲
	″	″	۳
	″	″	۴
	″	″	۵
	۲۵	″	۶
	″	۴۲ شوریٰ	۱
	″	″	۲
	″	″	۳
	″	″	۴
	″	″	۵
	″	۴۳ زخرف	۶
	″	″	۷
	″	۴۴ دخان	۱
	″	″	۲
	″	۴۵ جاثیہ	۱
	″	″	۲
	″	″	۳
	″	″	۴

اضافہ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع
	۲۶	۴۶-احقاف	۱
	″	″	۲
	″	″	۳
	″	″	۴
	″	۴۷ محمد صلعم	۱
	″	″	۲
	″	″	۳
	″	″	۴
	″	۴۸ فتح	۱
	″	″	۲
	″	″	۳
	″	″	۴
	″	۴۹ حجرات	۱
	″	″	۲
	″	۵۰ ق	۲
	۲۷	۵۱ ذاریات	۳
	″	۵۲ طور	۱
	″	″	۲
	″	۵۳ نجم	۱
	″	″	۲
	″	″	۳
	″	۵۷ حدید	۱
	″	″	۲
	″	″	۳
	″	″	۴
	۲۸	۵۸ مجادلہ	۱
	″	″	۲
	″	″	۳

اسماء	نمبر پارہ	نام سورۃ نمبر سورۃ	نمبر رکوع	اسماء	نمبر پارہ	نام سورۃ نمبر سورۃ	نمبر رکوع	اسماء	نمبر پارہ	نام سورۃ نمبر سورۃ	نمبر رکوع	اسماء	نمبر پارہ	نام سورۃ نمبر سورۃ	نمبر رکوع
	″	۵۹ حشر	۱		″	″	۲		۱۵	۱۷ ابنی اسرائیل	۱		″	″	۸
	″	″	۲		″	۷۶ دہر	۱		۲۵	۴۲ شوریٰ	۲		″	″	۱۹
	″	″	۳		″	″	۲	″ تواب	۱	۲ بقرہ	۴		″	″	۲۳
	″	۶۰ ممتحنہ	۱		۳۰	۷۹ نازعات	۱		″	″	۶		۶	۵ مائدہ	۶
	″	″	۲		″	۸۱ تکویر	۱		″	″	۱۵		۹	۸ انفال	۱
	″	۶۱ صف	۱		″	۸۲ انفطار	۱		۲	″	۱۹		۱۰	″	۸
	″	″	۲		″	۸۴ انشقاق	۱		۴	۴ نساء	۳		″	″	۱۰
	″	۶۲ جمعہ	۱		″	۸۵ بروج	۱		۵	″	۹		″	۹ توبہ	۶
	″	″	۲		″	۸۷ اعلیٰ	۱		۱۱	۹ توبہ	۱۳		″	″	۹
	″	۶۳ منافقون	۱		″	۸۸ غاشیہ	۱		″	″	۱۴		۱۳	۱۴ ابراہیم	۱
	″	″	۲		″	۹۱ شمس	۱		۳۰	۱۱۰ نصر	۱		۱۴	۱۶ نحل	۷
	″	۶۴ تغابن	۱		″	۹۵ تین	۱	″ جامع	۳	۳ آل عمران	۱		۱۹	۲۷ نمل	۱
	″	″	۲		″	۹۶ علق	۱		۵	۴ نساء	۲۰		۲۰	۲۹ عنکبوت	۳
	″	۶۵ طلاق	۱		″	۹۸ بینہ	۱	″ جبار	۲۸	۵۹ حشر	۳		″	″	۴
	″	″	۲		″	۱۰۴ ہمزہ	۱	″ حسیب	۴	۴ نساء	۱		۲۱	۳۰ روم	۳
	″	۶۶ تحریم	۱		″	۱۱۰ نصر	۱		۵	″	۱۱		″	۳۱ لقمان	۱
	″	″	۲		″	۱۱۲ اخلاص	۱		۲۲	۳۳ احزاب	۵		″	″	۳
	۲۹	۶۷ ملک	۱	″ آخر	۲۷	۵۷ حدید	۱	″ حفیظ	۹	۷ اعراف	۱۳		۲۲	۳۴ سبا	۳
	″	″	۲	″ اول	″	″			۱۲	۱۱ ہود	۵		″	۳۵ فاطر	۱
	″	۶۹ حاقہ	۱	″ باری	۱	۲ بقرہ	۶		۲۲	۳۴ سبا	۳		۲۴	۳۹ زمر	۱
	″	۷۰ معارج	۱		۲۸	۵۹ حشر	۳		۲۵	۴۲ شوریٰ	۷		۲۴	۴۰ مومن	۱
	″	۷۱ نوح	۱	″ باطن	۲۷	۵۷ حدید	۱	″ حق	۷	۶ انعام	۸		۲۵	۴۲ شوریٰ	۱
	″	″	۲	″ بدیع	۱	۲ بقرہ	۱۴	″ حکیم	۲	۲ بقرہ	۲۵		″	۴۵ جاثیہ	۴
	″	۷۲ جن	۱		۷	۶ انعام	۱۳		″	″	۲۷	″ حلیم	۲	۲ بقرہ	۲۸
	″	″	۲	″ بر	۲۷	۵۲ طور	۱		۳	″	۳۵		″	″	۳۰
	″	۷۳ مزمل	۲	″ بصیر	۳	۳ آل عمران	۱		″	۳ آل عمران	۶		۳	″	۳۶
	″	۷۴ مدثر	۱		۵	۴ نساء	۸		۵	۴ نساء	۴		″	۳ آل عمران	۱۶

الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع	الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع	الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع	الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع
	۴	۴ نساء	۲		۲۴	۴۰ مومن	۷		״	۳۵ فاطر	۴		״	״	۷
	۷	۵ مائدہ	۱۴	״ خالق	۷	۶ انعام	۱۳		۲۵	۴۲ شوریٰ	۳		۱۹	۲۵ فرقان	۳
	۱۵	۱۷ بنی اسرائیل	۵		۱۳	۱۳ رعد	۲		۲۶	۴۹ حجرات	۲		״	״	۵
	۱۷	۲۲ حج	۸		۱۴	۱۵ حجر	۳		۲۷	۵۷ حدید	۱		״	۲۶ شعراء	۱
	۲۲	۳۳ احزاب	۶		۲۲	۳۵ فاطر	۱		۲۸	۵۸ مجادلہ	۱		״	۲۷ نمل	۲
	۲۸	۶۴ تغابن	۲		۲۳	۳۸ ص	۵		״	״	۲		۲۲	۳۶ یٰس	۱
״ حمید	۳	۲ بقرہ	۳۷		۲۴	۳۹ زمر	۶		״	۵۹ حشر	۳		״	״	۲
	۵	۴ نساء	۱۹		״	۴۰ مومن	۷		״	۶۴ تغابن	۱		۲۳	״	۲
	۱۲	۱۱ ہود	۷		۲۸	۵۹ حشر	۳		״	۶۶ تحریم	۱		״	״	۴
	۱۳	۱۴ ابراہیم	۱	״ خبیر	۲	۲ بقرہ	۳۰		۲۹	۶۷ ملک	۱		۲۴	۴۱ حٰم سجدہ	۱
	״	״	۲		۳	״	۳۷	״ ذوالجلال والاکرام	۲۷	۵۵ رحمٰن	۳		۲۵	۴۳ زخرف	۲
	۱۷	۲۲ حج	۳		۴	۴ نساء	۱۶						״	״	۴
	״		۸		״	״	۱۸	״ رحمٰن	۱	۱ فاتحہ	۱		״	״	۷
	۲۱	۳۱ لقمان	۲		۶	۵ مائدہ	۲		۲	۲ بقرہ	۱۹		۲۶	۵۰ ق	۳
	״	״	۳		۷	۶ انعام	۲		۱۳	۱۳ رعد	۴		۲۷	۵۵ رحمٰن	״
	۲۲	۳۴ سبا	۱		״	״	۹		۱۵	۱۷ بنی اسرائیل	۱۲		۲۸	۵۹ حشر	۳
	״	۳۵ فاطر	۳		״	״	۱۳		۱۶	۱۹ مریم	۲		۲۹	۶۷ ملک	۲
	۲۴	۴۱ حٰم سجدہ	۵		۱۰	۹ توبہ	۲		״	״	۳		۳۰	۷۸ نباء	۲
	۲۵	۴۲ شوریٰ	۳		۱۱	۱۱ ہود	۱		״	״	۴	״ رحیم	۱	۱ فاتحہ	۱
	۲۷	۵۷ حدید	۳		۱۲	״	۱۰		״	״	۵		״	۲ بقرہ	۳
	۲۸	۶۰ ممتحنہ	۱		۱۷	۲۲ حج	۹		״	״	۶		״	״	۶
	״	۶۴ تغابن	۱		۱۸	۲۴ نور	۷		״	۲۰ طٰہٰ	۱		״	״	۱۵
	۳۰	۸۵ بروج	۱		۲۰	۲۷ نمل	۷		״	״	۵		۲	״	۱۶
״ حی	۳	۲ بقرہ	۳۴		۲۱	۳۱ لقمان	۳		״	״	۶		״	״	۱۹
	״	۳ آل عمران	۱		״	״	۳		۱۷	۲۱ انبیاء	۲		״	״	۲۱
	۱۶	۲۰ طٰہٰ	۶		״	״	۴		״	״	۳		״	״	۲۳
	۱۹	۲۵ فرقان	۳		۲۲	۳۴ سبا	۱		״	״	۴		״	״	۲۴

اسماء	پارہ نمبر	نمبر اور نام سورہ	رکوع نمبر	اسماء	پارہ نمبر	نمبر اور نام سورہ	رکوع نمبر	اسماء	پارہ نمبر	نمبر اور نام سورہ	رکوع نمبر	اسماء	پارہ نمبر	نمبر اور نام سورہ	رکوع نمبر
	״	״	۲۵		״	״	۱۳		״	״	۱۰		״	״	۳
	״	״	۲۷		״	״	۱۴		״	״	۱۱		״	۶۰ ممتحنہ	۲
	״	״	۲۸		״	״	۱۶		״	۲۷ نمل	۱		״	۶۴ تغابن	۲
	۳	۳ آل عمران	۴		۱۲	۱۱ ہود	۴		״	״	۲		״	۶۶ تحریم	۱
	״	״	۹		״	״	۸		۲۱	۳۰ روم	۱		۲۹	۷۳ مزمل	۲
	۴	۴ نساء	۳		۱۳	۱۲ یوسف	۷		״	۳۲ سجدہ	۱	״ رزاق	۲۷	۵۱ ذاریات	۳
	״	״	۴		״	״	۱۱		״	۳۳ احزاب	۱	״ رقیب	۴	۴ نساء	۱
	۵	״	۵		״	۱۴ ابراہیم	۶		۲۲	״	۳		۷	۵ مائدہ	۱۶
	״	״	۹		۱۴	۱۵ حجر	۴		״	״	۶	״ رؤف	۲	۲ بقرہ	۱۷
	״	״	۱۳		״	۱۶ نحل	۱		״	״	۸		״	״	۲۵
	״	״	۱۴		״	״	۲		״	״	۹		۳	۳ آل عمران	۳
	״	״	۱۶		״	״	۶		״	۳۴ سبا	۱		۱۱	۹ توبہ	۳
	״	״	۱۹		״	״	۱۴		״	۳۶ یٰس	۱		״	״	۵
	۶	״	۲۱		״	״	۱۵		۲۴	۳۹ زمر	۶		۱۴	۱۶ نحل	۱
	״	۵ مائدہ	۱		۱۵	۱۷ بنی اسرائیل	۷		״	۴۱ حم سجدہ	۱		״	״	۶
	״	״	۵		۱۷	۲۲ حج	۹		״	״	۴		۱۷	۲۲ حج	۹
	״	״	۶		۱۸	۲۴ نور	۱		۲۵	۴۲ شوریٰ	۱		۱۸	۲۴ نور	۲
	۷	״	۱۳		״	״	۲		״	۴۴ دخان	۲		۲۷ ۲۸	۵۷ حدید ۵۹ حشر	۱ ۱
	״	۶ انعام	۶		״	״	۴		۲۶	۴۶ احقاف	۱	״ سلام	۲۸	۵۹ حشر	۳
	۸	״	۱۸		״	״	۹		״	۴۸ فتح	۲	״ سمیع	۲	۲ بقرہ	۲۲
	״	״	۲۰		۱۹	۲۶ شعراء	۱		״	۴۹ حجرات	۱		״	״	۲۸
	۱۰	۸ انفال	۹		״	״	۳		״	״	۲		۳	۳ آل عمران	۳
	״	״	۱۰		״	״	۵		۲۷	۵۲ طور	۱		۴	״	۱۳
	״	۹ توبہ	۱		״	״	۶		״	۵۷ حدید	۱		۵	۴ نساء	۸
	״	״	۴		״	״	۷		״	״	۳		״	״	۱۹
	״	״	۱۲		״	״	۸		۲۸	۵۸ مجادلہ	۲		۶	״	۲۱
	۱۱	״	۱۳		״	״	۹		״	۵۹ حشر	۱		۸	۶ انعام	۱۳

الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع	الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع	الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع	الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع
	٩	٨ انفال	٢		٩	٨ انفال	١		٢١	٣١ لقمان	٣		〃	٣٩ زمر	١
	١٠	〃	٥		١٠	〃	٨		٢٢	٣٤ سبا	٣		٢٤	٤٠ مومن	٥
	١١	٩ توبہ	١٢		〃	〃	٩		٢٤	٤٠ مومن	٢		٢٩	٧١ نوح	١
	〃	〃	١٣		〃	٩ توبہ	٦		٢٥	٤٢ شوریٰ	١	〃 غفور	٢	٢ بقرہ	٢١
	〃	١٠ یونس	٧		〃	〃	٩		〃	〃	٥		〃	〃	٢٢
	١٥	١٧ بنی اسرائیل	١		١٣	١٤ ابراہیم	١		〃	٤٣ زخرف	٦		〃	〃	٢٤
	٢٥	٤٢ شوریٰ	٢		١٤	١٦ نحل	٧	〃 علیم	٢	٢ بقرہ	٢٢		〃	〃	٢٥
〃 شکور	٢٢	٣٥ فاطر	٤		١٩	٢٧ نمل	١		〃	〃	٢٨		〃	〃	٢٨
	٢٥	٤٢ شوریٰ	٣		٢٠	٢٩ عنکبوت	٣		٣	٣ آل عمران	٤		〃	〃	٣٠
	٢٨	٦٤ تغابن	٢		〃	〃	٤		٤	〃	١٣		٣	٣ آل عمران	٤
〃 شہید	٤	٣ آل عمران	١٠		٢١	٣٠ روم	٣		٥	٤ نساء	٤		٤	٤ نساء	٤
	١١	١٠ یونس	٥		〃	٣١ لقمان	١		〃	〃	٨		٥	〃	٥
	١٧	٢٢ حج	٢		〃	〃	٣		〃	〃	١٩		〃	〃	٧
	٢٢	٣٤ سبا	٦		٢٢	٣٤ سبا	٣		٦	〃	٢١		〃	〃	١٦
	٢٨	٥٨ مجادلہ	١		〃	٣٥ فاطر	١		٨	٦ انعام	١٤		〃	〃	١٩
	٣٠	٨٥ بروج	١		٢٣	٣٩ زمر	١		٩	٨ انفال	٢		٦	〃	٢١
	〃	١٠٠ عادیات	١		٢٤	٤٠ مومن	١		١٠	〃	١٠		٦	٥ مائدہ	٥
〃 صمد	٣٠	١١٢ اخلاص	١		٢٥	٤٢ شوریٰ	١		〃	٩ توبہ	٢		〃	〃	٦
〃 ظاہر	٢٧	٥٧ حدید	١		〃	٤٥ جاثیہ	٤		〃	〃	٤		٨	٦ انعام	١٨
〃 عزیز	٢	٢ بقرہ	٢٥	〃 عظیم	٣	٢ بقرہ	٣٤		〃	〃	٨		〃	〃	٢٠
	〃	〃	٢٧	〃 عفو	٥	٤ نساء	٧		١١	〃	١٢		١٠	٨ انفال	٩
	٣	〃	٣٥		〃	〃	١٤		〃	〃	١٣		〃	〃	١٠
	〃	٣ آل عمران	٢		٦	〃	٢١		〃	١٠ یونس	٧		١٠	٩ توبہ	١
	〃	〃	٦		١٧	٢٢ حج	٨		١٥	١٧ بنی اسرائیل	١		〃	〃	٤
	٥	٤ نساء	٨		٢٨	٥٨ مجادلہ	١		٢٥	٤٢ شوریٰ	٢		〃	〃	١٢
	٦	〃	٢٣	〃 علی	٣	٢ بقرہ	٣٤	〃 غفار	١٦	١١ ہود	٤		١١	〃	١٢
	〃	٥ مائدہ	٦		١٧	٢٢ حج	٨		٢٣	٣٨ ص	٥		〃	〃	١٣

اسماء	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع	اسماء	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع	اسماء	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع	اسماء	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع
	〃	۱۰ یونس	۱۱	〃 غنی	۳	۲ بقرہ	۳۶		۱۲	۱۱ ہود	۶		۱۳	۱۲ یوسف	۱۱
	۱۴	۱۶ نحل	۱۰		〃	〃	۳۷		۱۷	۲۲ حج	۶		۱۷	۲۲ حج	۸
	۱۸	۲۴ نور	۱		۴	۳ آل عمران	۱۰		〃	〃	۱۰		۲۱	۳۱ لقمان	۲
	〃	〃	[illegible]		۸	۶ انعام	۱۶		۱۹	۲۷ نمل	۳		۲۵	۴۲ شوریٰ	۲
	〃	〃	۴		۱۱	۱۰ یونس	۷		۲۱	۳۳ احزاب	۳		۲۹	۶۷ ملک	۱
	〃	〃	۹		۱۳	۱۴ ابراہیم	۲		۲۴	۴۰ مومن	۳	〃 مالک الملک	۳	۳ آل عمران	۳
	۱۹	۲۷ نمل	۱		۱۷	۲۲ حج	۸		۲۵	۴۲ شوریٰ	۲				
	۲۰	۲۸ قصص	۴		۱۹	۲۷ نمل	۳		۲۷	۵۷ حدید	۳	〃 متعالی	۱۳	۱۳ رعد	۲
	۲۲	۳۴ سبا	۱		۲۰	۲۹ عنکبوت	۱		۲۸	۵۸ مجادلہ	۳	〃 متکبر	۲۸	۵۹ حشر	۳
	〃	〃	۲		۲۱	۳۱ لقمان	۱	〃 قہار	۱۳	۱۲ یوسف	۵	〃 متین	۲۷	۵۱ ذاریات	۳
	〃	۳۵ فاطر	۴		〃	〃	۲		۱۳	۱۳ رعد	۲	〃 مجیب	۱۲	۱۱ ہود	۶
	۲۴	۳۹ زمر	۶		۲۲	۳۵ فاطر	۳		〃	۱۴ ابراہیم	۷	〃 مجید	۱۲	〃	۷
	〃	۴۱ حم سجدہ	۳		۲۳	۳۹ زمر	۱		۲۳	۳۸ ص	۵	〃 محیی	۲۱	۳۰ روم	۵
	۲۵	[illegible]	۱		۲۶	۴۷ محمد	۴		〃	۳۹ زمر	۱	〃 مصور	۲۸	۵۹ حشر	۳
	〃	〃	۴		۲۷	۵۸ مجادلہ	۳		۲۴	۴۰ مومن	۲	〃 مقتدر	۲۷	۵۴ قمر	۳
	۲۶	۴۶ احقاف	۱		۲۸	۶۰ ممتحنہ	۱	〃 قیوم	۳	۲ بقرہ	۳۴	〃 مقیت	۵	۴ نساء	۱۱
	〃	۴۹ حجرات	۱		〃	۶۴ تغابن	۱		〃	۳ آل عمران	۱	〃 ملیک	۱۶	۲۰ طٰہٰ	۶
	〃	〃	۲	〃 فتاح	۲۲	۳۴ سبا	۳		۱۶	۲۰ طٰہٰ	۶		۱۸	۲۳ مومنون	۶
	۲۷	۵۷ حدید	۴	〃 قادر	۷	۶ انعام	۴	〃 کبیر	۵	۴ نساء	۶		۲۸	۵۹ حشر	۳
	۲۸	۵۸ مجادلہ	۱		〃	〃	۸		۱۳	۱۳ رعد	۲		۳۰	۱۱۴ ناس	۱
	〃	〃	۲		۱۵	۱۷ بنی اسرائیل	۱۱		۱۷	۲۲ حج	۸	〃 مومن	۲۸	۵۹ حشر	۳
	〃	۶۰ ممتحنہ	۲		۲۳	۳۶ یٰس	۵		۲۱	۳۱ لقمان	۳	〃 مہیمن	۲۸	۵۹ حشر	۳
	〃	۶۴ تغابن	۲		۲۶	۴۶ احقاف	۴		۲۲	۳۴ سبا	۳	〃 نور	۱۸	۲۴ نور	۵
	〃	۶۶ تحریم	۱		۳۰	۸۶ طارق	۱		۲۴	۴۰ مومن	۲	〃 واحد	۱۳	۱۲ یوسف	۵
	۲۹	۶۷ ملک	۱	〃 قدوس	۲۸	۵۹ حشر	۳	〃 کریم	۱۹	۲۷ نمل	۳		۲۳	۳۸ ص	۵
	〃	۷۳ مزمل	۲		〃	۶۲ جمعہ	۱		۳۰	۸۲ انفطار	۱		〃	۳۹ زمر	۱
	۳۰	۸۵ بروج	۱	〃 قوی	۱۰	۸ انفال	۷	〃 لطیف	۷	۶ انعام	۱۳		۲۴	۴۰ مومن	۲

الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع	الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع	الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع	الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع
،، واسع	۱	۲ بقرہ	۱۴		۳	،،	۳۴	مذل					،،	،،	۱۸
	۲	،،	۳۲		،،	۳ آل عمران	۷	معز					۵	۴ نساء	۱۸
	۳	،،	۳۶		۷	۶ انعام	۶	معید					،،	،،	۱۹
	،،	،،	۳۷		،،	،،	۸	مغنی					۶	،،	۲۳
	،،	۳ آل عمران	۸		۱۱	۹ توبہ	۱۴	مقسط					،،	۵ مائدہ	۴
	۵	۴ نساء	۱۹		۱۳	۱۳ رعد	۵	ممیت					۸	۷ اعراف	۲
	۶	۵ مائدہ	۸		۱۵	۱۷ بنی اسرائیل	۱۲	منتقم					،،	،،	۷
	۱۸	۲۴ نور	۴		،،	۱۸ کہف	۴	وارث					۱۱	۹ توبہ	۱۴
	۲۷	۵۳ نجم	۲		۲۰	۲۹ عنکبوت	۲	ہادی					،،	۱۰ یونس	۱
،، والی	۱۳	۱۳ رعد	۲		۲۱	۳۱ لقمان	۱	ذیل کے گیارہ اسماء الحسنیٰ کے					،،	،،	۶
،، ودود	۱۲	۱۱ ہود	۸		،،	۴۲ شوریٰ	۳	مشتقات بھی نہیں ملتے مگر					،،	،،	۷
	۳۰	۸۵ بروج	۱		،،	،،	۴	مادّے پائے جاتے ہیں:-					۱۲	۱۱ ہود	۱
،، وکیل	۴	۳ آل عمران	۱۸		،،	،،	۵	جلیل					۱۳	۱۳ رعد	۲
	۵	۴ نساء	۱۱		،،	۴۵ جاثیہ	۲	خافض					۱۴	۱۵ حجر	۲
	،،	،،	۱۹	،، وہاب	۳	۳ آل عمران	۱	رشید					،،	۱۶ نحل	۶
	۶	،،	۲۳	ذیل کے اٹھارہ اسماء الحسنیٰ				ضارّ					،،	،،	۷
	۷	۶ انعام	۱۳	بعینہ قرآن میں نہیں آئے ہیں				عدل					۱۸	۲۴ نور	۶
	۱۳	۱۲ یوسف	۸	مگر انکے مشتقات مذکور ہیں:-				مانع					۱۹	۲۵ فرقان	۵
	۱۵	۱۷ بنی اسرائیل	۱	باسط				ماجد					۲۱	۳۲ سجدہ	۱
	،،	،،	۷	باعث				مقدم					۲۴	۴۱ حم سجدہ	۳
	،،	،،	۱۰	باقی				موخر					۲۵	۴۵ جاثیہ	۴
	۲۰	۲۸ قصص	۳	حکم				نافع					۲۶	۴۸ فتح	۳
	۲۲	۳۳ احزاب	۶	رافع				واجد					،،	۵۰ ق	۳
	۲۳	۳۹ زمر	۶	صبور				آسمان	۱	۲ بقرہ	۳		۲۷	۵۵ رحمن	۲
	۲۹	۷۳ مزمل	۱	قابض					،،	،،	۱۳		،،	۵۷ حدید	۱
،، ولی	۱	۲ بقرہ	۱۳	مبدی					۴	۳ آل عمران	۱۱		۳۰	۸۲ انفطار	۱
	،،	،،	۱۴	محصی					،،	،،	۱۳		،،	۸۴ انشقاق	۱

الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورۃ	نمبر رکوع	الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورۃ	نمبر رکوع	الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورۃ	نمبر رکوع	الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورۃ	نمبر رکوع
اسمٰعیلؑ	۱	۲ بقرہ	۱۵		۲۱	۳۳ احزاب	۳		۶	۵ مائدہ	۱۱		”	”	۲۳
	”	”	۱۶		۲۶	۴۸ فتح	۱		۹	۷ اعراف	۲۱		”	”	۲۹
	۶	۴ نساء	۲۰		”	”	۳	اصحاب شمال	۲۷	۵۶ واقعہ	۲		۳	”	۳۰
	۷	۶ انعام	۱۰		”	”	۴						”	۳ آل عمران	۲
	۱۳	۱۴ ابراہیمؑ	۶		۲۸	۵۹ حشر	۱	اصحاب فیل	۳۰	۱۰۵ فیل	۱		”	”	۴
	۱۶	۱۹ مریم	۳	اصحاب الاخدود	۳۰	۸۵ بروج	۱	اصحاب قریہ	۲۲	۳۶ یٰسٓ	۲		”	”	۵
	۱۷	۲۱ انبیاء	۶					اصحاب کہف	۱۵	۱۸ کہف	۱		”	”	۱۱
	۲۳	۳۷ صٰفّٰت	۳	اصحاب اعراف	۸	۷ اعراف	۵		”	”	۲		۴	”	۱۴
	”	۳۸ ص	۴		”	”	۶		”	”	۳		”	”	۱۷
آسیہ (اشارۃً)	۲۸	۶۶ تحریم	۲	اصحاب الجنۃ	دیکھو جنتی۔				”	”	۴		”	۴ نساء	۲
اسیر	دیکھو قیدی۔			اصحاب الایکہ	۱۴	۱۵ حجر	۵	اصحاب مدین	۱۰	۹ توبہ	۹		۵	”	۶
اشعث (اشارۃً)	۳	۳ آل عمران	۸	اصحاب باغ۔	۱۵	۱۸ کہف	۵	اصحاب النار	دیکھو دوزخی۔				”	”	۷
اصحاب	۲	۲ بقرہ	۱۷		۲۹	۶۸ قلم	۱	اصحاب الیمین	۲۷	۵۶ واقعہ	۱		”	”	۸
	۳	”	۳۲	اصحاب حجر	۱۴	۱۵ حجر	۶		۲۹	۷۴ مدثر	۲		”	”	۹
	۴	۳ آل عمران	۱۲					آصف	۱۹	۲۷ نمل	۳		”	”	۱۱
	”	”	۱۸	اصحاب خندق	۳۰	۸۵ بروج	۱	اصحمہ	۴	۳ آل عمران	۲۰		”	”	۱۷
	۶	۵ مائدہ	۸	اصحاب رس	۱۹	۲۵ فرقان	۳		۷	۵ مائدہ	۱۱		”	”	۱۸
	۱۰	۸ انفال	۱۰		۲۶	۵۰ ق	۱	اصلاح ذات البین	۵	۴ نساء	۱۹		۷	۵ مائدہ	۱۲
	۱۱	۹ توبہ	۱۱	اصحاب رقیم	۱۵	۱۸ کہف	۱						”	۶ انعام	۳
	”	”	۱۲		”	”	۲	اضطرار	۳	۲ بقرہ	۲۱		”	”	۸
	”	”	۱۳		”	”	۳		۶	۵ مائدہ	۱		۸	”	۱۵
	”	”	۱۴		”	”	۴	اطاعت اللہ و رسول	۱	۱ فاتحہ	۱		”	”	۱۶
	۱۴	۱۶ نحل	۱۴	اصحاب سبا	۲۲	۳۴ سبا	۲		۱	۲ بقرہ	۴		”	”	۱۹
	۱۷	۲۲ حج	۶		۱۹	۲۷ نمل	۲		”	”	۷		”	”	۲۰
	”	”	۸		”	”	۳		”	”	۸		۹	۷ اعراف	۱
	۱۸	۲۴ نور	۳	اصحاب سبت	۱	۲ بقرہ	۸		”	”	۱۲		”	”	۱۷
	۱۹	۲۶ شعراء	۱۱		۵	۴ نساء	۷		۲	”	۲۱		”	”	۱۹

الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورۃ	نمبر رکوع	الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورۃ	نمبر رکوع	الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورۃ	نمبر رکوع	الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورۃ	نمبر رکوع
	״	״	۲۰		״	״	۹		״	״	۳		״	״	۱۳
	״	״	۲۱		״	۲۵ فرقان	۳		״	۴۹ حجرات	۲		۸	۶ انعام	۱۳
	״	״	۲۲		۱۹	۲۶ شعراء	۱۱		۲۸	۵۸ مجادلہ	۱		۱۱	۱۰ یونس	۸
	۹	۸ انفال	۱		۲۰	۲۸ قصص	۵		״	״	۲		۲۸	۶۵ طلاق	۱
	״	״	۲		۲۱	۳۱ لقمان	۱		״	״	۳	اعتراضات مخالفین اور ان کے جواب	۱	۲ بقرہ	۳
	״	״	۳		״	۳۲ سجدہ	۲		״	۵۹ حشر	۱		״	״	۱۳
	۱۰	״	۶		״	۳۳ احزاب	۱		״	۶۴ تغابن	۲		״	״	۱۴
	״	۹ توبہ	۷		״	״	۳		۲۹	۷۲ جن	۲		״	״	۱۶
	״	״	۸		״	״	۵	اطاعت اولوالامر	۵	۴ نساء	۸		۲	״	۱۷
	״	״	۹		״	״	۸		״	״	۱۱		״	״	۱۸
	״	״	۱۴		۲۲	״	۹	اطاعت والدین	۲۷	۵۳ نجم	۱		۳	۳ آل عمران	۶
	۱۲	۱۱ ہود	۵		״	۳۶ یٰسین	۱		״	۵۷ حدید	۳		״	״	۷
	۱۳	۱۳ رعد	۲		۲۳	۳۷ صٰفّٰت	۳		۲۸	۶۱ صف	۱		״	״	۱۰
	״	״	۶		״	۳۹ زمر	۲		״	۶۵ طلاق	۲		״	״	۱۹
	״	۱۴ ابراہیم	۱		״	״	۳		۲۹	۶۷ ملک	۲		۴	۴ نساء	۲۲
	״	״	۷		۲۴	״	۶		״	۶۹ حاقہ	۱		۶	۵ مائدہ	۱۳
	۱۴	۱۶ نحل	۶		״	۴۰ مومن	۱		״	۷۳ مزمل	۱		״	۶ انعام	۱
	״	״	۱۱		״	״	۵	اطمینان	دیکھو تسکین۔				״	״	۴
	۱۶	۱۹ مریم	۱		۲۵	۴۲ شوریٰ	۲	اعانت	دیکھو مدد۔				״	״	۷
	״	۲۰ طٰہٰ	۲		״	״	۵	اعتداء	۱	۲ بقرہ	۷		״	״	۱۱
	״	״	۵		״	۴۳ زخرف	۳		״	״	۸		۸	״	۱۵
	״	״	۷		״	۴۵ جاثیہ	۱		۲	״	۲۲		״	״	۱۸
	۱۷	۲۱ انبیاء	۱		״	״	۲		״	״	۲۴		۹	۷ اعراف	۲۳
	״	۲۲ حج	۹		۲۶	۴۶ احقاف	۳		״	״	۲۹		۱۱	۱۰ یونس	۱
	۱۸	۲۳ مؤمنون	۶		״	۴۷ محمد صلعم	۴		۴	۴ نساء	۲		״	״	۲
	״	۲۴ نور	۶		״	۴۸ فتح	۱		۶	۵ مائدہ	۱۱		״	״	۵
	״	״	۷		״	״	۲		۷	״	۱۲		۱۱	۱۱ ہود	۱

مضمون	پارہ نمبر	نام سورۃ مع نمبر	رکوع نمبر	مضمون	پارہ نمبر	نام سورۃ مع نمبر	رکوع نمبر	مضمون	پارہ نمبر	نام سورۃ مع نمبر	رکوع نمبر	مضمون	پارہ نمبر	نام سورۃ مع نمبر	رکوع نمبر
	۱۲	"	۲		"	۲۸ قصص	۵		"	۵۰ ق	۱		"	"	[illegible]
	۱۳	۱۳ رعد	۱		"	"	۶		۲۷	۵۲ طور	۳		۲۳	۳۶ یٰسین	۴
	"	"	۴		۲۱	۲۹ عنکبوت	۵		"	۵۶ واقعہ	۲		۲۴	۴۱ حٰمٓ سجدہ	۳
	"	"	۶		"	"	۶		۲۸	۵۸ مجادلہ	۲	اعلیٰ (سورہ)	۳۰	۸۷ اعلیٰ	
	۱۴	۱۵ حجر	۱		"	۳۰ روم	۶		۲۹	۶۷ ملک	۲	اعمال	(دیکھو حساب کتاب بھی)۔		
	"	۱۶ نحل	۱		"	۳۱ لقمان	۳		"	۷۴ مدثر	۲	اعمال } اکارت نہیں جاتے	۴	۳ آل عمران	۲۰
	"	"	۳		"	۳۲ سجدہ	۱		"	۷۵ قیامت	۱				
	"	"	۵		"	"	۳		۳۰	۷۸ نباء	۱	اعمال	۱	۲ بقرہ	۳
	"	"	۱۴		۲۲	۳۴ سبا	۱		"	۷۹ نازعات	۱		"	"	۴
	۱۵	۱۷ بنی اسرائیل	۵		"	"	۳		"	"	۲		"	"	۸
	"	"	۶		"	"	۵		"	۸۱ تکویر	۱		"	"	۹
	"	"	۱۰		"	"	۶		"	۸۳ تطفیف	۱		۳	"	۱۸
	"	"	۱۱		۲۳	۳۶ یٰس	۳		"	۱۰۹ کافرون	۱		۳	"	۳۰
	"	۱۸ کہف	۸		"	"	۵	اعتکاف	۲	۲ بقرہ	۲۳		"	۳ آل عمران	[illegible]
	۱۶	۱۹ مریم	۵		"	۳۷ صافات	۱	اعجاز قرآنی	۱	۲ بقرہ	۳		"	۴ نساء	[illegible]
	"	۲۰ طٰہٰ	۸		"	"	۲	اعراب	۸	۶ انعام	۱۶		"	"	۱۸
	۱۷	۲۱ انبیاء	۱		"	"	۵		۱۰	۹ توبہ	۱۲		"	"	۱۳
	"	"	۳		"	۳۸ ص	۱		"	"	۱۳		"	۵ مائدہ	۱
	"	۲۲ حج	۶		"	"	۲		۱۱	"	۱۵		"	"	۱۳
	۱۸	۲۳ مومنون	۴		۲۵	۴۲ شوریٰ	۲		۲۱	۳۳ احزاب	۲		"	"	۱۰
	"	"	۵		"	"	۳		۲۶	۴۸ فتح	۲		"	۶ انعام	۶
	"	۲۵ فرقان	۱		"	۴۳ زخرف	۳		"	۴۹ حجرات	۲		۸	۷ اعراف	۵
	"	"	۲		"	"	۶	اعراف (سورہ)	۸، ۹	۷ اعراف			۹	"	۲۴
	۱۹	"	۳		"	۴۴ دخان	۲	اعراف و اہل اعراف	۸	۷ اعراف	۵		۱۱	۹ توبہ	۱۵
	"	"	۵		"	۴۵ جاثیہ	۳		"	"	۶		"	۱۰ یونس	۱
	"	۲۶ شعراء	۱۱		۲۶	۴۶ احقاف	۱	اعضاء	۱۵	۱۷ بنی اسرائیل	۴		"	"	۵
	۲۰	۲۷ نمل	۶		"	"	۲		۱۸	۲۴ نور	۳		۱۲	۱۱ ہود	۱

اعمال	نمبر پارہ	نام و نمبر سورہ	نمبر رکوع	اعمال	نمبر پارہ	نام و نمبر سورہ	نمبر رکوع	اعمال	نمبر پارہ	نام و نمبر سورہ	نمبر رکوع	اعمال	نمبر پارہ	نام و نمبر سورہ	نمبر رکوع
	״	״	۳		۱۹	۲۵ فرقان	۶		۲۶	۴۶ احقاف	۳		۲۲	۳۶ یٰس	۱
	״	״	۱۰		״	۲۶ شعراء	۸ ۱۱		״	۴۷ محمد صلعم	۱		۲۵	۴۳ زخرف	۷
	۱۳	۱۳ رعد	۳		״	۲۷ نمل	۳		״	״	۲		״	۴۵ جاثیہ	۴
	״	۱۴ ابراہیم	۳		۲۰	۲۸ قصص	۳		״	۴۸ فتح	۴		۲۶	۵۰ ق	۲
	۱۴	۱۶ نحل	۱۳		״	״	۷		״	۴۹ حجرات	۱		۲۷	۵۴ قمر	۳
	۱۵	۱۷ بنی اسرائیل	۱		״	״	۸		۲۷	۵۶ واقعہ	۱		۳۰	۷۸ نباء	۱
	״	۱۸ کہف	۱		״	۲۹ عنکبوت	۱		۲۸	۶۳ منافقون	۲		״	۸۲ انفطار	۱
	״	״	۴		۲۱	״	۶		״	۶۴ تغابن	۱		״	۸۳ تطفیف	۱
	״	״	۶		״	۳۰ روم	۳ ۵		״	۶۵ طلاق	۲		״	۸۶ طارق	۱
	۱۶	״	۱۱		״	۳۱ لقمان	۱		״	۶۶ تحریم	۱	اعمال	۱	۲ بقرہ	۱۶
	״	״	۱۲		״	۳۲ سجدہ	۳		۲۹	۶۸ قلم	۲	اپنے لئے	۱۱	۱۰ یونس	۵
	״	۱۹ مریم	۴		۲۲	۳۴ سبا	۲		۳۰	۸۴ انشقاق	۱		۲۱	۳۰ روم	۴
	״	״	۵		״	״	۵		״	۸۵ بروج	۱		۲۷	۵۳ نجم	۳
	״	״	۶		״	۳۵ فاطر	۱		״	۹۵ تین	۱		۲۹	۷۴ مدثر	۲
	״	۲۰ طٰہ	۴		״	״	۲		״	۹۸ بینہ	۱	اعمال کی	۱	۲ بقرہ	۳۶
	״	״	۳		״	״	۴		״	۱۰۳ عصر	۱	محافظت	۱۰	۹ توبہ	۲
	״	״	۶		۲۳	۳۸ ص	۲	اعمال کو اللہ	۱	۲ بقرہ	۱۳		۱۱	۱۱ ہود	۱۰
	۱۷	۲۱ انبیاء	۶		״	״	۳	دیکھتا ہے	۲	״	۲۸		۱۴	۱۵ حجر	۶
	״	״	۷		۲۴	۴۰ مومن	۱		۲	״	۳۰		״	۱۶ نحل	۱۳
	״	۲۲ حج	۲		״	״	۵		״	״	۳۱		۲۴	۴۱ حم سجدہ	۳
	״	״	۳		״	״	۶		۱۰	۸ انفال	۹		۲۵	۴۲ شوریٰ	۲
	״	״	۷		״	۴۱ حم سجدہ	۱		״	۹ توبہ	۲		۲۶	۴۶ احقاف	۲
	״	״	۱۰		״	״	۵		۱۱	״	۱۲		״	۴۷ محمد صلعم	۳
	۱۸	۲۳ مومنون	۴		״	״	۶	اعمال لکھے	۳	۳ آل عمران	۱۹		۲۷	۵۷ حدید	۴
	״	״	۶		۲۵	۴۲ شوریٰ	۳	جاتے ہیں	۱۶	۱۹ مریم	۵	اعمال کا	۸	۷ اعراف	۱
	״	۲۴ نور	۱		״	۴۵ جاثیہ	۲		۱۷	۲۱ انبیاء	۷	وزن	۱۷	۲۱ انبیاء	۴
	״	״	۷		״	״	۴		۱۸	۲۳ مومنون	۴		۱۸	۲۳ مومنون	۶

الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع
	۳۰	۱۰۱ قارعہ	۱
اعمالنامہ	۱۵	۱۷ بنی اسرائیل	۲
	۳۰	۸۱ تکویر	۱
	؍؍	۸۴ انشقاق	۱
اعوذ	دیکھو استعاذہ۔		
افاضہ	۲	۲ بقرہ	۲۵
آفت	دیکھو مصیبت۔		
آفتاب و ماہتاب	۷	۶ انعام	۹
	؍؍	؍؍	۱۲
	۸	۷ اعراف	۷
	۱۱	۱۰ یونس	۱
	۱۳	۱۳ رعد	۱
	؍؍	۱۴ ابراہیم	۵
	۱۴	۱۶ نحل	۲
	۱۷	۲۱ انبیاء	۳
	۱۹	۲۷ نمل	۲
	۲۱	۳۱ لقمان	۳
	۲۲	۳۵ فاطر	۲
	۲۳	۳۹ زمر	۱
	۲۴	۴۱ حم سجدہ	۵
افترا	دیکھو کذب۔		
افترا علی اللہ	دیکھو اللہ تعالیٰ پر بہتان باندھنا۔		
افراط و تفریط	۱	۲ بقرہ	۱۲
	۳	؍؍	۳۰
	؍؍	۳ آل عمران	۸
	۶	۴ نساء	۲۳

الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع
	؍؍	۵ مائدہ	۱۰
	۷	۶ انعام	۱۰
	؍؍	؍؍	۱۱
	۹	۷ اعراف	۲۳
	۱۳	۱۲ یوسف	۱۲
	؍؍	۱۴ ابراہیم	۲
	۱۵	۱۷ بنی اسرائیل	۱۰
	؍؍	؍؍	۱۱
	۱۶	۱۸ کہف	۱۲
	۱۷	۲۲ حج	۱۰
	۱۹	۲۶ شعراء	۱۱
	۲۴	۴۱ حم سجدہ	۱
	۲۷	۵۳ نجم	۱
	۳۰	۸۱ تکویر	۱
افطار	۲	۲ بقرہ	۲۳
افعال	دیکھو اعمال۔		
افک	۱۸	۲۴ نور	۲
افلاس	۳	۲ بقرہ	۳۷
اقارب	دیکھو اقربا۔		
اقبال	۱۰	۸ انفال	۶
	۳۰	۸۹ فجر	۱
اقتداء نبیوں کی	دیکھو نبیوں کی اقتدا		
اقربا	۱	۲ بقرہ	۱۰
	۲	؍؍	۲۲
	؍؍	؍؍	۲۶
	۴	۴ نساء	۱

الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع
	۵	؍؍	۶
	۸	۷ اعراف	۳
	۱۰	۸ انفال	۵
	۱۴	۱۶ نحل	۱۳
	۱۵	۱۷ بنی اسرائیل	۳
	۱۸	۲۴ نور	۳
	۱۹	۲۶ شعراء	۱۱
	۲۱	۳۰ روم	۴
	۲۵	۴۲ شوریٰ	۳
	۲۸	۵۹ حشر	۱
	؍؍	۶۰ ممتحنہ	۱
	۳۰	۱۰۷ ماعون	۱
اکراہ فی الدین	۳	۲ بقرہ	۳۳
	۱۴	۱۶ نحل	۱۴
اکڑ کر چلنا	۱۵	۱۷ بنی اسرائیل	۴
اکل و شرب	۲	۲ بقرہ	۲۱
	؍؍	؍؍	۲۳
	؍؍	۔	۲۷
	۳	۳ آل عمران	۱۰
	۶	۵ مائدہ	۱
	۷	؍؍	۱۲
	؍؍	؍؍	۱۳
	؍؍	؍؍	۱۴
	۸	۶ انعام	۳
	؍؍	؍؍	۴
	؍؍	؍؍	۱۴
	؍؍	؍؍	۱۶

الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع
	؍؍	؍؍	۱۷
	؍؍	؍؍	۱۸
	؍؍	؍؍	۱۹
	۱۱	۱۰ یونس	۶
	۱۴	۱۶ نحل	۱۵
	۱۸	۲۴ نور	۸
	۳۰	۱۰۷ ماعون	۱
آگ	۲۳	۳۶ یٰس	۵
آل ابراہیم	۵	۴ نساء	۸
آل عمران (سورہ)	۳	۳ آل عمران	
آل فرعون	؍؍	؍؍	۳
	۹	۷ اعراف	۱۶
	۲۷	۵۴ قمر	۳
الست بربکم قالوا بلیٰ	۹	۷ اعراف	۲۲
الفت	۴	۳ آل عمران	۱۱
اللہ	دیکھو اسماء الحسنیٰ۔		
اللہ تعالیٰ :-			
؍؍ کی ابدیت	۲۷	۵۵ رحمٰن	۲
	؍؍	۵۷ حدید	۱
؍؍ کے احسانات	۱	۲ بقرہ	۳
	؍؍	؍؍	۶
	؍؍	؍؍	۷
	۳	؍؍	۳۴
	۴	۳ آل عمران	۱۱
	؍؍	؍؍	۱۷
	۶	۵ مائدہ	۱

الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورۃ	نمبر رکوع	الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورۃ	نمبر رکوع	الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورۃ	نمبر رکوع	الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورۃ	نمبر رکوع
	״	״	۲		۱۹	۲۵ فرقان	۵		״	۷۶ دہر	۱	״ کے	دیکھو اللہ تعالیٰ کی		
	۸	۶ انعام	۱۷		۲۰	۲۷ نمل	۶		״	۷۷ مرسلات	۱	آیات	نشانیاں۔		
	״	۷ اعراف	۱		״	۲۸ قصص	۷		۳۰	۷۸ نباء	۱	״ پر	۴	۳ آل عمران	۱۰
	״	״	۲		۲۱	۲۹ عنکبوت	۷		״	۷۹ نازعات	۲	بہتان	۷	۶ انعام	۲
	״	״	۳		״	۳۱ لقمان	۳		״	۸۰ عبس	۱		״	״	۳
	״	״	۴		״	״	۴		״	۸۲ انفطار	۱		״	״	۱۱
	۹	۸ انفال	۱		״	۳۲ سجدہ	۱		״	۹۰ بلد	۱		״	״	۱۷
	״	״	۲		״	״	۳		״	۹۵ تین	۱		۸	״	۲۰
	״	״	۳		۲۲	۳۵ فاطر	۱		״	۹۶ علق	۱		״	۷ اعراف	۴
	۱۰	״	۸		״	״	۲		״	۱۰۶ قریش	۱		۱۱	۱۰ یونس	۲
	۱۱	۱۰ یونس	۱		״	״	۵	״ کے	دیکھو حکم - اوامر و نواہی				״	״	۷
	״	״	۳		۲۳	۳۶ یٰس	۳	احکام					״	۱۱ ہود	۲
	״	״	۶		״	״	۵	״ کے	۹	۷ اعراف	۲۲		۱۴	۱۶ نحل	۱۴
	۱۲	۱۱ ہود	۶		״	۳۹ زمر	۱	اسماء الحسنیٰ	۱۵	۱۷ بنی اسرائیل	۱۲		״	״	۱۵
	۱۳	۱۴ ابراہیم	۵		۲۴	۴۰ مومن	۷		۱۶	۲۰ طٰہٰ	۱		۱۵	۱۸ کہف	۲
	۱۴	۱۶ نحل	۱		״	״	۹		۲۸	۵۹ حشر	۳		۱۶	۲۰ طٰہٰ	۳
	״	״	۲		۲۵	۴۲ شوریٰ	۴	״ کی	دیکھو اطاعت اللہ				۲۱	۲۹ عنکبوت	۷
	״	״	۷		״	۴۳ زخرف	۱	اطاعت	و رسول۔				۲۴	۳۹ زمر	۴
	״	״	۸		״	۴۵ جاثیہ	۳	״ بندوں کو	۱	۲ بقرہ	۱۳		״	۴۲ شوریٰ	۳
	״	״	۱۰		۲۶	۴۸ فتح	۱	اعمال دیکھنا	۲	״	۳۰		۲۸	۶۱ صف	۱
	״	״	۱۱		״	״	۳		״	״	۳۱	״ بے	۳	۲ بقرہ	۳۷
	״	״	۱۲		۲۷	۵۵ رحمٰن	۱		۱۰	۸ انفال	۱۰	پرواہی	۴	۳ آل عمران	۱۰
	۱۵	۱۷ بنی اسرائیل	۷		״	۵۶ واقعہ	۲		״	۹ توبہ	۲		۵	۴ نساء	۱۹
	۱۷	۲۲ حج	۸		۲۸	۶۲ جمعہ	۱	״ کو	۶	۴ نساء	۲۳		۱۱	۱۰ یونس	۷
	״	״	۹		۲۹	۶۷ ملک	۱	اولاد نہیں	۷	۶ انعام	۱۳		۱۷	۲۲ حج	۸
	״	״	۱۰		״	״	۲		۱۱	۱۰ یونس	۷	״ بے	۸	۷ اعراف	۳
	۱۸	۲۳ مومنون	۱		״	۶۹ حاقہ	۱		۲۳	۳۹ زمر	۱	حیائی کا حکم نہیں دیتا			

الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع	الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع	الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع	الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع
،، کی تجلی	دیکھو دیدار الٰہی۔				۱۸	۲۳ مومنون	۵		۲۷	۵۲ طور	۲		۵	۴ نساء	۲
،، کی تسبیح	۱	۲ بقرہ	۴		،،	۲۴ نور	۲		،،	۵۶ واقعہ	۳		،،	،،	[illegible]
وتقدیس	۳	۳ آل عمران	۴		،،	،،	۵		،،	۵۷ حدید	۱		،،	،،	۱۱
وتنزیہہ	۴	،،	۲۰		،،	،،	۶		۲۸	۵۹ حشر	۱		،،	،،	۱۸
	۶	۴ نساء	۲۳		،،	۲۵ فرقان	۲		،،	،،	۳		۶	،،	۱۳
	۷	۵ مائدہ	۱۶		۱۹	،،	۵		،،	۶۱ صف	۱		،،	۵ مائدہ	۱۰
	۸	۶ انعام	۱۲		،،	۲۷ نمل	۱		،،	۶۲ جمعہ	۱		،،	،،	۱۶
	۹	۷ اعراف	۱۷		۲۰	۲۸ قصص	۷		،،	۶۴ تغابن	۱		۷	۶ انعام	۱
	،،	،،	۲۴		۲۱	۳۰ روم	۲		۲۹	۶۸ قلم	۱		،،	،،	۲
	۱۰	۹ توبہ	۵		،،	،،	۴		،،	۶۹ حاقہ	۲		،،	،،	۴
	۱۱	۱۰ یونس	۱		،،	۳۲ سجدہ	۲		،،	۷۶ دہر	۲		،،	،،	۵
	،،	،،	۳		۲۲	۳۳ احزاب	۶		۳۰	۸۷ اعلیٰ	۱		،،	،،	۷
	،،	،،	۷		،،	۳۴ سبا	۵		،،	۱۱۰ نصر	۱		،،	،،	۸
	۱۳	۱۲ یوسف	۱۲		۲۳	۳۶ یٰس	۳	،، کی	۱	۱ فاتحہ	۱		،،	،،	۹
	۰	۱۳ رعد	۲		،،	،،	۵	توحید	،،	۲ بقرہ	۲		،،	،،	۱۰
	۱۴	۱۵ حجر	۶		،،	۳۷ صافات	۵		،،	،،	۳		،،	،،	۱۱
	،،	۱۶ نحل	۱		،،	۳۸ ص	۲		،،	،،	۱۳		،،	،،	۱۲
	،،	،،	۷		،،	۳۹ زمر	۱		،،	،،	۱۶		،،	،،	۱۳
	۱۵	۱۷ بنی اسرائیل	۱		۲۴	،،	۷		۲	،،	۱۹		۸	،،	۱۴
	،،	،،	۵		،،	،،	۸		،،	،،	۲۰		،،	،،	۱۶
	،،	،،	۱۰		،،	۴۰ مومن	۱		۳	،،	۲۴		،،	،،	۱۹
	،،	،،	۱۲		،،	۴۱ حم سجدہ	۵		،،	۳ آل عمران	۱		،،	،،	۲۰
	۱۶	۱۹ مریم	۱		۲۵	۴۲ شوریٰ	۱		،،	،،	۲		،،	۷ اعراف	۳
	،،	،،	۲		،،	۴۳ زخرف	۱		،،	،،	۵		،،	،،	۷
	،،	۲۰ طہ	۸		،،	،،	۷		،،	،،	۶		،،	،،	۱۶
	۱۷	۲۱ انبیاء	۲		۲۶	۴۸ فتح	۱		،،	،،	۷		،،	،،	۲۰
	،،	،،	۶		،،	۵۰ ق	۳		،،	،،	۸		۹	،،	۲۳

۱۳۱۶	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع	۱۳۱۶	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع	۱۳۱۶	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع	۱۳۱۶	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع
	״	״	۲۳		۱۴	۱۶ نحل	۱		״	״	۳		״	۳۰ روم	۲
	۱۰	۹ توبہ	۵		״	״	۲		״	״	۴		״	״	۳
	۱۱	״	۱۶		״	״	۳		״	״	۵		״	״	۴
	״	۱۰ یونس	۱		״	״	۵		״	״	۶		״	״	۵
	״	״	۲		״	״	۷		״	״	۷		״	״	۶
	״	״	۳		״	״	۸		״	۲۲ حج	۵		״	۳۱ لقمان	۱
	״	״	۴		״	״	۹		״	״	۸		״	״	۳
	״	״	۵		״	״	۱۰		״	״	۹		״	۳۲ سجدہ	۳
	״	״	۷		״	״	۱۱		״	״	۱۰		۲۲	۳۴ سبا	۳
	״	״	۹		۱۵	۱۷ بنی اسرائیل	۲		۱۸	۲۳ مومنون	۲		״	۳۵ فاطر	۲
	״	״	۱۰		״	״	۳		״	״	۵		״	״	۴
	״	״	۱۱		״	״	۴		״	״	۶		״	״	۵
	۱۲	۱۱ ہود	۱		״	״	۵		״	۲۴ نور	۶		۲۳	۳۶ یس	۲
	״	״	۲		״	״	۶		״	۲۵ فرقان	۱		״	״	۳
	״	״	۳		״	״	۷		״	״	۲		״	״	۵
	״	״	۵		״	۱۸ کہف	۱		۱۹	״	۵		״	۳۷ صافات	۱
	״	״	۶		״	״	۲		״	״	۶		״	״	۲
	״	״	۸		״	״	۷		״	۲۶ شعراء	۱		״	۳۸ ص	۱
	״	״	۹		۱۶	״	۱۲		״	״	۲		״	״	۵
	״	۱۲ یوسف	۵		״	۱۹ مریم	۲		״	״	۱۱		״	۳۹ زمر	۱
	۱۳	״	۱۲		״	״	۳		۲۰	۲۷ نمل	۵		״	״	۲
	״	۱۳ رعد	۱		״	״	۵		״	״	۷		״	״	۴
	״	״	۲		״	״	۶		״	۲۸ قصص	۷		۲۴	״	۵
	״	״	۳		״	۲۰ طہ	۱		״	״	۹		״	״	۶
	״	״	۵		״	״	۲		״	۲۹ عنکبوت	۲		״	۴۰ مومن	۱
	״	۱۴ ابراہیم	۵		״	״	۵		״	״	۳		״	״	۲
	״	״	۷		۱۷	۲۱ انبیاء	۲		۲۱	״	۶ ۷		״	״	۶

مضامین	نمبر پارہ	نمبر و نام سورۃ	نمبر رکوع	مضامین	نمبر پارہ	نمبر و نام سورۃ	نمبر رکوع	مضامین	نمبر پارہ	نمبر و نام سورۃ	نمبر رکوع	مضامین	نمبر پارہ	نمبر و نام سورۃ	نمبر رکوع
	،،	،،	٧		،،	٥٣ نجم	١	،، کی	دیکھو اللہ تعالیٰ کی				٢٠	٢٨ قصص	٧
	،،	،،	٨		،،	٥٦ واقعہ	٣	حاکمیت	قدرت۔ ملک۔				٢١	٢٩ عنکبوت	٦
	،،	،،	٩		،،	٥٧ حدید	١	سلطنت	وغیرہ۔				،،	٣٠ روم	٢
	،،	٤١ حم سجدہ	١		٢٨	٥٩ حشر	٢	،، کی	١	١ فاتحہ	١		،،	٣١ لقمان	٢
	،،	،،	٣		،،	٦٠ ممتحنہ	١	حمد و ثنا		٢ بقرہ	٤		،،	٣٢ سجدہ	٢
	،،	،،	٥		٢٨	٦٤ تغابن	١		٧	٦ انعام	١		٢٢	٣٤ سبا	١
	،،	،،	٦		،،	،،	٢		،،	،،	٥		،،	٣٥ فاطر	١
	٢٥	٤٢ شوریٰ	١		٢٩	٦٧ ملک	١		٨	٧ اعراف	٥		،،	،،	٤
	،،	،،	٢		،،	،،	٢		١٠	٩ توبہ	١٤		٢٣	٣٦ یٰسین	٣
	،،	،،	٣		،،	٦٨ قلم	٢		١١	١٠ یونس	١		،،	،،	٥
	،،	،،	٥		٢٩	٧١ نوح	٢		١٣	١٣ رعد	٢		،،	٣٧ صافات	٥
	،،	٤٣ زخرف	١		،،	٧٣ مزمل	١		،،	١٤ ابراہیم	٦		،،	٣٩ زمر	٣
	،،	،،	٢		،،	٧٢ جن	١		١٤	١٥ حجر	٦		،،	،،	٨
	،،	،،	٤		،،	،،	٢		،،	١٦ نحل	١٠		٢٤	٤٠ مومن	١
	،،	،،	٦		،،	٧٧ مرسلات	١		١٥	١٧ بنی اسرائیل	١		،،	،،	٦
	،،	،،	٧		٣٠	٨٨ غاشیہ	١		،،	،،	٥		،،	،،	٧
	،،	٤٤ دخان	١		،،	٩٨ بینہ	١		،،	،،	١٣		٢٥	٤٢ شوریٰ	١
	،،	٤٥ جاثیہ	١		،،	١٠٩ کافرون	١		،،	١٨ کہف	١		،،	٤٣ زخرف	١
	،،	،،	٢		،،	١١٢ اخلاص	١		١٦	٢٠ طہٰ	٨		،،	،،	٧
	٢٦	٤٦ احقاف	١	،، کی ثنا	دیکھو اللہ تعالیٰ کی				١٨	٢٣ مومنون	٢		،،	٤٥ جاثیہ	٤
	،،	،،	٢		حمد و ثنا۔				،،	٢٥ فرقان	١		٢٦	٥٠ ق	٣
	،،	،،	٤	،، کی	٨	٦ انعام	١٨		،،	،،	٢		٢٧	٥٥ رحمٰن	٣
	،،	٤٧ محمد صلعم	٢	حجت کامل ہے۔					،،	،،	٥		،،	٥٧ حدید	١
	،،	٤٨ فتح	٢	،، حد سے	٢	٢ بقرہ	٢٤		،،	،،	٦		،،	٥٩ حشر	١
	،،	٥٠ ق	١	بڑھ جانے والوں					١٩	٢٧ نمل	٢		،،	،،	٣
	،،	٥١ ذاریات	١	سے محبت					،،	،،	٥		٢٨	٦١ صافات	١
	٢٧	٥٢ طور	٢	نہیں رکھتا					،،	،،	٧		،،	٦٢ جمعہ	١

اعتقاد	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع	اعتقاد	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع	اعتقاد	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع	اعتقاد	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع
	″	۶۴ تغابن	۱		″	۳۷ صافات	۱		″	۱۰ یونس	۶		″	۲۹ عنکبوت	۲
	۲۹	۶۷ ملک	۱		″	″	۳		۱۲	۱۱ ہود	۱۰		۲۱	۳۰ روم	۱
		۶۹ حاقہ	۲		″	۳۹ زمر	۱		۱۳	۱۳ رعد	۱		″	″	۲
	۳۰	۸۵ بروج	۱		۲۵	۴۲ شوریٰ	۲		″	″	۲		″	″	۳
″ کی	۱	۲ بقرہ	۳		″	″	۵		″	″	۶		″	″	۴
خالقیت	″	″	۱۴		۲۶	۵۰ قٓ	۳		۱۴	۱۵ حجر	۲		″	۳۱ لقمان	۳
	۳	۳ آل عمران	۱		۲۷	۵۱ ذاریات	۲		″	″	۴		″	۳۲ سجدہ	۱
	۴	″	۵		۲۸	۶۴ تغابن	۱		″	۱۶ نحل	۱۱		۲۲	۳۴ سبا	۱
	″	۴ نساء	۱		۲۹	۶۷ ملک	۱		۱۵	۱۷ بنی اسرائیل	۱۲		″	″	۲
	۷	۶ انعام	۱	″ کا داؤ	۹	۷ اعراف	۲		۱۶	۱۹ مریم	۴		″	″	۳
	″	″	۲	″ کی	دیکھو دیدار الٰہی-				″	۲۰ طہ	۱		″	۳۵ فاطر	۱
	″	″	۸	دیدار					″	″	۲		۲۳	۳۶ یٰس	۵
	″	″	۱۳	″ کی	۱	۱ فاتحہ	۱		″	″	۶		″	۳۷ صافات	۱
	″	″	۱۳	ذات و	″	۲ بقرہ	۱۳		۱۷	۲۲ حج	۸		″	″	۵
	۹	۷ اعراف	۲۳	صفات	″	″	۱۳		″	″	۹		″	۳۸ ص	۵
	۱۱	۱۰ یونس	۱		″	″	۱۶		″	″	۱۰		″	۳۹ زمر	۱
	۱۴	۱۵ حجر	۲		۲	″	۱۹		۱۸	۲۳ مومنون	۱		۲۴	″	۶
	″	″	۶		۳	″	۳۴		″	″	۵		″	″	۷
	″	۱۶ نحل	۱		″	۳ آل عمران	۱		″	″	۶		″	۴۰ مومن	۱
	″	″	۲		″	″	۳		″	۲۴ نور	۵		″	″	۲
	۱۸	۲۳ مومنون	۱		۵	۴ نساء	۱۱		″	″	۶		″	″	۷
	″	۲۴ نور	۶		۷	۶ انعام	۲		″	۲۵ فرقان	۱		″	۴۱ حم سجدہ	۵
	″	۲۵ فرقان	۱		″	″	۸		″	″	۵		۲۵	″	۶
	۲۰	۲۹ عنکبوت	۲		″	″	۱۲		۱۹	۲۶ شعراء	۵		″	۴۲ شوریٰ	۱
	۲۱	۳۰ روم	۶		″	″	۱۳		″	۲۷ نمل	۲		″	″	۲
	″	۳۲ سجدہ	۱		۹	۷ اعراف	۲۰		۲۰	۲۸ قصص	۷		″	″	۳
	۲۳	۳۶ یٰس	۵		۱۱	۹ توبہ	۱۶		″	″	۹		″	″	۴

فائدہ	پارہ نمبر	نام سورۃ مع نمبر	رکوع نمبر
	″	″	۵
	″	۴۳ زخرف	۷
	″	۴۴ دخان	۱
	″	۴۵ جاثیہ	۴
	۲۶	۴۸ فتح	۲
	۲۷	۵۱ ذاریات	۳
	″	۵۳ نجم	۳
	″	۵۴ قمر	۳
	″	۵۵ رحمٰن	۲
	″	″	۳
	″	۵۷ حدید	۱
	۲۸	۵۹ حشر	۳
	″	۶۲ جمعہ	۱
	″	۶۴ تغابن	۱
	″	۶۵ طلاق	۲
	۲۹	۷۲ جن	۱
	″	″	۲
	″	۷۳ مزمل	۱
	۳۰	۸۵ بروج	۱
	″	۸۷ اعلیٰ	۱
	″	″	۳
	″	۹۵ تین	۱
	″	۱۱۲ اخلاص	۱
	″	۱۱۴ ناس	۱
″ کی رافت ورحمت	۱	۱ فاتحہ	۱
	۱	۲ بقرہ	۴
	″	″	۶
	″	″	۸
	″	″	۱۳
	″	″	۱۵
	۲	″	۱۷
	″	″	۱۹
	″	″	۲۱
	″	″	۲۲
	″	″	۲۳
	″	″	۲۴
	″	″	۲۵
	″	″	۲۷
	″	″	۲۸
	۳	″	۳۳
	″	″	۴۰
	۳	۳ آل عمران	۳
	″	″	۴
	″	″	۸
	″	″	۹
	۴	″	۱۱
	″	″	۱۳
	″	″	۱۷
	″	۴ نساء	۳
	″	″	۴
	″	″	۵
	″	″	۹
	۵	″	۱۱
	″	″	۱۴
	″	″	۱۴
	″	″	۱۶
	″	″	۱۷
	″	″	۱۹
	۶	″	۲۱
	″	″	۲۴
	″	۵ مائدہ	۱
	″	″	۵
	″	″	۶
	″	″	۷
	″	″	۸
	″	″	۹
	″	″	۱۸
	″	″	۱۹
	″	″	۲۱
	″	″	۲۴
	۷	۶ انعام	۲
	″	″	۶
	۸	″	۱۶
	″	″	۱۸
	″	″	۲۰
	۸	۷ اعراف	۶
	″	″	۷
	″	″	۸
	″	″	۹
	۹	″	۱۸
	″	″	۱۹
	″	″	۲۱
	″	″	۲۴
	۱۰	۸ انفال	۹
	″	″	۱۰
	″	۹ توبہ	۱
	″	″	۳
	″	″	۸
	″	″	۱۲
	″	″	۱۳
	۱۰	۱۰ یونس	۳
	″	″	۶
	″	″	۹
	۱۲	۱۱ ہود	۴
	″	″	۷
	″	″	۸
	″	″	۱۰
	۱۳	۱۲ یوسف	۷
	″	″	۸
	″	″	۱۰
	″	″	۱۱
	″	″	۱۲
	″	۱۳ رعد	۳
	۱۴	۱۵ حجر	۴
		۱۶ نحل	۱
	″	″	۲
	″	″	۸
		″	۱۱

اقرار	پارہ نمبر	نمبر و نام سورہ	رکوع نمبر	اقرار	پارہ نمبر	نمبر و نام سورہ	رکوع نمبر	اقرار	پارہ نمبر	نمبر و نام سورہ	رکوع نمبر	اقرار	پارہ نمبر	نمبر و نام سورہ	رکوع نمبر
	″	″	١٢		″	″	١١		″	٣٨ ص	٤		٢٩	٦٧ ملک	٢
	″	″	١٤		″	٢٧ نمل	١		″	٣٩ زمر	١		″	٧٣ مزمل	٢
	″	″	١٥		″	″	٢		٢٤	″	٤		″	٧٦ دہر	٢
	١٦	١٨ کہف	٨		″	″	٤		″	″	٦		٣٠	٧٨ نباء	٢
	″	″	١١		٢٠	″	٥		″	٤٠ مومن	١	″ کی ربوبیت و رزاقیت	١	١ فاتحہ	١
	″	١٩ مریم	١		″	″	٦		″	″	٦		٣	٣ آل عمران	٨
	″	″	٢		″	٢٨ قصص	٢		″	٤١ حم سجدہ	١		٧	٦ انعام	٢
	″	″	٣		″	″	٥		″	″	٤		١٠	١٠ یونس	٤
	″	″	٤		″	″	٧		٢٥	″	٦		١١	١١ ہود	١
	″	٢٠ طہٰ	١		″	″	٩		″	٤٢ شوریٰ	١		١٣	١٣ رعد	٢
	″		٦		″	٢٩ عنکبوت	٣		″	″	٣		١٤	١٥ حجر	٢
	١٧	٢١ انبیاء	٢		٢١	″	٥		″	″	٥		١٥	١٧ بنی اسرائیل	٢
	″	″	٣		″	٣٠ روم	١		″	٤٣ زخرف	٣		١٦	١٩ مریم	٤
	″	″	٤		″	″	٤		″	٤٤ دخان	١		١٨	٢٤ نور	٥
	″	″	٥		″	″	٥		″	″	٢		١٩	٢٦ شعراء	٥
	″	″	٦		″	٣١ لقمان	١		″	٤٥ جاثیہ	٢		٢١	٢٩ عنکبوت	٦
	″	″	٧		″	٣٢ سجدہ	١		″	″	٤		″	٣٠ روم	٤
	١٨	٢٣ مومنون	٤		″	٣٣ احزاب	١		٢٦	٤٦ احقاف	٢		٢٢	٣٤ سبا	٣
	″	″	٦		″	″	٣		″	٤٨ فتح	٣		٢٤	٤٠ مومن	٢
	″	٢٤ نور	١		٢٢	″	٦		″	٤٩ حجرات	١		٢٥	٤٢ شوریٰ	٢
	″	″	٢		″	″	٨		″	″	٢		٢٦	٥١ ذاریات	١
	″	″	٣		″	″	٩		″	٥٠ ق	٣		٢٧	″	٣
	″	٢٥ فرقان	١		″	٣٦ یٰس	١		٢٧	٥٢ طور	١		٢٨	٦٢ جمعہ	٢
	١٩	″	٣		٢٣	″	٢		″	٥٥ رحمٰن	١		٣٠	١٠٦ قریش	١
	″	″	٥		″	″	٣		″	٥٧ حدید	١	″ کی رحمت	دیکھو اللہ تعالیٰ کی		
	″	″	٦		″	″	٤		″	″	٤		رافت و رحمت۔		
	″	٢٦ شعراء	١		″	٣٧ صافات	٣		٢٨	٦٤ تغابن	٢	″ کی سریع الحساب	٣	٣ آل عمران	٢

مضامین	نمبر پارہ	نمبر و نام سورۃ	نمبر رکوع
	۳	″	۳۰
	۶	۵ مائدہ	۱
	۱۳	۱۳ رعد	۶
	۱۳	۱۴ ابراہیم	۷
″ ہی کو سب سجدہ کرتے ہیں	۱۳	۱۳ رعد	۲
	۱۴	۱۶ نحل	۶
	۱۸	۲۴ نور	۶
″ کی سلطنت	۱	۲ بقرہ	۱۳
	۲	″	۳۴
	۶	۵ مائدہ	۳
	۱۱	۹ توبہ	۱۴
	۱۸	۲۴ نور	۶
	۲۵	۴۵ جاثیہ	۴
	۲۶	۴۸ فتح	۲
″ صابروں کے ساتھ ہے	۲	۲ بقرہ	۱۹
″ طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں دیتا۔	۳	۲ بقرہ	۳
	۳	″	۴۰
	۸	۶ انعام	۱۹
	″	۷ اعراف	۵
	۱۸	۲۳ مؤمنون	۴
	۲۸	۶۵ طلاق	۱
″ ظالم نہیں۔	۴	۳ آل عمران	۱۹
	۵	۴ نساء	۶
	۱۰	۹ توبہ	۹
	۱۱	۱۰ یونس	۵
″ کا عدل و قدردانی	۲	۲ بقرہ	۱۷

مضامین	نمبر پارہ	نمبر و نام سورۃ	نمبر رکوع
	″	″	۱۸
	″	″	۱۹
	″	″	۳۴
	۳	″	۳۶
	۵	۴ نساء	۶
	۶	″	۲۱
	″	″	۳۴
	۸	۶ انعام	۲۰
	۱۱	۱۰ یونس	۱۳
	۱۴	۱۶ نحل	۱۳
	۱۵	۱۸ کہف	۴
	۱۷	۲۱ انبیاء	۷
	۱۸	۲۴ نور	۵
	۲۰	۲۸ قصص	۹
	″	۲۹ عنکبوت	۱
	۲۲	۳۴ سبا	۵
	″	۳۵ فاطر	۴
	۲۳	۳۷ صافات	۲
	۲۴	۳۹ زمر	۴
	۲۵	۴۱ حم سجدہ	۶
	″	۴۲ شوریٰ	۳
	۲۷	۵۷ حدید	۲
	۲۸	۶۴ تغابن	۲
″ کا عذاب	دیکھو عذاب۔		
″ ہی کو سب عزت ہے	۵	۴ نساء	۲۰
	۱۱	۱۰ یونس	۷

مضامین	نمبر پارہ	نمبر و نام سورۃ	نمبر رکوع
	۲۲	۳۵ فاطر	۲
″ کا عفو و مغفرت	۱	۲ بقرہ	۴
	۲	″	۱۹
	″	″	۲۱
	″	″	۲۳
	۳	۳ آل عمران	۴
	۵	۴ نساء	۷
	″	″	۱۶
	۷	۶ انعام	۶
	۱۳	۱۳ رعد	۱
	۱۴	۱۵ حجر	۴
	۱۶	۲۰ طہ	۴
	۲۲	۳۳ احزاب	۹
	۲۴	۳۹ زمر	۴
	″	″	۶
	″	۴۰ مومن	۱
	۲۵	۴۲ شوریٰ	۳
	″	″	۴
	۲۷	۵۳ نجم	۲
″ کا علم	۱	۲ بقرہ	۳
	″	″	۴
	″	″	۹
	″	″	۱۱
	۲	″	۳۰
	۳	″	۳۴
	″	۳ آل عمران	۱
	″	″	۳

مضامین	نمبر پارہ	نمبر و نام سورۃ	نمبر رکوع
	″	″	۵
	۷	۵ مائدہ	۱۵
	″	″	۱۶
	″	۶ انعام	۱
	″	″	۵
	″	″	۷
	″	″	۹
	۹	۷ اعراف	۲۳
	۱۱	۱۰ یونس	۲
	″	″	۷
	″	۱۱ ہود	۱
	۱۲	″	۳
	″	″	۴
	″	″	۹
	″	″	۱۰
	۱۳	۱۲ یوسف	۱۱
	″	۱۳ رعد	۲
	″	″	۶
	۱۴	۱۵ حجر	۲
	″	۱۶ نحل	۲
	″	″	۸
	″	″	۱۱
	۱۵	۱۸ کہف	۴
	″	″	۸
	″	″	۹
	۱۶	۲۰ طہ	۱
	″	″	۶

الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع
	۱۷	۲۱ انبیاء	۶
	؍؍	؍؍	۷
	؍؍	۲۲ حج	۹
	۲۰	۲۷ نمل	۵
	؍؍	؍؍	۶
	۲۱	۳۱ لقمان	۳
	؍؍	؍؍	۴
	۲۲	۳۳ احزاب	۸
	؍؍	۳۴ سبا	۱
	؍؍	۳۵ فاطر	۲
	؍؍	؍؍	۵
	۲۳	۳۸ ص	۵
	۲۴	۴۰ مومن	۱
	؍؍	؍؍	۲
	۲۵	۴۱ حم سجدہ	۶
	۲۶	۴۶ احقاف	۱
	؍؍	۴۷ محمد صلعم	۲
	؍؍	۵۰ ق	۱
	؍؍	؍؍	۲
	۲۷	۵۷ حدید	۱
	۲۸	۵۸ مجادلہ	۲
	؍؍	۶۴ تغابن	۱
	؍؍	۶۵ طلاق	۲
	۲۹	۶۷ ملک	۱
	؍؍	؍؍	۲
	؍؍	۷۲ جن	۲
؍؍ کا غنا	۱	۲ بقرہ	۱۴
	۲	؍؍	۳۶
	؍؍	؍؍	۳۲
	۳	؍؍	۳۵
	۴	۳ آل عمران	۱۰
	۵	۴ نساء	۱۹
	۸	۷ انعام	۱۶
	۱۰	۹ توبہ	۶
	۱۳	۱۴ ابراہیم	۲
	۱۴	۱۵ حجر	۲
	۲۰	۲۹ عنکبوت	۱
	۲۲	۳۵ فاطر	۳
	۲۳	۳۹ زمر	۱
	۲۴	۴۰ مومن	۱
	۲۵	۴۲ شوریٰ	۲
	۲۷	۵۳ نجم	۱
	؍؍	۵۷ حدید	۳
؍؍ کا فضل	۲	۲ بقرہ	۳۲
	؍؍	؍؍	۳۳
	۹	۸ انفال	۴
	۱۱	۱۰ یونس	۶
؍؍ کی قدرت ملک و ملکـ	۱	۱ فاتحہ	۱
	۱	۲ بقرہ	۲
	؍؍	؍؍	۱۳
	؍؍	؍؍	۱۳
	۲	؍؍	۱۸
	؍؍	؍؍	۲۰
	؍؍	؍؍	۳۲
	۳	؍؍	۳۳
	؍؍	؍؍	۳۴
	۳	۳ آل عمران	۳
	۴	؍؍	۱۱
	؍؍	؍؍	۱۳
	؍؍	؍؍	۱۸
	؍؍	؍؍	۱۹
	۵	۴ نساء	۱۸
	؍؍	؍؍	۱۹
	۷	۶ انعام	۱
	؍؍	؍؍	۲
	۹	۸ انفال	۵
	۱۱	۹ توبہ	۱۴
	۱۲	۱۱ ہود	۵
	؍؍	؍؍	۹
	؍؍	۱۲ یوسف	۳
	؍؍	؍؍	۵
	۱۳	۱۳ رعد	۲
	؍؍	۱۴ ابراہیم	۱
	۱۴	۱۶ نحل	۵
	۱۶	۱۹ مریم	۴
	؍؍	۲۰ طہٰ	۱
	؍؍	؍؍	۶
	۱۷	۲۲ حج	۸
	۱۸	۲۳ مومنون	۵
	؍؍	۲۴ نور	۹
	؍؍	۲۵ فرقان	۱
	۲۱	۳۰ روم	۳
	؍؍	۳۱ لقمان	۳
	؍؍	۳۲ سجدہ	۳
	۲۲	۳۵ فاطر	۲
	؍؍	؍؍	۳
	؍؍	؍؍	۵
	۲۳	۳۶ یٰس	۵
	؍؍	۳۷ صافات	۱
	؍؍	۳۸ ص	۵
	۲۴	۳۹ زمر	۶
	۲۵	۴۲ شوریٰ	۱
	؍؍	؍؍	۲
	؍؍	۴۳ زخرف	۷
	؍؍	۴۵ جاثیہ	۴
	۲۶	۴۸ فتح	۱
	؍؍	۵۰ ق	۳
	۲۷	۵۴ قمر	۳
	؍؍	۵۷ حدید	۱
	۲۸	۶۴ تغابن	۱
	؍؍	۶۵ طلاق	۲
	۲۹	۶۷ ملک	۱
	؍؍	۷۴ مدثر	۱
	۳۰	۸۵ بروج	۱
	؍؍	۱۱۴ ناس	۱
؍؍ کی قدردانی	دیکھو اللہ تعالیٰ کا عدل و قدردانی۔		

مضمون	نمبر پارہ	نمبر و نام سورۃ	نمبر رکوع	مضمون	نمبر پارہ	نمبر و نام سورۃ	نمبر رکوع	مضمون	نمبر پارہ	نمبر و نام سورۃ	نمبر رکوع	مضمون	نمبر پارہ	نمبر و نام سورۃ	نمبر رکوع
،، کی قربت بہ انسان	۲۶	۵۰ ق	۲	،، کا ملک — دیکھو اللہ تعالیٰ کی قدرت۔ ملک و ملکوت					،،	۲۰ طٰہٰ	۱		،،	،،	۵
									،،	،،	۵		،،	۳۸ صٓ	۱
،، کا دوست کا دشمن	۱	۲ بقرہ	۱۲	،، کے نام اچھے ہیں — دیکھو اسماء الحسنیٰ۔					،،	،،	۷		۲۴	۴۰ مومن	۱۰
									۱۷	۲۱ انبیاء	۱		،،	،،	۱۱
،، کی مثال سے بلند	۱۴	۱۶ نحل	۷	،، کی نشانیاں	۲	۲ بقرہ	۲۰		،،	،،	۲		،،	،،	۹
					۳	۳ آل عمران	۲		،،	،،	۷		،،	۴۱ حم سجدہ	۵
،، مثال بیان کرنے سے نہیں شرماتا	۱	۲ بقرہ	۳		۴	،،	۱۴		،،	۲۲ حج	۶		۲۵	،،	۶
					،،	،،	۲۰		۱۸	۲۴ نور	۶		،،	۴۲ شوریٰ	۴
					۷	۶ انعام	۱		۱۹	۲۵ فرقان	۵		،،	۴۳ زخرف	۱
،، متقیوں کے ساتھ ہے	۲	۲ بقرہ	۲۴		،،	،،	۲		،،	۲۶ شعراء	۱		،،	۴۴ دخان	۱
	۳	۳ آل عمران	۸		۸	۷ اعراف	۱		،،	،،	۱۱		،،	۴۵ جاثیہ	۱
	۱۰	۹ توبہ	۱		۹	،،	۲۳		۲۰	۲۷ نمل	۶		۲۶	۴۶ احقاف	۴
	،،	،،	۲		۱۰	۹ توبہ	۹		،،	۲۸ قصص	۶		،،	۴۷ محمد	۱
	،،	،،	۵		۱۱	۱۰ یونس	۳		،،	،،	۷		،،	،،	۳
	۱۱	،،	۱۶		،،	،،	۱۰		،،	۲۹ عنکبوت	۲		،،	۵۰ ق	۱
،، کے سوا کوئی معبود نہیں	۲	۲ بقرہ	۱۹		۱۲	۱۱ ہود	۱۰		،،	،،	۴		،،	،،	۳
	۳	۳ آل عمران	۶		۱۳	۱۲ یوسف	۱۲		۲۱	،،	۶		،،	۵۱ ذاریات	۱
	۷	۶ انعام	۱۳		،،	۱۳ رعد	۲		،،	۳۰ روم	۱		۲۷	۵۴ قمر	۳
	۸	۷ اعراف	۸		،،	۱۴ ابراہیم	۲		،،	،،	۳		،،	۵۵ رحمٰن	۱
	،،	،،	۹		۱۴	۱۵ حجر	۱		،،	،،	۴		۲۸	۶۴ تغابن	۱
	،،	،،	۱۱		،،	۱۶ نحل	۴		،،	،،	۵		،،	۶۵ طلاق	۱
	۹	،،	۲۰		،،	،،	۶		،،	۳۱ لقمان	۳		۲۹	۶۷ ملک	۱
	۱۱	۹ توبہ	۱۶		۱۵	۱۷ بنی اسرائیل	۲		،،	۳۲ سجدہ	۳		،،	،،	۲
،، کی مغفرت — دیکھو اللہ تعالیٰ کا عفو و مغفرت۔					،،	،،	۶		۲۲	۳۴ سبا	۱		،،	۷۱ نوح	۱
					،،	۱۸ کہف	۸		،،	۳۵ فاطر	۵		،،	۷۵ قیامت	۲
،، کی بادشاہت — دیکھو اللہ تعالیٰ کی قدرت۔ ملک و ملکوت۔					۱۶	۱۹ مریم	۵		۲۳	۳۶ یٰسین	۲		،،	۷۷ مرسلات	۱
					،،	،،	۶		،،	،،	۳		۳۰	۷۸ نباء	۱

الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورۃ	نمبر رکوع	الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورۃ	نمبر رکوع	الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورۃ	نمبر رکوع	الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورۃ	نمبر رکوع
	،،	۷۹ نازعات	۲		۱۷	۲۱ انبیاء	۳		۷	،،	۱۳		۱۵	۱۷ بنی اسرائیل	۸
	،،	۸۴ انشقاق	۱		،،	۲۲ حج	۹		۸	۶ انعام	۱۷		۱۹	۲۵ شعرا	۴
	،،	۸۸ غاشیہ	۱		۱۸	۲۳ مومنون	۵		۱۰	۹ توبہ	۳		۲۶	۴۶ احقاف	۳
	،،	۹۰ بلد	۱		۲۹	۲۵ فرقان	۵		،،	،،	۵	امانت و خیانت	۳	۲ بقرہ	۳۹
،، کی نعمتیں	دیکھو نعمت۔				،،	،،	۶		،،	،،	۱۰		۳	۳ آل عمران	۸
					۲۱	۳۰ روم	۳		۱۱	،،	۱۳		۴	،،	۱۷
،، نور ہے	۱۸	۲۴ نور	۵		۲۲	۳۳ احزاب	۶	،، چاہتا ہے تو سب کو ہدایت دیتا	۸	۶ انعام	۱۸		،،	،،	۲۷
،، نیکو کاروں سے محبت کرتا ہے	۳	۲ بقرہ	۲۴		،،	۳۵ فاطر	۵						۵	۴ نساء	۸
	۶	۵ مائدہ	۳		۲۴	۴۰ مومن	۲						،،	،،	۱۴
	۷	،،	۱۲		،،	۴۱ حم سجدہ	۳	اللہ والے	دیکھو اولیاء۔				۶	۵ مائدہ	۳
،، کے وجود کا ثبوت	۱	۲ بقرہ	۳		۲۵	۴۲ شوریٰ	۳	الواح	۹	۷ اعراف	۱۷		۹	۸ انفال	۳
	۷	۶ انعام	۱		،،	۴۳ زخرف	۷		،،	،،	۱۹		۱۲	۱۱ ہود	۸
	،،	،،	۹		۲۶	۴۸ فتح	۱	اولوا الارحام	۱۰	۸ انفال	۱۰		،،	۱۲ یوسف	۷
	،،	،،	۱۲		،،	،،	۴	اور دیکھو میراث۔					۱۵	۱۷ بنی اسرائیل	۴
	،،	،،	۱۷		۲۷	۵۲ طور	۲	اولوا الامر	۵	۴ نساء	۸		۱۸	۲۳ مومنون	۱
	،،	،،	۲۰		،،	۵۷ حدید	۱		،،	،،	۱۱		۲۰	۲۸ قصص	۳
	،،	۷ اعراف	۷		۲۸	۵۹ حشر	۱	الیاسؑ	۷	۶ انعام	۱۰		۲۲	۳۳ احزاب	۹
	۹	،،	۲۴		،،	۶۱ صف	۱		۲۳	۳۷ صافات	۴		۲۷	۵۵ رحمٰن	۱
	۱۱	۱۰ یونس	۱		،،	۶۲ جمعہ	۱	الیسع	۷	۶ انعام	۱۰		۲۹	۷۰ معارج	۲
	،،	،،	۳		،،	۶۴ تغابن	۱		۲۳	۳۸ ص	۴		۳۰	۸۳ تطفیف	۱
	،،	،،	۴		۲۹	۶۷ ملک	۲	امارت	۱۳	۱۴ یوسف	۷	ام المومنین	دیکھو ازواج مطہرات		
	،،	،،	۷	،، وعدہ خلاف نہیں کرتا	۳	۳ آل عمران	۱	ام القریٰ	دیکھو مکہ۔			امت	۲	۲ بقرہ	۱۷
	۱۲	۱۱ ہود	۱					ام الکتاب	دیکھو قرآن و لوح محفوظ۔			امت کی تباہی ہلاکت و مصیبت	دیکھو تباہی و مصیبت۔		
	۱۳	۱۳ رعد	۱												
	،،	،،	۲	،، کی ہدایت	۱	۲ بقرہ	۱	امام و امامت	۱۰	۲ بقرہ	۱۵	امت محمدیہ	دیکھو ایمان و اہل ایمان و مومن و متقی کو قیامت میں امن۔		
	،،	۱۴ ابراہیم	۲												
	۱۴	۱۶ نحل	۲		۶	۵ مائدہ	۸		۱۲	۱۱ ہود	۳				
	۱۵	۱۷ بنی اسرائیل	۷		،،	،،	۱۰		۱۴	۱۵ حجر	۵				

الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع	الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع	الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع	الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع
امتحان	دیکھو آزمائش۔				〃	〃	۶		۲۹	۶۷ ملک	۲		۴	〃	۱۱
امثال	۱	۲ بقرہ	۲		۱۷	۲۱ انبیاء	۴		〃	۶۹ حاقہ	۱		〃	〃	۱۳
	〃	〃	۹		〃	۲۲ حج	۴		〃	۷۴ مدثر	۲		〃	〃	۱۴
	〃	〃	۱۰		۱۸	۲۴ نور	۵		〃	۷۶ دہر	۱		〃	〃	۱۶
	〃	〃	۱۱		۱۹	۲۵ فرقان	۴	امر بالمعروف	دیکھو اوامر۔				〃	〃	۱۷
	۲	〃	۲۱		۲۰	۲۷ نمل	۶	ام سلمہ رض (اشخاص)	۱۵	۱۸ کہف	۵		〃	〃	۱۸
	۳	〃	۳۶		〃	۲۹ عنکبوت	۴	امن	۷	۶ انعام	۹		〃	〃	۲۰
	〃	۳ آل عمران	۶		۲۱	۳۰ روم	۴		۱۰	۹ توبہ	۱		〃	۴ نساء	۱
	۴	〃	۱۲		〃	〃	۵	آمنہ (اشخاص)	۱۱	〃	۱۴		۵	〃	۱۹
	۷	۶ انعام	۳		〃	۳۱ لقمان	۲	امہات المومنین	دیکھو ازواج مطہرات				۶	〃	۲۳
	〃	〃	۵		۲۲	۳۳ احزاب	۹						〃	۵ مائدہ	۱
	〃	〃	۹		〃	۳۵ فاطر	۲	ایتام و یتیم	۱	۲ بقرہ	۱		〃	〃	۲
	۸	〃	۱۵		〃	〃	۳		〃	〃	۵		〃	〃	۶
	〃	۷ اعراف	۷		〃	۳۶ یٰس	۱		〃	〃	۶		〃	〃	۷
	۹	〃	۲۲		۲۳	۳۷ صافات	۲		〃	〃	۱۵		〃	〃	۹
	〃	۸ انفال	۳		〃	۳۹ زمر	۳		۲	〃	۱۸		۷	〃	۱۲
	۱۱	۱۰ یونس	۳		۲۴	۴۰ مومن	۶		〃	〃	۲۰		〃	〃	۱۳
	〃	〃	۵		۲۵	۴۱ حم سجدہ	۶		〃	〃	۲۴		〃	〃	۱۴
	۱۲	۱۱ ہود	۲		〃	۴۳ زخرف	۴		〃	〃	۲۵		〃	〃	۱۵
	۱۳	۱۳ رعد	۲		۲۶	۴۷ محمد صلعم	۲		〃	〃	۲۶		〃	۶ انعام	۲
	〃	〃	۳		〃	۴۸ فتح	۴		〃	〃	۲۸		〃	〃	۶
	〃	۱۴ ابراہیم	۳		۲۸	۵۷ حدید	۳		〃	〃	۲۹		〃	〃	۸
	〃	〃	۴		〃	۶۲ جمعہ	۱		〃	〃	۳۰		〃	〃	۹
	۱۴	۱۶ نحل	۱۰		〃	۶۳ منافقون	۱		۳	〃	۳۸		〃	〃	۱۱
	〃	〃	۱۳		〃	۶۴ تغابن	۱		〃	〃	۳۹		۸	〃	۲۰
	〃	〃	۱۵		〃	۶۵ طلاق	۲		〃	۳ آل عمران	۳		〃	۷ اعراف	۱
	۱۵	۱۸ کہف	۵		〃	۶۶ تحریم	۲		〃	〃	۵		〃	〃	۴

اوقاف	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع	اوقاف	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع	اوقاف	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع	اوقاف	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع
	〃	〃	٧		〃	١٣ رعد	١		〃	٢۴ نور	۴		〃	〃	٣
	〃	〃	٨		〃	〃	٣		〃	〃	٥		〃	٣٦ یٰس	١
	〃	〃	٩		〃	〃	٥		〃	〃	٧		٢٣	〃	٥
	〃	〃	١٢		〃	١۴ ابراہیم	٣		〃	〃	٩		〃	٣٧ صافات	۴
	〃	〃	١٥		〃	〃	٧		١٨	٢٥ فرقان	١		〃	٣٨ ص	٣
	〃	〃	١٩						١٩	〃	٥		〃	٣٩ زمر	٢
	〃	〃	٢١		١٣	١٥ حجر	۴		〃	٢٦ شعراء	٢		〃	〃	٣
	〃	〃	٢٣		〃	〃	٥		〃	〃	٦		٢۴	〃	۴
	〃	〃	٢۴		〃	〃	٦		〃	〃	٧		〃	〃	٦
	٩	٨ انفال	١		〃	١٦ نحل	١		〃	〃	٨		〃	〃	٨
	〃	〃	٢		〃	〃	٦		〃	〃	٩		〃	۴٠ مومن	١
	〃	〃	٣		〃	〃	٧		〃	〃	١٠		〃	〃	٢
	〃	〃	۴		١٥	١٧ بنی اسرائیل	٦		〃	〃	١١		〃	۴١ حم سجدہ	٢
	١	〃	٧		〃	〃	٩		٢٠	٢٧ نمل	٧		〃	〃	٥
	〃	〃	٩		〃	١٨ کہف	١		〃	٢٨ قصص	٥		٢٥	۴٢ شوریٰ	١
	١٠	٩ توبہ	٢		〃	〃	٨		〃	٢٩ عنکبوت	٢		〃	〃	٢
	١١	〃	١٥		١٦	١٩ مریم	٢		٢١	〃	٥		〃	۴٣ زخرف	٣
	〃	〃	١٦		〃	〃	٣		〃	٣٠ روم	۴		〃	〃	٦
	〃	١٠ یونس	١		〃	〃	٦		〃	٣١ لقمان	۴		〃	۴۴ دخان	١
	〃	〃	٢		〃	٢٠ طٰہٰ	٦		〃	٣٢ سجدہ	١		〃	۴٥ جاثیہ	۴
	〃	〃	٣		١٧	٢١ انبیاء	٢		〃	〃	٢		٢٦	۴٦ احقاف	١
	١٢	١١ ہود	٢		〃	〃	۴		٢٢	٣٣ احزاب	٦		〃	〃	٣
	〃	〃	۴		〃	٢٢ حج	١		〃	〃	٧		〃	۴٩ حجرات	[illegible]
	〃	〃	٧		〃	〃	٥		〃	〃	٩		〃	〃	٢
	〃	〃	٩		〃	〃	٧		〃	٣۴ سبا	٣		〃	٥٠ ق	[illegible]
	١٣	١٢ یوسف	١٠		١٨	٢٣ مومنون	٣		〃	〃	۴		〃	〃	٣
	〃	〃	١٢		〃	〃	۴		〃	٣٥ فاطر	٣		٢٧	٥١ ذاریات	٢

الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع
	″	″	۳
	″	۵۲ طور	۱
	″	۵۳ نجم	۳
	″	۵۴ قمر	۱
	″	″	۲
	″	″	۳
	″	۵۵ رحمٰن	۲
	″	″	۳
	″	۵۷ حدید	۲
	″	″	۴
	۲۸	۵۸ مجادلہ	۲
	″	۵۹ حشر	۱
	″	″	۳
	″	۶۰ ممتحنہ	۲
	″	۶۴ تغابن	۲
	″	۶۵ طلاق	۱
	″	″	۲
	۲۹	۶۷ ملک	۱
	″	″	۲
	″	۶۸ قلم	۱
	″	″	۲
	″	۷۰ معارج	۱
	″	۷۱ نوح	۱
	″	۷۴ مدثر	۱
	″	″	۲
	″	۷۶ دہر	۱
	۳۰	۷۸ نبا	۱
	″	″	۲
	″	۷۹ نازعات	۱

الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع
	″	″	۲
	″	۸۵ بروج	۱
	″	۸۷ اعلیٰ	۱
	″	۸۹ فجر	۱
	″	۹۸ بینہ	۱
	″	۱۰۵ فیل	۱
امیر	۱۵	۱۷ بنی اسرائیل	۲
	۲۲	۳۴ سبا	۴
انابت	دیکھو رجوع الی اللہ		
اناج	۱	۲ بقرہ	۷
انبیاء	۱۷	۲۱ انبیاء	
انبیاء (سورہ)	دیکھو نبی۔		
انتظار	۲	۲ بقرہ	۲۵
	۸	۶ انعام	۱۶
	″	″	۲۰
	″	۷ اعراف	۶
	۱۰	۹ توبہ	۷
	۱۱	۱۰ یونس	۲
	″	″	۱۰
	۱۲	۱۱ ہود	۱۰
	۱۴	۱۶ نحل	۳
	۱۶	۱۹ مریم	۵
	″	۲۰ طٰہٰ	۸
	۱۸	۲۳ مومنون	۴
	۲۱	۳۲ سجدہ	۳
	۲۲	۳۵ فاطر	۵
	۲۳	۳۶ یٰس	۳

الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع
	″	۳۸ ص	۲
	۲۵	۴۳ زخرف	۶
	″	۴۴ دخان	۳
	۲۶	۴۷ محمدؐ	۲
	۲۷	۵۲ طور	۲
انتقام	۱۵	۱۷ بنی اسرائیل	۱۶
	۱۷	۲۲ حج	۸
	۱۹	۲۶ شعراء	۱۰
انتظام خانداری	دیکھو اسراف، مصارف، عشرت النساء۔		
انتظام ملکی۔	۲	۲ بقرہ	۳۲
	″	″	۳۴
	۳	″	۳۹
	۴	۳ آل عمران	۱۲
	″	″	۱۷
	۵	۴ نساء	۸
	″	″	۱۱
	″	″	۱۳
	۶	۵ مائدہ	۲
	″	″	۵
	″	″	۶
	″	″	۷
	″	″	۱۳
	۸	۶ انعام	۱۹
	۱۰	۹ توبہ	۴
	۱۴	۱۶ نحل	۱۳
	۱۸	۲۴ نور	۱

الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع
	″	″	۹
	۲۲	۳۳ احزاب	۸
	۲۳	۳۸ ص	۲
	۲۵	۴۲ شوریٰ	۲
	″	″	۴
	۲۶	۴۷ محمدؐ	۳
	″	۴۹ حجرات	۱
انجمن	۵	۴ نساء	۱۱
	″	″	۱۷
	۱۸	۲۴ نور	۴
	″	″	۸
	″	″	۹
	۲۰	۲۹ عنکبوت	۳
	۲۲	۳۳ احزاب	۷
	۲۶	۴۹ حجرات	۱
	۲۸	۵۸ مجادلہ	۲
انجیر	۳۰	۹۵ تین	۱
انجیل	۱	۲ بقرہ	۵
	۳	۳ آل عمران	۱
	″	″	۵
	″	″	۷
	۶	۵ مائدہ	۷
	″	″	۹
	″	″	۱۰
	۷	″	۱۵
	۹	۷ اعراف	۱۹
	۱۱	۹ توبہ	۱۴

الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع	الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع	الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع	الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع
	٢٦	٤٨ حجرات	٤		”	”	٨		”	٧٥ قیامت	١		١٤	١٦ نحل	١
	٢٧	٥٧ حدید	٤		١٦	١٩ مریم	٥		”	”	٢		١٥	١٧ بنی اسرائیل	٢
انس	دیکھو انسان۔				”	٢٠ طٰہٰ	٧			٧٦ دہر	١		”	”	٩
انسان	١	٢ بقرہ	٢		١٧	٢٢ حج	١		٣٠	٨٠ عبس	١			١٨ کہف	٦
	”	”	٤		”	”	٢		”	٨٢ انفطار	١		١٧	٢١ انبیاء	٣
	٢	”	٢٥		”	”	٩		”	٨٣ تطفیف	١		”	٢٢ حج	٢
	”	”	٢٦		١٨	٢٣ مومنون	١		”	٨٤ انشقاق	١		”	”	٩
	٤	٤ نساء	١		١٩	٢٥ فرقان	٣		”	٨٦ طارق	١		٢١	٣٠ روم	٤
	٥	”	٥		٢١	٣٠ روم	٤		”	٨٩ فجر	١		”	”	٥
	”	”	١٨		”	”	٥		”	٩٠ بلد	١		”	٣١ لقمان	٤
	”	”	١٩		”	٣١ لقمان	٤		”	٩١ شمس	١		٢٢	٣٣ احزاب	٩
	٨	٦ انعام	١٧		”	٣٢ سجدہ	١		”	٩٥ تین	١		٢٣	٣٩ زمر	١
	٩	٧ اعراف	٢٢		٢٢	٣٣ احزاب	٩		”	٩٦ علق	١		”	”	٥
	”	”	٢٤		”	٣٥ فاطر	١		”	١٠٠ عادیات	١		٢٥	٤١ حم سجدہ	٦
	١١	١٠ یونس	٢		”	”	٢		”	١٠٣ عصر	١		”	٤٢ شوریٰ	٥
	”	”	٣		٢٣	٣٦ یٰس	٥	انسان صفت شیطان	٣٠	١١٤ ناس	١		٢٩	٧٠ معارج	١
	١٢	١١ ہود	٢		”	٣٧ صافات	١						”	٧٥ قیامت	١
	”	١٢ یوسف	١		”	٣٩ زمر	١						٣٠	٨٠ عبس	١
	١٣	١٤ ابراہیم	٥		٢٤	”	٥	انسان کی فطرت	١	٢ بقرہ	٤		”	٨٩ فجر	١
	١٤	١٥ حجر	٢		”	٤٠ مومن	٧		٥	٤ نساء	٥		”	٩٠ بلد	١
	”	”	٣		٢٥	٤١ حم سجدہ	٦		”	”	١٩		”	٩١ شمس	١
	”	١٦ نحل	١		”	٤٢ شوریٰ	٥		٩	٧ اعراف	٢٢		”	٩٦ علق	١
	١٥	١٧ بنی اسرائیل	٢		”	٤٣ زخرف	١		”	”	٢٤		”	١٠٠ عادیات	١
	”	”	٧		٢٦	٥٠ ق	٢		١١	١٠ یونس	٢	انسان کی جانچ	دیکھو آزمایش۔		
	”	”	٩		٢٧	٥٣ نجم	١		”	”	٣				
	”	”	١١		”	٥٥ رحمٰن	١		١٢	١١ ہود	٢	انشاء اللہ	١٥	١٨ کہف	٤
	”	١٨ کہف	٦		٢٩	٧٠ معارج	١		١٣	١٤ ابراہیم	٥	انشراح (سورۃ)	٣٠	٩٤ انشراح	

الفاظ	پارہ نمبر	نام و نمبر سورۃ	رکوع نمبر
انشقاق (سورہ)	۳۰	۸۴ انشقاق	
انصار	۳	۳ آل عمران	۵
	۱۰	۸ انفال	۱۰
	۱۱	۹ توبہ	۱۳
	”	”	۱۴
انصاف	دیکھو عدل۔		
انصاف ور	دیکھو عدل۔		
انطاکیہ	۲۲	۳۶ یس	۲
اُنظرنا	۱	۲ بقرہ	۱۳
انعام (سورہ)	۷	۶ انعام	
انعام	دیکھو چارپایہ۔		
انفاق	دیکھو مصارف۔		
انفال (سورہ)	۹، ۱۰	۸ انفال	
انفطار (سورہ)	۳۰	۸۲ انفطار	
انقلاب	۲	۲ بقرہ	۳۳
	۱۷	۲۲ حج	۶
انکسار	دیکھو تواضع۔		
آنکھ	۱۴	۱۵ حجر	۶
	۱۵	۱۷ بنی اسرائیل	۴
	۱۶	۲۰ طٰہٰ	۸
	۱۷	۲۲ حج	۶
	۱۸	۲۴ نور	۴
	۲۴	۴۰ مومن	۲
آنکھ کی حفاظت	دیکھو حفظ البصر۔		
آواز	۲۱	۳۱ لقمان	۲
	۲۶	۴۹ حجرات	۱

الفاظ	پارہ نمبر	نام و نمبر سورۃ	رکوع نمبر
آواز کو سننا	۲۹	۶۸ قلم	۱
	۳۰	۱۰۴ ہمزہ	۱
اوامر	۱	۲ بقرہ	۳
	۲	”	۳۱
	”	”	۳۲
	۳	”	۳۴
	”	”	۳۶
	”	”	۳۷
	”	”	۳۸
	”	”	۳۹
	۴	۳ آل عمران	۴
	”	”	۱۰
	”	”	۱۱
	”	”	۱۲
	”	”	۱۴
	”	”	۱۷
	”	”	۱۹
	”	”	۲۰
	”	۴ نساء	۱
	”	”	۳
	۵	”	۵
	”	”	۶
	”	”	۸
	”	”	۹
	”	”	۱۰
	”	”	۱۱
	”	”	۱۳

الفاظ	پارہ نمبر	نام و نمبر سورۃ	رکوع نمبر
	”	”	۱۷
	”	”	۱۹
	”	”	۲۰
	۶	۵ مائدہ	۱
	”	”	۲
	”	”	۵
	”	”	۶
	۷	”	۱۴
	”	”	۱۳
	”	۶ انعام	۸
	”	”	۹
	”	”	۱۳
	۸	”	۱۴
	”	”	۱۹
	”	۷ اعراف	۱
	”	”	۳
	”	”	۷
	۹	”	۲۳
	”	”	۲۴
	”	۸ انفال	۳
	۱۰	”	۸
	”	۹ توبہ	۶
	۱۱	”	۱۳
	”	”	۱۵
	”	”	۱۶
	”	۱۰ یونس	۱
	”	”	۱۱

الفاظ	پارہ نمبر	نام و نمبر سورۃ	رکوع نمبر
	”	۱۱ ہود	۱
	۱۲	”	۱۰
	”	۱۲ یوسف	۵
	۱۳	”	۸
	”	۱۳ رعد	۳
	”	۱۴ ابراہیم	۲
	”	”	۵
	۱۴	۱۵ حجر	۴
	”	۱۶ نحل	۱۳
	”	”	۱۶
	۱۵	۱۷ بنی اسرائیل	۳
	”	”	۶
	”	”	۹
	”	”	۱۲
	۱۶	۱۸ کہف	۱۲
	”	۱۹ مریم	۴
	”	۲۰ طٰہٰ	۱
	”	”	۸
	۱۷	۲۱ انبیاء	۷
	”	۲۲ حج	۴
	”	”	۵
	”	”	۸
	”	”	۱۰
	۱۸	۲۳ مومنون	۱
	”	۲۴ نور	۲
	”	”	۳
	”	”	۴

اجمال	نمبر پارہ	نمبر ونام سورہ	نمبر رکوع	اجمال	نمبر پارہ	نمبر ونام سورہ	نمبر رکوع	اجمال	نمبر پارہ	نمبر ونام سورہ	نمبر رکوع	اجمال	نمبر پارہ	نمبر ونام سورہ	نمبر رکوع
	″	″	۷		۲۴	″	۳		″	″	۲		″	۸۸ غاشیہ	۱
	″	″	۸		″	″	۹		″	″	۳		″	۸۹ فجر	۱
	″	۲۵ فرقان	۲		″	۴۰ مومن	۲		″	″	۴		″	۹۰ بلد	۱
	۱۹	″	۵		″	″	۶		۲۸	۵۸ مجادلہ	۲		″	۹۲ لیل	۱
	″	۲۷ نمل	۳		″	″	۸		″	۵۹ حشر	۱		″	۹۳ ضحیٰ	۱
	″	″	۶		″	۴۱ حم سجدہ	۱		″	″	۲		″	۹۴ انشراح	۱
	۲۰	۲۸ قصص	۹		۲۵	″	۵		″	″	۳		″	۹۶ علق	۱
	″	۲۹ عنکبوت	۵		″	۴۲ شوریٰ	۲		″	۶۰ ممتحنہ	۱		″	۹۸ بینہ	۱
	۲۱	۳۰ روم	۴		″	″	۴		″	۶۱ صف	۱		″	۱۰۳ عصر	۱
	″	″	۵		″	″	۵		″	″	۲		″	۱۰۶ قریش	۱
	″	″	۶		″	۴۳ زخرف	۱		″	۶۲ جمعہ	۲		″	۱۱۰ نصر	۱
	″	۳۱ لقمان	۲		″	۴۵ جاثیہ	۲		″	۶۳ منافقون	۲		″	۱۱۳ فلق	۱
	″	″	۴		۲۶	۴۶ احقاف	۲		″	۶۴ تغابن	۱		″	۱۱۴ ناس	۱
	″	۳۳ احزاب	۳		″	″	۴		″	″	۲	اوس بن صامت (داشارہ)	۲۸	۵۸ مجادلہ	۱
	۲۲	″	۶		″	۴۷ محمد	۱		″	۶۵ طلاق	۱				
	″	″	۹		″	″	۲		″	″	۲	اولاد	۱	۲ بقرہ	۱۴
	″	۳۴ سبا	۳		″	″	۳		″	۶۶ تحریم	۱		۳	۳ آل عمران	۲
	″	″	۵		″	″	۴		″	″	۲		۴	۴ نساء	۲
	″	″	۶		″	۴۸ فتح	۱		۲۹	۶۸ قلم	۲		۸	۶ انعام	۱۶
	″	۳۵ فاطر	۲		″	۴۹ حجرات	۱		″	۷۳ مزمل	۱		″	″	۱۹
	″	″	۴		″	۵۰ ق	۳		″	″	۲		۹	۸ انفال	۳
	″	۳۶ یس	۱		۲۷	۵۱ ذاریات	۳		″	۷۴ مدثر	۱		۱۱	۱۰ یونس	۷
	۲۳	۳۷ صافات	۲		″	۵۲ طور	۲		″	۷۶ دہر	۱		۱۳	۱۳ رعد	۳
	″	۳۸ ص	۲		″	۵۳ نجم	۳		″	″	۲		۱۵	۱۷ بنی اسرائیل	۴
	″	″	۵		″	۵۵ رحمن	۱		۳۰	۷۹ نازعات	۲		″	۱۸ کہف	۴
	″	۳۹ زمر	۱		″	۵۶ واقعہ	۲		″	۸۳ تطفیف	۱		۱۸	۲۳ مومنون	۴
	″	″	۲		″	۵۷ حدید	۱		″	۸۷ اعلیٰ	۱		۲۲	۳۴ سبا	۵

اسماء	پارہ نمبر	نمبر و نام سورہ	رکوع نمبر	اسماء	پارہ نمبر	نمبر و نام سورہ	رکوع نمبر	اسماء	پارہ نمبر	نمبر و نام سورہ	رکوع نمبر	اسماء	پارہ نمبر	نمبر و نام سورہ	رکوع نمبر
	۲۷	۵۲ طور	۱		"	"	۹		"	"	۱۸		"	"	۴
	"	۵۷ حدید	۳		"	"	۱۱		"	"	۱۹		"	۵۹ حشر	۱
	۲۸	۶۰ ممتحنہ	۱		"	"	۱۲		"	"	۲۰		"	"	۲
	"	۶۳ منافقون	۲		"	"	۱۳		۶	"	۲۱		"	۶۰ ممتحنہ	۲
	"	۶۴ تغابن	۲		"	"	۱۴		"	"	۲۲		۳۰	۹۸ بینہ	۱
	۳۰	۸۱ تکویر	۱		۲	"	۱۷		"	"	۲۳	اہل محشر	دیکھو محشر۔		
اولیاء	دیکھو ولی۔				"	"	۲۱		۶	۵ مائدہ	۱	اہل مدین	دیکھو مدین۔		
اونٹ و اونٹنی	۴	۲ بقرہ	۱۰		۳	۳ آل عمران	۲		"	"	۳	اہل مدینہ	دیکھو مدنی۔		
	۸	۷ اعراف	۵		"	"	۳		"	"	۷	اہل مکہ	دیکھو مکی۔		
	"	"	۱۰		"	"	۴		"	"	۸	اہل وعیال	دیکھو بیوی و اولاد		
	۱۲	۱۱ ہود	۶		"	"	۸		"	"	۹	آشنہ	۲۸	۶۵ طلاق	۱
	۱۵	۱۷ بنی اسرائیل	۶		"	"	۹		۷	"	۱۱	آیات	دیکھو اللہ تعالیٰ کی نشانیاں۔		
	۱۹	۲۶ شعراء	۸		۴	"	۱۰		"	۶ انعام	۲				
	۲۷	۵۴ قمر	۲		"	"	۱۲		۸	"	۱۴	آیات متشابہ	۳	۳ آل عمران	۱
	۳۰	۷۷ مرسلات	۲		"	"	۱۹		۹	۷ اعراف	۲۰				
	"	۸۸ غاشیہ	۱		"	"	۲۰		"	"	۲۱	آیات محکم	۳	۳ آل عمران	۱
آہستگی	۱۵	۱۷ بنی اسرائیل	۲		۵	۴ نساء	۷		۱۰	۹ توبہ	۴	آیت الکرسی	۳	۲ بقرہ	۳۴
	۱۶	۲۰ طہ	۶		"	"	۸		"	"	۵				
اہل اعراف	دیکھو اعراف۔				"	"	۹		۱۳	۱۳ رعد	۵	ایثار و کرم۔	۲۸	۵۹ حشر	۱
اہل اللہ	دیکھو ولی۔				"	"	۱۰		"	"	۶				
اہل انطاکیہ۔	دیکھو انطاکیہ				"	"	۱۱		۱۴	۱۶ نحل	۱۶	ایذا	۱۰	۹ توبہ	۸
اہل ایمان۔	دیکھو ایمان و مومن				"	"	۱۲		۲۰	۲۸ قصص	۶		۲۲	۳۳ احزاب	۷
اہل باغ	۱۵	۱۸ کہف	۵		"	"	۱۳		۲۱	۲۹ عنکبوت	۵		"	"	۹
	۲۹	۶۸ قلم	۱		"	"	۱۴		۲۲	۳۳ احزاب	۳		۲۵	۴۲ شوریٰ	۴
اہل جنت	دیکھو جنتی۔				"	"	۱۵		۲۵	۴۲ شوریٰ	۳		۲۸	۵۸ مجادلہ	۲
اہل دوزخ	دیکھو دوزخی۔				"	"	۱۶		"	۴۵ جاثیہ	۲		"	۶۳ منافقون	۱
اہل کتاب	۱	۲ بقرہ	۵		"	"	۱۷		۲۸	۵۷ حدید	۲		۳۰	۱۱۱ لہب	۱

الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع	الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع	الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع	الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع
ایران (اہلِ روم)	۲۱	۳۰ روم	۱		"	"	۳۸		"	"	۱۵		"	۸ انفال	۱
ایفاءِ عہد	دیکھو عہد۔				"	"	۴۰		"	۶ انعام	۳		"	"	۲
و وعدہ					"	۳ آلِ عمران	۲		"	"	۵		"	"	۸
ایکہ	۱۴	۱۵ حجر	۵		"	"	۶		"	"	۶		"	"	۱۰
ایلاء	۲	۲ بقرہ	۲۸		"	"	۷		"	"	۹		۱۰	۹ توبہ	۳
ایلیا (اشارہ)	۱	۲ بقرہ	۸		"	"	۱۱		"	"	۱۱		"	"	۸
	۶	۵ مائدہ	۹		"	"	۱۲		"	"	۱۳		"	"	۹
	۹	۷ اعراف	۲۱		۴	"	۱۴		۸	"	۱۴		۱۱	"	۱۱
ایمان و مومنین	۱	۲ بقرہ	۱		"	"	۱۶		"	"	۱۵		"	"	۱۳
	"	"	۲		"	"	۱۷		"	"	۱۸		"	"	۱۳
	"	"	۳		"	"	۱۸		"	"	۲۰		"	"	۱۴
	"	"	۵		"	"	۲۰		"	۷ اعراف	۱		"	"	۱۶
	"	"	۷		۵	۴ نساء	۸		"	"	۳		"	۱۰ یونس	۱
	"	"	۸		"	"	۹		"	"	۵		"	"	۳
	"	"	۹		"	"	۱۰		"	"	۶		"	"	۶
	"	"	۱۲		"	"	۱۲		"	"	۹		"	"	۷
	"	"	۱۳		"	"	۱۳		"	"	۱۰		"	"	۹
	"	"	۱۴		"	"	۱۸		۸	"	۱۱		"	"	۱۰
	"	"	۱۵		"	"	۲۰		۹	"	۱۱		"	"	۱۱
	"	"	۱۶		"	"	۲۱		"	"	۱۲		۱۲	۱۱ ہود	۲
	۲	"	۱۷		۶	"	۲۲		"	"	۱۳		"	"	۳
	"	"	۱۹		"	"	۲۳		"	"	۱۴		"	"	۴
	"	"	۲۰		"	۵ مائدہ	۲		"	"	۱۷		"	"	۵
	"	"	۲۲		"	"	۸		"	"	۱۹		"	"	۶
	"	"	۲۴		"	"	۹		"	"	۲۰		"	"	۸
	"	"	۲۵		"	"	۱۰		"	"	۲۲		"	"	۱۰
	"	"	۲۷		"	"	۱۱		"	"	۲۳		۱۳	۱۲ یوسف	۷
	۳	"	۳۲		۷	"	۱۲		"	"	۲۴		"	"	۱۲

اضافہ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع	اضافہ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع	اضافہ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع	اضافہ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع
	"	۱۳ رعد	۳		"	۲۲ حج	۲		"	"	۶		"	۳۶ یٰس	۱
	"	"	۴		"	"	۳		"	"	۷		۲۳	"	۲
	"	۱۴ ابراہیم	۴		"	"	۵		"	"	۸		"	۳۷ صافات	۲
	"	"	۶		"	"	۶		"	"	۹		"	"	۴
	۱۴	۱۵ حجر	۴		"	"	۷		"	۲۹ عنکبوت	۱		"	۳۸ ص	۲
	"	"	۶		۱۸	۲۳ مومنون	۱		"	"	۴		"	"	۳
	"	۱۶ نحل	۴		"	"	۳		۲۱	"	۵		"	۳۹ زمر	۱
	"	"	۶		"	"	۴		"	"	۶		"	"	۲
	"	"	۸		"	"	۶		"	"	۷		"	"	۳
	"	"	۱۳		"	۲۴ نور	۱		"	۳۰ روم	۲		"	"	۴
	"	"	۱۴		"	"	۲		"	"	۵		"	"	۶
	"	"	۱۶		"	"	۴		"	۳۱ لقمان	۱		"	"	۸
	۱۵	۱۷ بنی اسرائیل	۱		"	"	۵		"	"	۳		۲۴	۴۰ مومن	۱
	"	۱۸ کہف	۱		"	"	۶		"	۳۲ سجدہ	۲		"	"	۵
	"	"	۴		"	"	۷		"	"	۳		"	"	۶
	۱۶	"	۱۱		"	"	۹		"	۳۳ احزاب	۲		"	۴۱ حٰم سجدہ	۱
	"	"	۱۲		۱۹	۲۵ فرقان	۶		"	"	۳		"	"	۲
	"	۱۹ مریم	۴		"	۲۶ شعراء	۱		۲۲	"	۵		"	"	۳
	"	"	۵		"	"	۳		"	"	۶		"	"	۵
	"	"	۶		"	"	۵		"	"	۷		۲۵	۴۲ شوریٰ	۲
	"	۲۰ طٰہ	۳		"	"	۶		"	"	۹		"	"	۳
	"	"	۴		"	"	۱۱		"	۳۴ سبا	۱		"	"	۴
	"	"	۶		"	۲۷ نمل	۱		"	"	۲		"	۴۳ زخرف	۷
	۱۷	۲۱ انبیاء	۲		"	"	۴		"	"	۵		"	۴۴ دخان	۱
	"	"	۴		۲۰	"	۶		"	۳۵ فاطر	۱		"	"	۳
	"	"	۶		"	"	۷		"	"	۳		"	۴۵ جاثیہ	۱
	"	"	۷		"	۲۸ قصص	۱		"	"	۴		"	"	۲

الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع
	″	″	۴
	۲۶	۴۷ محمد صلعم	۱
	″	″	۲
	″	″	۴
	″	۴۸ فتح	۱
	″	″	۲
	″	″	۳
	″	″	۴
	″	۴۹ حجرات	۱
	″	″	۲
	″	۵۰ ق	۳
	۲۷	۵۱ ذاریات	۱
	″	″	۳
	″	۵۲ طور	۱
	۲۷	۵۳ نجم	۲
	″	۵۴ قمر	۳
	″	۵۵ رحمٰن	۳
	″	۵۶ واقعہ	۱
	″	″	۳
	″	۵۷ حدید	۱
	″	″	۲
	″	″	۳
	″	″	۴
	۲۸	۵۸ مجادلہ	۱
	″	″	۲
	″	″	۳
	″	۵۹ حشر	۱

الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع
	″	۶۰ ممتحنہ	۱
	″	″	۲
	″	۶۱ صف	۲
	″	۶۳ منافقون	۱
	″	۶۴ تغابن	۱
	″	″	۲
	″	۶۵ طلاق	۱
	″	″	۲
	″	۶۶ تحریم	۱
	″	″	۲
	۲۹	۶۷ ملک	۱
	″	″	۲
	″	۶۸ قلم	۲
	″	۶۹ حاقہ	۱
	″	۷۰ معارج	۱
	″	۷۱ نوح	۲
	″	۷۲ جن	۱
	″	۷۴ مدثر	۱
	″	″	۲
	″	۷۵ قیامت	۱
	″	۷۶ دہر	۱
	″	۷۷ مرسلات	۱
	″	″	۲
	۳۰	۷۸ نباء	۲
	″	۷۹ نازعات	۲
	″	۸۲ انفطار	۱
	″	۸۳ تطفیف	۱

الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع
	″	۸۴ انشقاق	۱
	″	۸۵ بروج	۱
	″	۸۷ اعلیٰ	۱
	″	۹۰ بلد	۱
	″	۹۲ لیل	۱
	″	۹۵ تین	۱
	″	۹۸ بینہ	۱
	″	۱۰۳ العصر	۱
ایمان و اسلام	۱	۲ بقرہ	۱۶
	۳	″	۴۰
	۴	۳ آل عمران	۹
	۵	۴ نساء	۲۰
	۲۶	۴۹ حجرات	۲
	″	۵۱ ذاریات	۲
ایماندار	دیکھو ایمان۔		
	۸	۷ اعراف	۵
	۱۰	۹ توبہ	۱۱
	۱۳	۱۴ ابراہیم	۴
	۱۷	۲۲ حج	۳
ایوبؑ	۶	۴ نساء	۲۳
	۷	۶ انعام	۱۰
	۱۷	۲۱ انبیاء	۶
	۲۳	۳۸ ص	۴
بابل (اشارۃً)	۱	۲ بقرہ	۱۲
	۱۴	۱۶ نحل	۴
باپ	دیکھو والدین۔		
باپ دان	″	″	

الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع
بادل	۸	۷ اعراف	۷
	۱۸	۲۴ نور	۵
بار	دیکھو بوجھ۔		
باراں	دیکھو بارش۔		
بارش	۱	۲ بقرہ	۲
	۱۲	۱۱ ہود	۷
	۱۴	۱۶ نحل	۲
	۱۷	۲۲ حج	۸
	۱۹	۲۵ فرقان	۵
	۲۶	۵۰ ق	۱
بازگشت	۲۰	۲۸ قصص	۹
باغ والوں کے قصے	۱۵	۱۸ کہف	۵
	۲۹	۶۸ قلم	۱
باغی	دیکھو بغی و باغی۔		
باقیات الصالحات	۱۵	۱۸ کہف	۶
	۱۶	۱۹ مریم	۵
بت	۲	۲ بقرہ	۲۰
	۹	۷ اعراف	۴
	″	″	۲۴
	۱۱	۱۰ یونس	۳
	۱۷	۲۲ حج	۱۰
	۲۱	۳۰ روم	۵
	۲۲	۳۴ سبا	۳
	۲۹	۷۱ نوح	۲
بت پرست و بت پرستی	۲	۲ بقرہ	۲۰
	۸	۶ انعام	۱۵
	″	۷ اعراف	۴

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	۱۱	۹ توبہ	۱۳		۱۰	[illegible]	۵		〃	〃	۱۳		〃	〃	۳
	۱۴	[illegible]	۵		〃	〃	۱۰		〃	〃	۱۴		〃	[illegible]	۲
	۱۷	۲۲ حج	۳		۲۶	۴۷ محمد	۳		〃	۶ انعام	۲۰		۳۰	[illegible]	۲
	۱۹	۲۵ فرقان	۳		۲۷	۵۷ حدید	۳		۱۰	۹ توبہ	۸		۳۰	[illegible]	۱
	۲۱	۲۹ عنکبوت	۳		〃	〃	۳		۱۱	۱۰ یونس	۳	[illegible]	〃	[illegible]	۱
	〃	۳۰ روم	۵		۳۰	۹۲ لیل	۱		۲۰	[illegible]	۹	برو بری	دیکھو مقابلہ		
	۳۰	[illegible]	۱		〃	[illegible]	۱		۲۴	[illegible]	۵	برائی	دیکھو [illegible]		
	۲۹	۷۱ نوح	۲	[illegible]	دیکھو تبجیل				۲۵	۴۲ شوریٰ	۳	برج	۱۴	۱۵ حجر	۲
بتانا	دیکھو [illegible]			بداقبالی	۱۴	[illegible] نحل	۱	[illegible]	۱	۲ بقرہ	۹		۱۹	۲۵ فرقان	۴
بٹیر	دیکھو من وسلویٰ			بدبخت	۱۲	۱۱ ہود	۹		۲	〃	[illegible]		۳۰	۸۵ بروج	۱
بجلی	۱	۲ بقرہ	۲		۳۰	۹۲ لیل	۱		۴	۴ نساء	۳	بردباری	دیکھو عفو وتحمل		
	〃	〃	۲	بدصورت	۵	۴ نساء	۴		۵	〃	۱۸	برزخ	۳	۲ بقرہ	۱۹
	۳	۳ آل عمران	۲	بدر (اشارۃ)	۴	۳ آل عمران	۴		۷	۶ انعام	[illegible]		۳	۳ آل عمران	۱۷
	۹	۷ اعراف	۱۹		۱۰	〃	[illegible]		۸	〃	۲۰		۵	۴ نساء	۱۳
	۱۳	۱۳ رعد	۱		〃	〃	۱۷		۹	۷ اعراف	۱۲		۷	۶ انعام	۸
	۲۱	۳۰ روم	۳		۹	۸ انفال	۲		۱۰	۹ توبہ	۹		۸	۷ اعراف	۵
بچھڑا	۱	۲ بقرہ	۶		۱۰	〃	[illegible]		۱۱	۱۰ یونس	۳		۱۸	۲۳ مومنون	۶
	〃	〃	۸		〃	〃	۶		۱۳	۱۳ رعد	۳		۲۱	۳۲ سجدہ	۱
	〃	〃	۱۱	بدعہدی	دیکھو عہد				۱۴	۱۶ نحل	۱۵		۲۴	۴۰ مومن	۵
	۹	۷ اعراف	۱۸	بدعہدی					۱۵	۱۷ بنی اسرائیل	۱		۲۶	۵۰ ق	۱
بحث	دیکھو مباحثہ			بدفعلی	دیکھو زنا وزانی				۱۸	۲۳ مومنون	۶	برق	دیکھو بجلی		
بحیرہ	۷	۵ مائدہ	۱۴	بدکارہ	دیکھو زنا وزانی				۲۰	۲۷ نمل	۷	بروج (سورۃ)	۳۰	۸۵ بروج	[illegible]
[illegible] (اشارۃ)	۳	۲ بقرہ	۳۵	بدکاری					〃	۲۸ قصص	۶	بروج	دیکھو برج		
	۱۵	۱۷ بنی اسرائیل	۱	بدگمانی	۲۶	۴۹ حجرات	۲		〃	〃	۹	برہنہ پائی	۱۶	۲۰ طہ	۱
بخل وبخیل	۴	۳ آل عمران	۱۸	بدلہ	۲	۲ بقرہ	۲۲		۲۴	۴۰ مومن	۵	بزدلی	دیکھو پست ہمتی		
	۵	۴ نساء	۶		〃	〃	۲۳			۴۱ حم سجدہ	۶	بستی	۱	۲ بقرہ	۶
	〃	〃	۸		۵	۴ نساء	۳		۲۵	۴۲ شوریٰ	۲		۳	۲ بقرہ	۲۵

الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع	الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع	الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع	الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع
	۷	۶ انعام	۱۶		〃	〃	۲	(داستان)	۹	۷ اعراف	۱۰		〃	〃	۱۰
	۱۲	۱۱ ہود	۸		۲	〃	۲۵	بلقیس	۱۹	۲۷ نمل	۲		۶	۵ مائدہ	۳
	〃	〃	۱۰		〃	〃	۱۰		〃	〃	۳		〃	〃	۴
	۱۴	۱۶ نحل	۱۵		۳	۳ آل عمران	۱		۳۰	[illegible]	۲		〃	〃	۵
	۱۵	۱۷ بنی اسرائیل	۳		۶	۵ مائدہ	۵	بلوغ	[illegible]	[illegible]	[illegible]		〃	〃	۱۰
	۱۷	۲۲ حج	۶		〃	〃	۹	بیت	۱	۲ بقرہ	۸		〃	〃	۱۱
	۲۰	۲۸ قصص	۴		۸	۶ انعام	۱۸		۶	۵ مائدہ	۹		۷	〃	۱۵
بسم اللہ	۸	۶ انعام	۱		〃	۷ اعراف	۴		۹	۷ اعراف	۲۱		۹	۷ اعراف	۱۳
	۳۰	۹۶ علق	۱		〃	〃	۷	بنی آدم	دیکھو انسان۔				〃	〃	۱۴
بشارت	۱	۲ بقرہ	۳		〃	〃	〃	بنی اسرائیل	۱۵	۱۷ بنی اسرائیل			〃	〃	۱۵
	۳	〃	۱۷		۱۱	۱۰ یونس	۱۳	(رسومات) بنی اسرائیل	۱	۲ بقرہ	۵		〃	〃	۱۶
	〃	〃	۱۹		〃	〃	۹		〃	〃	۶		〃	〃	۱۷
	۱۷	۲۲ حج	۵		۱۴	۱۶ نحل	۱۳		〃	〃	۷		〃	〃	۱۸
	۲۲	۳۳ احزاب	۶		۲۰	۲۸ قصص	۸		〃	〃	۸		〃	〃	۱۹
					۲۳	۳۸ ص	۲								
	۲۳	۳۹ زمر	۲		۲۵	۴۲ شوریٰ	۲		〃	〃	۹		〃	〃	۲۰
بشر	دیکھو انسان۔				〃	〃	۳		〃	〃	۱۰		〃	〃	۲۱
بصر	دیکھو آنکھ۔				〃	〃	۴		〃	〃	۱۱		۱۱	۱۰ یونس	۹
بصیر	۵	۴ نساء	۸		〃	۴۵ جاثیہ	۲		〃	〃	۱۲		〃	〃	۱۰
	〃	〃	۱۹		۲۶	۴۹ حجرات	۱		〃	〃	۱۳		۱۵	۱۷ بنی اسرائیل	۱
	۱۵	۱۷ بنی اسرائیل	۱	بقرہ (سورہ)	۱–۳	۲ بقرہ			〃	〃	۱۴		〃	〃	۱۲
	۲۵	۴۲ شوریٰ	۲	بقرہ	۱	۲ بقرہ	۸		〃	〃	۱۵		۱۶	۲۰ طٰہٰ	۲
بعثت	۳۰	[illegible]	۱	بکہ	۴	۳ آل عمران	۱۰		〃	〃	۱۶		〃	〃	۴
بعل	۱۷	۲۱ انبیاء	۵	اور دیکھو مکہ۔					۳	〃	۲۱		〃	〃	۵
	۲۳	۳۷ صافات	۴	بلاد	۱۴	۱۶ نحل	۱۳		〃	〃	۳۲		۱۹	۲۶ شعراء	۲
بغاوت	دیکھو بغی۔			بلد (سورہ)	۳۰	۹۰ بلد			۳	〃	۳۴		〃	〃	۴
بغض	دیکھو حسد۔			بہائم (داستان)	۱۴	۱۶ نحل	۱۴		〃	۳ آل عمران	۵		〃	〃	۱۱
بغی و باغی	۱	۲ بقرہ	۳						۴	〃	۹		۲۰	۲۷ نمل	۴

الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورۃ	نمبر رکوع	الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورۃ	نمبر رکوع	الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورۃ	نمبر رکوع	الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورۃ	نمبر رکوع
	″	″	۶		۲۷	۵۳ نجم	۳		″	۷ اعراف	۳	بینہ (سورہ)	۳۰	۹۸ بینہ	
	۲۱	۳۲ سجدہ	۳	بوند	دیکھو بارش۔				″	″	۴	بیوہ	۲	۲ بقرہ	۳۰، ۳۱
	۲۴	۴۰ مومن	۶	بہتان	دیکھو کذب۔ افک۔				″	″	۱۰	بیوی	دیکھو زن و زوجین۔		
	۲۵	۴۳ زخرف	۶		۵	۴ نساء	۱۶		۱۴	۱۶ نحل	۱۳	بیوی مرد	″		
	″	۴۴ دخان	۲		۱۸	۲۴ نور	۳		۱۵	۱۷ بنی اسرائیل	۳	بیویوں	دیکھو عدل کا تحت بیویوں		
	″	۴۵ جاثیہ	۲		۲۲	۳۳ احزاب	۷		۱۸	۲۴ نور	۲	میں عدل			
	۲۶	۴۶ احقاف	۱	بہتان	دیکھو اللہ تعالیٰ پہ				″	″	۳	بھاگنا	۹	۸ انفال	۲
	۲۸	۶۱ صف	۱		بہتان باندھنا۔				″	″	۴	بھلائی	دیکھو نیکی و بھلائی۔		
	″	″	۲	بہتری	دیکھو نیکی و خیر۔				۱۹	۲۷ نمل	۴	بھونچال	دیکھو زلزلہ۔		
بنیامین (اشارہ)	۱۳	۱۲ یوسف	۸	بہشت	دیکھو جنت۔				۲۰	۲۹ عنکبوت	۳	پارسا، پارسائی	دیکھو تقویٰ و متقی۔		
	″	″	۹	بہشتی	دیکھو جنتی۔				۲۱	″	۵	پارسی (اشارہ)	۲۱	۳۰ روم	۱
	″	″	۱۰	بیت	دیکھو گھر۔				۲۱	۳۳ احزاب	۴	پاسہ	۲	۲ بقرہ	۲۷
بنی عمرو (اشارہ)	۱۱	۹ توبہ	۱۳	بیت	دیکھو کعبہ۔				۲۷	۵۳ نجم	۲		۷	۵ مائدہ	۱۲
بنی غنم (اشارہ)	۱۱	۹ توبہ	۱۳	الحرام					۲۸	۶۵ طلاق	۱	پاک	دیکھو طہارت و طاہر		
				بیت اللہ	″			بے دینی	۶	۵ مائدہ	۱۰	پاکدامن	دیکھو عصمت۔		
بنی نضیر	۲۸	۵۹ حشر	۱	بیت المعمور	۲۷	۵۲ طور	۱		۱۰	۹ توبہ	۷	پاکدامنی	″		
بوجھ	۸	۶ انعام	۲۰	بیت	۲	۲ بقرہ	۱۷	بے شرمی	۱۸	۲۴ نور	۴	پاکی	دیکھو طہارت و طاہر		
	۱۴	۱۶ نحل	۳	المقدس	۱۵	۱۷ بنی اسرائیل	۱	بیع و شرا	دیکھو خرید و فروخت			پالک	دیکھو بے پالک۔		
	۱۵	۱۷ بنی اسرائیل	۲	بیٹا بیٹی	دیکھو اولاد و میراث			بیع حر	۱۲	۱۲ یوسف	۲	پانی	۱	۲ بقرہ	۷
	۱۸	۲۳ مومنون	۴	بیٹی کی	۱۴	۱۶ نحل	۷	بیع سلم	۳	۲ بقرہ	۳۹	پاؤں	۱۸	۲۴ نور	۳
	۲۰	۲۹ عنکبوت	۱	پیدائش				بیعت	۲۶	۴۸ فتح	۱		۲۳	۳۶ یٰس	۵
	۲۲	۳۴ سبا	۳	ناراضی					″	″	۳	پتھر	۱	۲ بقرہ	۷
	″	۳۵ فاطر	۳	بے حیائی	۲	۲ بقرہ	۲۱		۲۸	۶۰ ممتحنہ	۲		″	″	۹
	۲۳	۳۹ زمر	۱		۳	″	۳۷	بیعت	۲۶	۴۸ فتح	۳		۱۴	۱۵ حجر	۶
	۲۴	″	۴		۴	۴ نساء	۳	رضوان				پردہ	۱۸	۲۴ نور	۴
	″	۴۱ سجدہ	۶		۵	″	۳	بیم	دیکھو امید و بیم و خشیت				″	″	۸
	۲۵	۴۵ جاثیہ	۲		۸	۶ انعام	۱۹	بیمار	دیکھو مریض۔				۲۲	۳۳ احزاب	۴

الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع	الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع	الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع	الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع
	״	״	۷	پست ہمتی و	۶	۵ مائدہ	۴		״	״	۱۴		״	۴۸ فتح	۲
	״	״	۸	پست ہمتی					״	״	۱۶		״	״	۳
پرستش	دیکھو اللہ تعالیٰ کا کسی			پل صراط	۱۶	۱۹ مریم	۵		۵	۴ نساء	۱۱		״	״	۴
	شریک نہ بناؤ۔			پنچایت	۵	۴ نساء	۱۹		۶	۵ مائدہ	۸		۲۷	۵۲ طور	۲
	اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی			اور دیکھو مشورہ۔					״	״	۱۰		״	۵۴ قمر	۳
	معبود نہیں۔			پناہ	۷	۶ انعام	۹		۹	۸ انفال	۴		۲۸	۵۸ مجادلہ	۳
	اللہ تعالیٰ کی وحدانیت				۱۰	۹ توبہ	۱		۱۰	״	۵		״	۶۱ صف	۱
	بت۔ بت پرست بچھڑہ			پندار	دیکھو تکبر۔				״	״	۸		۲۹	۶۸ قلم	۱
	۳	۳ آل عمران	۸	پوتی	دیکھو اولاد و میراث۔				״	۹ توبہ	۲		۳۰	۹۶ علق	۱
پرسش	دیکھو حساب کتاب۔			پوس پالک	دیکھو بیٹے پالک۔				״	״	۴	پیغمبر	دیکھو نبی۔		
پرند	۳	۲ بقرہ	۳۵	پوچھ گچھ	دیکھو حساب کتاب۔				״	״	۵	پیغمبری	دیکھو نبوت۔		
	״	۳ آل عمران	۵	پوست	۵	۴ نساء	۸		״	״	۶	پیمان	دیکھو عہد۔		
	۷	۵ مائدہ	۱۵		۲۴	۴۱ حم سجدہ	۳		״	״	۷	پیمانہ	دیکھو کیل۔		
	۱۲	۱۲ یوسف	۵	پوشاک	۸	۷ اعراف	۳		۱۱	״	۱۳	پیمائش	۸	۶ انعام	۱۹
	۱۴	۱۶ نحل	۱۱	پہاڑ	۱۶	۲۰ طٰہٰ	۶		۱۳	۱۳ رعد	۴		״	۷ اعراف	۱۱
	۱۷	۲۱ انبیاء	۶		۱۷	۲۱ انبیاء	۳		۱۴	۱۵ حجر	۱	پسینا	دیکھو اکل و شرب۔		
	״	۲۲ حج	۴	پیدائش	۱	۲ بقرہ	۴		״	۱۶ نحل	۶	تائب	دیکھو استغفار و توبہ		
	۱۸	۲۴ نور	۶		۷	۶ انعام	۱۲		۱۵	۱۷ بنی اسرائیل	۱	تابوت سکینہ	۲	۲ بقرہ	۳۲
	۱۹	۲۷ نمل	۲		۲۴	۴۱ حم سجدہ	۲		״	״	۶	تاثیر قرآن	۲۸	۵۹ حشر	۳
	۲۲	۳۴ سبا	۲	پیروی صراط مستقیم	۱	۲ بقرہ	۴		۱۸	۲۴ نور	۷		۳۰	۸۴ انشقاق	۱
	۲۳	۳۸ ص	۲						۲۰	۲۷ نمل	۷	تارہ	دیکھو ستارہ۔		
	۲۷	۵۶ واقعہ	۱	پیشہ	دیکھو کسب۔				״	۲۸ قصص	۹	تالیف قلوب	۴	۳ آل عمران	۱۷
	۲۹	۶۷ ملک	۲	پیشین گوئی۔	۱	۲ بقرہ	۳		۲۱	۳۰ روم	۱				
	۳۰	۱۰۵ فیل	۱		״	״	۳۱		״	۳۲ سجدہ	۲	تانبہ	۲۲	۳۴ سبا	۲
پرورش اولاد	۲	۲ بقرہ	۳۰		۲	״	۱۷		۲۳	۳۷ صافات	۵	تباہی	۴	۳ آل عمران	۱۴
پرہیزگار	دیکھو تقویٰ و متقی۔				۳	۳ آل عمران	۲		۲۵	۴۱ حم سجدہ	۶		۷	۶ انعام	۱
پرہیزگاری	״	״	״		۴	״	۱۲		۲۶	۴۷ محمد صلعم	۱		״	״	۲

الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع	الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع	الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع	الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع
	٨	٧ اعراف	١		"	"	٩		"	"	١٣	تحویل قبلہ	٢	٢ بقرہ	١٧
	١٠	٩ توبہ	٩		٢٥	٤٣ زخرف	١		"	"	١٤		"	"	١٨
	١١	١٠ یونس	٢		"	٤٤ دخان	٣		"	"	١٥	تدبر و تفکر	٥	٤ نساء	٦
	١٢	١١ ہود	١٠		٢٦	٤٦ احقاف	٣		"	"	١٦	در قرآن	٢٣	٣٨ ص	٣
	١٣	١٢ یوسف	١٢		"	٤٧ محمد صلعم	١	تثلیث	٦	٤ نساء	٢٣	ترانہ و	٨	٦ انعام	١٩
	"	١٣ رعد	٦		"	"	٢		"	٥ مائدہ	١٠		"	٧ اعراف	١
	"	١٤ ابراہیم	٢		"	٥٠ ق	٣	تجارت	٢	٢ بقرہ	٢٥		٩	"	١١
	١٤	١٥ حجر	١		٢٧	٥٤ قمر	٣	وحرفہ	٣	"	٣٨		١٢	١١ ہود	٨
	"	١٦ نحل	٣		٢٨	٦٤ تغابن	١		"	"	٣٩		١٥	١٧ بنی اسرائیل	٣
	١٥	١٧ بنی اسرائیل	٢		"	٦٥ طلاق	١		٥	٤ نساء	٥		١٧	٢١ انبیاء	٣
		١٨ کہف	٨		٢٩	٦٧ ملک	٢		٨	٧ اعراف	١		١٩	٢٦ شعراء	٩
	١٦	١٩ مریم	٥												
	"	"	٦		"	٧٧ مرسلات	١		١٠	٩ توبہ	٣		٢٥	٤٢ شوریٰ	٣
	"	٢٠ طٰہٰ	٧		٣٠	١٠٥ فیل	١		١٨	٢٤ نور	٥		٢٧	٥٥ رحمٰن	١
	١٧	٢١ انبیاء	١٠	تبع	٢٥	٤٤ دخان	٣		٢٨	٦٢ جمعہ	٢		"	٥٧ حدید	٣
	"	"	٢	(اشارہ)	٢٦	٥٠ ق	١		٢٩	٧٣ مزمل	٢		٣٠	٨٣ تطفیف	١
	"	"	٧	تبلیغ	٦	٥ مائدہ	١٠		٣٠	٧٨ نباء	١	تربیت	٢	٢ بقرہ	٣٠
	"	٢٢ حج	٦	رسالت	٨	٧ اعراف	٧		"	١٠٦ قریش	١	اولاد			
	١٩	٢٦ شعراء	١١	تبنی	٢١	٣٣ احزاب	١	تجسس	٢٦	٤٩ حجرات	٢	ترتیل قرآن	٢٩	٧٣ مزمل	١
	٢٠	٢٧ نمل	٦	تبوک	١٠	٩ توبہ	٦	تخویف	دیکھو ڈراؤ۔			ترغیب	١	٢ بقرہ	٣
	"	٢٨ قصص	٦		"	"	٧	تحریر قیمہ	٥	٤ نساء	١٣	اسلام	٢	"	٥
	٢١	٣٠ روم	١		"	"	٨		١	٢ بقرہ	٩	ترفع	دیکھو فخر۔		
	"	"	٥		"	"	٩	تحریف	٥	٤ نساء	٧	ترکاری	١	٢ بقرہ	٧
	"	٣٢ سجدہ	٣		"	"	١٠		٦	٥ مائدہ	٣	ترکہ	دیکھو میراث۔		
	٢٢	٣٥ فاطر	٥		"	"	١١		"	"	٦	ترک دنیا	١٤	١٥ حجر	٦
	٢٣	٣٦ یٰس	٣		١٠	"	١٢	تحریم (سورہ)	٢٨	٦٦ تحریم			١٦	٢٠ طٰہٰ	٨
	"	٣٨ ص	١		١١	"	١٣	تحقیقات	١٠	٩ توبہ	٧	تزکیہ محمود	١	٢ بقرہ	١٥
	٢٤	٤٠ مومن	٣					تجمل	٣	٣ آل عمران	١٤	و مذموم	٢	"	١٨

الفاظ	نمبر پارہ	نام و نمبر سورۃ	نمبر رکوع	الفاظ	نمبر پارہ	نام و نمبر سورۃ	نمبر رکوع	الفاظ	نمبر پارہ	نام و نمبر سورۃ	نمبر رکوع	الفاظ	نمبر پارہ	نام و نمبر سورۃ	نمبر رکوع
	،،	،،	۲۱		۲۷	۵۷ حدید	۳		۵	۴ نساء	۴		۹	،،	۲۳
	۳	۳ آل عمران	۸		۲۸	۵۸ مجادلہ	۲		۷	،،	[illegible]		،،	،،	۲۳
	۴	،،	۱۰	تسلیم و رضا	۴	۳ آل عمران	۲		۱۵	۱۷ بنی اسرائیل	۳		،،	۸ انفال	۳
	۵	۴ نساء	۷		،،	،،	۹		۲۱	۳۱ لقمان	۳		،،	،،	۳
	۱۸	۲۴ نور	۳		۴	،،	۱۷		۲۷	۵۷ حدید	۱۰		۱۰	،،	۵
	۲۷	۵۳ نجم	۲		۵	۴ نساء	۲۱	تفریق	۲۵	۴۲ شوریٰ	۲		،،	،،	۸
	۳۰	۸۷ اعلیٰ	۱		۱۰	۹ توبہ	۹	تفرقہ درمیان	دیکھو نبیوں [illegible]				۱۰	۹ توبہ	۱۰
	،،	۹۱ شمس	۱		۲۱	۳۱ لقمان	۳	پیغمبران	[illegible]				،،	۱۰ یونس	۱
تسبیح	دیکھو اللہ تعالیٰ کی				۲۳	۳۷ صافات	۷	[illegible]	دیکھو [illegible]				،،	،،	۵
	تنزیہ و تسبیح۔			[illegible]	۳۰	۸۳ تطفیف	۱	[illegible]	[illegible] حکمت				،،	،،	۱۰
تشدید کرنا غلظت	۲	۲ بقرہ	۲۲	تشبیہ	دیکھو امثال۔			[illegible]	۱	۲ بقرہ	۱		،،	۱۱ ہود	۱
	۴	۳ آل عمران	۱۷	[illegible]	۲	۲ بقرہ	۳۵		،،	،،	۱۳		۱۲	،،	۱۰
	،،	،،	۱۷	[illegible]	دیکھو [illegible]				،،	،،	۱۳		،،	،،	۱۰
	،،	۴ نساء	۵	تضرع و زاری	۸	۷ اعراف	۷		۳	،،	۱۷		۱۳	۱۲ یوسف	۱۰
	،،	[illegible]	۳		۹	،،	۹		۳	،،	۱۳		،،	۱۳ رعد	۳
	،،	،،	،،		۱۵	۱۷ بنی اسرائیل	۱۳		،،	۳ آل عمران	۳		،،	،،	۳
	[illegible]	[illegible]	۳	التطفیف (سورۃ)	۳۰	۸۳ تطفیف			۴	،،	۱۵		،،	،،	۳
	۱۲	۱۱ ہود	۱	[illegible]	۶	۵ مائدہ	۱۰		،،	،،	۱۴		،،	،،	۶
	،،	،،	۲		۱۸	۲۴ نور	۱		،،	۴ نساء	۱۱		،،	۱۴ ابراہیم	۳
	۱۳	۱۳ رعد	۳	تعجب	۳	۳ آل عمران	۲		،،	۶ انعام	۱		۱۴	۱۵ حجر	۱
	۱۴	۱۵ حجر	۲	تعلّی	دیکھو تکبر۔				،،	،،	۳		،،	۱۶ نحل	۱
	،،	۱۶ نحل	۱۶	تعلیم	۳	۳ آل عمران	۸		،،	،،	۱۰		،،	،،	۱۰
	۱۵	۱۸ کہف	۱		۱۱	۹ توبہ	۵		،،	،،	۳		،،	،،	۱۱
	۱۷	۲۲ حج	۲	تعمیر	۱۹	۲۶ شعراء	۷		،،	،،	۷		،،	،،	۱۳
	۲۰	۲۷ نمل	۲	تعوذ	دیکھو استعاذہ۔				۸	،،	۵		۱۵	۱۷ بنی اسرائیل	۳
	۲۴	۴۰ مومن	۲	تغابن (سورۃ)	۲۸	۶۴ تغابن			،،	،،	۱۸		،،	،،	۵
	۲۵	۴۳ زخرف	۳	تفاخر	۳	۳ آل عمران	۱۹		،،	۷ اعراف	۴		،،	۱۸ کہف	۳

الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع	الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع	الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع	الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع
	″	″	۴		″	″	۲		۸	″	۱۲		″	″	۲۵
	″	″	۸		″	″	۵		″	۷ اعراف	۳		″	″	۲۶
	۱۶	۱۹ مریم	۴		″	۴۳ زخرف	۳		″	″	۲۲		″	″	۲۸
	″	″	۶		″	۴۵ جاثیہ	۳		۱۰	۹ توبہ	۵		″	″	۲۹
	۱۷	۲۲ حج	۲		۲۶	۴۹ حجرات	۱		۱۴	۱۶ نحل	۶		″	″	۳۰
	۱۸	۲۳ مومنون	۳		۲۷	۵۳ نجم	۳		۱۵	۱۸ کہف	۴		″	″	۳۱
	″	۲۴ نور	۵		″	۵۴ قمر	۳		۱۷	۲۱ انبیاء	۵		۳	″	۳۸
	″	″	۶		″	۵۷ حدید	۳		۱۸	۲۳ مومنون	۴		″	″	۳۹
	۱۹	۲۶ شعراء	۵		۲۸	۶۴ تغابن	۲		۲۱	۳۱ لقمان	۳		″	۳ آل عمران	۲
	″	″	۱۱		۲۹	۷۴ مدثر	۲		۲۲	۳۳ احزاب	۶		″	″	۵
	″	۲۷ نمل	۱		″	۷۶ دہر	۲		″	۳۴ سبا	۵		″	″	۸
	۲۰	″	۶		۳۰	۷۸ نباء	۱		۲۳	۳۷ صافات	۲		۴	″	۱۱
	″	۲۸ قصص	۷		″	۱۰۶ قریش	۱		۲۵	۴۲ شوریٰ	۳		″	″	۱۲
	۲۱	۳۰ روم	۴		″	۶۵ طلاق	۱		″	۴۳ زخرف	۲		″	″	۱۳
	″	۳۲ سجدہ	۱		″	۸۷ اعلیٰ	۱		″	۴۵ جاثیہ	۲		″	″	۱۴
	″	″	۲	تقدیر مبرم	۱۳	۱۳ رعد	۶		۲۹	۶۸ قلم	۱		″	″	۱۸
	۲۲	۳۴ سبا	۱	تقدیر معلق	″	″	۶		″	۷۶ دہر	۹		″	″	۱۹
	″	۳۵ فاطر	۱	تقدیس	دیکھو اللہ تعالیٰ کی			تقویٰ و متقی	۱	۲ بقرہ	۱		″	″	۲۰
	″	″	۳		تسبیح و تقدیس۔				″	″	۳		″	۴ نساء	۱
	″	۳۶ یٰس	۱	تقلید باطل	۱	۲ بقرہ	۱۴		″	″	۵		۵	″	۱۱
	۲۳	۳۹ زمر	۳		۲	″	۲۱		″	″	۶		″	″	۱۹
	۲۴	″	۴		۴	۳ آل عمران	۱۰		″	″	۸		″	۵ مائدہ	۱
	″	۴۰ مومن	۷		″	″	۱۶		″	″	۱۲		″	″	۵
	″	۴۱ حم سجدہ	۳		۵	۴ نساء	۱۷		″	″	۱۵		″	″	۶
	۲۵	″	۶		۶	۵ مائدہ	۷		۳	″	۲۲		۶	″	۷
	″	۴۲ شوریٰ	۱		۷	″	۱۴		″	″	۲۳		″	″	۹
					″	۶ انعام	۷		″	″	۲۴		″	″	۱۲

اضافہ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع	اضافہ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع	اضافہ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع	اضافہ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع
	″	″	۱۳		″	″	۱۳		″	″	۴		″	۳۸ ص	۳
	″	″	۱۴		″	″	۱۵		″	″	۵		″	″	۴
	″	″	۱۵		″	″	۱۶		۱۸	۲۳ مومنون	۱		″	۳۹ زمر	۲
	۷	۶ انعام	۴		″	۱۰ یونس	۱		″	″	۲		″	″	۳
	″	″	۶		″	″	۴		″	″	۳		۲۴	″	۴
	″	″	۸		″	″	۷		″	″	۴		″	″	۶
	″	″	۹		۱۲	۱۱ ہود	۴		″	″	۵		″	″	۸
	۸	″	۱۹		″	″	۷		″	۲۴ نور	۴		″	۴۱ حم سجدہ	۲
	″	۷ اعراف	۳		۱۳	۱۲ یوسف	۷		″	″	۷		۲۵	۴۳ زخرف	۳
	″	″	۴		″	″	۱۰		″	۲۵ فرقان	۲		″	″	۶
	″	″	۸		″	″	۱۲		۱۹	″	۶		″	۴۴ دخان	۳
	″	″	۹		″	۱۳ رعد	۵		″	۲۶ شعراء	۲		″	۴۵ جاثیہ	۲
	۹	″	۱۲		۱۴	۱۵ حجر	۴		″	″	۵		۲۶	۴۷ محمد صلعم	۲
	″	″	۱۵		″	″	۵		″	″	۶		″	″	۴
	″	″	۱۹		″	۱۶ نحل	۱		″	″	۷		″	۴۹ حجرات	۱
	″	″	۲۱		″	″	۴		″	″	۸		″	″	۲
	″	″	۲۴		″	″	۷		″	″	۹		″	۵۰ ق	۳
	″	۸ انفال	۱		″	″	۱۴		″	″	۱۰		″	۵۱ ذاریات	۱
	″	″	۳		۱۶	۱۹ مریم	۱		″	۲۷ نمل	۴		۲۷	۵۲ طور	۱
	″	″	۴		″	″	۲		۲۰	۲۸ قصص	۹		″	۵۳ نجم	۲
	۱۰	″	۷		″	″	۴		″	۲۹ عنکبوت	۲		″	۵۴ قمر	۳
	″	″	۹		″	″	۵		۲۱	۳۰ روم	۴		″	۵۷ حدید	۴
	″	۹ توبہ	۱		″	″	۶		″	۳۱ لقمان	۴		۲۸	۵۸ مجادلہ	۲
	″	″	۲		″	۲۰ طہ	۶		۲۲	۳۳ احزاب	۱		″	۵۹ حشر	۱
	″	″	۵		″	″	۸		″	″	۷		″	″	۳
	″	″	۷		۱۷	۲۱ انبیاء	۴		″	″	۹		″	۶۰ ممتحنہ	۲
	۱۱	″	۱۳		″	۲۲ حج	۱		۲۳	۳۷ صافات	۴	۶	″	۶۴ تغابن	۲

	،،	طلاق	۱		۲۳	۳۷ صافات		تنازع	دیکھو [illegible]				[illegible]	[illegible]	[illegible]
	،،	،،	۲		،،	۲۳ صبح	۵	تنزیہ باری تعالیٰ	دیکھو اللہ تعالیٰ کی تنزیہ و تسبیح۔				۸	[illegible]	۹
	،،	۲۹ تکویر	۱		۲۳	۲۳ زمر	۶						۹	[illegible]	[illegible]
	۲۹	۲۹ قلم	۲		،،	،،	۸	تنفر	۱۲	۱۱ ہود	۱۰		۱۸	[illegible]	۱۳
	،،	۲۹ حاقہ	۲		،،	۲۴ مومن	۳	تنگ دستی	دیکھو فقر و فاقہ				۲۳	۸ [illegible]	۳
	،،	۲۹ معارج	۱		،،	،،	۲	تنگی	،،	،،			۲۰	۱۳ [illegible]	۱
	،،	۳۰ مطففین	۱		،،	،،	۸	تنور	۱۲	۱۱ ہود	۴		،،	[illegible]	۱
	۳۰	۳۰ تکویر	۲		۲۵	۲۵ جاثیہ	۱	تواب	دیکھو اسماء الحسنیٰ تواب۔			توکل	۲۳	[illegible]	۱۰
	،،	۳۰ شمس	۱		،،	،،	۲						،،	،،	۱۲
	،،	۳۰ لیل	۱		۲۶	۲۶ احقاف	۲	تواضع	دیکھو تضرع و عجز۔				،،	،،	۱۰
	،،	۳۰ تین	۱		۲۷	۲۷ حدید	۳	توبہ (سورۃ)	۱۰	۹ توبہ			۵	۴ نساء	۷
تکاثر (سورۃ)	۳۰	۳۰ تکاثر			۲۸	۲۸ منافقون	۱		۱۱	،،			،،	،،	۱۱
تکبیر، تکبر	۱	۲ بقرہ	۱۰		۳۰	۳۰ انفطار	۱	توبہ	دیکھو استغفار و توبہ				۶	۵ مائدہ	۲
	۴	۴ نساء	۲۲	تکذیب	دیکھو نظام			توبہ کرنیوالا	،،	،،	،،		،،	،،	۴
	،،	۶ مائدہ	۱۱	تکلیف	۱	۳ بقرہ	۴	توحید	دیکھو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت۔				۸	۷ اعراف	[illegible]
	۷	۷ انعام	۸	تکویر (سورۃ)	۳۰	۳۰ تکویر							۹	۸ انفال	۶
	،،	،،	۱۱	تلون طبع	۱۱	۱۱ یونس	۳	تورات	۱	۲ بقرہ	۵		،،	،،	۸
	۸	۸ اعراف	۲		۱۲	۱۲ ہود	۳		،،	،،	۸		،،	۹ توبہ	۵
	،،	،،	۲	تمتع	۲	۲ بقرہ	۲۴		،،	،،	۱۱		۱۱	،،	۱۰
	۹	،،	۱۵	تمسخر	۱	۲ بقرہ	۲		،،	،،	۱۳		،،	۱۱ یونس	۸
	۱۰	۱۴ نحل	۲		۵	۴ نساء	۲۰		۳	۳ آل عمران	۱		،،	،،	۹
	۱۵	۱۵ بنی اسرائیل	۳		۶	۵ مائدہ	۹		،،	،،	۵		۱۳	۱۱ ہود	۱
	۲۰	۲۰ قصص	۴		۱۰	۹ توبہ	۱۰		۴	،،	۱۰		،،	،،	۵
	۲۱	۲۱ لقمان	۱		۱۸	۱۸ مومنون	۴		۶	۵ مائدہ	۷		،،	،،	۸
	،،	،،	۱		۲۵	۲۵ جاثیہ	۳		،،	،،	۹		،،	،،	۱۰
	،،	۲۱ سجدہ	۲		۲۶	۲۶ حجرات	۲		،،	،،	۱۰		۱۳	۱۲ یوسف	۸
	،،	،،	۲	تمسخر	۲۷	۲۷ قمر	۱		۷	،،	۱۵		،،	۱۳ رعد	۳

	،،	[illegible]	۳	[illegible]		۸ [illegible]	۱۱		۳۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۵	۴ نساء	۱۸
	۱۳	۱۶ نحل	۲	[illegible]	،،	،،	۳		۲۹	۶۹ حاقہ	۱		۶	۵ مائدہ	۱۳
	،،	،،	[illegible]	تقسیم	۷	[illegible]	۷		۳۰	۸۵ بروج	۱		۸	۶ انعام	۱۷
	۱۵	۱۷ بنی اسرائیل			۶	[illegible]	۲		،،	۸۹ فجر			۹	۸ انفال	۳
	۱۸	۲۵ فرقان	۵	[illegible]	۳۰	۹۵ تین			،،	۹۱ شمس	۱		۱۰	،،	۷
	،،	۲۶ شعراء	۱۰	[illegible]	دیکھو جاسوسی-			[illegible]	دیکھو [illegible]				۱۴	۱۶ نحل	۱
	۲۰	۲۷ نمل	۲	[illegible]	دیکھو مسخر			[illegible]	۱۰	۹ توبہ	[illegible]		،،	،،	۹
	۲۱	۲۹ عنکبوت	۲	[illegible]	دیکھو استقامت-			جاثیہ (سورہ)	۲۵	۴۵ جاثیہ			،،	،،	۱۱
	،،	۳۳ احزاب	۱	[illegible]				[illegible]	۱	۲ بقرہ	۱۲		۲۴	۴۰ مومن	۹
	،،	،،	۳	[illegible]	۹	۸ انفال	۲	[illegible]	[illegible]	۷ اعراف	۱۳	جاہ	۱	۲ بقرہ	۵
	،،	،،	۶		۱۰	،،	۵		۱۶	۲۰ طٰہٰ	۳	جاہل	۱	۲ بقرہ	۱۴
	۲۲	[illegible]	۲	[illegible]	۱۰	۹ توبہ	۱۰		۱۹	۲۶ شعراء	[illegible]		۸	۶ انعام	۸
	۲۵	[illegible]	۲	[illegible]					۳۰	[illegible]	۱	جاہلیت	دیکھو رسم جاہلیت		
	،،	،،	۳	[illegible]	،،	۷ اعراف	۱۰	[illegible]	۳۰	۱۰۶ قریش	۱	کی رسم			
	۲۶	۵۱ ذاریات	۱		۱۲	۱۱ ہود	۹	جاسوسی	۲۶	۴۹ حجرات		جبر و قدر	دیکھو تقدیر-		
	۲۸	۵۸ مجادلہ	۱		۱۳	۱۴ ابراہیم	۲	جالوت	۲	۲ بقرہ	۳۳	جبرئیل	۱	۲ بقرہ	۱۱
	،،	۶۰ ممتحنہ	۱		۱۴	۱۵ حجر	۲		،،	،،	۳۳		،،	،،	۱۲
	،،	۶۴ تغابن	۲		۱۵	۱۷ بنی اسرائیل	۱		۳	،،	،،		۳	،،	۳۴
	،،	۶۵ طلاق	۱		۱۸	۲۳ مومنون	۳	جان	۳	،،	۳۰		۷	۵ مائدہ	۱۵
	۲۹	۶۷ ملک	۲		۱۹	۲۵ فرقان	۳		،،	،،	۳۵		۱۴	۱۶ نحل	۱۴
	،،	۷۳ مزمل	۱		،،	۲۶ شعراء	۸		۵	۴ نساء	۷		۱۶	۱۹ مریم	۲
تول	دیکھو ترازو-				،،	۲۷ نمل	۴		۱۴	۱۶ نحل	۱۶	جدال	دیکھو لڑائی-		
تہجد	۱۵	۱۷ بنی اسرائیل	۹		۲۰	۲۹ عنکبوت	۳		۲۵	۴۲ شوریٰ	۲	جد بن قیس (اشارہ)	۱۰	۹ توبہ	۷
	۲۹	۷۳ مزمل	۱		۲۴	۴۱ حم سجدہ	۲		۲۸	۶۶ تحریم	۱	جدل	دیکھو لڑائی-		
	،،	،،	۲		۲۶	۵۰ ق	۱	جانچ	دیکھو آزمائش-			جرم و	۷	۶ انعام	۶
	۱۹	۲۵ فرقان	۶		،،	۵۱ ذاریات	۲	جاندار	۴	۳ آل عمران	۱۹	مجرم	۸	،،	۱۵
تہمت	دیکھو اتہام				۲۷	۵۳ نجم	۲		۱۷	۲۱ انبیاء	۳		،،	،،	۱۸

الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع	الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع	الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع	الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع
	″	۷ اعراف	۵		۲۵	۴۳ زخرف	۷		″	۷ اعراف	۱		″	″	۳
	۹	۸ انفال	۱		″	۴۵ جاثیہ	۴		″	″	۵		″	″	۷
	۱۰	۹ توبہ	۸		۲۶	۴۶ احقاف	۳		۹	″	۱۷		۱۷	۲۱ انبیاء	۲
	۱۱	۱۰ یونس	۲		۲۷	۵۴ قمر	۳		″	″	۱۹		″	۲۲ حج	۲
	″	″	۵		″	۵۵ رحمٰن	۲		″	″	۲۲		″	″	۷
	۱۲	۱۱ ہود	۵		۲۹	۶۸ قلم	۲		۱۰	۹ توبہ	۱۱		۱۸	۲۳ مومنون	۴
	۱۳	۱۲ یوسف	۱۲		″	۷۰ معارج	۱		۱۱	″	۱۲		″	۲۴ نور	۵
	″	۱۴ ابراہیم	۷		″	۷۴ مدثر	۲		″	″	۱۵		″	۲۵ فرقان	۲
	۱۴	۱۵ حجر	۱		″	۷۷ مرسلات	۱		″	۱۰ یونس	۱		۱۹	″	۶
	″	″	۴	جزا	۱	۲ بقرہ	۱		″	″	۲		۲۰	۲۷ نمل	۷
	″	″	۵		″	″	۶		″	″	۳		″	۲۸ قصص	۲
	۱۵	۱۸ کہف	۱۶		″	″	۹		″	″	۵		″	″	۹
	۱۶	۱۹ مریم	۶		″	″	۱۰		۱۲	۱۱ ہود	۹		″	۲۹ عنکبوت	۱
	″	۲۰ طٰہٰ	۵		۲	″	۱۹		″	″	۱۰		۲۱	۳۰ روم	۵
	۱۹	۲۵ فرقان	۳		۳	۳ آل عمران	۳		۱۳	۱۴ ابراہیم	۷		″	۳۱ لقمان	۳
	″	۲۶ شعراء	۵		″	″	۹		۱۴	۱۶ نحل	۴		″	۳۲ سجدہ	۲
	″	″	۱۱		۴	″	۱۳		″	″	۱۳		″	۳۳ احزاب	۳
	۲۰	۲۷ نمل	۶		″	″	۱۵		″	″	۱۵		۲۲	۳۴ سبا	۱
	″	۲۸ قصص	۲		″	″	۱۹		۱۵	۱۷ بنی اسرائیل	۲		″	″	۲
	″	″	۸		۵	۴ نساء	۱۳		″	″	۷		″	″	۴
	۲۱	۳۰ روم	۲		″	″	۱۸		″	″	۸		″	″	۵
	″	″	۵		۶	۵ مائدہ	۵		″	″	۱۱		۲۳	۳۶ یٰس	۴
	″	″	۶		۷	″	۱۱		″	۱۸ کہف	۶		″	۳۷ صافات	۲
	″	۳۲ سجدہ	۲		″	۶ انعام	۱۱		۱۶	″	۱۱		″	″	۳
	۲۲	۳۴ سبا	۴		۸	″	۱۴		″	″	۱۳		″	″	۴
	۲۳	۳۶ یٰس	۴		″	″	۱۶		″	۱۹ مریم	۲		۲۴	۳۹ زمر	۴
	″	۳۷ صافات	۲		″	″	۲۰		″	۲۰ طٰہٰ	۱		″	۴۰ مومن	۲

الفاظ	پارہ نمبر	نمبر و نام سورہ	رکوع نمبر
	″	″	۵
	″	۴۱ حم سجدہ	۳
	۲۵	۴۲ شوریٰ	۴
	″	۴۵ جاثیہ	۲
	″	″	۳
	۲۶	۴۶ احقاف	۲
	″	″	۳
	۲۷	۵۲ طور	۱
	″	۵۳ نجم	۲
	″	″	۳
	″	۵۴ قمر	۱
	″	″	۲
	″	۵۵ رحمٰن	۳
	″	۵۶ واقعہ	۱
	۲۸	۵۹ حشر	۲
	″	۶۶ تحریم	۱
	۲۹	۷۶ دہر	۱
	″	۷۷ مرسلات	۲
	۳۰	۹۸ بینہ	۱
جزیہ	۱۰	۹ توبہ	۳
جسم	۲	۲ بقرہ	۲۸
	″	″	۳۲
	۶	۵ مائدہ	۲
	۱۱	۹ توبہ	۱۳
جلاس بن سوید (داشارہ)	۱۰	۹ توبہ	۱۰

الفاظ	پارہ نمبر	نمبر و نام سورہ	رکوع نمبر
جلا وطن و جلا وطنی	۱	۲ بقرہ	۱۰
	۱۴	۱۵ حجر	۳
	۲۲	۳۳ احزاب	۳
	۲۳	۳۸ ص	۵
جلا وطنی	دیکھو جلا وطن۔		
جلد بازو جلد بازی	۱۵	۱۷ بنی اسرائیل	۲
	۲۹	۷۰ معارج	۱
	دیکھو جلدی در کار خیر و در کار بد۔		
جلدی در کار خیر	۲	۲ بقرہ	۱۵
	۴	۳ آل عمران	۱۴
	۶	۵ مائدہ	۷
	۲۳	۳۹ زمر	۶
	۲۴	۴۱ حم سجدہ	۴
	۲۷	۵۷ حدید	۳
جلدی در کار بد	۱۵	۱۷ بنی اسرائیل	۱
	″	۱۸ کہف	۸
	۱۶	۱۹ مریم	۶
	۱۷	۲۱ انبیاء	۳
	″	۲۲ حج	۶
	۲۲	۳۵ فاطر	۵
	۲۹	۶۸ قلم	۲
جماع	۲	۲ بقرہ	۲۳
	″	″	۲۸
جمعہ (سورۃ)	۲۸	۶۲ جمعہ	
جمعہ	″	″	۲
جن (سورۃ)	۲۹	۷۲ جن	

الفاظ	پارہ نمبر	نمبر و نام سورہ	رکوع نمبر
جن	۸	۶ انعام	۱۳
	″	″	۱۵
	″	″	۱۶
	″	۷ اعراف	۴
	۹	″	۲۱
	۱۴	۱۵ حجر	۳
	۱۵	۱۷ بنی اسرائیل	۱۰
	۲۲	۳۴ سبا	۲
	۲۶	۴۶ احقاف	۴
	۲۷	۵۱ ذاریات	۳
	″	۵۵ رحمٰن	۱
	″	″	۲
	″	″	۳
	۲۹	۷۲ جن	۱
جن بہ صفت شیطان	۳۰	۱۱۴ ناس	۱
جنابت	دیکھو ناپاک و ناپاکی۔		
جنّات	دیکھو جن۔		
جنایت	دیکھو عصیان و عاصی		
جنب	دیکھو پاک و ناپاکی۔		
جن پرست	۸	۶ انعام	۱۵
جنت	دیکھو جنت کی ہمیشگی، جنت کی نعما، جنت کی نہریں وغیرہ۔		
جنت الماویٰ	۲۶	۵۳ نجم	۱
جنت میں آدم و حوا کا رہنا	۱	۲ بقرہ	۴

الفاظ	پارہ نمبر	نمبر و نام سورہ	رکوع نمبر
جنت سے آدم و حوا کا خروج	۱	۲ بقرہ	۴
جنت صالحوں کے لئے	۱	۲ بقرہ	۱۱
	۴	۳ آل عمران	۱۴
	۵	۴ نساء	۱۸
	۱۱	۱۰ یونس	۳
	۱۳	۱۲ یوسف	۱۲
	″	۱۳ رعد	۵
	۱۴	۱۵ حجر	۴
	″	۱۶ نحل	۴
	۱۶	۱۹ مریم	۳
	″	۲۰ طٰہٰ	۳
	۱۷	۲۲ حج	۲
	۱۹	۲۶ شعراء	۵
	۲۰	۲۸ قصص	۸
	۲۵	۴۳ زخرف	۷
	۲۷	۵۲ طور	۱
	۲۹	۶۸ قلم	۲
جنت کے خدام	۱	۲ بقرہ	۳
	۲۳	۳۶ یٰسٓ	۴
	″	۳۷ صافات	۲
	۲۵	۴۴ دخان	۳
	۲۷	۵۲ طور	۱
	″	۵۵ رحمٰن	۳
	″	۵۶ واقعہ	۱
	۲۸	۵۹ حشر	۱

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	۲۹	۷۶ دہر	۱		،،	۳۱ لقمان	۱		،،	،،	۳		[illegible]	[illegible]	۳
	۳۰	۷۸ نبا	۲		،،	۳۲ سجدہ	۲		،،	۵۷ حدید	۳		[illegible]	[illegible]	۲
جنت کے نعماء	۱	۲ بقرہ	۳		۲۲	۳۳ احزاب	۴		۲۸	۶۱ صف	۲		۲۶	۴۷ محمد صلعم	۲
	۳	۳ آل عمران	۴		،،	،،	۶		،،	۶۵ طلاق	۲		۲۷	۵۵ رحمٰن	۲
	۴	۴ نساء	۲		،،	۳۴ سبا	۵		،،	۶۸ قلم	۲		۲۹	۷۶ دہر	۱
	،،	،،	۸		،،	۳۵ فاطر	۴		۲۹	۶۹ حاقہ	۱		۳۰	۸۳ تطفیف	۱
	،،	،،	۱۸		۲۳	۳۶ یٰسین	۴		،،	۷۰ معارج	۲		،،	۸۸ غاشیہ	۱
	۶	۵ مائدہ	[illegible]		،،	۳۷ صافّات	[illegible]		،،	۷۴ مدثر	[illegible]	جنتی	۱	۲ بقرہ	[illegible]
	۸	۷ اعراف	[illegible]		،،	۳۸ ص	۴		،،	۷۶ دہر	۱		۸	۷ اعراف	۵
	۱۰	۹ توبہ	[illegible]		،،	۳۹ زمر	۳		،،	۷۷ مرسلات	۲		۱۳	۱۳ رعد	۳
	۱۱	۱۰ یونس	۱		۲۴	،،	[illegible]		۳۰	۷۸ نبا	۲		۱۴	۱۶ نحل	۴
	۱۲	۱۱ ہود	۹		،،	،،	[illegible]		،،	۸۳ تطفیف	۱		۱۷	۲۱ انبیاء	۷
	۱۳	۱۳ رعد	۳		،،	،،	[illegible]		،،	۸۸ غاشیہ	۱		۱۸	[illegible]	۱
	،،	،،	۵		،،	۴۰ مومن	[illegible]		،،	۹۸ بینہ	۱		۲۳	[illegible]	۳
	۱۴	۱۵ حجر	۳		،،	۴۱ حم سجدہ	۱	جنت [illegible] کی [illegible]	۱	۲ بقرہ	۳		،،	[illegible] سجدہ	۲
	،،	۱۶ نحل	[illegible]		،،	،،	[illegible]		،،	،،	[illegible]		۲۵	۴۲ شوریٰ	[illegible]
	۱۵	۱۸ کہف	۴		۲۵	۴۲ شوریٰ	۳		۴	۴ نساء	۲		،،	۴۳ [illegible]	،،
	[illegible]	،،	۱۲		،،	۴۳ زخرف	۷		۱۰	۹ توبہ	[illegible]		۲۶	۵۰ ق	۳
	۱۶	۱۹ مریم	[illegible]		،،	۴۴ دخان	۳		۱۲	۱۱ ہود	[illegible]		۲۸	۵۹ حشر	۲
	،،	۲۰ طٰہٰ	۳		۲۶	۴۷ محمد صلعم	۲		۱۴	۱۵ حجر	۴			دیکھو جنت صالحین	
	۱۷	۲۲ حج	۳		،،	۵۰ ق	۳		۱۵	۱۸ کہف	۱			کے لئے [illegible] کے	
	،،	،،	۸		۲۶	۵۱ ذاریات	۱		۲۵	۴۳ زخرف	۷			نعماء وغیرہ۔	
	۱۸	۲۵ فرقان	۲		،،	۵۲ طور	۱		،،	۴۴ دخان	۳	جنتیوں کی دعوتیں	۳	۲ بقرہ	۲۷
	۱۹	،،	[illegible]		،،	۵۳ نجم	۱		۲۶	۵۰ ق	۱۰		۴	۳ آل عمران	۲۰
	،،	۲۶ شعراء	۵		،،	۵۴ قمر	۳		۳۰	۹۸ بینہ	۱		۱۱	۱۰ یونس	۳
	۲۱	۲۹ عنکبوت	[illegible]		،،	۵۵ رحمٰن	۳	جنت کی نہریں	۱	۲ بقرہ	۳		۱۶	۱۸ کہف	۱۲
	،،	۳۰ روم	۲		،،	۵۶ واقعہ	۱		۴	۴ نساء	۲		۲۱	۳۲ سجدہ	۲

الفاظ	پارہ نمبر	سورہ نمبر و نام	رکوع نمبر	الفاظ	پارہ نمبر	سورہ نمبر و نام	رکوع نمبر	الفاظ	پارہ نمبر	سورہ نمبر و نام	رکوع نمبر	الفاظ	پارہ نمبر	سورہ نمبر و نام	رکوع نمبر
	۲۴	۴۱ حٰم سجدہ	۴		″	″	۱۳		″	″	۴	چرند	دیکھو چارپایہ۔		
جنگ	دیکھو لڑائی جہاد و مجاہد				″	″	۱۳		″	۲۵ فرقان	۱	چڑیا	دیکھو پرند۔		
جنگ و جدال	″				۶	۵ مائدہ	۶		۱۹	۲۶ شعراء	۸	چغلخور و چغلخوری	دیکھو غیبت۔		
					۹	۸ انفال	۱		″	″	۱۰				
جوا	۲	۲ بقرہ	۲۷		۱۰	″	۵		۲۲	۳۴ سبا	۱	چلنا	دیکھو چال۔		
	۷	۵ مائدہ	۱۲		″	″	۸		۲۶	۴۸ فتح	۱	چور چوری	۶	۵ مائدہ	۶
جوتا	۱۶	۲۰ طٰہٰ	۱		″	″	۱۰		″	۵۱ ذاریات	۳	چیونٹی	۱۷	۲۱ انبیاء	۶
جُود	دیکھو سخاوت و سخی				″	۹ توبہ	۲		۲۷	۵۲ طور	۲		۱۹	۲۷ نمل	۲
جودی (اشارہ)	۱۲	۱۱ ہود	۹		″	″	۳	جہنم	دیکھو دوزخ۔			حاجی	۱	۲ بقرہ	۱۵
جوڑا	دیکھو جفت۔				″	″	۴	جہنمی	دیکھو دوزخی۔			حارث بن نعمان (اشارہ)	۲۹	۷۰ معارج	۱
جہاد و مجاہدت	۲	۲ بقرہ	۱۹		″	″	۹	جھگڑا	دیکھو لڑائی۔						
	″	″	۲۴		″	″	۱۰	جھگڑالو	دیکھو لڑاکا۔			حاسد	دیکھو حسد و حاسد		
	″	″	۲۵		″	″	۱۱	جھوٹ	دیکھو کذب۔			حاطب بن ابی بلتعہ (اشارہ)	۲۸	۶۰ ممتحنہ	۱
	″	″	۲۶		۱۸	۲۲ حج	۱۰	جھوٹا	″						
	″	″	۲۷		۱۹	۲۵ فرقان	۵	چارپایہ	۲	۲ بقرہ	۲۱	حافظ	دیکھو حفظ قرآن۔		
	″	″	۳۲		۲۶	۴۷ محمد صلعم	۴		۶	۵ مائدہ	۱	حاقہ (سورہ)	۲۹	۶۹ حاقہ	
	۳	″	۳۳		۲۸	۵۹ حشر	۲		۸	۶ انعام	۱۷	حاکم	دیکھو حکومت۔		
	″	″	۳۵		″	۶۱ صف	۱		″	″	۱۸	حام	۷	۵ مائدہ	۱۴
	۴	۳ آل عمران	۱۳		″	″	۲		۱۴	۱۶ نحل	۱	حب اللہ	۲	۲ بقرہ	۲۰
	″	″	۱۴		″	۶۶ تحریم	۲		″	″	۱۵		″	″	۲۵
	″	″	۱۵	جہاد کرنیوالا	دیکھو جہاد و مجاہد				۱۷	۲۲ حج	۴		۳	۳ آل عمران	۴
	″	″	۱۶						۱۸	۲۴ نور	۶		۱۰	۹ توبہ	۳
	″	″	۱۷	جہالت	۱۵	۱۷ بنی اسرائیل	۴	چال	۱۵	۱۷ بنی اسرائیل	۴	حب جاہ	دیکھو فخر۔		
	″	″	۱۸	جہد	دیکھو کوشش۔				۲۱	۳۱ لقمان	۲	حب دنیا	۳	۳ آل عمران	۳
	″	″	۲۰	جہل مرکب	۱۴	۱۵ حجر	۱	چاندی	۲۵	۴۳ زخرف	۳		۴	″	۱۹
	۵	۴ نساء	۱۰		۱۷	۲۱ انبیاء	۱	چپٹی لڑانا	دیکھو سحق۔				۱۴	۱۶ نحل	۱۳
	″	″	۱۱		۱۸	۲۳ مومنون	۳					حبس	دیکھو قید۔		

الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع	الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع	الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع	الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع
حبش (اشارہ)	۶	۵ مائدہ	۱۱		۱۸	۲۴ نور	۱	حرامکاری	دیکھو زنا و زانی۔				"	۱۹ مریم	۲
عجایب	۲۳	۳۶ یٰسین	۲		"	"	۲	حرام الٰہی	"	"			۱۷	۲۱ انبیاء	۳
نہار (اشارہ)				حدود	دیکھو حد			حرب	۹	۸ انفال	۲		"	۲۲ حج	۲
حج (سورہ)	۱۷	۲۲ حج		حدیبیہ	۷	۵ مائدہ	۱۱۰	حرص	۱	۲ بقرہ	۱۱		"	"	۷
حج	۱	۲ بقرہ	۱۵	(اشارہ)	۲۶	۴۸ فتح	۱	حریص	۳۰	۱۰۲ تکاثر	۱		۱۸	۲۳ مومنون	۶
	۲	"	۱۹	حدید (سورہ)	۲۷	۵۷ حدید		حرفہ	دیکھو تجارت و حرفہ				"	۲۴ نور	۳
	"	"	۲۴	حرام	۲	۲ بقرہ	۲۱	حرم	۲	۲ بقرہ	۲۴		"	"	۹
	"	"	۲۵		"	"	۲۳		۶	۵ مائدہ	۱		۲۰	۲۷ نمل	۷
	۴	۳ آل عمران	۱۰		"	"	۲۴		۲۱	۲۹ عنکبوت	۷		"	۲۸ قصص	۷
	۶	۵ مائدہ	۱		"	"	۲۷	حرمت	دیکھو حلت و حرمت				"	۲۹ عنکبوت	۱
	۷	"	۷		۳	"	۳۸	حرمت کے	دیکھو ماہ حرام۔				۲۱	۳۰ روم	۵
	۱۰	۹ توبہ	۱		۶	۵ مائدہ	۱	معنی					"	۳۱ لقمان	۲
	۱۷	۲۲ حج	۱		۷	"	۱۳	حریص	دیکھو حرص و حریص				۲۲	۳۴ سبا	۳
	"	"	۳		۸	۶ انعام	۱۷	حزقیل	۲	۲ بقرہ	۳۲		۲۳	۳۶ یٰسین	۴
	"	"	۴		"	"	۱۸	حساب	۱	۲ بقرہ	۱		"	۳۷ صافات	۵
	"	"	۹		"	"	۱۹	کتاب	۳	"	۳۰		"	۳۹ زمر	۱
	۲۶	۴۸ فتح	۴		"	۷ اعراف	۴		"	۳ آل عمران	۳		"	"	۲
حجاب	دیکھو پردہ۔				۹	"	۱۹		۴	"	۱۹		"	"	۳
حجت	۲۵	۴۲ شوریٰ	۲		۱۰	۹ توبہ	۵		۸	۷ اعراف	۱		۲۴	"	۷
حجر (سورہ)	۱۳، ۱۴	۱۵ حجر			۱۳	۱۶ نحل	۱۵		۱۱	۱۰ یونس	۱		"	"	۸
حجر	۱۴	۱۵ حجر	۶		۱۵	۱۷ بنی اسرائیل	۴		۱۲	۱۱ ہود	۹		"	۴۰ مومن	۲
حجرات (سورہ)	۲۶	۴۹ حجرات			۱۸	۲۴ نور	۱		"	"	۱۰		"	"	۶
حد	۴	۴ نساء	۳		۱۹	۲۵ فرقان	۶		۱۳	۱۴ ابراہیم	۷		"	"	۸
	۵	"	۱۳	حرام عورتوں	۴	۴ نساء	۳		۱۴	۱۶ نحل	۱۳		"	۴۱ حم سجدہ	۴
	۶	۵ مائدہ	۵	کی تفصیل	۵	"	۴		۱۵	۱۷ بنی اسرائیل	۲		۲۵	۴۲ شوریٰ	۵
	"	"	۶	حرام خور	۶	۵ مائدہ	۶		"	۱۸ کہف	۶		"	۴۳ زخرف	۲
	"	"	۷	حرام خوری					۱۶	"	۱۲		"	"	۴

الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع
	٢٦	٥٠ ق	٢
	"	"	٣
	٢٧	٥٢ طور	١
	"	٥٥ رحمٰن	٢
	"	٥٦ واقعہ	١
	"	"	٣
	٢٨	٥٨ مجادلہ	١
	"	"	٣
	"	٦٠ ممتحنہ	١
	"	٦٤ تغابن	١
	"	٦٦ تحریم	١
	٢٩	٦٩ حاقہ	١
	"	٧٥ قیامت	١
	"	٧٧ مرسلات	١
	٣٠	٧٨ نباء	٢
	"	٧٩ نازعات	٢
	"	٨١ تکویر	١
	"	٨٣ تطفیف	١
	"	٨٤ انشقاق	١
	"	٨٦ طارق	١
	"	٨٨ غاشیہ	١
	"	٩٩ زلزال	١
	"	١٠٠ عادیات	١
	"	١٠١ قارعہ	١
	"	١٠٢ التکاثر	١
حسد و	١	٢ بقرہ	٣
حاسد	"	"	١٣

الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع
	٢	"	١٧
	٥	٤ نساء	٥
	"	"	٨
	٦	٥ مائدہ	٥
	١٢	١٢ یوسف	٧
	١٤	١٥ حجر	٣
	١٥	١٧ بنی اسرائیل	٨
	٣٠	١١٣ فلق	١
حسن	١٢	١٢ یوسف	٣
حسن (اشارہ)	٣	٣ آل عمران	١٣
حسنات	دیکھو نیکی۔		
حسن معاشرت زوجین	دیکھو زوجین کے حقوق، عشرۃ النساء		
حسن معاملات	دیکھو اخلاق۔		
حشر	٢٨	٥٩ حشر	
حشر	دیکھو قیامت۔		
حشر و نشر	"	"	
حفظ اعضاء	دیکھو اعضاء		
حفظ بصر	١٥	١٧ بنی اسرائیل	٤
	١٨	٢٤ نور	٤
	٢٤	٤١ حم سجدہ	٣
حفظ پا	١٨	٢٤ نور	٣
	٢٣	٣٦ یٰس	٥
حفظ دست	١٨	٢٤ نور	٣
	٢٣	٣٦ یٰس	٥
حفظ دل	١٥	١٧ بنی اسرائیل	٤

الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع
حفظ سمع	١٥	١٧ بنی اسرائیل	٤
	١٨	٢٤ نور	٢
	٢٢	٣٣ احزاب	٢
	٢٤	٤١ حم سجدہ	٣
حفظ شرمگاہ	١٨	٢٤ نور	٤
حفظ لسان	١	٢ بقرہ	٩
	"	"	١٢
	٢	"	٢٥
	"	"	٢٨
	٤	٣ آل عمران	١٩
	٥	٤ نساء	٧
	"	"	٨
	"	"	١٦
	"	"	١٧
	٦	"	٢١
	٧	٥ مائدہ	٧
	"	"	١٢
	"	"	١٣
	"	"	١٦
	"	٦ انعام	١٣
	"	"	١٩
	٩	٧ اعراف	٢٣
	١٠	٨ انفال	٦
	"	٩ توبہ	١٠
	١٤	١٦ نحل	٨
	"	"	١٥

الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع
	"	"	١٦
	١٥	١٧ بنی اسرائیل	١
	"	"	٣
	"	"	٦
	"	١٨ کہف	٣
	"	"	٨
	١٦	١٩ مریم	٦
	"	٢٠ طہ	٢
	١٧	٢٢ حج	١
	١٨	٢٣ مومنون	١
	"	٢٤ نور	١
	"	"	٢
	"	"	٣
	١٩	٢٥ فرقان	٦
	"	٢٦ شعراء	١١
	٢١	٢٩ عنکبوت	٥
	"	٣١ لقمان	١
	"	"	٢
	٢٢	٣٦ یٰس	٥
	"	٣٧ صافات	٥
	٢٤	٤٠ مومن	١
	"	"	٦
	"	٤١ حم سجدہ	٥
	٢٥	٤٣ زخرف	٦
	"	"	٧
	٢٦	٤٩ حجرات	١
	"	"	٢

مضامین	نمبر سپارہ	نمبر و نام سورۃ	نمبر رکوع
	,,	۵۰ ق	۲
	,,	,,	۳
	۲۷	۵۳ نجم	۲
	۲۸	۵۸ مجادلہ	۱
	,,	,,	۳
	۲۹	۶۸ قلم	۱
	,,	۷۴ مدثر	۲
	۳۰	۹۳ ضحیٰ	۱
	,,	۱۰۴ ہمزہ	۱
حفظ مقدم زینت	۱۸	۲۴ نور	۴
حطۃ	۱	۲ بقرہ	۶
حطمہ	۳۰	۱۰۴ ہمزہ	۱
حق پوشی	۱	۲ بقرہ	۵
	,,	,,	۱۶
	۲	,,	۱۹
	,,	,,	۲۱
حق و باطل	۱۳	۱۳ رعد	۲
	۱۷	۲۱ انبیاء	۲
حقوق رشتہ دار	دیکھو رشتہ داروں کے حقوق۔		
حقوق زوجین	دیکھو زوجین کے حقوق۔		
حقوق ہمسایہ	۵	۴ نساء	۶
	۳۰	۱۰۷ ماعون	۱
حُکم	۵	۴ نساء	۸
	۶	۵ مائدہ	۶

مضامین	نمبر سپارہ	نمبر و نام سورۃ	نمبر رکوع
	۱۱	۱۱ ہود	۱۱
حَکم	۵	۴ نساء	۶
حکمت	۲	۲ بقرہ	۱۱
	.	,,	۳۳
	۳	,,	۳۷
	,,	۳ آل عمران	۵
	۴	,,	۱۸
	,,	۴ نساء	۲
	۵	,,	۸
	,,	,,	۱۷
	۷	۵ مائدہ	۱۵
	۱۵	۱۷ بنی اسرائیل	۴
	۲۱	۳۱ لقمان	۲
	۲۲	۳۳ احزاب	۴
	۲۳	۳۸ ص	۲
	۲۵	۴۳ زخرف	۶
	۲۸	۶۲ جمعہ	۱
حکومت و حاکم	۲۶	۴۷ محمد صلعم	۴
حلال	۲	۲ بقرہ	۲۱
	,,	,,	۲۳
	۳	,,	۳۸
	۵	۴ نساء	۴
	۶	۵ مائدہ	۱
	۷	,,	۱۲
	,,	,,	۱۳
	۸	۶ انعام	۳

مضامین	نمبر سپارہ	نمبر و نام سورۃ	نمبر رکوع
	۸	,,	۱۶
	,,	,,	۱۷
	,,	۷ اعراف	۲۳
	۹	,,	۱۹
	۱۰	۸ انفال	۹
	۱۱	۱۰ یونس	۶
	۱۲	۱۱ ہود	۴
	۱۴	۱۶ نحل	۱۵
	۱۷	۲۲ حج	۴
	۱۸	۲۳ مومنون	۳
حلالہ	۲	۲ بقرہ	۲۹
حلت و حرمت	دیکھو حلال و حرام		
حلف	دیکھو قسم۔		
حلق	۲	۲ بقرہ	۲۴
	۲۶	۴۸ فتح	۴
حلم	دیکھو عفو و تحمل۔		
حلم الٰہی	دیکھو اللہ تعالیٰ کا حلم		
حلیم	دیکھو عفو و تحمل۔		
حمایت پیغمبر صلعم	۹	۷ اعراف	۱۹
	۱۰	۹ توبہ	۷
	,,	,,	۱۱
	,,	,,	۱۲
	۱۱	,,	۱۵
	۲۸	۵۹ حشر	۱
حمد	دیکھو اللہ تعالیٰ کا حمد		
حمزہؓ (واقعات)	۴	۳ آل عمران	۱۳

مضامین	نمبر سپارہ	نمبر و نام سورۃ	نمبر رکوع
	۱۵	۱۶ نحل	۱۰
حم سجدہ (سورۃ)	۲۴، ۲۵	۴۱ حم سجدہ	
حمل	۹	۷ اعراف	۲۴
حنیف	۳	۳ آل عمران	۷
	۱۱	۱۰ یونس	۱۱
حنین	۱۰	۹ توبہ	۴
حوا	۱	۲ بقرہ	۴
	۶	۵ مائدہ	۵
	۹	۷ اعراف	۲۴
	۱۶	۲۰ طٰہٰ	۷
حواری	۳	۳ آل عمران	۵
	۷	۵ مائدہ	۱۵
	۲۸	۶۱ صف	۲
حور	۱	۲ بقرہ	۳
	۲۳	۳۶ یٰس	۴
	,,	۳۷ صافات	۲
	,,	۳۸ ص	۴
	۲۵	۴۴ دخان	۳
	۲۷	۵۲ طور	۱
	,,	۵۵ رحمٰن	۳
	,,	۵۶ واقعہ	۱
	۲۸	۵۹ حشر	۱
	۳۰	۷۸ نباء	۲
حیا	۸	۷ اعراف	۲
	۱۸	۲۴ نور	۴
حیات	۱	۲ بقرہ	۱۰
	۳	۳ آل عمران	۲

الفاظ	نمبر پارہ	نام سورۃ	نمبر رکوع	الفاظ	نمبر پارہ	نام سورۃ	نمبر رکوع	الفاظ	نمبر پارہ	نام سورۃ	نمبر رکوع	الفاظ	نمبر پارہ	نام سورۃ	نمبر رکوع
	۴	״	۱۵		۴	۳ آل عمران	۳		۱۷	۲۱ انبیاء	۶	خلیل اللہ	۵	۴ نساء	۱۸
	۷	۶ انعام	۳		۱۷	۲۱ انبیاء	۵		۱۷	۲۲ حج	۵		دیکھو ابراہیمؑ۔		
	۱۱	۱۰ یونس	۱		۱۸	۲۳ مؤمنون	۱		״	״	۲	خمر	۲	۲ بقرہ	۲۷
	״	״	۳		۲۲	۳۳ احزاب	۳		۱۸	۲۳ مؤمنون	۱		۷	۵ مائدہ	۱۲
	۱۲	۱۱ ہود	۲		۲۹	۶۷ ملک	۲	خشیت	دیکھو امید و بیم۔			خمس	۲	۲ بقرہ	۲۷
	۱۳	۱۳ رعد	۳	خاطر	دیکھو تسکین قلب خاطر۔			خصومت	۵	۴ نساء	۱۶		۱۰	۸ انفال	۵
	״	۱۴ ابراہیم	۱	خاطر و مدارات مہمان	۱۲	۱۲ یوسف	۴	خضرؑ (اشارہ)	۱۵	۱۸ کہف	۱۰	خندق والے	دیکھو اصحاب الخدود۔		
	۱۴	۱۵ حجر	۳		۱۶	۱۸ کہف	۱۰		״	״	۱۹				
	۱۵	۱۷ بنی اسرائیل	۲		۲۶	۵۱ ذاریات	۲	خضوع	دیکھو خشوع و خضوع			خواب	۱۰	۸ انفال	۵
	״	״	۸	خاک	دیکھو مٹی۔			خدا	۱	۲ بقرہ	۶		۱۲	۱۲ یوسف	۱
	״	۱۸ کہف	۶	خانہ کعبہ	دیکھو بیت العتیق۔			خدمت	دیکھو دوست و دوستی			خوارق عادات	دیکھو معجزہ۔		
	۱۶	۴۷ محمد صلعم	۴	خالقیت	دیکھو اللہ تعالیٰ کی اپنی خالقیت۔			خداع	۲	۲ بقرہ	۲۹				
	۲۵	۴۲ شوریٰ	۳						۵	۴ نساء	۱۹	خوان	دیکھو مائدہ۔		
	۲۷	۵۷ حدید	۳	خباب (اشارہ)	۱۴	۱۶ نحل	۱۳	خلق	دیکھو مخلوقات۔			خواہش نفسانی	۱	۲ بقرہ	۱۱
حیات موتیٰ	دیکھو احیاء موتیٰ۔			خبیث چیز	دیکھو حرام۔			خُلق	دیکھو اخلاق۔				۲	״	۱۷
								خلقت	۴	۴ نساء	۱		۳	۳ آل عمران	۴
حیض	۲	۲ بقرہ	۲۸	خراج	دیکھو اسراف و مسرف۔				۸	۷ اعراف	۷		۵	۴ نساء	۱۹
حیلہ	۹	۸ انفال	۲	خرچ	دیکھو مصارف۔				۹	״	۱۳		״	״	۲۰
									۱۱	۱۰ یونس	۱				
	۱۰	۹ توبہ	۱	خر قبیل (اشارہ)	۱۷	۲۱ انبیاء	۶		۱۲	۱۱ ہود	۱		۶	۵ مائدہ	۱۰
	۱۳	۱۲ یوسف	۹	خرید و فروخت	۳	۲ بقرہ	۳۸		۱۴	۱۵ حجر	۳		۹	۷ اعراف	۲۲
	۲۳	۳۸ ص	۲		۴	۴ نساء	۱		۱۷	۲۲ حج	۱		۱۳	۱۲ یوسف	۷
حیوان	دیکھو چارپایہ چرند پرند حشرات الارض۔				۱۸	۲۴ نور	۵		۱۹	۲۵ فرقان	۵		۱۶	۲۰ طہٰ	۱
					۲۸	۶۲ جمعہ	۲		۲۱	۳۲ سجدہ	۱		۱۹	۲۵ فرقان	۳
خاتم النبیین	۲۲	۳۳ احزاب	۵	خروج (اشارہ)	۳	۳ آل عمران	۱۰		۲۲	۳۵ فاطر	۲		۲۰	۲۸ قصص	۵
خادم جنت	دیکھو جنت کے خدام۔			خشوع و خضوع	۱	۲ بقرہ	۱		۲۳	۴۰ مومن	۷		۲۱	۳۰ روم	۴
					۴	۳ آل عمران	۲۰		۲۹	۷۵ قیامت	۲		۲۳	۳۸ ص	۲
خاشعین	۱	۲ بقرہ	۵		۱۵	۱۷ بنی اسرائیل	۱۲	خلوص	دیکھو اخلاص و مخلص۔				۲۵	۴۵ جاثیہ	۳

الفاظ	نمبر پارہ	نام و نمبر سورہ	رکوع	الفاظ	نمبر پارہ	نام و نمبر سورہ	رکوع	الفاظ	نمبر پارہ	نام و نمبر سورہ	رکوع	الفاظ	نمبر پارہ	نام و نمبر سورہ	رکوع
	۲۴	۴۱ حٰم سجدہ	۲		,,	,,	۱۳	دنیا	۲۶	۵۰ ق	۲۳		۳	,,	۳۳
	۲۷	۵۳ نجم	۱		۳	,,	۲۷	دخان (سورہ)	۲۵	۴۴ دخان			۵	۴ نساء	۱۲
	,,	۵۴ قمر	۱		۳	,,	۱۶	دخان	دیکھو دھواں۔				,,	,,	۱۶
	۲۸	۵۹ حشر	۱		,,	,,	۱۷	دخترکشی	۸	۶ انعام	۱۶		۶	۵ مائدہ	۱
	,,	۶۴ تغابن	۳		۵	۴ نساء	۱۷		,,	,,	۱۹		,,	,,	۲
	۳۰	۷۹ نازعات	۲		۱۰	۹ توبہ	۸		۱۴	۱۶ نحل	۷		,,	,,	۶
خوبی	دیکھو نیکی و بھلائی				۱۳	۱۴ ابراہیم	۵		۱۵	۱۷ بنی اسرائیل	۴		۱۰	۸ انفال	۷
خودپسندی	دیکھو فخر۔			دابۃ الارض	۲۰	۲۷ نمل	۶		۳۰	۸۱ تکویر	۱		,,	,,	۸
خودداری	,, ,,							درجہ	۳	۲ بقرہ	۳۳		,,	۹ توبہ	۱
خودستائی	,, ,,			دارالآخرت	دیکھو جنت۔				۴	۳ آل عمران	۱۷		,,	,,	۲
خودکشی	۵	۴ نساء	۵	دارالسلام	دیکھو جنت۔				۸	۷ اعراف	۱۱		۲۴	۴۱ حم سجدہ	۵
	۸	۶ انعام	۱۶	دارالنعیم	دیکھو جنت۔				,,	,,	۲۰		۲۵	۴۲ شوریٰ	۴
	۱۵	۱۷ بنی اسرائیل	۴	داؤد	دیکھو تذکرہ انبیاء۔			درخت	۱	۲ بقرہ	۴	دشمنی	دیکھو دشمن و دشمنی۔		
خوف	۲	۲ بقرہ	۱۸	دلو	۱	۲ بقرہ	۱۲		۸	۷ اعراف	۲	دعاء	دیکھو ادعیہ۔		
خوف و رجا۔	دیکھو امید و بیم				۳	,,	۳۳		۱۵	۱۷ بنی اسرائیل	۶	دعا از غیر اللہ شرک ہے	۵	۴ نساء	۱۸
					۶	۴ نساء	۲۳	درشت مزاجی	دیکھو سخت دلی				۷	۶ انعام	۴
خولہ بنت ثعلبہ (داشارہ)	۲۸	۵۸ مجادلہ	۱		,,	۵ مائدہ	۱۱	درگزر	دیکھو عفو۔				,,	,,	۹
					۷	۶ انعام	۱۰	درود	۲۲	۳۳ احزاب	۷		۸	۷ اعراف	۴
خون	۲	۲ بقرہ	۲۱		۹	۷ اعراف	۲۱	دروغ	دیکھو جھوٹ۔				۹	,,	۲۳
خون بہا	دیکھو دیت۔				۱۱	۱۰ یونس	۶	درویش	۹	۷ اعراف	۲۲		۱۱	۱۰ یونس	۷
خونریزی	۱	۲ بقرہ	۱۰		۱۵	۱۷ بنی اسرائیل	۶	دریا	۹	۷ اعراف	۱۶		,,	,,	۱۱
خیال	۱	۲ بقرہ	۹		۱۷	۲۱ انبیاء	۶		۲۲	۳۵ فاطر	۲		۱۳	۱۳ رعد	۲
خیانت	دیکھو امانت و خیانت				۱۹	۲۷ نمل	۲		۲۷	۵۵ رحمٰن	۱		۱۴	۱۶ نحل	۲
خیبر (داشارہ)	۲۶	۴۸ فتح	۲		,,	,,	۳	دشمن و دشمنی	۱	۲ بقرہ	۴		,,	,,	۱۲
خیر	دیکھو نیکی و بھلائی				۲۲	۳۴ سبا	۲		,,	,,	۱۲		۱۵	۱۷ بنی اسرائیل	۶
خیرات	دیکھو قرض حسنہ۔				۲۳	۳۸ ص	۲		,,	,,	۱۳		,,	,,	۷
	۱	۲ بقرہ	۵		,,	,,	۳		۳	,,	۲۳		۱۶	۲۰ طٰہٰ	۶

الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورۃ	نمبر رکوع	الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورۃ	نمبر رکوع	الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورۃ	نمبر رکوع	الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورۃ	نمبر رکوع
	۱۷	۲۲ حج	۳		۲۶	۴۷ محمد صلعم	۲		۱۱	۱۰ یونس	۱	دودھ	۱۴	۱۶ نحل	۹
	″	″	۱۰		۲۸	۵۹ حشر	۱		۱۲	۱۱ ہود	۳	دودھ پلانا	دیکھو رضاعت		
	۱۹	۲۵ فرقان	۵		″	۶۰ ممتحنہ	۲		۱۳	۱۳ رعد	۳	دودھ پلائی	دیکھو مرضعہ		
	″	″	۶		۲۹	۷۱ نوح	۲		۱۴	۱۵ حجر	۶	دورُوئی	دیکھو نفاق۔		
	۲۰	۲۸ قصص	۹	دعوت	دیکھو اسلام کی دعوت				۱۵	۱۷ بنی اسرائیل	۴	دوزخ	۱	۲ بقرہ	۳
	″	۲۹ عنکبوت	۳	اسلام					″	″	۸	و دوزخی	۳	۳ آل عمران	۲
	۲۱	۳۱ لقمان	۳	دعوت	دیکھو جنتیوں کی				″	۱۸ کہف	۶		۴	″	۲۰
	″	″	۴	جنتی	دعوت۔				۱۶	۲۰ طٰہٰ	۸		۵	۴ نساء	۴
	۲۲	۳۴ سبا	۳	دعوت	دیکھو دوزخیوں کی				۲۰	۲۸ قصص	۶		″	″	۸
	″	۳۵ فاطر	۲	دوزخی	دعوت۔				۲۱	۲۹ عنکبوت	۷		″	″	۱۳
	″	″	۳	دفن	۶	۵ مائدہ	۵		۲۴	۴۰ مومن	۵		″	″	۱۴
	″	″	۵	دکھاوہ	دیکھو ریا و ریاکار				۲۵	۴۲ شوریٰ	۳		″	″	۱۸
	۲۴	۳۹ زمر	۴	دل	۱	۲ بقرہ	۸		″	″	۴		″	″	۲۰
	″	۴۰ مومن	۴		″	″	۱۱		″	۴۳ زخرف	۳		۶	″	۲۱
	۲۵	۴۳ زخرف	۷		۱۵	۱۷ بنی اسرائیل	۴		۲۶	۴۷ محمد صلعم	۴		″	″	۲۲
	۲۶	۴۶ احقاف	۱		۲۱	۳۳ احزاب	۱		۲۷	۵۷ حدید	۳		۸	۷ اعراف	۲
	۲۹	۷۲ جن	۱	دنیا	۱	۲ بقرہ	۴		۲۹	۷۵ قیامت	۱		″	″	۳
	″	″	۲		″	″	۱۰		″	۷۶ دہر	۲		″	″	۵
دعا دوسروں کے لئے	۴	۳ آل عمران	۱۷		″	″	۱۱		۳۰	۸۷ اعلیٰ	۱		″	″	۶
	۹	۷ اعراف	۱۸		۲	″	۲۵		″	۹۳ ضحیٰ	۱		۹	۸ انفال	۳
	۱۳	۱۲ یوسف	۱۱		۳	″	۳۴	دنیا پرست	۱۱	۱۰ یونس	۱		″	″	۴
	″	۱۳ ابراہیم	۶		″	۳ آل عمران	۲	و دنیا	۱۲	۱۱ ہود	۲		۱۰	۹ توبہ	۵
	۱۶	۱۹ مریم	۳		۴	″	۱۹	طلب	۱۵	۱۷ بنی اسرائیل	۲		″	″	[illegible]
	۱۸	۲۴ نور	۹		۵	۴ نساء	۱۹		۲۵	۴۲ شوریٰ	۳		″	″	۸
	۲۲	۳۳ احزاب	۷		۷	۶ انعام	۴		۲۷	۵۳ نجم	۲		″	″	۹
	۲۴	۴۰ مومن	۱		۹	۷ اعراف	۲۱		″	۵۷ حدید	۳		″	″	۱۰
	۲۵	۴۲ شوریٰ	۱		۱۰	۹ توبہ	۶		۲۹	۷۶ دہر	۲		۱۱	″	۱۳

الفاظ	پارہ نمبر	نام سورۃ و نمبر	رکوع نمبر	الفاظ	پارہ نمبر	نام سورۃ و نمبر	رکوع نمبر	الفاظ	پارہ نمبر	نام سورۃ و نمبر	رکوع نمبر	الفاظ	پارہ نمبر	نام سورۃ و نمبر	رکوع نمبر
	،،	۱۰ یونس	۱		۲۱	۲۹ عنکبوت	۶		،،	۵۵ رحمٰن	۳		،،	،،	۳۰
	۱۲	۱۱ ہود	۹		،،	،،	۷		،،	۵۶ واقعہ	۲		۸	[illegible]	۱۴
	۱۳	۱۳ رعد	۱		،،	۳۲ سجدہ	۲		۲۸	۵۸ مجادلہ	۲		۸	۷ اعراف	۵
	،،	،،	۲		۲۲	۳۳ احزاب	۸		،،	۶۶ تحریم	۱		۹	۸ انفال	۲
	،،	۱۴ ابراہیم	۳		،،	۳۴ سبا	۴		،،	،،	۲		۱۰	۹ توبہ	۱۰
	،،	،،	۵		،،	۳۵ فاطر	۴		۲۹	۶۷ ملک	۱		۱۳	۱۳ رعد	۲
	،،	،،	۵		۲۳	۳۶ یٰسین	۴		،،	۶۹ حاقہ	۱		،،	۱۴ ابراہیم	۵
	۱۴	۱۵ حجر	۳		،،	۳۷ صافات	۲		،،	۷۰ معارج	۱		۲۶	۴۸ فتح	۱
	،،	۱۶ نحل	۴		،،	۳۸ ص	۴		،،	۷۲ جن	۱		۲۸	۵۸ مجادلہ	۳
	۱۵	۱۷ بنی اسرائیل	۱		،،	،،	۵		،،	،،	۲		،،	۶۶ تحریم	۲
	،،	،،	۲		،،	۳۹ زمر	۲		،،	۷۳ مزمل	۱		۲۹	۶۷ ملک	۱
	،،	،،	۴		،،	،،	۳		،،	۷۴ مدثر	۱	دوزخ کے داروغہ	۲۴	۴۰ مومن	۳
	،،	،،	۷		۲۴	،،	۴		،،	۷۶ دہر	۱		۲۹	۶۷ ملک	۲
	،،	،،	۱۱		،،	،،	۶		،،	۷۷ مرسلات	۱	دوزخ مانگیگی زیادہ کی	۲۶	۵۰ ق	۳
	،،	۱۸ کہف	۴		،،	،،	۸		۳۰	۷۸ نبا	۱				
	۱۶	،،	۱۱		،،	۴۰ مومن	۶		،،	۸۵ بروج	۱	دوزخ میں سات دروازے	۱۴	۱۵ حجر	۳
	،،	،،	۱۳		،،	،،	۸		،،	۸۸ غاشیہ	۱				
	،،	۱۹ مریم	۵		،،	۴۱ حم سجدہ	۳		،،	۹۰ بلد	۱	دوزخ نافرمان جن اور آدمیوں سے بھر دیا جائیگا	۱۲	۱۱ ہود	۱۰
	،،	،،	۶		۲۵	۴۳ زخرف	۷		،،	۹۲ لیل	۱		۲۱	۳۲ سجدہ	۲
	،،	۲۰ طٰہٰ	۳		،،	۴۴ دخان	۳		،،	۹۸ بینہ	۱				
	۱۷	۲۱ انبیاء	۲		،،	۴۵ جاثیہ	۱		،،	۱۰۱ قارعہ	۱				
	،،	،،	۳		۲۶	۴۷ محمد صلعم	۲		،،	۱۰۴ ہمزہ	۱	دوزخ کی ہمیشگی	۱	۲ بقرہ	۹
	،،	،،	۷		،،	۴۸ فتح	۱	دوزخ کی آگ گرم ہے	۱۰	۹ توبہ	۱۱		۲	،،	۱۹
	،،	۲۲ حج	۲		،،	۵۰ ق	۲						،،	،،	۲۰
	۱۸	۲۳ مومنون	۶		،،	،،	۳	دوزخ برا بچھونا ہے بری جگہ ہے	۲	۲ بقرہ	۲۵		۶	۵ مائدہ	۶
	،،	۲۵ فرقان	۲		۲۷	۵۲ طور	۱		۳	۳ آل عمران	۲		۱۰	۹ توبہ	۳
	۱۹	،،	۶		،،	۵۴ قمر	۳		۴	،،	۱۷		۱۲	۱۱ ہود	۹

الفاظ	پارہ	نمبر و نام سورہ	رکوع	الفاظ	پارہ	نمبر و نام سورہ	رکوع	الفاظ	پارہ	نمبر و نام سورہ	رکوع	الفاظ	پارہ	نمبر و نام سورہ	رکوع
	۲۳	[illegible]	۸		،،	[illegible]	۳		۱۰	۸ انفال	۸		۲۵	۴۴ دخان	۱
	،،	۴۱ حم سجدہ	۴		۲۴	۴۰ مومن	۳		،،	۹ توبہ	۱	دہشت	۱	۲ بقرہ	۲۰
	۲۵	۴۲ شوریٰ	۵		،،	،،	۵		،،	،،	۲		۲	،،	۲۲
	،،	۴۳ زخرف	[illegible]		۲۵	۴۳ زخرف	۷		،،	،،	۹		[illegible]	۴ نساء	۱۳
	،،	۴۵ جاثیہ	۴		۲۹	[illegible]	۱	دیا (آگ)	،،	،،	۱۳		۱	۲ بقرہ	۲
	۳۰	۷۸ نباء	۱	دوست (دوستی)	۳	۲ بقرہ	۲۰		۱۱	۱۰ یونس	۷		۷	۶ انعام	۱۳
	،،	۹۸ بینہ	۱		،،	،،	۳۳	دیت	۱۲	۱۱ ہود	۵	دیکھو قرض۔			
دوزخی	دیکھو دوزخ و دوزخی				،،	،،	۲۵	دیندار	،،	،،	۱۰	دیکھو قرضدار۔			
دوزخیوں کا باہمی جھگڑا	۸	۷ اعراف	۴		،،	،،	۲۶	دین	۱۴	۱۶ نحل	۱۳		۱	۲ بقرہ	۹
	،،	،،	۶		،،	،،	۳۰		۱۵	۱۷ بنی اسرائیل	۸		،،	،،	۳
	۱۸	۲۳ مومنون	۶		۳	،،	۳۴		۱۶	۱۸ کہف	۱۲		،،	،،	۱۴
	۱۹	۲۶ شعراء	۵		،،	۳ آل عمران	۳		۱۸	۲۴ نور	۸		،،	،،	۱۶
	۲۳	۳۸ ص	۴		،،	،،	۴		۱۹	۲۵ فرقان	۳		۲	،،	۲۵
	۲۴	۳۹ زمر	۸		،،	،،	۱۱		۲۰	۲۹ عنکبوت	۴		۳	،،	۳۴
	،،	۴۰ مومن	۵		۴	،،	۱۲		۲۱	۳۰ روم	۳		،،	۳ آل عمران	۲
	۲۶	۴۶ احقاف	۲		،،	،،	۱۴		،،	۳۱ لقمان	۳		،،	،،	۸
	،،	،،	۴		،،	،،	۱۷		،،	۳۳ احزاب	۱		،،	،،	۹
	۲۹	۶۷ ملک	۱		۵	،،	۲۰		۲۵	۴۵ جاثیہ	۲		۴	،،	۱۰
	،،	۷۴ مدثر	۲		،،	۴ نساء	۲۰		۲۷	۵۷ حدید	۳		۵	۴ نساء	۱۸
دوزخیوں کی عورت	۱۵	۱۸ کہف	۱۲		۶	۵ مائدہ	۸		۲۸	۵۸ مجادلہ	۳		۶	۵ مائدہ	۱
	۲۷	۵۶ واقعہ	۳		،،	،،	۹		،،	۵۹ حشر	۱		۷	۶ انعام	۸
دوزخیوں کی تمنائے موت وغیرہ	۷	۶ انعام	۳		،،	،،	۱۰		،،	۶۰ ممتحنہ	۱		۸	،،	۱۵
	۱۸	۲۳ مومنون	۶		،،	،،	۱۱		،،	۶۱ صف	۱		،،	،،	۲۰
	،،	۲۵ فرقان	۲		،،	،،	۱۲	دولت دیکھو مال۔					۱۰	۸ انفال	۴
	۱۹	۲۶ شعراء	۵		۷	۶ انعام	۲	دہر (سورہ)	۲۹	۷۶ دہر			،،	۹ توبہ	۵
	۲۱	۳۲ سجدہ	۲		،،	،،	۶	دہریہ	۲۵	۴۵ جاثیہ	۳		،،	،،	۸
	۲۲	۳۳ احزاب	۸		،،	،،	۸	دھواں	۲۳	۳۲ سجدہ	۲		۱۱	۱۰ یونس	۱۱

مضمون	نمبر پارہ	نام و نمبر سورۃ	نمبر رکوع
	۲۱	۳۰ روم	۳
دین کی آسانی	۱	۲ بقرہ	۲
	۲	״	۲۳
	״	״	۲۴
	״	״	۲۷
	״	״	۲۸
	۳	״	۳۴
	״	״	۴۰
	״	۳ آل عمران	۳
	۵	۴ نساء	۵
	״	״	۱۳
	۶	۵ مائدہ	۲
	۸	۷ اعراف	۳
	״	״	۴
	۱۱	۹ توبہ	۱۲
	۱۴	۱۶ نحل	۱۳
	۱۷	۲۲ حج	۱۰
	۱۸	۲۳ مومنون	۴
	״	۲۴ نور	۸
	۲۱	۳۳ احزاب	۱
	۲۳	۳۸ ص	۴
	۲۶	۴۸ فتح	۲
	۲۸	۶۵ طلاق	۱
	۲۹	۷۳ مزمل	۲
دین کے اصول میں انبیاء کا باہم متفق ہونا	دیکھو نبی۔		

مضمون	نمبر پارہ	نام و نمبر سورۃ	نمبر رکوع
دین میں زبردستی نہیں	۳	۲ بقرہ	۳۴
دین میں غلو	۶	۵ مائدہ	۱۰
دین فروشی	۱	۲ بقرہ	۵
	۳	۳ آل عمران	۸
دھرتی ڈولنا	دیکھو زلزلہ۔		
ڈر	دیکھو خوف۔		
ڈراؤ	۱	۲ بقرہ	۳
	״	״	۱۵
	۳	״	۳۸
	״	۳ آل عمران	۲
	۴	״	۱۴
	۱۶	۱۹ مریم	۲
	״	״	۵
	۱۷	۲۲ حج	۱
	۲۱	۳۱ لقمان	۳
	۳۰	۱۰۲ تکاثر	۱
ڈھنڈولا	دیکھو تقویٰ و متقی۔		
ڈکیتی	۶	۵ مائدہ	۵
ذات الٰہی	دیکھو اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات۔		
ذاریات (سورۃ)	۲۷	۵۱ ذاریات	
ذاکر	دیکھو ذکر و ذاکر۔		
ذکر و ذاکر	۱	۲ بقرہ	۱۹

مضمون	نمبر پارہ	نام و نمبر سورۃ	نمبر رکوع
	۲	״	۱۸
	״	״	۲۲
	״	״	۲۵
	״	״	۳۱
	۳	۳ آل عمران	۴
	۴	״	۲۰
	۵	۴ نساء	۱۵
	״	״	۲۱
	۶	۵ مائدہ	۲
	۷	״	۱۲
	۸	۶ انعام	۱۶
	۹	۷ اعراف	۲۳
	۱۰	۸ انفال	۶
	۱۳	۱۳ رعد	۲
	״	״	۴
	۱۴	۱۵ حجر	۱
	۱۵	۱۸ کہف	۴
	۱۶	۲۰ طٰہٰ	۱
	۱۸	۲۳ مومنون	۶
	۱۹	۲۶ شعراء	۱۱
	۲۱	۲۹ عنکبوت	۵
	۲۲	۳۳ احزاب	۵
	״	״	۶
	۲۳	۳۸ ص	۲
	״	۳۹ زمر	۲
	۲۵	۴۳ زخرف	۴
	۲۷	۵۴ قمر	۱

مضمون	نمبر پارہ	نام و نمبر سورۃ	نمبر رکوع
	۲۸	۵۸ مجادلہ	۳
	״	۵۹ حشر	۳
	״	۶۲ جمعہ	۲
	״	۶۳ منافقون	۲
	۲۹	۷۳ مزمل	۱
	״	۷۴ مدثر	۲
	״	۷۶ دہر	۲
ذَنْب	۳	۳ آل عمران	۲
	۴	״	۱۵
	״	۶ انعام	۱
	۱۰	۸ انفال	۷
	۱۵	۱۷ بنی اسرائیل	۲
	۲۰	۲۹ عنکبوت	۴
	۲۴	۴۰ مومن	۳
	۲۷	۵۵ رحمٰن	۲
	״	۵۶ واقعہ	۲
	۲۹	۷۱ نوح	۱
	۳۰	۹۱ شمس	۱
ذوی القربیٰ	دیکھو رشتہ دار۔		
ذوالقرنین	۱۶	۱۸ کہف	۱۱
	دیکھو سکندر۔		
ذوالکفل	۱۷	۲۱ انبیاء	۶
	۲۳	۳۸ ص	۱۲
ذوالنون	دیکھو یونس۔		
رات	۲۹	۷۳ مزمل	۱
راز	۵	۴ نساء	۱۱

الفاظ	پارہ نمبر	نمبر و نام سورہ	رکوع نمبر	الفاظ	پارہ نمبر	نمبر و نام سورہ	رکوع نمبر	الفاظ	پارہ نمبر	نمبر و نام سورہ	رکوع نمبر	الفاظ	پارہ نمبر	نمبر و نام سورہ	رکوع نمبر
	۲۲	۳۳ احزاب			۶	۵ مائدہ	۷		۲۳	〃	۶	رسم	۴	۴ نساء	۳
راست	دیکھو صدق و صفا				۷	〃	۲۴		۲۵	۴۵ جاثیہ	۲	جاہلیت	۵	〃	۱۸
راستی	〃	〃	〃		۱۱	۱۰ یونس	۱		۲۸	۶۲ جمعہ	۱		۶	۵ مائدہ	۱
راست گو	〃	〃	〃		〃	〃	۳		〃	۶۴ تغابن	۱		۷	〃	۱۲
راعنا	۱	۲ بقرہ	۱۳		〃	〃	۵		۲۹	۸۸ غاشیہ	۱		〃	〃	۱۴
	۵	۴ نساء	۷		〃	〃	۷	رحم	۲۶	۴۸ فتح	۴		۸	۶ انعام	۱۶
رافت الٰہی	دیکھو اللہ تعالیٰ کی رافت و رحمت				۱۲	۱۱ ہود	۳		۳۰	۹۰ بلد	۱		۱۰	۹ توبہ	۵
					〃	〃	۸	رحمت	دیکھو اللہ تعالیٰ کی رافت و رحمت				۱۵	۱۷ بنی اسرائیل	۴
راہ راست	دیکھو صراط مستقیم				۱۳	۱۳ رعد	۳						۱۷	۲۲ حج	۹
راہب	۱۰	۹ توبہ	۵		۱۶	۱۹ مریم	۲	رحمٰن (سورہ)	۲۷	۵۵ رحمٰن			۲۱	۲۹ عنکبوت	۷
	۲۷	۵۷ حدید	۴		۱۷	۲۱ انبیاء	۳	رزاق	دیکھو اللہ تعالیٰ کی ربوبیت و رزاقیت				〃	۳۳ احزاب	۱
راہزن	دیکھو رہزن				۱۸	۲۳ مومنون	۶						۲۲	〃	۳
راہزنی	〃	〃	〃		۲۰	۲۷ نمل	۷	رزاقیت	〃	〃			۳۰	۸۱ تکویر	۱
ربط با کفار	دیکھو کافر کے ساتھ ربط و اتحاد				〃	۲۸ قصص	۴	رزاق	۱۱	۱۰ یونس	۶	رسول	دیکھو نبی		
	ربط و اتحاد				〃	〃	۷		۱۲	۱۱ ہود	۱	رسوم	دیکھو رسم		
ربوا	دیکھو سود				〃	〃	۹		۱۳	۱۳ رعد	۳	رشتہ	دیکھو اقربا		
ربوبیت	دیکھو اللہ تعالیٰ کی ربوبیت و رزاقیت				〃	۲۹ عنکبوت	۱		۱۴	۱۶ نحل	۱۰	رشتہ دار	〃	〃	
	ربوبیت و رزاقیت				〃	〃	۲		۱۵	۱۷ بنی اسرائیل	۳	رشتہ داروں کے حقوق	۱	۲ بقرہ	۲
رجا	دیکھو امید و بیم				۲۱	۳۰ روم	۴		۱۶	۲۰ طٰہٰ	۸		〃	〃	۱۰
رجس	۷	۵ مائدہ	۱۲		〃	۳۱ لقمان	۲		۲۰	۲۹ عنکبوت	۲		۲	〃	۲۲
	۱۱	۱۰ یونس	۱۰			۳۲ سجدہ	۱		۲۱	〃	۶		〃	〃	۲۶
رجعت	۲	۲ بقرہ	۲۹		〃	〃	۲		۲۲	۳۴ سبا	۵		〃	〃	۳۰
رجم	دیکھو سنگسار				۲۳	۳۶ یٰس	۲		۲۴	۳۹ زمر	۵		۴	۴ نساء	۱
رجم	دیکھو شہاب				〃	۳۸ ص	۲		۲۵	۴۲ شوریٰ	۳		۵	〃	۵
رجوع الی اللہ	۱	۲ بقرہ	۱۳		〃	۳۹ زمر	۱	رس	دیکھو اصحاب رس				〃	〃	۶
	۲	〃	۲۸		〃	〃	۲	رسالت	دیکھو نبوت				〃	〃	۸
	〃	〃	۴۰		〃	〃	۳	رستاخیز	دیکھو قیامت احیاء موتیٰ				۸	۶ انعام	۱۹

الفاظ	نمبر پارہ	نام سورہ معہ نمبر	نمبر رکوع	الفاظ	نمبر پارہ	نام سورہ معہ نمبر	نمبر رکوع	الفاظ	نمبر پارہ	نام سورہ معہ نمبر	نمبر رکوع	الفاظ	نمبر پارہ	نام سورہ معہ نمبر	نمبر رکوع
		۸ انفال	۱۰	رضا	دیکھو [illegible]			رفعت	۳	۲ بقرہ	۳۵	رونا	۱۰	۹ توبہ	۱۱
	۱۳	۱۲ [illegible]	۱۰	رضا محبت	۲	۲ بقرہ	۲۴	رفق	دیکھو نرمی۔			رہبانیت	۲۷	۵۷ حدید	۴
	،،	[illegible]	۱۱		۲۱	۳۱ لقمان	۳	رقیم	دیکھو اصحاب کہف و رقیم			رہزنی و [illegible]	۶	۵ مائدہ	۵
	،،	۱۲ [illegible]	۳		۲۸	۶۵ طلاق	۱	رکوع	۱۷	۲۲ حج	۱۰				
	،،	۱۳ [illegible]	۶	رضاعت	۲	۲ بقرہ	۳۰	رمضان	۲	۲ بقرہ	۲۳	رہزنی	دیکھو [illegible]		
	۱۳	[illegible]	۱۳	اور نفقہ	۲۸	۶۵ طلاق	۱		۳۰	[illegible] قدر	۱	[illegible]	۳	۳ [illegible]	۳۵
	۱۵	۱۷ بنی اسرائیل	۳	رضوان	۳	۳ آل عمران	۲	رنگ	۱	۲ بقرہ	۱۶	ریا	۳	۲ بقرہ	۳۶
	،،	،،	۴		۴	،،	۱۷	رویت الٰہی	دیکھو دیدار الٰہی			ریاکاری	۵	۴ نساء	۲۱
	۱۶	۱۹ مریم	۱		،،	،،	۱۸						،،	،،	۲۱
	،،	،،	۲		۷	۵ مائدہ	۲	روح	۱۵	۱۷ بنی اسرائیل	۱۰		۱۷	۲۲ حج	۱
	،،	،،	۳		۱۰	۹ توبہ	۱۳	روح الامین	۱۹	۲۶ شعراء	۱۱		۳۰	۱۰۷ ماعون	۱
	،،	،،	۷		،،	،،	۹					ریاضت	۲۱	۲۹ عنکبوت	۷
	،،	۲۰ طٰہٰ	۸		،،	،،	۱۳	روح القدس	۱	۲ بقرہ	۱۱		۲۹	۷۳ مزمل	۱
	۱۸	۲۴ نور	۳		۱۶	۲۰ طٰہٰ	۶		۳	،،	۳۳		۳۰	۹۴ انشراح	۱
	۱۹	۲۵ فرقان	۶		۲۴	۳۹ زمر	۱		۷	۵ مائدہ	۱۵	ریاکار	دیکھو ریا و ریاکاری		
	۲۰	۲۹ عنکبوت	۱		۲۶	۴۸ فتح	۳		۱۵	۱۷ بنی اسرائیل	۱	[illegible]	۷	۴ نساء	۵
	۲۱	۳۰ روم	۴		۲۷	۵۳ نجم	۲		۱۴	۱۶ نحل	۱۴	زاد راہ	۲	۲ بقرہ	۲۵
	،،	۳۱ لقمان	۲		،،	۵۷ حدید	۳		۱۶	۱۹ مریم	۳	زانی	دیکھو زنا، زانی و زانیہ		
	،،	۳۳ احزاب	۱		،،	،،	۴	روزہ	۲	۲ بقرہ	۲۳	زانیہ	،،	،،	،،
	۲۶	۴۶ احقاف	۲		۲۸	۵۸ مجادلہ	۳		،،	،،	۲۴	زبان کی حفاظت	دیکھو حفظ لسان۔		
	،،	۴۷ محمد صلعم	۳		۳۰	۹۲ لیل	۱		۵	۴ نساء	۱۳				
	،،	۴۹ حجرات	۱		،،	۹۳ ضحیٰ	۱		۷	۵ مائدہ	۱۲	زبور	۶	۴ نساء	۲۳
	۲۸	۶۶ تحریم	۱		،،	۹۸ بینہ	۱		،،	،،	۱۳		۱۵	۱۷ بنی اسرائیل	۶
	۲۹	۷۱ نوح	۲	رعب	۴	۳ آل عمران	۱۶		۲۸	۵۸ مجادلہ	۱		۱۷	۲۱ انبیاء	۷
	۳۰	۹۰ بلد	۱	رعد (سورہ)	۱۳	۱۳ رعد		روزہ دار	۲۲	۳۳ احزاب	۵	زخرف (سورہ)	۲۵	۴۳ زخرف	
رشک	۵	۴ نساء	۵	رعد	دیکھو کڑک۔			روم (سورہ)	۲۱	۳۰ روم		زر	دیکھو مال۔		
رشوت	۲	۲ بقرہ	۲۳	رعونت	دیکھو تکبر، فخر۔			روم	۲۱	۳۰ روم	۱	زراعت	۲	۲ بقرہ	۳۵

الفاظ	پارہ نمبر	نام و نمبر سورہ	رکوع نمبر	الفاظ	پارہ نمبر	نام و نمبر سورہ	رکوع نمبر	الفاظ	پارہ نمبر	نام و نمبر سورہ	رکوع نمبر	الفاظ	پارہ نمبر	نام و نمبر سورہ	رکوع نمبر
	٢١	٣٢ سجدہ	٣		″	″	٣		″	″	١٣		″	٥٧ حدید	١
زقوم	١٥	١٧ بنی اسرائیل	٦		١٧	٢١ انبیاء	٥		″	″	١٨		٢٩	٦٧ ملک	٢
	٢٣	٣٧ صافات	٣		″	٢٢ حج	٦		٥	٤ نساء	١٠		٣٠	٩٩ زلزال	١
	٢٥	٤٤ دخان	٣		١٨	″	١٠		″	″	١٤	زن	دیکھو عورت۔		
زکریا	٣	٣ آل عمران	٤		″	٢٣ مومنون	١		٦	″	٢٣	زن مرد	دیکھو زوجین۔		
	٧	٦ انعام	١٠		″	٢٤ نور	٥		″	٥ مائدہ	٣	زنا، زانی	٤	٤ نساء	٣
	١٦	١٩ مریم	١		″	″	٧		٨	٧ اعراف	٣	زانیہ	٥	″	٣
	١٧	٢١ انبیاء	٦		٢٠	[illegible]	٣		″	″	٧		١٥	١٧ بنی اسرائیل	٤
زکوٰۃ	١	٢ بقرہ	٥		″	٢٥ فرقان	١		١١	٩ توبہ	١٣		١٨	٢٤ نور	١
	″	″	١٠		٢٢	٣٣ احزاب	٣		″	١٠ یونس	١		″	″	١٣
	″	″	١٣		″	٣٥ فاطر	٣		″	″	٦		١٩	٢٥ فرقان	٦
	٢	″	١٤		٢٣	[illegible]	١		″	″	٧	زنجبیل	٢٩	٧٦ دہر	١
	٣	″	٢٧		٢٨	٥٨ مجادلہ	٣		١٢	١١ ہود	١	زندگی	١	٢ بقرہ	٢
	″	″	٢٨		٢٩	٧٣ مزمل	٢		١٣	١٣ رعد	٣	دنیاوی	″	″	١١
	٣	٣ آل عمران	١٨		٣٠	٩٢ لیل	١		١٤	١٥ حجر	٢		٢	″	٢٥
	٥	٤ نساء	١١		″	٩٨ بینہ	١		١٤	١٦ نحل	٦		٢٧	٥٧ حدید	٣
	٦	″	٢٣	زلزال (سورہ)	٣٠	٩٩ زلزال			″	″	″	اور دیکھو حیات۔			
	″	٥ مائدہ	٣	زلزلہ	″	″	١		١٥	١٨ کہف	٧	زوج	دیکھو زوجین۔		
	″	″	٨	زلیخا	١٢	١٢ یوسف	٣		١٨	٢٤ نور	٤	زوجہ	″		
	٨	٦ انعام	١٧		″	″	٤		١٩	٢٥ فرقان	٥	زور	دیکھو کذب و مکر		
	٩	٧ اعراف	١٩		″	″	٧		٢١	٣٢ سجدہ	١	زوریا	″ ″		
	١٠	٩ توبہ	١	زمر (سورہ)	٢٣	٣٩ زمر			٢٤	٤١ حم سجدہ	٢	[illegible]	٣	٢ بقرہ	٢٣
	″	″	٢		٢٤	″			٢٥	٤٥ جاثیہ	٣		″	″	٢٧
	″	″	٣	زمہریر	٢٩	٧٦ دہر	١		٢٦	٤٨ فتح	٢		″	″	٢٨
	″	″	٥	زمین	١	٢ بقرہ	٣		″	٥٠ ق	٣		″	″	٢٩
	″	″	٩		″	″	١٣		٢٧	٥٣ نجم	٢		″	″	٣٠
	١٦	١٩ مریم	٢		٣	٣ آل عمران	١١		″	٥٥ رحمٰن	٢		″	″	٣١

الفاظ	پارہ نمبر	نمبر و نام سورۃ	رکوع نمبر
	۴	۴ نساء	۱
	״	״	۲
	״	״	۳
	״	״	۴
	۵	״	۶
	״	״	۱۹
	۶	۵ مائدہ	۱
	۱۳	۱۳ رعد	۳
	۱۸	۲۴ نور	۱
	״	״	۳
	״	״	۴
	۱۹	۲۵ فرقان	۶
	۲۲	۳۳ احزاب	۵
	״	״	۶
	۲۸	۶۰ ممتحنہ	۲
	״	۶۴ تغابن	۲
	״	۶۵ طلاق	۱
زیادتی	دیکھو ظلم۔		
زیادہ گوئی	۶	۴ نساء	۲۳
زیتون	۱۸	۲۳ مومنون	۱
		۲۴ نور	۵
زید	۲۲	۳۳ احزاب	۵
زینب (اشارہ)	״	״	״
زیور	۱۸	۲۴ نور	۴
سات	۱	۱ فاتحہ	۱
	۱	۲ بقرہ	۳
	۱۳	۱۲ یوسف	۶

الفاظ	پارہ نمبر	نمبر و نام سورۃ	رکوع نمبر
	۱۴	۱۵ حجر	۳
	۲۱	۳۱ لقمان	۲
ساحر	دیکھو جادو و جادوگر		
سارہ	۱۲	۱۱ ہود	۷
	۲۸	۶۰ ممتحنہ	۱
سالمؓ (اشارہ)	۱۴	۱۶ نحل	۱۳
سامری (اشارہ)	۱۶	۲۰ طٰہٰ	۴
	״	״	۵
سائبہ	۷	۵ مائدہ	۱۳
سائل	۲	۲ بقرہ	۲۲
	۳	״	۳۶
	۲۶	۵۱ ذاریات	۱
	۳۰	۹۳ ضحیٰ	۱
سایہ	۱۴	۱۶ نحل	۶
	۱۹	۲۵ فرقان	۵
سبا (سورہ)	۲۲	۳۴ سبا	
سبا	دیکھو اصحاب سبا		
سبت	دیکھو اصحاب سبت		
سبحان ربّ العظیم	۲۷	۵۶ واقعہ	۲
	״	״	۳
سبقت	۲	۲ بقرہ	۱۸
ستارہ	۷	۶ انعام	۱۲
	۱۲	۱۲ یوسف	۱
	۲۳	۳۷ صافات	۱
	۲۹	۶۷ ملک	۱
	۳۰	۸۶ طارق	۱
سجدہ (سورہ)	۲۱	۳۲ سجدہ	

الفاظ	پارہ نمبر	نمبر و نام سورۃ	رکوع نمبر
سجدہ	۱	۲ بقرہ	۴
	۳	۳ آل عمران	۵
	۸	۷ اعراف	۲
	۱۲	۱۲ یوسف	۱
	۱۳	۱۳ رعد	۲
	۱۴	۱۶ نحل	۶
	۱۵	۱۷ بنی اسرائیل	۷
	״	۱۸ کہف	۷
	۱۶	۲۰ طٰہٰ	۷
	۱۸	۲۲ حج	۱۰
	۱۹	۲۵ فرقان	۵
	״	۲۷ نمل	۲
	۲۴	۴۱ حٰم سجدہ	۵
	۲۷	۵۳ نجم	۳
	۲۹	۷۶ دہر	۲
	۳۰	۹۶ علق	۱
سجیل	۱۷	۲۱ انبیاء	۷
سجین	۳۰	۸۳ تطفیف	۱
سچ	دیکھو صدق و صادق		
سچا	״ ״		
سچائی	״ ״		
سحاب	دیکھو بادل۔		
سحر	دیکھو جادو۔		
سحرگہی	۲	۲ بقرہ	۲۳
سحری	״	״	״
سحور	دیکھو سحرگہی و سحری۔		
سحق	۴	۴ نساء	۳

الفاظ	پارہ نمبر	نمبر و نام سورۃ	رکوع نمبر
سخا	دیکھو سخاوت۔		
سخاوت و	۴	۳ آل عمران	۱۴
سخی	۲۹	۷۰ معارج	۳
سنگدلی	۴	۳ آل عمران	۱۷
و سخت دلی	۲۷	۵۳ نجم	۳
سختی و آسانی	دیکھو آسانی و سختی		
سخن چین و	۲۹	۶۸ قلم	۱
سخن چینی	۳۰	۱۰۴ ہمزہ	۱
سدرۃ المنتہیٰ	۲۷	۵۳ نجم	۱
سدّ	۱۶	۱۸ کہف	۱۱
سکندری	۱۷	۲۱ انبیاء	۷
سراب	۱۸	۲۴ نور	۵
سراقہ ابن مالک (اشارہ)	۱۰	۸ انفال	۶
سرکشی شیطان	دیکھو شیطان۔		
سرکشی مخالفین و معاندین اسلام	دیکھو مخالفین اسلام کی سرکشی۔		
سرگوشی	۵	۴ نساء	۱۷
	۲۸	۵۸ مجادلہ	۲
سرمنڈوانا	دیکھو حلق۔		
سریع الحساب	دیکھو اللہ تعالیٰ سریع الحساب ہے۔		

الفاظ	پارہ نمبر	سورۃ نام و نمبر	رکوع نمبر
سزا	دیکھو تعزیر۔ حد۔ طلاق۔ قتل۔ قصاص۔ کفارہ روزہ۔		
سزا ایک کے عوض دوسرے کو نہیں۔	۱۳	۱۲ یوسف	۹
سوائب وقاص (اشارۃ)	۸	۸ انفال	۱
	۲۰	۲۹ عنکبوت	۱
سعی	۲	۲ بقرہ	۱۹
	۴	۳ آل عمران	۲۰
	۱۱	۱۰ یونس	۵
	۲۱	۳۰ روم	۴
	۲۷	۵۳ نجم	۳
	۲۹	۷۴ مدثر	۲
	۳۰	۹۲ لیل	۱
سفارش	۵	۴ نساء	۹
	"	"	۱۱
سفر	۳	۲ بقرہ	۲۳
	۵	۴ نساء	۷
	"	"	۱۵
	۶	۵ مائدہ	۲
	۳۰	۱۰۶ قریش	۱
سقر	دیکھو دوزخ۔		
سکر	۵	۴ نساء	۷
سکرات	۲۶	۵۰ ق	۲
	۲۹	۷۵ قیامت	۱

الفاظ	پارہ نمبر	سورۃ نام و نمبر	رکوع نمبر
سکندر	دیکھو ذوالقرنین۔		
سکنی	۲۸	۶۵ طلاق	۱
سکینہ	۲	۲ بقرہ	۳۲
سلام	۵	۴ نساء	۱۱
	"	"	۱۳
	۱۸	۲۴ نور	۴
	"	"	۸
سلام وسلامتی	۵	۴ نساء	۱۱
	"	"	۱۳
	۷	۶ انعام	۶
	۱۱	۱۰ یونس	۱
	۱۲	۱۱ ہود	۴
	"	"	۷
	۱۳	۱۳ رعد	۳
	"	۱۴ ابراہیم	۴
	۱۴	۱۵ حجر	۴
	"	۱۶ نحل	۴
	۱۶	۱۹ مریم	۱
	"	"	۲
	"	"	۳
	"	"	۳
	"	۲۰ طہ	۲
	۱۸	۲۴ نور	۴
	۱۹	۲۵ فرقان	۶
	"	۲۷ نمل	۴
	۲۰	۲۸ قصص	۶
	۲۲	۳۳ احزاب	۶

الفاظ	پارہ نمبر	سورۃ نام و نمبر	رکوع نمبر
	"	"	۷
	۲۳	۳۶ یٰس	۴
	"	۳۷ صافات	۳
	"	"	۴
	"	"	۵
	۲۴	۳۹ زمر	۸
	۲۵	۴۳ زخرف	۷
	۲۶	۵۱ ذاریات	۱
	۲۷	۵۶ واقعہ	۱
	۲۸	۵۹ حشر	۳
	۳۰	۹۷ قدر	۱
سلسبیل	۲۹	۷۶ دہر	۱
سلم	دیکھو بیع سلم۔		
سلوک نیک	دیکھو اخلاق۔		
سلویٰ	۱	۲ بقرہ	۶
	۹	۷ اعراف	۲۰
	۱۶	۲۰ طہ	۴
سلیمانؑ	۱	۲ بقرہ	۱۲
	۶	۴ نساء	۲۳
	۱۷	۲۱ انبیاء	۶
	۱۹	۲۷ نمل	۲
	"	"	۳
	۲۲	۳۴ سبا	۲
	۲۳	۳۸ ص	۳
سماع موتیٰ	۲۰	۲۷ نمل	۶

الفاظ	پارہ نمبر	سورۃ نام و نمبر	رکوع نمبر
سمرۃ (اشارۃ)	۱۴	۱۶ نحل	۱۳
سنت کا اتباع	۳	۳ آل عمران	۴
	۲۱	۳۳ احزاب	۳
سنگدل و سنگدلی	دیکھو سخت دل و سخت دلی۔		
	۳	۳ آل عمران	۳
سواع	۲۹	۷۱ نوح	۲
سوال	۱	۲ بقرہ	۳
	۷	۵ مائدہ	۱۴
	۱۴	۱۶ نحل	۶
	۳۰	۷۸ نباء	۱
سود و سودخواری	۳	۲ بقرہ	۳۸
	۴	۳ آل عمران	۱۴
	۶	۴ نساء	۲۲
	۲۱	۳۰ روم	۴
سودخوار	دیکھو سود۔		
سودخواری	دیکھو سود۔		
سور	۲	۲ بقرہ	۲۱
	۶	۵ مائدہ	۱
سورہ	۱۱	۱۰ یونس	۴
	۱۴	۱۵ نحل	۶
سوئی	۸	۷ اعراف	۵
سیاست	دیکھو انتظام ملکی۔		
سیر	۴	۳ آل عمران	۱۴
	۱۳	۱۲ یوسف	۱۲
	۱۷	۲۱ انبیاء	۶
سینہ	۲۱	۳۳ احزاب	۱
	۲۳	۳۹ زمر	۳

الفاظ	پارہ نمبر	نمبر و نام سورۃ	رکوع نمبر	الفاظ	پارہ نمبر	نمبر و نام سورۃ	رکوع نمبر	الفاظ	پارہ نمبر	نمبر و نام سورۃ	رکوع نمبر	الفاظ	پارہ نمبر	نمبر و نام سورۃ	رکوع نمبر
	٣٠	٩٤ انشراح	١		٧	٦ انعام	٣		″	″	١٣		″	″	١٣
سینہ	١	٢ بقرہ	٩		٩	٧ اعراف	١٣		″	″	١٤		١٥	١٧ بنی اسرائیل	٣
	″	٤ نساء	٥		١٨	٢٤ نور	٣		″	″	١٥		″	″	٧
	١١	١٠ یونس	٣		٢٦	٤٩ حجرات	٣		″	″	١٦		″	″	١٣
	١٤	١٦ نحل	٦		٣٠	١١٣ فلق	١		″	″	١٨		″	١٨ کہف	٥
	١٥	١٧ بنی اسرائیل	١		″	١١٤ ناس	١		″	″	١٩		″	″	٧
	٢٠	٢٧ نمل	٧	شراب	٢	٢ بقرہ	٢٧		″	″	٢٠		″	″	١٦
	″	٢٩ عنکبوت	١		٧	٥ مائدہ	١٢		٩	٧ اعراف	١٩		″	١٩ مریم	٣
	٢٥	٤١ حم سجدہ	٢		١٤	١٦ نحل	٩		″	″	٢٣		″	″	٦
شادی	دیکھو نکاح۔				٢٩	٧٦ دہر	١		١٠	٩ توبہ	١		″	٢٠ طہ	٤
شاعر	١٩	٢٦ شعراء	١٢	شراب طہور	٢٩	٧٦ دہر	١		″	″	٢		″	″	٥
شاعری	٢٣	٣٦ یٰس	٥		٣٠	٨٣ تطفیف	١		″	″	٣		١٧	٢١ انبیاء	٥
شاکر	دیکھو شکر۔			شرب	دیکھو اکل و شرب۔				″	″	٤		″	٢٢ حج	٣
													١٨	٢٣ نور	١
شام	٦	٥ مائدہ	٤	شرک و مشرک	١	٢ بقرہ	١٣		″	″	٥		″	″	٧
	٩	٧ اعراف	١٢		″	″	٢٠		١١	″	١٤		″	٢٥ فرقان	١
شاہد	دیکھو گواہ و گواہی				٣	٣ آل عمران	٧		″	١٠ یونس	٢		″	″	٢
شب	٢٦	٥١ ذاریات	١		٥	٤ نساء	٦		″	″	٣		١٩	٢٧ نمل	٥
بیداری					″	″	٧		″	″	٤		٢٠	٢٨ قصص	٧
													″	″	٩
شب قدر	٢٥	٤٤ دخان	١		″	″	١٨		″	″	٧		″	٢٩ عنکبوت	١
	٣٠	٩٧ قدر	١		٦	٥ مائدہ	١٠		″	″	١١		٢١	٣٠ روم	٤
													″	″	٥
شجاعت	٢	٢ بقرہ	٣٣		٧	٦ انعام	٣		١٢	١١ ہود	٥		″	٣١ لقمان	٢
	″	″	٣٤		″	″	٣		″	١٢ یوسف	٥		٢٢	٣٤ سبا	٣
	٣	٣ آل عمران	١٣		″	″	٣		١٣	″	١٢		″	٣٥ فاطر	٢
	″	″	١٥		″	″	٧		١٤	١٦ نحل	١		″	″	٥
	″	٤ نساء	١٥		″	″	٨		″	″	٥		٢٣	٣٧ صافات	٢
شعر	٥	٤ نساء	١١		″	″	١٠		″	″	٧		″	″	٣
	″	″	١٨		″	″	١٢		″	″	١٢		″	٣٩ زمر	١

الفاظ	پارہ نمبر	نام و نمبر سورہ	رکوع نمبر	الفاظ	پارہ نمبر	نام و نمبر سورہ	رکوع نمبر	الفاظ	پارہ نمبر	نام و نمبر سورہ	رکوع نمبر	الفاظ	پارہ نمبر	نام و نمبر سورہ	رکوع نمبر
	″	″	۳		۱۴	۱۵ حجر	۵		″	″	۱۵		″	″	۱۱
	۲۴	″	۴		۱۹	۲۶ شعراء	۱۰		″	″	۱۷		″	۱۳ رعد	۴
	″	″	۵		۲۰	۲۹ عنکبوت	۳		۵	۴ نساء	۵		″	″	۲
	″	″	۶	شفاعت	۳	۲ بقرہ	۳۴		″	″	۲۰		″	۱۴ ابراہیم	۱
	″	″	۷		۵	۴ نساء	۱۱		۶	۵ مائدہ	۱		″	″	۲
	″	۴۰ مومن	۲		۱۶	۱۹ مریم	۶		″	″	۴		″	″	۵
	″	″	۸		″	۲۰ طہ	۶		۷	″	۱۳		″	″	۶
	″	۴۱ حم سجدہ	۱		۱۷	۲۱ انبیاء	۲		″	۶ انعام	۶		۱۴	۱۵ حجر	۶
	۲۵	۴۲ شوریٰ	۱		۲۲	۳۴ سبا	۳		″	″	۸			۱۶ نحل	۱
	″	۴۵ جاثیہ	۱		۲۴	۳۹ زمر	۵		۸	۷ اعراف	۱		″	″	۲
	۲۶	۴۶ احقاف	۱		۲۹	۷۴ مدثر	۲		″	″	۲		″	″	۷
	۲۸	۶۰ ممتحنہ	۱	شق القمر	۲۷	۵۴ قمر	۱		″	″	۷		″	″	۸
	۲۹	۶۸ قلم	۲	شکار	۶	۵ مائدہ	۱		″	″	۹		″	″	۹
	″	۷۲ جن	۱		۷	″	۱۳		″	″	۱۰		″	″	۱۰
	″	″	۲	شکاری	۷	۵ مائدہ	۱۳		۹	″	۱۷		″	″	۱۱
شرک بجز غیر اللہ کے دعا مانگنا۔	دیکھو دعاء غیر اللہ شرک ہے۔			شکر و شکیبائی	۱	۱ فاتحہ	۱		″	″	۲۴		″	″	۱۵
					″	۲ بقرہ	۳		″	۸ انفال	۳		″	″	۱۶
شرم	۱۸	۲۴ نور	۴		″	″	۵		۱۰	″	۷		۱۵	۱۷ بنی اسرائیل	۱
شرمگاہ	۸	۷ اعراف	۳		″	″	۶		″	۹ توبہ	۴		″	″	۴
	″	″	۳		۲	″	۱۸		۱۱	۱۰ یونس	۱		″	″	۵
	۱۸	۲۴ نور	۴		″	″	۱۹		″	″	۲		″	″	۷
شعائر اللہ	دیکھو عبادت و قربانی				″	″	۲۱		″	″	۳		″	″	۹
شعر	دیکھو شاعر و شاعری				″	″	۲۳		″	″	۴				
شعراء (سورۃ)	۱۹	۲۶ شعراء			″	″	۲۶		″	″	۶				
شعریٰ	۲۷	۵۳ نجم	۳		″	″	۲۹		۱۲	۱۱ ہود	۲				
شعیب	۸	۷ اعراف	۱۱		″	″	۳۲		″	۱۲ یوسف	۵				
	۱۲	۱۱ ہود	۸		۴	۳ آل عمران	۱۱		۱۳	″	۱۰		″	۱۸ کہف	۱

الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع	الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع	الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع	الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع
	۱۶	۲۰ طٰہٰ	۱		"	"	۳		"	۸۰ عبس	۱	شہید۔	۲	۲ بقرہ	۱۶
	۱۷	۲۱ انبیاء	۶		"	"	۳		"	۸۲ انفطار	۱		۳	۳ آل عمران	۱۱
	"	۲۲ حج	۵		۲۳	۳۶ یٰسٓ	۳		"	۹۰ بلد	۱		۵	۴ نساء	۱۰
	۱۸	۲۳ مومنون	۱		"	"	۵		"	۹۲ لیل	۱	شہید حق	۱	۲ بقرہ	۱
	"	"	۵		"	۳۹ زمر	۱		"	۹۴ انشراح	۱		"	"	۳
	۱۹	۲۵ فرقان	۵		۲۴	"	۵		"	۹۵ تین	۱		"	"	۴
	"	"	۶		"	"	۷		"	۱۰۰ عادیات	۱		"	"	۱۳
	"	۲۷ نمل	۲		"	۴۰ مومن	۱		"	۱۰۲ تکاثر	۱		۳	"	۲۱
	"	"	۳		"	"	۷		"	۱۰۶ قریش	۱		"	"	۲۵
	۲۰	"	۶		"	"	۹		"	۱۰۸ کوثر	۱		۳	"	۲۴
	"	"	۷		۲۵	۴۲ شوریٰ	۲		"	۱۱۰ نصر	۱		"	"	۲۷
	"	۲۸ قصص	۱		"	"	۳	شمس (سورہ)	۳۰	۹۱ شمس			"	۳ آل عمران	۴
	"	"	۷		"	"	۴	شمع محفل (اشارتاً)	۲	۲ بقرہ	۱۳		"	"	۱۰
	"	"	۹		"	سورہ ۴۳ زخرف	۱	شوریٰ (سورہ)	۲۵	۴۲ شوریٰ			"	"	۱۸
	"	۲۹ عنکبوت	۲		"	"	۴						۴	۴ نساء	۳
	۲۱	۳۰ روم	۲		"	۴۵ جاثیہ	۲	شوریٰ	دیکھو مشورہ۔				۵	"	۶
	"	"	۳		۲۶	۴۶ احقاف	۳	شوہر	دیکھو زوجین۔				"	"	۹
	"	"	۵		"	۴۸ فتح	۳	شہاب	۱۴	۱۵ حجر	۲		"	"	۱۸
	"	۳۱ لقمان	۲		"	۴۹ حجرات	۲		۲۹	۶۷ ملک	۱		۷	۵ مائدہ	۱۲
	"	"	۳		۲۷	۵۴ قمر	۲	شہادت	دیکھو گواہ و گواہی				۸	۶ انعام	۵
	"	"	۴		"	۵۵ رحمٰن	۱	شہادت	دیکھو شہید۔				"	"	۹
	"	۳۲ سجدہ	۱		"	۵۶ واقعہ	۱	شہد	۱۴	۱۶ نحل	۹		"	"	۱۴
	"	۳۳ احزاب	۲		"	۵۷ حدید	۴	شہر الحرام	دیکھو ماہ محرم۔				"	"	۱۷
	۲۲	"	۵		۲۸	۶۲ جمعہ	۱	شہر بدر	دیکھو جلاوطن۔				"	۷ اعراف	۲
	"	"	۶		۲۹	۶۷ ملک	۲	شہرت	دیکھو ریا۔				"	"	۳
	"	۳۴ سبا	۲		"	۷۶ دہر	۱	شہوت	۱۶	۱۹ مریم	۴		۹	"	۲۳
	"	۳۵ فاطر	۱		۳۰	۷۸ نبا	۱	پرست					"	۸ انفال	۲

لفظ	پارہ نمبر	نام و نمبر سورۃ	رکوع نمبر	لفظ	پارہ نمبر	نام و نمبر سورۃ	رکوع نمبر	لفظ	پارہ نمبر	نام و نمبر سورۃ	رکوع نمبر	لفظ	پارہ نمبر	نام و نمبر سورۃ	رکوع نمبر
	١٠	،	٦		،	٢٩ عنکبوت	٤		١٩	٢٦ شعراء	٨		٩	،	١٤
	١٢	١٢ یوسف	١		٢١	٣١ لقمان	٣		،	٢٧ نمل	٣		،	،	١٥
	،	،	٥		،	،	٤		٢٤	٤١ حم سجدہ	٢		،	،	١٦
	١٣	،	١١		٢٢	٣٤ سبا	٢		٢٦	٥٠ ق	١		١٠	٨ انفال	١
	،	١٤ ابراہیم	٤		،	٣٥ فاطر	١		٢٧	٥٤ قمر	٢		،	،	٩
	١٤	١٥ حجر	٢		٢٣	٣٦ یٰس	٤		٢٩	٦٩ حاقہ	١		١١	١٠ یونس	١٠
	،	،	٣		،	٣٧ صافات	١		٣٠	٩١ شمس	١		،	١١ ہود	١
	،	١٦ نحل	٩		،	٣٨ ص	٤	صانع	دیکھو اعمال۔				١٢	،	٣
	،	،	١٣		،	،	٥	صابئی	١	٢ بقرہ	٨		،	،	٤
	١٥	١٧ بنی اسرائیل	٣		٢٤	٤١ حم سجدہ	٥		٦	٥ مائدہ	١٠		،	،	١٠
	،	،	٦		٢٥	٤٣ زخرف	٤		١٧	٢٢ حج	٣		،	١٢ یوسف	٦
	،	،	٧		،	،	٦	صائم	دیکھو روزہ دار				،	،	١١
	،	١٨ کہف	٧		٢٦	٤٧ محمد صلعم	٢	صبر و صابر	١	٢ بقرہ	٥		١٣	١٣ رعد	٣
	،	،	٩		٢٨	٥٨ مجادلہ	٢		،	،	١٩		،	١٤ ابراہیم	١
	١٦	١٩ مریم	٣		،	،	٣		،	،	٢٢		،	،	٢
	،	،	٦		،	٥٩ حشر	٢		،	،	٢٣		١٤	١٦ نحل	١٤
	،	٢٠ طٰہٰ	٧		٢٩	٦٧ ملک	١		٤	٣ آل عمران	٢		،	،	٦
	١٧	٢١ انبیاء	٦		٣٠	١١٤ ناس	١		،	،	١٢		،	،	١٣
	،	٢٢ حج	١	ص (سورہ)	٢٣	٣٨ ص	١		،	،	١٣		،	،	١٤
	،	،	٧	صابر	دیکھو صبر و صابرت				،	،	١٤		،	،	١٦
	١٨	٢٣ مومنون	٦	صاحب	دیکھو اولوا الامر				،	،	١٥		١٥	١٧ بنی اسرائیل	١٤
	،	٢٤ نور	٣	صلوٰت					،	،	١٩		،	١٨ کہف	٤
	١٩	٢٥ فرقان	٣	صادق	دیکھو صدق صادق				،	،	٢٠		،	،	٩
	،	٢٦ شعراء	١١	صافات (سورہ)	٢٣	٣٧ صافات			٤	٤ نساء	٣		،	،	١٠
	،	،	١٢	صالح	٨	٧ اعراف	١٠		،	،	٣٠		١٦	،	١٠
		٢٧ نمل	٢		١٢	١١ ہود	٦		٧	٦ انعام	٣		،	٢٠ طٰہٰ	٨
	٢٠	٢٨ قصص	٢		١٤	١٦ نحل	٦		٨	٧ اعراف	١١		١٧	٢١ انبیاء	٤

الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع	الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع	الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع	الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع
	״	۲۲ حج	۵		״	۷۳ مزمل	۱		״	۶۱ صف	۱	صفت آرائی	۱۳	[illegible]	۱
	۱۸	۲۳ مومنون	۶		״	۷۴ مدثر	۱		״	۶۲ جمعہ	۱	صفت شیطانی	۲۸	[illegible]	۱
	״	۲۵ فرقان	۲		״	۷۶ دہر	۱	صدقہ	۳	۲ بقرہ	۳۶	صفات	دیکھو [illegible]		
	۱۹	״	۶		۳۰	۹۰ بلد	۱		״	״	۳۷	صلح و	״	۲ بقرہ	[illegible]
	۲۰	۲۸ قصص	۶		״	۱۰۳ عصر	۱		״	״	۳۸	آشتی	״	۴ نساء	۹
	״	״	۸	صبغۃ اللہ	۱	۲ بقرہ	۱۶		۳	۳ آل عمران	۱۰		״	״	۷
	۲۱	۲۹ عنکبوت	۶	صحابہ	دیکھو اصحابہ۔				۵	۴ نساء	۶		״		[illegible]
	״	۳۰ روم	۶	صحابی	״	״			״	״	۱۷		״	״	[illegible]
	״	۳۱ لقمان	۲	صحبت	۱۵	۱۸ کہف	۴		۸	۶ انعام	۱۷		״	״	۱۹
	״	״	۳		۲۶	۴۹ حجرات	۲		۱۰	۹ توبہ	۸		۱۰	۸ انفال	۸
	״	۳۲ سجدہ	۲	صدق	۱	۲ بقرہ	۵		۱۱	״	۱۳		״	۹ توبہ	۱
	۲۲	۳۳ احزاب	۵	صادق	۲	״	۲۲		۱۳	۱۴ ابراہیم	۵		۱۳	۱۱ ہود	۸
	״	۳۴ سبا	۲		۳	۳ آل عمران	۲		۱۸	۲۴ نور	۷		۲۳	۳۹ زمر	۱
	۲۳	۳۷ صافات	۳		۶	۵ مائدہ	۱۰		۱۹	۲۵ فرقان	۶		۲۶	۴۹ حجرات	۱
	״	۳۸ ص	۲		۷	״	۱۶		۲۱	۳۰ روم	۴	صلوٰۃ	دیکھو نماز۔		
	״	״	۳		۱۰	۹ توبہ	۷		۲۷	۵۷ حدید	۳	صلہ رحم	دیکھو رشتہ داروں کے حقوق۔		
	״	۳۹ زمر	۲		۱۱	״	۱۵		۲۹	۷۶ دہر	۱				
	۲۴	۴۰ مومن	۶		۱۲	۱۱ ہود	۸		دیکھو مال۔			صور	۷	۶ انعام	۹
	״	۴۱ حم سجدہ	۵		״	۱۲ یوسف	۶	صدیق	۱۰	۹ توبہ	۶		۱۶	۱۸ کہف	۱۱
	۲۵	۴۲ شوریٰ	۳		۱۶	۱۹ مریم	۳	صراط مستقیم	۱	۱ فاتحہ	۱		״	۲۰ طہ	۵
	۲۶	۴۶ احقاف	۳		״	״	۴		۱	۲ بقرہ	۴		۱۸	۲۳ مومنون	۶
	״	۴۷ محمد صلعم	۳		۲۰	۲۹ عنکبوت	۱	صف (سورہ)	۲۸	۶۱ صف			۲۰	۲۷ نمل	۷
	״	۴۹ حجرات	۱		۲۱	۳۳ احزاب	۱	صفا	۲	۲ بقرہ	۱۹		۲۳	۳۶ یٰس	۴
	״	۵۰ ق	۳		״	״	۳	صفا و	۲	۲ بقرہ	۱۹		۲۳	۳۹ زمر	۶
	۲۷	۵۲ طور	۲		۲۲	״	۵	مروہ					۲۶	۵۰ ق	۲
	۲۹	۶۸ قلم	۲		۲۶	۴۷ محمد صلعم	۳	صفات	دیکھو اللہ تعالیٰ کی				۲۹	۶۹ حاقہ	۱
	״	۷۰ معارج	۱		۲۸	۵۹ حشر	۱	الٰہی	ذات و صفات۔				״	۷۴ مدثر	۱

الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع	الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع	الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع	الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع
	۳۰	۷۸ نبا	۱		″	″	۳	ضعیف	دیکھو ضعفاء۔				۲۳	۳۸ ص	۴
صورت	۱	۲ بقرہ	۸		۵	″	۳	ضیافت	۱۵	۱۸ کہف	۲		۲۹	۶۹ حاقہ	۱
صوم	دیکھو روزہ۔				″	″	۶	طارق (سورۃ)	۳۰	۸۶ طارق			۳۰	۷۸ نبا	۱
صید	دیکھو شکار۔				″	″	۱۹	طاعت	دیکھو عبادت و طاعت۔				″	۷۹ نازعات	۱
ضحک	دیکھو تمسخر۔				۶	۵ مائدہ	۳	طاغوت	۳	۲ بقرہ	۳۴		″	″	۲
ضحیٰ (سورۃ)	۳۰	۹۳ ضحیٰ			۷	۶ انعام	۶	طاغی	دیکھو طغیان و طاغی۔				″	۸۹ فجر	۱
ضد۔	۱	۲ بقرہ	۱۶		۸	″	۱۹	طاقت	۳	۲ بقرہ	۴۰		″	۹۱ شمس	۱
	۲	″	۲۱		۱۰	۹ توبہ	۱۲	اللہ تعالیٰ				طلاق (سورۃ)	۲۸	۶۵ طلاق	
	۲۵	۴۲ شوریٰ	۲		۱۲	۱۱ ہود	۷	طاقت سے				طلاق	۲	۲ بقرہ	۲۸
ضرب المثل	۱	۲ بقرہ	۳		۱۵	۱۷ بنی اسرائیل	۳	زیادہ بار					″	″	۲۹
	۱۳	۱۴ ابراہیم	۴		″	″	۴	نہیں دیتا۔					″	″	۳۰
ضرب	۹	۸ انفال	۲		″	۱۸ کہف	۴	طالب	دیکھو دنیا پرست				″	″	۳۱
ضرر	۷	۶ انعام	۲			۲۲ حج	۴	دنیا	و دنیا طلب۔				۴	۴ نساء	۳
	۱۱	۱۰ یونس	۵		۱۸	۲۴ نور	۳	طالوت	۲	۲ بقرہ	۳۲		۲۲	۳۳ احزاب	۶
ضعفاء	۱	۲ بقرہ	۱۰		″	″	۴		″	″	۳۳		۲۸	۶۵ طلاق	۱
	″	″	۱۲		۲۱	۳۰ روم	۴	طامع	دیکھو حرص۔			طمانیت	دیکھو تسکین خاطر۔		
	۳	″	۲۲		۲۲	۳۳ احزاب	۶	طاہر	دیکھو طہارت و طاہر			قلب			
	″	″	۲۶		۲۶	۵۱ ذاریات	۲	طعام	دیکھو اکل و شرب۔			طمع و	دیکھو حرص و حریص		
	″	″	۲۷		۲۸	۵۹ حشر	۱	طعنہ	۲	۲ بقرہ	۱۷	طامع			
	″	″	۲۹		″	۶۵ طلاق	۱	طغیان	۶	۵ مائدہ	۹	طواف	۱	۲ بقرہ	۱۵
	″	″	۳۰		۲۹	۶۸ قلم	۱	و طاغی	″	″	۱۰		۲	″	۱۹
	″	″	۳۱		″	۶۹ حاقہ	۱		۷	۶ انعام	۱۳		۱۷	۲۲ حج	۴
	۳	″	۳۶		″	۷۰ معارج	۱		۹	۷ اعراف	۲۲	طور (سورۃ)	۲۷	۵۲ طور	
	″	″	۳۷		″	۷۴ مدثر	۲		۱۱	۱۰ یونس	۲	طور	۱	۲ بقرہ	۸
	″	″	۳۸		″	۷۶ دہر	۱		۱۵	۱۷ بنی اسرائیل	۶		″	″	۱۱
	″	″	۳۹		۳۰	۸۹ فجر	۱		۱۶	۲۰ طٰہٰ	۲		۶	۴ نساء	۲۲
	۴	۴ نساء	۱			۹۰ بلد	۱		۱۸	۲۳ مومنون	۳		۱۶	۱۹ مریم	۳

الفاظ	نمبر پارہ	نام سورۃ مع نمبر	نمبر رکوع	الفاظ	نمبر پارہ	نام سورۃ مع نمبر	نمبر رکوع	الفاظ	نمبر پارہ	نام سورۃ مع نمبر	نمبر رکوع	الفاظ	نمبر پارہ	نام سورۃ مع نمبر	نمبر رکوع
	۱۶	۲۰ طٰہٰ	۱		۳۰	۸۷ اعلیٰ	۱		″	″	۲۰		″	۲۶ شعراء	۷
	″	″	۴		″	۹۱ شمس	۱		۱۵	۱۸ کہف	۳		۲۰	۲۹ عنکبوت	۳
	۱۸	۲۳ مومنون	۱	طٰہٰ (سورہ)	۱۶	۲۰ طٰہٰ			۱۶	۱۹ مریم	۵		۲۴	۴۱ حم سجدہ	۲
	۲۰	۲۸ قصص	۳	طیب		دیکھو حلال۔			۱۷	۲۱ انبیاء	۲		۲۶	۴۶ احقاف	۳
	″	″	۵	طیور		دیکھو پرندہ۔			۱۹	۲۶ شعراء	۱۱		۲۷	۵۱ ذاریات	۲
	۲۷	۵۲ طور	۱	ظالم		دیکھو ظلم و ظالم۔			۲۰	۲۸ قصص	۵		″	۵۳ نجم	۳
	۳۰	۹۵ تین	۱	ظلم و ظالم	۱	۲ بقرہ	۱۱		۲۴	۴۰ مومن	۶			۵۴ قمر	۱
طوفان	۸	۷ اعراف	۸		″	″	۱۵		۲۵	۴۲ شوریٰ	۳		۲۹	۶۹ حاقہ	۱
	۱۲	۱۱ ہود	۳		۲	″	۲۳		″	″	۴		″	۸۹ فجر	۱
	″	″	۴		″	″	۳۲		″	″	۵	عادیات	۳۰	۱۰۰ عادیات	
	۱۸	۲۳ مومنون	۲		۳	″	۳۵		۲۶	۴۶ احقاف	۱	عاص بن وائل (داشارۃً)	۱۴	۱۵ حجر	۶
	۲۰	۲۹ عنکبوت	۲		″	۳ آل عمران	۶		۲۸	۵۹ حشر	۲		۱۶	۱۹ مریم	۵
طوق	۱۳	۱۳ رعد	۱		″	″	۹		″	۶۱ صف	۱	عاصم (داشارۃً)	۱۰	۹ توبہ	۱۰
	۲۲	۳۴ سبا	۳		۴	″	۱۴		″	۶۲ جمعہ	۱	عاصی		دیکھو عصیان۔	
	″	۳۶ یٰسین	۱		″	″	۱۶	ظن		دیکھو گمان۔		عالم کی ابتداء	۱	۲ بقرہ	۳
	۲۴	۴۰ مومن	۸		۶	۵ مائدہ	۵	ظہار	۲۱	۳۳ احزاب	۱		۱۱	۱۰ یونس	۱
	۲۹	۷۶ دہر	۱		″	″	۸		۲۸	۵۸ مجادلہ	۱		″	۱۱ ہود	۱
طویٰ	۱۶	۲۰ طٰہٰ	۱		۷	۶ انعام	۱۱	ظہر		دیکھو ظہر۔			۱۴	۱۵ حجر	۳
	۳۰	۷۹ نازعات	۱		۸	″	۱۷	عابد		دیکھو عبادت و طاعت			۱۸	۲۴ نور	۶
طہارت و طاہر	۱	۲ بقرہ	۱۵		″	۷ اعراف	۵	عاجزی		دیکھو خاشعین۔			۲۴	۴۱ حم سجدہ	۲
	۲	″	۲۸		۱۰	۹ توبہ	۳	عاجزی کے کرنیوالے		″ ″			۲۶	۵۰ ق	۳
	۵	۴ نساء	۷		۱۱	″	۱۳						۳۰	۷۹ نازعات	۲
	۶	۵ مائدہ	۲		″	۱۰ یونس	۵	عاد	۸	۷ اعراف	۹	عالم برزخ		دیکھو برزخ۔	
	۱۱	۹ توبہ	۱۳		″	″	۴		۱۲	۱۱ ہود	۵	عالم	۳	۳ آل عمران	۱
	۱۷	۲۲ حج	۴		۱۲	۱۱ ہود	۲		۱۳	۱۴ ابراہیم	۲		″	″	۲
	۲۲	۳۳ احزاب	۱		″	″	۳		۱۸	۲۳ مومنون	۳		″	″	۷
	۲۹	۷۴ مدثر	۱		۱۳	۱۴ ابراہیم	۳		۱۹	۲۵ فرقان	۳		۵	۴ نساء	۱۳

اعلام	نمبر پارہ	نمبر و نام سورۃ	نمبر رکوع	اعلام	نمبر پارہ	نمبر و نام سورۃ	نمبر رکوع	اعلام	نمبر پارہ	نمبر و نام سورۃ	نمبر رکوع	اعلام	نمبر پارہ	نمبر و نام سورۃ	نمبر رکوع
	۱۰	۹ توبہ	۵		″	″	۱۱		″	″	۴	عبداللہ ابن ابی سلول (اشارۃ)	۱۰	۹ توبہ	۶
	۱۱	″	۱۵		۱۲	۱۱ ہود	۱		″	۳۷ صافات	۳		۱۸	۲۴ نور	۲
	[illegible]	نحل	۶		″	″	۳		″	۳۹ زمر	۲		۲۱	۳۳ احزاب	۱
	۲۲	۳۵ فاطر	۴		″	″	۵		۲۴	″	۷		۲۶	۴۹ حجرات	۱
	۲۸	۵۸ مجادلہ	۲		″	″	۶		″	۴۰ مومن	۶		۲۸	۵۹ حشر	۲
عالی ہمت	۱	۲ بقرہ	۳۳		″	″	۸		″	۴۱ حم سجدہ	۲	عبداللہ ابن مکتوم (اشارۃ)	۳۰	۸۰ عبس	۱
	۴	۳ آل عمران	۱۹		″	″	۱۰		۲۵	۴۳ زخرف	۴				
	۲۱	۳۱ لقمان	۲		″	۱۲ یوسف	۵		۲۶	۴۶ احقاف	۲۰	[illegible] (اشارۃ)	۳۰	۱۰۲ تکاثر	۱
	۲۶	۴۶ احقاف	۴		۱۳	۱۳ رعد	۵		۲۷	۵۱ ذاریات	۳	عبرت تدبر تفکر	۱	۲ بقرہ	۳
عالی ہمتی	دیکھو عالی ہمت۔				۱۴	۱۵ حجر	۶		″	۵۳ نجم	۹		۲	″	۲۰
عائشہؓ (اشارۃ)	۱۸	۲۴ نور	۲		″	۱۶ نحل	۶		۲۸	۶۶ تحریم	۱		۳	۳ آل عمران	۲
عبادت و طاعت	۱	۱ فاتحہ	۱		۱۵	۱۷ بنی اسرائیل	۳		۲۹	۷۱ نوح	۱		۴	″	۱۳
	[illegible]	۲ بقرہ	۳		۱۶	۱۹ مریم	۲		۳۰	۹۸ بینہ	۱		″	″	۲۰
	″	″	۱۰		″	″	۴		″	۱۰۶ قریش	۱		۷	۶ انعام	۱
	″	″	۱۶		″	۲۰ طہ	۱	عباسؓ (اشارۃ)	۱۰	۸ انفال	۹		۹	۷ اعراف	۲۲
	۳	۳ آل عمران	۵		۱۷	۲۱ انبیاء	۲		″	″	۱۰		۱۱	۱۰ یونس	۱۰
	۵	۴ نساء	۶		″	″	۵		″	۹ توبہ	۴		۱۳	۱۲ یوسف	۱۲
	۶	″	۲۳		″	″	۶	عبد	دیکھو لونڈی و غلام				۱۵	۱۷ بنی اسرائیل	۵
	″ ۷	۵ مائدہ ″	۱۵ ۱۲		″	۲۲ حج	۲	عبدالرحمن ابن عوف (اشارۃ)	۱۰	۹ توبہ	۱۰		۱۶	۲۰ طہ	۲
	″	۶ انعام	۱۳		″	″	۱۰						۱۷	۲۲ حج	۱۰
	۸	۷ اعراف	۸		۱۸	۲۳ مومنون	۳	عبداللہ ابن رواحہ (اشارۃ)	۲۶	۴۹ حجرات	۱		۱۸	۲۴ نور	۶
	″	″	۹		″	″	۶						۱۹	۲۷ نمل	۷
	″	″	۱۰		۱۹	۲۷ نمل	۴	عبداللہ ابن زبعری (اشارۃ)	۲۵	۴۳ زخرف	۶		″	۲۹ عنکبوت	۲
	″	″	۱۱		۲۰	۲۹ عنکبوت	۲						۲۱	۳۰ روم	۱
	۹	″	۲۳		″	″	۳	عبداللہ بن سعد (اشارۃ)	۷	۶ انعام	۱۱		″	[illegible]	۳
	۱۱	۹ توبہ	۱۴		۲۱	″	۶						[illegible]	[illegible]	۳
	[illegible]	۱۰ یونس	۱		۲۳	۳۶ یٰس	۳	عبداللہ بن [illegible]	۴ ۳	۳ آل عمران [illegible]	۸ ۳۰		[illegible]	[illegible]	۳

الفاظ	پارہ نمبر	سورۃ نمبر و نام	رکوع نمبر	الفاظ	پارہ نمبر	سورۃ نمبر و نام	رکوع نمبر	الفاظ	پارہ نمبر	سورۃ نمبر و نام	رکوع نمبر	الفاظ	پارہ نمبر	سورۃ نمبر و نام	رکوع نمبر
	״	۳۲ سجدہ	۳		״	״	۲۹		״	۱۴ ابراہیم	۷		״	״	۲۴
	۲۲	۳۴ سبا	۱		״	״	۳۰		۱۴	۱۶ نحل	۳		۵	۴ نساء	۱۵
	״	״	۶		۳	״	۳۹		״	״	۶		۱۰	۹ توبہ	۱۲
	۲۳	۳۶ یٰس	۲		۴	۴ نساء	۱		۱۵	۱۷ بنی اسرائیل	۲		۲۶	۴۸ فتح	۲
	״	״	۳		۵	״	۵		״	״	۶	عرش	۸	۷ اعراف	۷
		״	۵		״	״	۸		״	״	۷		۱۱	۱۰ یونس	۱
	״	۳۹ زمر	۲		״	״	۱۶		״	۱۸ کہف	۸		۱۲	۱۱ ہود	۱
	۲۶	۴۶ احقاف	۱		״	״	۱۹		۱۶	۱۹ مریم	۵		۱۳	۱۳ رعد	۱
	۲۸	۵۹ حشر	۳		۶	۵ مائدہ	۱		״	۲۰ طٰہٰ	۸		۲۴	۴۰ مومن	۱
	۳۰	۸۰ عبس	۱		״	״	۲		۱۷	۲۲ حج	۶		۲۹	۶۹ حاقہ	۱
	״	۸۸ غاشیہ	۱		״	״	۶		۱۸	۲۳ مومنون	۴	عرفات	۲	۲ بقرہ	۲۵
عثمان ابن طلحہ (اشارہ)	۵	۴ نساء	۸		״	״	۷		۱۹	۲۶ شعراء	۱۱	عزت دنیاوی	۲	״	״
					۸	۶ انعام	۱۹		۲۱	۲۹ عنکبوت	۶				
عثمان ابن عفان (اشارہ)	۱۰	۹ توبہ	۱۰		۱۴	۱۶ نحل	۱۰		״	۳۲ سجدہ	۲	عزرائیل	۵	۴ نساء	۱۳
	۲۶	۴۸ فتح	۳		״	״	۱۳		۲۳	۳۷ صافات	۵		۷	۶ انعام	۸
عثمان ابن مظعون (اشارہ)	۱۴	۱۶ نحل	۱۳		۲۶	۴۹ حجرات	۱		۲۵	۴۴ دخان	۱		۱۰	۸ انفال	۷
					۲۸	۶۵ طلاق	۱		۲۷	۵۲ طور	۱		۲۱	۳۲ سجدہ	۱
عجب	دیکھو فخر۔			عدل درمیان زن خود	۴	۴ نساء	۱		۲۸	۵۹ حشر	۱	عزیٰ	۲۷	۵۳ نجم	۱
عجز	دیکھو تضرع و عجز۔				۵	״	۱۹		۲۹	۶۷ ملک	۲	عزیز (اشارہ)	۳	۲ بقرہ	۳۵
عداوت	دیکھو دشمن و دشمنی بغض حسد و عداوت			عدل الٰہی	دیکھو اللہ تعالیٰ کا عدل و قدردانی۔				״	۶۸ قلم	۱		۱۰	۹ توبہ	۵
									״	۷۰ معارج	۱	عزیز مصر	۱۲	۱۲ یوسف	۳
عدت	۲	۲ بقرہ	۲۸	عذاب	۷	۶ انعام	۵	عذاب الٰہی	دیکھو عذاب۔				״	״	۷
	״	״	۲۹		۱۱	۱۰ یونس	۵	عذاب ایام	۹	۸ انفال	۳	عسل	دیکھو شہد۔		
	״	״	۳۰		״	״	۶	عذاب قبر	۲۴	۴۰ مومن	۵	عشر	۳	۲ بقرہ	۳۷
	۲۲	۳۳ احزاب	۶		״	۱۱ ہود	۱	عذاب بوقت موت	دیکھو سکرات۔				۸	۶ انعام	۱۷
	۲۸	۶۵ طلاق	۱		״	״	۹					عشرۃ النساء	۲	۲ بقرہ	۳
عدل و عادل	۲	۲ بقرہ	۲۸		۱۳	۱۲ یوسف	۱۳	عہد [illegible]	۲	۲ بقرہ	۳۳		״	״	۲۸

الفاظ	نمبر پارہ	نمبر اور نام سورۃ	نمبر رکوع	الفاظ	نمبر پارہ	نمبر اور نام سورۃ	نمبر رکوع	الفاظ	نمبر پارہ	نمبر اور نام سورۃ	نمبر رکوع	الفاظ	نمبر پارہ	نمبر اور نام سورۃ	نمبر رکوع
	״	״	۲۹		۹	۷ اعراف	۱۴		۲۴	״	۶	عقد	دیکھو نکاح۔		
	״	״	۳۰		۱۶	۲۰ طٰہٰ	۱		۲۶	۴۷ محمدؐ	۳	علق (سورہ علق)	۳۰	۹۶ علق	
	۴	۴ نساء	۱		۱۹	۲۶ شعراء	۲		۲۷	۵۴ قمر	۳	علم کی فضیلت	۲	۲ بقرہ	۳۲
	״	״	۳		״	۲۷ نمل	۱		۲۹	۷۲ جن	۲		۳	״	۳۷
	״	״	۴		۲۰	۲۸ قصص	۴	عفو	۱	۲ بقرہ	۱۳		״	۳ آل عمران	۱
	״	״	۵		״	״	۱		۲	״	۳۱		״	״	۲
	۵	״	۶	عصر (سورہ)	۳۰	۱۰۳ عصر			۴	۳ آل عمران	۱۴		״	״	۷
	״	״	۱۹												
	۱۲	۱۱ ہود	۷	عصر	دیکھو نماز عصر۔				״	״	۱۶		۶	۴ نساء	۲۲
	۱۴	۱۶ نحل	۱۰	عصمت	۵	۴ نساء	۶		״	״	۱۷		۱۱	۹ توبہ	۱۵
	۱۸	۲۴ نور	۳		۶	۵ مائدہ	۱		۵	۴ نساء	۱۴		۱۶	۲۰ طٰہٰ	۶
	״	״	۴		۲۹	۷۰ معارج	۲		۶	״	۲۱		۱۷	۲۱ انبیاء	۲۴
	۱۹	۲۵ فرقان	۶	عصیان و عاصی	۱	۲ بقرہ	۷		״	۵ مائدہ	۳		۲۲	۳۵ فاطر	۳
	۲۱	۳۰ روم	۲		״	״	۹		۹	۷ اعراف	۲۴		۲۳	۳۹ زمر	۱
	״	۳۳ احزاب	۴		۴	۳ آل عمران	۱۶		۱۳	۱۲ یوسف	۱۰		۲۷	۵۳ نجم	۲
	۲۲	״	۵		״	״	۱۷		״	״	۱۱		״	۵۵ رحمٰن	۱
	״	״	۶		״	۴ نساء	۲		۱۴	۱۵ حجر	۶		۲۸	۵۸ مجادلہ	۲
	״	״	۷		۵	״	۱۴		״	۱۶ نحل	۱۶		״	۶۲ جمعہ	۱
	״	״	۸		۶	۵ مائدہ	۱۱		۱۶	۲۰ طٰہٰ	۲	علم الٰہی	دیکھو اللہ تعالیٰ کا علم		
	۲۳	۳۶ یٰس	۴		۸	۷ اعراف	۴		۱۸	۲۳ مومنون	۶	علم غیب	دیکھو غیب۔		
	״	۳۸ ص	۴		۱۰	۹ توبہ	۱۰		״	۲۴ نور	۳	علو ہمت	دیکھو عالی ہمت۔		
	۲۵	۴۳ زخرف	۶		۱۱	۱۰ یونس	۲		۱۹	۲۵ فرقان	۶	علیؓ (اشارۃً)	۳	۲ بقرہ	۳۸
	۲۶	۴۸ فتح	۱		۱۲	۱۱ ہود	۶		۲۴	۴۱ حم سجدہ	۵		۱۰	۹ توبہ	۱
	۲۸	۶۰ ممتحنہ	۲		۱۴	۱۶ نحل	۴		۲۵	۴۲ شوریٰ	۳		۲۹	۷۶ دہر	۱
	״	۶۵ طلاق	۱		۱۶	۲۰ طٰہٰ	۷		״	״	۴	علیین	۳۰	۸۳ تطفیف	۱
	״	۶۶ تحریم	۱		۱۹	۲۵ فرقان	۳		۲۸	۶۴ تغابن	۲	عہد (اشارۃً)	۱۴	۱۶ نحل	۱۳
	״	״	۲		״	۲۶ شعراء	۱۱		۲۹	۶۸ قلم	۱	عہد الٰہی (اشارۃً)	۳	۲ بقرہ	۳۳
عصا	۱	۲ بقرہ	۷		۲۴	۳۹ زمر	۲	عفو الٰہی	دیکھو اللہ تعالیٰ کا عفو و مغفرت				۱۵	۱۷ بنی اسرائیل	۱

الفاظ	نمبر پارہ	نمبر ونام سورۃ	نمبر رکوع	الفاظ	نمبر پارہ	نمبر ونام سورۃ	نمبر رکوع	الفاظ	نمبر پارہ	نمبر ونام سورۃ	نمبر رکوع	الفاظ	نمبر پارہ	نمبر ونام سورۃ	نمبر رکوع
عُمر	دیکھو موت۔				۴	۴ نساء	۱		″	″	۱۲	عہدِ الست	۹	۷ اعراف	۲۲
	۲۰	۲۹ عنکبوت	۲		″	″	۳		۲	″	۲۲	عہد وپیمان	دیکھو عہد۔		
	۲۲	۳۵ فاطر	۲		″	″	۴		۳	۳ آل عمران	۸	عیب }	۲۹	۶۸ قلم	۱
عمر رضؓ (فاروق)	۵	۴ نساء	۹		″	″	۶		″	″	۹	چیں بجبیں	۳۰	۱۰۴ ہمزہ	۱
	۱۰	۸ انفال	۸		۵	″	۱۹		۶	۴ نساء	۲۲	عہد قربانی	۱۰	۹ توبہ	۱
عمران	۳	۳ آل عمران	۴		۶	۵ مائدہ	۱		″	۵ مائدہ	۱	عیسائی	دیکھو نصاریٰ۔		
	۲۹	۶۶ تحریم	۲		۱۸	۲۴ نور	۳		″	″	۳	عیسیٰ	۱	۲ بقرہ	۱۱
عمرہ	۲	۲ بقرہ	۱۹		″	″	۴		۸	۶ انعام	۱۹		″	″	۱۶
	″	″	۲۴		۲۱	۲۳ مومنون	۱		۹	۷ اعراف	۱۳		۳	″	۲۳
عمل	دیکھو اعمال اور				۲۲	۳۳ احزاب	۵		″	″	۱۶		″	۳ آل عمران	۴
	حساب کتاب۔				″	″	۶		۱۰	۸ انفال	۷		″	″	۵
عمل کرنیکا حکم }	۸	۶ انعام	۱۶		″	″	۷		″	۹ توبہ	۱		″	″	۶
	۱۱	۹ توبہ	۱۳		″	″	۸		″	″	۲		۶	۴ نساء	۲۲
	۱۲	۱۱ ہود	۸		۲۸	۵۸ مجادلہ	۱		″	″	۱۰		″	″	۲۳
	″	″	۱۰		″	۶۰ ممتحنہ	۲		۱۱	″	۱۴		″	″	۲۴
	۱۶	۱۸ کہف	۱۲		″	۶۶ تحریم	۱		″	۱۰ یونس	۶		″	۵ مائدہ	۳
	۱۸	۲۳ مومنون	۴		″	″	۲		۱۳	۱۳ رعد	۳		″	″	۷
	۲۲	۳۴ سبا	۲	عورت کی }	دیکھو ضعفاء کی				۱۴	۱۶ نحل	۱۳		″	″	۱۰
	۲۴	۳۹ زمر	۳	رعایت }	رعایت۔				۱۵	۱۷ بنی اسرائیل	۳		″	″	۱۱
	″	۴۱ حم سجدہ	۱	عورت پر مرد کو فوقیت }	۵	۴ نساء	۶		۱۶	۱۹ مریم	۴		۷	″	۱۵
	″	″	۵						۱۸	۲۳ مومنون	۱		″	″	۱۶
عناد	دیکھو عداوت و			عوض و بدلہ	دیکھو بدلہ۔				۲۱	۳۱ لقمان	۳		۷	۶ انعام	۱۰
	بغض وحسد۔			عہد	۱	۲ بقرہ	۳		″	۳۳ احزاب	۲		۱۰	۹ توبہ	۵
عنکبوت	۲۰ } ۲۱	۲۹ عنکبوت			″	″	۵		″	″	۳		۱۶	۱۹ مریم	۲
عنکبوت	۲۰	۲۹ عنکبوت	۳		″	″	۹		۲۶	۴۸ فتح	۱		۱۷	۲۱ انبیاء	۶
عورت	۲	۲ بقرہ	۲۳		″	″	۱۰		۲۸	۶۱ صف	۱		۱۸	۲۳ مومنون	۳
	″	″	۲۸		″	″	[illegible]		۲۹	۷۰ معارج	۱		۲۵	۴۳ زخرف	۲

الفاظ	نمبر پارہ	نام و نمبر سورہ	نمبر رکوع
	۱۵	۱۷ بنی اسرائیل	۷
	۱۶	۱۹ مریم	۴
	”	۲۰ طہ	۷
	۱۷	۲۱ انبیاء	۲
	۱۹	۲۵ فرقان	۳
	”	۲۶ شعراء	۱۱
	۲۲	۳۳ احزاب	۷
	”	۳۴ سبا	۳
	”	۳۵ فاطر	۱
	۲۳	۳۷ صافات	۵
	”	۳۸ ص	۵
	۲۴	۳۹ زمر	۸
	”	۴۰ مومن	۱
	۲۵	۴۱ حم سجدہ	۳
	”	”	۵
	”	۴۲ شوریٰ	۱
	”	۴۳ زخرف	۲
	”	”	۷
	۲۶	۵۰ ق	۲
	۲۷	۵۳ نجم	۱
	”	”	۲
	۲۸	۶۶ تحریم	۱
	۲۹	۶۹ حاقہ	۱
	”	۷۴ مدثر	۱
	۳۰	۸۱ تکویر	۱
	”	۸۲ انفطار	۱
	”	۸۶ طارق	۱

الفاظ	نمبر پارہ	نام و نمبر سورہ	نمبر رکوع
	”	۹۶ علق	۱
	”	۹۷ قدر	۱
فرشتہ موت کا	دیکھو عزرائیل۔		
فرعون	۱	۲ بقرہ	۶
	۳	۳ آل عمران	۲
	۶	۵ مائدہ	۴
	۹	۷ اعراف	۱۳
	”	”	۱۴
	”	”	۱۵
	”	”	۱۶
	۱۰	۸ انفال	۷
	”	”	۱۲
	۱۱	۱۰ یونس	۸
	”	”	۹
	۱۲	۱۱ ہود	۹
	۱۳	۱۴ ابراہیم	۱
	۱۵	۱۷ بنی اسرائیل	۱۲
	۱۶	۲۰ طہ	۲
	”	”	۳
	”	”	۴
	۱۷	۲۲ حج	۶
	۱۹	۲۶ شعراء	۲
	”	”	۳
	”	”	۴
	”	۲۷ نمل	۱
	۲۰	۲۸ قصص	۱

الفاظ	نمبر پارہ	نام و نمبر سورہ	نمبر رکوع
	”	”	۲
	”	”	۳
	”	”	۴
	”	”	۵
	”	۲۹ عنکبوت	۴
	۲۳	۳۸ ص	۱
	۲۴	۴۰ مومن	۳
	”	”	۴
	”	”	۵
	۲۵	۴۳ زخرف	۵
	”	۴۴ دخان	۱
	”	”	۲
	۲۷	۵۱ ذاریات	۲
	”	۵۴ قمر	۳
	۲۸	۶۶ تحریم	۲
	۲۹	۷۳ مزمل	۱
	۳۰	۷۹ نازعات	۱
	”	۸۹ فجر	۱
فرعون کی بیوی	۲۸	۶۶ تحریم	۲
فرقان (سورہ)	۱۸، ۱۹	۲۵ فرقان	
فرقان	۱	۲ بقرہ	۶
	۲	”	۲۳
	۳	۳ آل عمران	۱
	۱۷	۲۱ انبیاء	۴
	۱۸	۲۵ فرقان	۱

الفاظ	نمبر پارہ	نام و نمبر سورہ	نمبر رکوع
فروتنی	دیکھو تضرع و عجز۔		
فریب	۱	۲ بقرہ	۲
	۹	۸ انفال	۳
	۱۳	۱۴ ابراہیم	۶
	۱۴	۱۶ نحل	۴
فساد، مفسد	۱	۲ بقرہ	۲
	”	”	۳
	”	”	۷
	۲	”	۲۴
	”	”	۲۵
	”	”	۲۷
	۳	۳ آل عمران	۴
	۶	۵ مائدہ	۵
	”	”	۹
	۸	۷ اعراف	۷
	”	”	۱۰
	”	”	۱۱
	۹	”	۱۳
	”	”	۱۷
	۱۱	۱۰ یونس	۴
	”	”	۸
	۱۲	۱۱ ہود	۸
	”	”	۱۰
	۱۳	۱۳ رعد	۳
	۱۴	۱۶ نحل	۱۲
	۱۹	۲۶ شعراء	۸

الفاظ	پارہ نمبر	نمبر و نام سورہ	رکوع نمبر
	۲۰	۲۸ قصص	۸
	″	″	۹
	″	۲۹ عنکبوت	۳
	″	″	۴
	۲۱	۳۰ روم	۵
	۲۳	۳۸ صٓ	۳
شادی	دیکھو فساد و مفسد۔		
فسق و فاسق	۱	۲ بقرہ	۳
	″	″	۶
	″	″	۱۳
	۲	″	۲۵
	۵	۴ نساء	۱۶
	۷	۵ مائدہ	۷
	″	″	۱۳
	۸	۶ انعام	۱۴
	″	″	۱۵
	۹	۷ اعراف	۲۱
	۱۰	۹ توبہ	۳
	″	″	۷
	۱۱	″	۱۱
	″	″	۱۲
	″	۱۰ یونس	۳
	۱۵	۱۷ بنی اسرائیل	۲
	۲۰	۲۹ عنکبوت	۱
	″	″	۴
	۲۱	۳۲ سجدہ	۲
	۲۲	۳۵ فاطر	۲

الفاظ	پارہ نمبر	نمبر و نام سورہ	رکوع نمبر
	۲۶	۴۸ فتح	۱
	″	۴۹ حجرات	۲
	۲۷	۵۱ ذاریات	۲
	۲۸	۵۹ حشر	۱
	″	″	۳
	″	۶۱ صف	۱
فضل	۱۱	۱۰ یونس	۶
فضول خرچ و فضول خرچی	دیکھو اسراف و مسرف۔		
فضول گوئی	۶	۴ نساء	۲۳
فطرت انسانی	دیکھو انسان کی فطرت۔		
فعل	دیکھو اعمال۔		
فقر	۳	۲ بقرہ	۳۷
فقیر	۱	۲ بقرہ	۱۰
	۲	″	۲۳
	۳	″	۳۷
	۵	۴ نساء	۶
	۱۰	۹ توبہ	۸
	۱۲	۱۱ ہود	۳
	۱۵	۱۷ بنی اسرائیل	۳
فکر	دیکھو عبرت۔ تدبر و تفکر۔		
فلاح	۱	۲ بقرہ	۱
	۴	۳ آل عمران	۱۱
	۸	۷ اعراف	۱

الفاظ	پارہ نمبر	نمبر و نام سورہ	رکوع نمبر
	۹	″	۱۹
	۱۰	۹ توبہ	۱۱
	۱۵	۱۸ کہف	۳
	۱۶	۲۰ طٰہٰ	۳
	۱۸	۲۳ مومنون	۱
	″	″	۶
	″	۲۴ نور	۴
	″	″	۷
	۲۱	۳۰ روم	۴
	″	۳۱ لقمان	۱
	۲۸	۵۸ مجادلہ	۳
	″	۵۹ حشر	۱
	″	۶۴ تغابن	۲
	۳۰	۸۷ اعلیٰ	۱
	″	۹۱ شمس	۱
فلق (سورۃ)	۳۰	۱۱۳ فلق	
فواحش	دیکھو بے حیائی۔		
فوز	۴	۳ آل عمران	۱۹
	″	۴ نساء	۲
	۷	۵ مائدہ	۱۶
	″	۶ انعام	۲
	۱۰	۹ توبہ	۹
	″	″	۱۱
	″	″	۱۳
	۱۱	″	۱۴
	″	۱۰ یونس	۷
	۱۸	۲۳ مومنون	۶

الفاظ	پارہ نمبر	نمبر و نام سورہ	رکوع نمبر
	۲۲	۳۳ احزاب	۸
	۲۳	۳۷ صافات	۲
	۲۴	۴۰ مومن	۱
	۲۵	۴۴ دخان	۳
	″	۴۵ جاثیہ	۴
	۲۶	۴۸ فتح	۱
	۲۷	۵۷ حدید	۲
	۲۸	۵۹ حشر	۳
	″	۶۱ صف	۲
	″	۶۴ تغابن	۱
	۳۰	۸۵ بروج	۱
فیٔ	۲۸	۵۹ حشر	۱
فیصلہ	۳	۲ بقرہ	۲۶
	۵	۴ نساء	۶
	″	″	۸
	″	″	۹
	″	″	۱۶
	″	″	۲۰
	۶	۵ مائدہ	۲
	″	″	۶
	″	″	۷
	۸	۶ انعام	۱۴
	″	″	۱۹
	″	۷ اعراف	۳
	۹	″	[illegible]
	۱۸	۲۴ نور	۴
	″	″	۷

الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع	الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع	الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع	الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع
	۲۵	۴۲ شوریٰ	۲	قتل اولاد	دیکھو دختر کشی			قران	۲	۲ بقرہ	۲۴		״	״	۱۰
فیل (سورہ)	۳۰	۱۰۵ فیل		قتل خطا	۵	۴ نساء	۱۳	قران	۱	۲ بقرہ	۱		״	״	۱۱
فیل	دیکھو ہاتھی۔			قتل عمد	۱	۲ بقرہ	۱۱		״	״	۲		۱۲	۱۱ ہود	۱
ق (سورہ)	۲۶	۵۰ ق			۲	״	۲۲		״	״	۹		״	״	۲
قابیل	۶	۵ مائدہ	۵		۵	۴ نساء	۱۳		״	״	۱۲		״	״	۱۰
قارعہ (سورہ)	۳۰	۱۰۱ قارعہ			۶	۵ مائدہ	۷		״ ״	״ ״	۰ ۱۴		״	۱۲ یوسف	۱
قارون	۲۰	۲۸ قصص	۸		۸	۶ انعام	۱۹		۲	״	۲۳		۱۳	״	۱۲
	״	۲۹ عنکبوت	۴		۱۵	۱۷ بنی اسرائیل	۶		۳	۳ آل عمران	۱		״	۱۳ رعد	۱
	۲۴	۴۰ مومن	۳	قتل نبی	۱	۲ بقرہ	۱۱		۴	״	۱۱		״	״	۴
قبیلہ (اشارۃً)	۱۱	۹ توبہ	۱۳	قحط مکہ (اشارۃً)	۱۸	۲۳ مومنون	۴		״	״	۱۴		״	״	۵
قبلہ	۱	۲ بقرہ	۱۴	قدر (سورہ)	۳۰	۹۷ قدر			۵	۴ نساء	۱۱		״	۱۴ ابراہیم	۱
	״	״	۱۵	قدر	دیکھو تقدیر۔				۶	״	۲۴		״	״	۷
	״	״	۱۷	قدر	دیکھو شب قدر۔				״	۵ مائدہ	۳		۱۴	۱۵ حجر	۱
	۲	״	۱۸	قدرت الٰہی	دیکھو اللہ تعالیٰ کی				״	״	۷		״	״	۶
قتل	۱	۲ بقرہ	۱۱		قدرت۔				۷	۶ انعام	۲		۱۴	۱۶ نحل	۸
	۲	״	۲۲	قدرت الٰہی میں غور و فکر	۲	۲ بقرہ	۳۰		״	״	۱۰		״	״	۱۲
	״	״	۲۴		۹	۷ اعراف	۲۳		״	״	۱۱		״	״	۱۳
	۵	۴ نساء	۵		۱۳	۱۲ یوسف	۱۲		״	״	۱۳		״	״	۱۴
	״	״	۱۲		۲۱	۳۰ روم	۱		۸	״	۱۴		۱۵	۱۷ بنی اسرائیل	۱
	״	״	۱۳		״	״	۳		״	״	۱۵		״	״	۵
	۶	۵ مائدہ	۵		۲۶	۵۰ ق	۱		״	״	۲۰		״	״	۹
	״	״	۷		״	۵۱ ذاریات	۱		۸	۷ اعراف	۱		״	״	۱۰
	۸	۶ انعام	۱۶	قدردانی الٰہی	دیکھو اللہ تعالیٰ کا				״	״	۶		״	״	۱۲
	״	״	۱۹		عدل و قدردانی۔				۹	״	۲۴		״	۱۸ کہف	۴
	۱۵	۱۷ بنی اسرائیل	۳	قذف	۱۸	۲۴ نور	۱		۱۱	۱۰ یونس	۱		״	״	۸
	۱۹	۲۵ فرقان	۶	قرابتدار و قرابتمند	دیکھو اقربا اور رشتہ				״	״	۴		۱۶	۱۹ مریم	۶
	۲۶	۴۷ محمد	۱		داروں کے حقوق۔				״	״	۶		״	۲۰ طٰہٰ	

مضامین	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع	مضامین	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع	مضامین	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع	مضامین	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع
	״	״	۵		״	۳۵ فاطر	۴		״	۵۰ ق	۱		۸	۶ انعام	۱۳
	״	״	۶		۲۳	۳۶ یٰس	۱		״	״	۳		۱۱	۱۰ یونس	۳
	۱۷	۲۱ انبیاء	۱		״	״	۵		۲۷	۵۴ قمر	۱		۱۲	۱۱ ہود	۲
	״	״	۴		״	۳۸ ص	۱		״	۵۵ رحمٰن	۱		״	״	۴
	״	״	۷		״	״	۳		״	۵۶ واقعہ	۳		۱۳	۱۲ یوسف	۱۱
	״	۲۲ حج	۲		״	״	۴		۲۸	۵۹ حشر	۳		۱۵	۱۷ بنی اسرائیل	۱۰
	۱۸	۲۴ نور	۱		״	״	۵		״	۶۵ طلاق	۲		۱۹	۲۶ شعراء	۱۱
	״	״	۴		״	۳۹ زمر	۱		۲۹	۶۸ قلم	۲		״	۲۷ نمل	۱
	״	״	۶		״	״	۳		״	۶۹ حاقہ	۲		۲۰	۲۸ قصص	۵
	״	۲۵ فرقان	۱		״	״	۴		״	۷۲ جن	۱		۲۱	۲۹ عنکبوت	۵
	״	״	۳		۲۴	۴۰ مومن	۱		״	۷۳ مزمل	۱		۲۲	۳۴ سبا	۱
	״	״	۵		״	۴۱ حم سجدہ	۱		״	۷۴ مدثر	۲		۲۴	۴۱ حم سجدہ	۱
	۱۹	۲۶ شعراء	۱		۲۵	״	۵		״	۷۵ قیامت	۱		۲۶	۴۶ احقاف	۱
	״	״	۱۱		״	״	۶		״	۷۶ دہر	۲		۲۷	۵۳ طور	۲
	״	۲۷ نمل	۱		״	۴۲ شوریٰ	۱		۳۰	۸۰ عبس	۱		״	۵۶ واقعہ	۳
	۲۰	״	۶		״	״	۵		״	۸۱ تکویر	۱		۲۹	۶۹ حاقہ	۲
	״	״	۷		״	۴۳ زخرف	۱		״	۸۴ انشقاق	۱		״	۷۶ دہر	۲
	״	۲۸ قصص	۱		״	״	۳		״	۸۵ بروج	۱	قرآن آسان ہے	۲۷	۵۴ قمر	۱
	״	״	۶		״	״	۴		״	۸۶ طارق	۱		״	״	۲
	״	״	۹		״	۴۴ دخان	۱		״	۸۷ اعلیٰ	۱	قرآن کو اہل کتاب پہچانتے ہیں۔	۷	۶ انعام	۳
	״	۲۹ عنکبوت	۴		״	״	۳		״	۹۷ قدر	۱				
	״	״	۵		״	۴۵ جاثیہ	۱		״	۹۸ بینہ	۱				
	۲۱	۳۰ روم	۶		״	״	۲	قرآن اللہ کا اتارا ہوا ہے اور یہ اسکے دلائل	۱	۲ بقرہ	۱	قرآن کی آیتیں مفصل ہیں	۲۴	۴۱ حم سجدہ	۱
	״	۳۱ لقمان	۱		۲۶	۴۶ احقاف	۱		״	״	۳				
	״	۳۲ سجدہ	۱		״	״	۳		״	״	۱۳				
	״	״	۵		״	״	۴		۴	۳ آل عمران	۵	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	۲۲	۳۴ سبا	۱		״	۴۷ محمد صلعم	۳		۵	۴ نساء	۱۱		۳۰	[illegible]	[illegible]

الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورۃ	نمبر رکوع
قرآن بزرگ و پاک کتاب ہے	۷	۶ انعام	۱۱
	۲۶	۵۰ ق	۱
	۲۷	۵۶ واقعہ	۳
قرآن بشیر و نذیر ہے	۷	۶ انعام	۲
	۲۴	۴۱ حم سجدہ	۱
	۲۵	۴۲ شوریٰ	۱
قرآن انسان کی بنائی ہوئی کتاب نہیں ہے	۱۱	۱۰ یونس	۴
قرآن کو پاک لوگ چھوتے ہیں	۲۷	۵۶ واقعہ	۳
قرآن پڑھنے سے پہلے تعوذ پڑھو	۱۴	۱۶ نحل	۱۳
قرآن پڑھنے میں جلدی نہ کرو	۱۶	۲۰ طہ	۶
	۲۹	۷۵ قیامت	۱
قرآن اتنا پڑھو جتنا آسان ہو	۲۹	۷۳ مزمل	۲
قرآن پہاڑ پر اترتا تو پھٹ جاتا	۲۸	۵۹ حشر	۳
قرآن کی تاویل اللہ تعالیٰ جانتا ہے	۳	۳ آل عمران	۱
قرآن میں تدبر چاہیے	۲۶	۴۷ محمد صلعم	۳

الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورۃ	نمبر رکوع
قرآن ترتیل سے پڑھنا چاہیے	۲۹	۷۳ مزمل	۱
قرآن کی تلاوت کا حکم	۲۰	۲۷ نمل	۷
	۲۹	۷۳ مزمل	۱
قرآن تھوڑا تھوڑا نازل ہوا ہے	۱۹	۲۵ فرقان	۳
	۲۹	۷۶ دہر	۲
قرآن جیسی کتاب بنا نہیں سکتا	۱	۲ بقرہ	۳
	۱۵	۱۷ بنی اسرائیل	۱۰
قرآن کو جنوں نے سنا اور تعریف کی	۲۶	۴۶ احقاف	۴
	۲۹	۷۲ جن	۱
قرآن میں حکمت ہے	۲۳	۳۹ زمر	۳
قرآن کو رحمٰن نے تعلیم کیا ہے	۲۷	۵۵ رحمٰن	۱
قرآن رمضان میں نازل ہوا ہے	۱	۲ بقرہ	۱۱
قرآن چپکے ہو کر سنو	۹	۷ اعراف	۱۳
قرآن میں شک نہیں ہے	۱	۲ بقرہ	۱
	۱۱	۱۰ یونس	۴

الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورۃ	نمبر رکوع
قرآن عدل و راستی سے اترا ہے	۸	۶ انعام	۱۳
قرآن عربی زبان میں ہے	۱۲	۱۲ یوسف	۱
	۱۶	۲۰ طہ	۶
	۲۳	۳۹ زمر	۳
	۲۴	۴۱ حم سجدہ	۱
	۲۵	۴۲ شوریٰ	۱
	"	۴۳ زخرف	۱
قرآن میں کوئی کجی نہیں	۲۳	۳۹ زمر	۳
قرآن لوح محفوظ میں لکھا ہے	۲۵	۴۳ زخرف	۱
	۲۷	۵۶ واقعہ	۲
	۳۰	۸۵ بروج	۱
قرآن ایک مرتبہ لکھا لکھایا نہیں اترا	۷	۶ انعام	۱
قرآن محمد صلعم پر اترا	۳	۳ آل عمران	۱
	۶	۵ مائدہ	۷
	۷	۶ انعام	۲
قرآن مصدق احکام الٰہی ہے	۶	۵ مائدہ	۷
قرآن مصدق کتب الٰہی ہے	۱۱	۱۰ یونس	۴
قرآن بڑے مرتبہ کی کتاب ہے	۱۴	۱۵ حجر	۶

الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورۃ	نمبر رکوع
قرآن میں ہر قسم کی مثال ہے	۱۵	۱۷ بنی اسرائیل	۱۰
	"	۱۸ کہف	۸
	۲۱	۳۰ روم	۶
	۲۳	۳۹ زمر	۳
قرآن نصیحت اور واضح کتاب ہے	۱۴	۱۵ حجر	۱
	۱۹	۲۷ نمل	۱
	۲۳	۳۶ یٰسین	۳
	"	۳۸ ص	۱
	۲۳	۳۹ زمر	۳
	۲۷	۵۴ قمر	۱
	"	"	۳
قرآن ہدایت و رحمت و بشارت و شفا ہے	۱۵	۱۷ بنی اسرائیل	۱
	"	"	۹
	۱۹	۲۷ نمل	۱
	"	"	۶
	۲۴	۴۱ حم سجدہ	۵
قربانی	۲	۲ بقرہ	۲۴
	۶	۵ مائدہ	۵
	۱۷	۲۲ حج	۴
	"	"	۵
	۳۰	۱۰۸ کوثر	۱
قرض و قرض حسنہ	۲	۲ بقرہ	۳۲
	۳	"	۳۶
	"	"	۳۷
	"	"	۳۸
	"	"	۳۹
	۴	۳ آل عمران	[illegible]

مضامین	نمبر سیپارہ	نام و نمبر سورۃ	نمبر رکوع	مضامین	نمبر سیپارہ	نام و نمبر سورۃ	نمبر رکوع	مضامین	نمبر سیپارہ	نام و نمبر سورۃ	نمبر رکوع	مضامین	نمبر سیپارہ	نام و نمبر سورۃ	نمبر رکوع
	٥	٤ نساء	٤		٢٦	٥٠ ق	١		٦	٥ مائدہ	٧	قوم	١٠	٨ انفال	٧
	٦	٥ مائدہ	٣		״	٥١ ذاریات	١		٨	٦ انعام	١٩	قیاس	٤	٣ آل عمران	١٤
	٢٧	٥٧ حدید	٢		٢٧	٥٢ طور	١		١٥	١٧ بنی اسرائیل	٩	(دیکھو قصص)	٨	٧ اعراف	٢
	٢٨	٦٤ تغابن	٢		״	٥٣ نجم	١		״	״	١٧		١٤	١٥ حجر	٣
	٢٩	٧٣ مزمل	٢		״	٥٦ واقعہ	٣		١٩	٢٦ شعراء	١٠		١٥	١٧ بنی اسرائیل	٧
قرضہ	٢	٢ بقرہ	٢٢		٢٩	٦٨ قلم	١	قصر	٢٦	٤٨ فتح	٤		٢٣	٣٨ ص	٥
	٣	״	٣٨		״	٦٩ حاقہ	٢	قصص (سورہ)	٢٠	٢٨ قصص			٢٧	٥٣ نجم	١
قرعہ	٣	٣ آل عمران	٥		״	٧٠ معارج	٢	قضا	دیکھو تقدیر و موت۔			قیامت اچانک آجائیگی	٧	٦ انعام	٣
قرن	٧	٦ انعام	١		״	٧٤ مدثر	٢	قضائے مبرم	دیکھو تقدیر مبرم				٩	٧ اعراف	٢٣
قریہ	دیکھو بستی۔				״	٧٥ قیامت	١	قضائے معلق	دیکھو تقدیر معلق				١٣	١٢ یوسف	١٢
قریش	٣٠	١٠٦ قریش			״	٧٧ مرسلات	١	قطمیر (اشارہ)	١٢	١٢ یوسف	٣		١٤	١٦ نحل	١١
قریش (سورہ)	٣٠	١٠٦ قریش	١		٣٠	٧٩ نازعات	١	قلادہ	٦	٥ مائدہ	١		١٧	٢٢ حج	٧
قسم	٢	٢ بقرہ	٢٨		״	٨١ تکویر	١		٧	״	١٣		٢٥	٤٣ زخرف	٦
	٣	״	٣٨		״	٨٤ انشقاق	١	قلائد	دیکھو قلادہ۔				٢٦	٤٧ محمد صلعم	٢
	٤	٣ آل عمران	٨		״	٨٥ بروج	١	قلب	دیکھو تسکین خاطر۔			قیامت میں اعمال نامہ	١٥	١٧ بنی اسرائیل	٢
	٤	״	٩		״	٨٦ طارق	١	قلم (سورہ)	٢٩	٦٨ قلم			״	״	٨
	٧	٥ مائدہ	١٢		״	٨٩ فجر	١	قلم	٣	٣ آل عمران	٥	قیامت میں انبیاء سے سوال و پرسش	٨	٧ اعراف	١
	١٤	١٦ نحل	١٣		״	٩٠ بلد	١		٢٩	٦٨ قلم	١				
	٢٨	٦٣ منافقون	١		״	٩١ شمس	١	قمار	٢	٢ بقرہ	٢٧				
	״	٦٦ تحریم	١		״	٩٢ لیل	١		٧	٥ مائدہ	١٢	قیامت کی بیکسی و بے بسی	١	٢ بقرہ	٦
	٢٩	٦٨ قلم	١		״	٩٣ ضحیٰ	١	قماربازی	٢	٢ بقرہ	٢٧		״	״	١٥
قسم اللہ تعالیٰ نے کن چیزوں کی قسم کھائی ہے	١١	١٠ یونس	٦		״	٩٥ تین	١		٧	٥ مائدہ	١٢		٢	״	٢٠
	١٤	١٥ حجر	٥		״	١٠٠ عادیات	١	قمر (سورہ)	٢٧	٥٤ قمر			٣	״	٣٤
	٢٣	٣٧ صافات	١		״	١٠٣ عصر	١	قمر	دیکھو ماہتاب۔				٧	٦ انعام	٨
	״	٣٨ ص	١	قسم کھانے والا	٢٩	٦٨ قلم	١	قول	٣	٣ آل عمران	٧		״	״	١١
	٢٥	٤٣ زخرف	٧						٢٨	٦١ صف	١		٨	״	[illegible]
	״	٤٤ دخان	٢	قصاص	٢	٢ بقرہ	٢٢	قول [illegible]	٣	٣ آل عمران	٢		١١	١٠ یونس	[illegible]

الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع	الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع	الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع	الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع
	"	"	۳		"	۴۴ دخان	۲		۱۱	۱۰ یونس	۱		"	"	۶
	۱۳	۱۴ ابراہیم	۳		۲۶	۴۶ احقاف	۱		"	"	۳		۱۹	۲۵ فرقان	۳
	"	"	۳		"	۵۰ ق	۳		"	"	۵		"	۲۶ شعراء	۵
	۱۴	۱۶ نحل	۱۳		۲۷	۵۳ نجم	۲		۱۲	۱۱ ہود	۲		۲۰	۲۷ نمل	۷
	۱۵	۱۷ بنی اسرائیل	۹		۲۸	۶۰ ممتحنہ	۱		"	"	۹		"	۲۸ قصص	۷
	"	۱۸ کہف	۷		۲۹	۶۹ حاقہ	۱		۱۳	۱۴ ابراہیم	۷		۲۱	۳۰ روم	۲
	۱۶	۱۹ مریم	۵		"	۷۰ معارج	۱		۱۴	۱۵ حجر	۲		"	"	۳
	"	"	۶		۳۰	۸۰ عبس	۱		"	۱۶ نحل	۱۳		"	"	۶
	"	۲۰ طٰہٰ	۶		"	۸۲ انفطار	۱		۱۵	۱۷ بنی اسرائیل	۵		"	۳۲ سجدہ	۱
	۱۸	۲۳ مومنون	۵	قیامت [illegible]					"	"	۶		۲۳	۳۶ یٰس	۳
	"	"	۶		۸	۶ انعام	۲۰		"	"	۸		"	"	۴
	"	۲۵ فرقان	۲						"	"	۱۰		"	۳۷ صافات	۱
	۱۹	۲۶ شعراء	۵	قیامت کی	۱	۲ بقرہ	۱۳		"	"	۱۲		"	"	۲
	۲۰	۲۸ قصص	۷	عالمات	۲	"	۱۸		"	۱۸ کہف	۶		"	۳۸ ص	۲
	"	۲۹ عنکبوت	۳		"	"	۲۱		"	"	۷		۲۳	۳۹ زمر	۷
	۲۱	۳۰ روم	۲		"	"	۲۵		"	"	۱۱		"	"	۸
	"	۳۱ لقمان	۳		۳	۳ آل عمران	۱		۱۶	۱۹ مریم	۲		"	۴۰ مومن	۲
	۲۲	۳۴ سبا	۳		۴	"	۱۱		"	"	۵		۲۵	۴۲ شوریٰ	۵
	"	"	۵		۵	۴ نساء	۴		"	"	۶		"	۴۳ زخرف	۶
	"	۳۵ فاطر	۲		"	"	۱۱		"	۲۰ طٰہٰ	۵		"	۴۴ دخان	۳
	"	"	۳		۷	۶ انعام	۲		"	"	۶		"	۴۵ جاثیہ	۴
	۲۳	۳۷ صافات	۲		"	"	۳		"	"	۷		۲۶	۵۰ ق	۱
	۲۴	۴۰ مومن	۲		"	"	۹		۱۷	۲۱ انبیاء	۳		"	"	۲
	۲۵	۴۱ حم سجدہ	۶		۸	۷ اعراف	۱		"	"	۴		"	"	۳
	"	۴۲ شوریٰ	۵		"	"	۳		"	"	۷		۲۷	۵۲ طور	۱
	"	۴۳ زخرف	۶		"	"	۶		"	۲۲ حج	۱۰		"	"	۲
	"	"	۷		۱۰	۹ توبہ	۵		۱۸	۲۳ مومنون	۵		"	۵۴ قمر	۱

مضمون	پارہ نمبر	نام و نمبر سورۃ	رکوع نمبر	مضمون	پارہ نمبر	نام و نمبر سورۃ	رکوع نمبر	مضمون	پارہ نمبر	نام و نمبر سورۃ	رکوع نمبر	مضمون	پارہ نمبر	نام و نمبر سورۃ	رکوع نمبر
	״	۵۵ رحمٰن	۲	قیامت کی سختی	۲	۲ بقرہ	۳۰		״	۵۴ قمر	۱		״	۱۸ کہف	۳
	״	۵۶ واقعہ	۱		۶	۵ مائدہ	۶		״	״	۳		۱۶	۱۹ مریم	۵
	״	״	۲		۷	۶ انعام	۳		״	۵۷ حدید	۳		״	۲۰ طٰہٰ	۱
	״	۵۷ حدید	۲		۱۳	۱۴ ابراہیم	۷		۲۹	۶۷ ملک	۲		۱۷	۲۱ انبیاء	۷
	۲۸	۶۴ تغابن	۱		۱۶	۱۹ مریم	۲		״	۶۸ قلم	۲		״	۲۲ حج	۱
	۲۹	۶۸ قلم	۲		״	״	۵		״	۶۹ حاقہ	۱		۲۰	۲۷ نمل	۷
	״	۶۹ حاقہ	۱		״	۲۰ طٰہٰ	۶		״	۷۰ معارج	۱		״	۲۹ عنکبوت	۲
	״	۷۰ معارج	۱		۱۷	۲۱ انبیاء	۳		״	۷۳ مزمل	۱		۲۱	۳۰ روم	۲
	״	״	۲		״	״	۷		״	۷۴ مدثر	۱		״	״	۳
	״	۷۳ مزمل	۱		״	۲۲ حج	۱		״	۷۵ قیامت	۱		״	״	۵
	״	۷۴ مدثر	۱		۱۸	۲۴ نور	۵		״	۷۶ دہر	۱		۲۲	۳۴ سبا	۱
	״	۷۵ قیامت	۱		۱۹	۲۵ فرقان	۳		״	۷۷ مرسلات	۱		״	۳۵ فاطر	۲
	״	۷۷ مرسلات	۱		۲۱	۳۰ روم	۲		۳۰	۷۸ نباء	۲		۲۳	۳۶ یٰس	۳
	۳۰	۷۸ نباء	۱		״	۳۲ سجدہ	۲		״	۷۹ نازعات	۱		״	״	۵
	״	״	۲		۲۲	۳۴ سبا	۴		״	۸۰ عبس	۱		״	۳۷ صافات	۱
	״	۷۹ نازعات	۱		۲۳	۳۷ صافات	۱		״	۸۶ طارق	۱		״	۳۸ ص	۳
	״	״	۲		״	״	۲		״	۸۸ غاشیہ	۱		۲۴	۳۹ زمر	۵
	״	۸۰ عبس	۱		۲۴	۳۹ زمر	۵		״	۸۹ فجر	۱		״	۴۰ مومن	۶
	״	۸۱ تکویر	۱		״	״	۶		״	۹۲ لیل	۱		״	۴۱ حم سجدہ	۵
	״	۸۲ انفطار	۱		״	۴۰ مومن	۲		״	۹۹ زلزال	۱		۲۵	۴۴ دخان	۲
	״	۸۳ تطفیف	۱		״	۴۱ حم سجدہ	۴		״	۱۰۱ قارعہ	۱		״	۴۵ جاثیہ	۲
	״	۸۴ انشقاق	۱		۲۵	۴۲ شوریٰ	۳	قیامت کی ضرورت اور احیائے موتیٰ کا ثبوت	۱	۲ بقرہ	۹		״	״	۳
	״	۸۹ فجر	۱		״	״	۵		۳	״	۳۵		۲۶	۴۶ احقاف	۱
	״	۹۹ زلزال	۱		״	۴۳ زخرف	۳		۸	۷ اعراف	۳		״	״	۳
	״	۱۰۰ عادیات	۱		״	۴۵ جاثیہ	۴		״	״	۷		״	۵۰ ق	۱
	״	۱۰۱ قارعہ	۱		۲۶	۵۱ ذاریات	۱		۱۴	۱۶ نحل	۵		״	۵۱ ذاریات	۱
قیامت میں حساب و کتاب	دیکھو حساب کتاب				״	۵۲ طور	۲		۱۵	۱۷ بنی اسرائیل	۱۱		۲۷	۵۲ طور	۱

	۱۱	۵۶ واقعہ	۲		۲۹	[illegible]	[illegible]		۱۸	۲۵ فرقان	۳	کا تیسیر		دیکھو اعمال۔	
	۲۹	۷۵ قیامۃ	۱	قیامت	۷	۵ مائدہ	[illegible]		۲۰	۲۷ نمل	۷	[illegible]	۳	۲ بقرہ	۲۶
	〃	〃	[illegible]	[illegible]	〃	〃	[illegible]		۲۱	۳۰ روم	۳	کا [illegible]	۳	۲ بقرہ	۲۶
	۲۹	۷۷ مرسلات	۱	[illegible]	۷	۶ انعام	۳		۲۲	۳۳ احزاب	۹	کاشتکار		دیکھو زراعت	-
	۳۰	۷۸ نبا	۱		〃	〃	۱		۲۳	۳۶ یٰسٓ	۳	کافر	۱	۲ بقرہ	۱
	〃	۷۹ نازعات	۲		۸				۲۳	۳۷ صافات	۲		〃	〃	۸
	〃	۸۶ طارق	۱		〃	〃	[illegible]		〃	〃	۵		〃	〃	۱۳
	〃	۹۵ تین	۱		〃	۷ اعراف	۱		۲۵	۴۳ زخرف	۷		〃	〃	۱۵
قیامت کی	۹	۷ اعراف	۲۳		۱۳	۱۴ ابراہیم	۵		۲۶	۵۰ ق	۳		۳	〃	۱۹
تاریخ کا علم اللہ	۲۱	۳۱ لقمان	۴		۱۴	۱۶ نحل	۳		۲۷	۵۷ حدید	۲		〃	〃	۲۵
ہی کو ہے	۲۲	۳۳ احزاب	۸		۱۵	۱۸ کہف	۶		۲۸	۶۶ تحریم	۲		۳	۳ آل عمران	۹
	۲۵	۴۱ حم سجدہ	۵		۱۶	۲۰ طٰہٰ	۷		۲۹	۷۴ مدثر	۲		۵	۴ نساء	۷
	〃	۴۳ زخرف	۷		۱۸	۲۳ مومنون	۶		〃	۷۶ دہر	۱		〃	〃	۱۹
	۳۰	۷۹ نازعات	۲		۱۹	۲۵ فرقان	۳		۳۰	۸۰ عبس	۱		۷	۶ انعام	۸
قیامت کی فراموشی	۸	۷ اعراف	۶		۲۰	۲۷ نمل	۵		〃	۸۸ غاشیہ	۱		۸	〃	۱۶
					〃	۲۸ قصص	۷		〃	۸۹ فجر	۱		〃	〃	۲۰
قیامت قریب ہے اور اسکے آثار	۸	۶ انعام	۲۰		۲۱	۳۲ سجدہ	۱۰	قیامت [illegible]					〃	۷ اعراف	۱
	۱۴	۱۶ نحل	۱۱		۲۲	۳۴ سبا	۵		۱۵	۱۷ بنی اسرائیل	۸		〃	〃	۱۹
	۱۵	۱۷ بنی اسرائیل	۵		۲۳	۳۶ یٰسٓ	۴						۹	۸ انفال	۲
	۱۶	۱۸ کہف	۱۱		〃	۳۷ صافات	۳	قیامت [illegible]	۳۰	۸۰ عبس	۱		۱۰	〃	۵
	۱۷	۲۱ انبیاء	۷		۲۴	۳۹ زمر	۷							۹ توبہ	۱
	۳۰	۲۷ نمل	۶		۲۵	۴۱ حم سجدہ	۶	[illegible]	۱	۲ بقرہ	۱۰		〃	〃	۳
	۲۵	۴۳ زخرف	۶		〃	۴۵ جاثیہ	۴	[illegible]	۲	〃	۲۲		〃	〃	۹
	〃	۴۴ دخان	۱		۲۶	۵۰ ق	[illegible]		۱۰	۸ انفال	۹		۱۱	۱۰ یونس	۱۰
	۲۶	۴۷ محمد صلعم	۳		۲۹	۷۷ مرسلات	۱	کا [illegible]		دیکھو [illegible]			〃	〃	۴
	۲۷	۵۳ نجم	۳	قیامت میں [illegible]	۳۰	۷۸ نبا	۲	کاذب		دیکھو کذب و دروغ [illegible]			〃	〃	۱۰
	〃	۵۴ قمر	۱		۱۷	۲۱ انبیاء	۷	کا [illegible]		دیکھو اعمال۔			۱۲	۱۱ ہود	۱

مضامین	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	تعداد رکوع	مضامین	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	تعداد رکوع	مضامین	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	تعداد رکوع	مضامین	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	تعداد رکوع
	″	″	۲		″	″	۴		″	″	۴		″	″	۲
	″	″	۷		″	۲۲ حج	۰		″	″	۵		″	۷۰ معارج	۲
	″	″	۱۰		″	″	[illegible]		″	۴۰ مومن	۸		″	۷۲ جن	۲
	۱۳	۱۲ یوسف	۱۲		″	″	[illegible]		″	″	۵		″	۷۳ مزمل	۱
	″	۱۳ رعد	۲		۱۸	۲۳ مومنون	۲		″	۴۱ حٰم سجدہ	۲		″	۷۴ مدثر	۱
	″	″	۴		″	۲۴ نور	۷		۲۵	″	۵		″	″	۲
	″	″	۵		″	″	۹		″	″	۶		″	۷۷ مرسلات	۱
	″	″	۶		۱۹	۲۶ شعراء	۱		″	۴۲ شوریٰ	۲		″	″	۲
	″	۱۴ ابراہیم	۳		″	″	۱۱		″	۴۳ زخرف	۱		۳۰	۸۴ انشقاق	۱
	″	″	۵		″	۲۷ نمل	۱		″	″	۷		″	۸۵ بروج	۱
	۱۴	″	۷		۲۰	″	۲		″	۴۴ دخان	۱		″	۸۶ طارق	۱
	″	۱۵ حجر	۱		″	۲۹ عنکبوت	۳		″	″	۲		″	۸۸ غاشیہ	۱
	″	″	۳		″	″	۳		۲۶	۴۶ احقاف	۳		″	۸۹ فجر	۱
	″	″	۶		۲۱	″	۷		″	″	۴		″	۹۶ علق	۱
	″	۱۶ نحل	۳		″	۳۰ روم	۵ ۶		″	۴۷ محمد صلعم	۱	کافروں کی ایذا رسانی پیغمبر صلعم پر اور آپ کی تسکین و تشفی	۱	۲ بقرہ	۱۳
	″	″	۶		″	۳۱ لقمان	۳		″	″	۲		۵	۴ نساء	۹
	″	″	۷		″	۳۲ سجدہ	۲		″	۴۸ فتح	۱		۶	۵ مائدہ	۳
	۱۵	۱۷ بنی اسرائیل	۲		۲۲	۳۴ سبا	۵		″	″	۳		۹	۷ اعراف	۲۴
	″	″	۷		″	″	۶		۲۷	۵۲ طور	۱		۱۱	۱۰ یونس	۱۱
	″	″	۸		″	۳۵ فاطر	۳		″	۵۴ قمر	۳		۱۴	۱۵ حجر	۶
	″	۱۸ کہف			″	″	۵		″	۵۶ واقعہ	۲		″	۱۶ نحل	۱۴
	۱۶	″	۱۲		۲۳	۳۶ یٰسین	۴		۲۸	۵۸ مجادلہ	۱		۱۵	۱۷ بنی اسرائیل	۹
	″	۱۹ مریم	۶		″	۳۷ صافات	۵		″	″	۳		″	۱۸ کہف	۳
	″	۲۰ طہ	۵			۳۸ ص	۱		″	۶۴ تغابن	۱		۱۶	۲۰ طہ	۸
	″	″	۷		″	″	۲		″	۶۵ طلاق	۲		۱۷	۲۱ انبیاء	۷
	۱۷	۲۱ انبیاء	۲		″	″	۵		۲۹	۶۷ ملک	۲		″	۲۲ حج	۹
	″	″	۳		۲۴	۳۹ زمر	۳		″	۶۸ قلم	۱		″	۲۳ مومنون	۶

مضمون	نمبر پارہ	نمبر و نام سورۃ	نمبر رکوع	مضمون	نمبر پارہ	نمبر و نام سورۃ	نمبر رکوع	مضمون	نمبر پارہ	نمبر و نام سورۃ	نمبر رکوع	مضمون	نمبر پارہ	نمبر و نام سورۃ	نمبر رکوع
	١٩	٢٥ فرقان	٦		١٠	٩ توبہ	٣		״	٣٩ زمر	٢	کاہن	١٩	٣٦ یس	١١
	٢٠	٢٧ نمل	٧		٢٨	٥٨ مجادلہ	٣		٢٤	٤٠ مومن	٥	کبائر	دیکھو گناہ کبیرہ۔		
	״	٢٨ قصص	٦		״	٦٠ ممتحنہ	١		״	״	٧	[illegible]	١	٢ بقرہ	٤
	٢١	٢٩ عنکبوت	٥		״	״	٢		٢٥	٤١ حم سجدہ	٦			״	١١
	״	״	٦		٣٠	١٠٩ کافرون	١		״	٤٢ شوریٰ	١		٢	״	٢٥
	٢٢	٣٤ سبا	٣	کافر کی صفات	دیکھو مشرک کفار				״	٤٣ زخرف	״		٥	٤ نساء	٦
	״	٣٦ یس	٢	کافر کو نرمی اور حکمت کے ساتھ نصیحت	١	٢ بقرہ	١٣		״	٤٥ جاثیہ	٢		״	״	٧
	٢٣	״	٢		٥	٤ نساء	٩		٢٦	٤٦ احقاف	١		٦	״	٢٤
	״	٣٩ زمر	٢		٦	٥ مائدہ	٣		٢٩	٧٣ مزمل	١		״	٥ مائدہ	١١
	٢٤	٤٠ مومن	٧		٩	٧ اعراف	٢٤		٣٠	٨٧ اعلیٰ	١		״	٦ انعام	٦
	״	״	٧		١١	١٠ یونس	١١		״	٨٨ غاشیہ	١		٨	٧ اعراف	٢
	٢٥	٤١ حم سجدہ	٦		١٤	١٥ حجر	٦	کافر اقرار کرتا ہے بنسبت کارخانہ ملکیت و ربوبیت و وحدانیت اللہ تعالیٰ					״	״	٤
	״	٤٢ شوریٰ	٣		״	١٦ نحل	١٦						״	״	٥
	״	٤٣ زخرف	٧		١٥	١٧ بنی اسرائیل	٦		١٨	٢٣ مومنون	٥		״	״	١٠
	״	٤٥ جاثیہ	٢		״	١٨ کہف	٣						٩	״	١١
	٢٦	٤٦ احقاف	١		١٦	٢٠ طہٰ	٨						״	״	١٦
	٢٩	٧٣ مزمل	١		١٧	٢١ انبیاء	٧	کافرون (سورہ)	٣٠	١٠٩ کافرون			״	״	١٧
	٣٠	٨٧ اعلیٰ	١		״	٢٢ حج	٩	کالب (اشارہ)	٦	٥ مائدہ	٤		״	״	٢٤
	״	٨٨ غاشیہ	١		١٨	٢٣ مومنون	٦	کام	دیکھو اعمال۔				١٠	٨ انفال	٤
کافر کے ساتھ ربط اتحاد	٣	٣ آل عمران	٣		١٩	٢٥ فرقان	٦	کام بد	״	״			״	٩ توبہ	٤
	٤	״	١٢		٢٠	٢٧ نمل	٧	کام سپرد کرنا	٢	٢ بقرہ	٢٧		١١	١٠ یونس	٨
	״	״	١٦		״	٢٨ قصص	٦	[illegible]	٢	٢ بقرہ	٣٤		١٢	١١ ہود	٢
	٥	٤ نساء	١٣		٢١	٢٩ عنکبوت	٥	کام نیک	دیکھو اعمال۔				١٣	١٤ ابراہیم	٣
	٦	״	٢١		״	״	٦	کان کی حفاظت	دیکھو حفظ سمع۔				١٤	١٦ نحل	٣
	״	٥ مائدہ	٨		٢٢	٣٤ سبا	٣						״	״	٦
	״	״	٩		״	٣٦ یس	٢	کانا پھوسی	٥	٤ نساء	١٧		١٥	١٧ بنی اسرائیل	٤
	״	״	١١		٢٣	״	٢		٢٨	٥٨ مجادلہ	٢		״	״	٧

الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع	الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع	الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع	الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع
	١٦	١٨ کہف	١٢		٢٨	٥٩ حشر	١		〃	〃	١٦		١١	١٠ یونس	٣
	١٧	٢١ انبیاء	٢		٢٩	٧١ نوح	١		〃	〃	٢٠		〃	〃	٦
	١٨	٢٣ مومنون	١		٣٠	٨٠ عبس	١		٦	〃	٢٣		〃	١١ ہود	١
	〃	〃	٣	کبیرہ		دیکھو گناہ کبیرہ			〃	٥ مائدہ	٣		١٢	〃	٢
	١٩	٢٥ فرقان	٣	کتبا	٩	٧ اعراف	٢١		〃	〃	٧		〃	〃	١٠
	〃	〃	٤		١٥	١٨ کہف	٣		〃	〃	٩		〃	١٢ یوسف	١
	〃	٢٧ نمل	١	کتاب الٰہی		دیکھو کتب الٰہی			〃	〃	١٠		١٣	〃	١٢
	٢٠	٢٨ قصص	٤	کتابت لین دین	٣	٣ بقرہ	٣٩		٧	〃	١١		〃	١٣ رعد	١
	〃	〃	٨						〃	〃	١٣		〃	〃	٣
	〃	〃	٩	کتابیہ	٦	٥ مائدہ	١		〃	٦ انعام	٢		〃	〃	٥
	〃	٢٩ عنکبوت	٤	کتب الٰہی و صحیفے	١	٢ بقرہ	١		〃	〃	٤		〃	١٤ ابراہیم	١
	٢١	٣١ لقمان	١		〃	〃	٣		〃	〃	٦		١٤	١٥ حجر	١
	〃	٣٢ سجدہ	١		〃	〃	٨		〃	〃	٨		〃	〃	٦
	٢٢	٣٤ سبا	٤		〃	〃	٩		〃	〃	١١		〃	١٦ نحل	٣
	٢٣	٣٧ صافات	٢		〃	〃	١١		٨	〃	١٤		〃	〃	٦
	〃	٣٨ ص	٥		〃	〃	١٢		〃	〃	١٥		〃	〃	٨
	٢٤	٣٩ زمر	٦		٢	〃	٢١		〃	〃	١٩		〃	〃	١٣
	〃	٤٠ مومن	٤		〃	〃	٢٢		〃	〃	٢٠		〃	〃	١٣
	〃	〃	٦		〃	〃	٣١		〃	٧ اعراف	١		〃	〃	١٣
	〃	〃	٨		٣	〃	٣٣		〃	〃	٣		١٥	١٧ بنی اسرائیل	١
	〃	٤١ حم سجدہ	٣		〃	٣ آل عمران	١		〃	〃	٥		〃	〃	٥
	〃	〃	٥		٤	〃	١١		〃	〃	٦		〃	〃	٩
	٢٥	٤٣ زخرف	٣		〃	〃	١٧		٩	〃	١٧		〃	〃	١٠
	〃	٤٥ جاثیہ	٣		٥	٤ نساء	٧		〃	〃	١٩		〃	〃	١١
	٢٦	٤٦ احقاف	١		〃	〃	٨		〃	〃	٢١		〃	〃	١٢
	〃	〃	٢		〃	〃	٩		〃	〃	٢٣		〃	١٨ کہف	١
	٢٧	٥٣ نجم	٢		〃	〃	١١		〃	٨ انفال	٤		〃	〃	٤

الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورة	نمبر رکوع	الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورة	نمبر رکوع	الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورة	نمبر رکوع	الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورة	نمبر رکوع
	״	״	٨		״	٣٢ سجدہ	١		״	״	٣	کذاب	دیکھو کذب و افترا		
	١٦	١٩ مریم	١		٢٢	٣٥ فاطر	٢		٢٧	٥٢ طور	١	کذب و زور و افترا	١	٢ بقرہ	٢
	״	״	٩		״	٣٦ یٰسین	١		״	٥٣ ق	١		״	״	٤
	״	٢٠ طٰہٰ	١		٢٣	״	٥		״	٥٥ رحمٰن	١		״	״	٩
	״	״	٥		״	٣٨ ص	١		״	٥٦ واقعہ	٣		٣	٣ آل عمران	٦
	״	״	٦		״	״	٣		״	٥٧ حدید	١		״	״	٨
	״	״	٧		״	٣٩ زمر	١		״	״	٢		٤	״	١٠
	١٧	٢١ انبیاء	١		״	״	٢		״	״	٣		٥	٤ نساء	٧
	״	״	٤		״	״	٣		٢٨	٥٩ حشر	٣		״	״	٨
	״	٢٢ حج	٢		٢٤	״	٤		״	٦٢ جمعہ	١		״	״	١٧
	״	״	٩		״	״	٩		״	٦٥ طلاق	٢		٦	٥ مائدہ	٦
	١٨	٢٣ مومنون	٦		״	٤٠ مومن	١		٢٩	٦٨ ن	٢		٧	״	١٣
	״	٢٤ نور	١		״	٤١ حم سجدہ	١		״	٦٩ حاقہ	٢		״	٦ انعام	٣
	״	״	٤		״	״	٤		״	٧٢ جن	١		״	״	١١
	״	״	٦		״	״	٥		״	٧٣ مزمل	١		٨	״	١٨
	״	״	٨		٢٥	٤٢ شوریٰ	١		״	״	٢		״	٧ اعراف	٤
	״	٢٥ فرقان	١		״	״	٢		״	٧٤ مدثر	١		٩	״	١٠
	١٩	״	٣		״	٤٣ زخرف	١		״	״	٢		״	״	١٩
	״	٢٦ شعراء	١		״	״	٣		״	٧٥ قیامت	١		١٠	٩ توبہ	٤
	״	״	١١		״	״	٤		״	٧٦ دہر	٢		״	״	٧
	״	٢٧ نمل	١		״	٤٤ دخان	١		״	٧٧ مرسلات	٢		״	״	١٠
	٢٠	״	٦		״	٤٥ جاثیہ	١		٣٠	٨٠ عبس	١		١١	١٠ یونس	٢
	״	״	٧		٢٦	٤٦ احقاف	١		״	٨١ تکویر	١		״	״	٦
	״	٢٨ قصص	٥		״	״	٢		״	٨٥ بروج	١		״	״	٧
	٢١	٢٩ عنکبوت	٥		״	״	٣		״	٨٦ طارق	١		١٢	١١ ہود	٢
	״	٣٠ روم	٥		״	٤٧ محمد صلعم	١		״	٩٧ قدر	١		״	״	٨
	״	٣١ لقمان	١		״	٥٠ ق	١	کتمان حق	دیکھو حق پوشی				״	١٢ یوسف	٢

الفاظ	پارہ نمبر	سورۃ نمبر و نام	رکوع نمبر	الفاظ	پارہ نمبر	سورۃ نمبر و نام	رکوع نمبر	الفاظ	پارہ نمبر	سورۃ نمبر و نام	رکوع نمبر	الفاظ	پارہ نمبر	سورۃ نمبر و نام	رکوع نمبر
	١٤	١٦ نحل	١٠		٣٠	٨٣ تطفیف	١		٢٢	٣٥ فاطر	٥		״	״	١٨
	״	״		اکتسبی	٣	٢ بقرہ	٣٣		٢٣	٣٩ زمر	٥		״	״	٢٣
	״	״	٣	کرم	[illegible]	[illegible]			״	٤٠ مومن	٢		٣	٣ آل عمران	١٠
	״	״	٢١	[illegible]	١	٢ بقرہ	٣		٢٥	٤٢ شوریٰ	٣		٦	٥ مائدہ	١
	״	״	١٥	کسب	١٣	١٣ رعد	٣		״	٤٥ جاثیہ	١		٧	״	١٣
					١	٢ بقرہ	٩								
	١٥	١٨ کہف	٢		״	״	١٦		״	״	٢		٩	٩ توبہ	٣
	١٦	٢٠ طٰہٰ	٣		٣	״	٢٥		٢٧	٥٢ طور	١		١٣	١٤ ابراہیم	٦
	١٧	٢٢ حج	٣		٣	״	٢٦		٢٨	٦٢ جمعہ	٢		١٧	٢٢ حج	٣
	١٨	٢٣ مومنون	٥		״	״	٢٨		٢٩	٧٣ مزمل	٢		١٩	٢٧ نمل	٥
	״	٢٤ نور	١		״	״	٢٩		״	٧٤ مدثر	٢		٢٠	٢٨ قصص	٢
	״	״	٢		״	״	٣٠		٣٠	٩٨ بینہ	١		٣٠	٩٥ تین	١
	١٩	٢٥ فرقان	٣		״	٣ آل عمران	٣٠		״	١٠٦ قریش	١		״	١٠٦ قریش	١
	״	٢٦ شعراء	١١		٤	״	١٦		״	١١١ لہب	١	کفارہ	٧	٥ مائدہ	١٢
	٢١	٢٩ عنکبوت	١	کشتی	٥	٤ نساء	٥		٨	٧ اعراف	٦	کفارہ استعمال	٢	٢ بقرہ	٢٣
	״	״	٧		״	״	١٢		١٢	١١ ہود	٣				
	٢٣	٣٧ صافات	٥		٦	٥ مائدہ	٦		١٥	١٨ کہف	١٠	کفارہ ایلاء	٢	٢ بقرہ	٢٨
	״	٣٩ زمر	٤		٧	٦ انعام	١		٢٨	٦٣ منافقون	٢				
	٢٤	٤٠	٦		״	״	٨		١٩	٢٦ شعراء	٦	کفارہ حلق بجا بیماری یا دیگر مجبوری	٢	٢ بقرہ	٢٤
	״	٤٠ مومن	١		٨	״	٢٠		٢١	٣١ لقمان	٣				
	״	״	٣		١٠	٩ توبہ	١١		٢٣	٣٧ صافات	٣				
	٢٧	٥٤ قمر	٢		١١	١٠ یونس	٣	کعب بن اسد (اشارۃ)	٢١	٣٣ احزاب	١٣	کفارہ روزہ	١	٢ بقرہ	٢٣
	٢٨	٥٨ مجادلہ	٣		١٣	١٣ رعد	٥								
	״	٦١ صف	١		״	١٤ ابراہیم	٣	کعب بن اشرف (اشارۃ)	٣	٣ آل عمران	٨	کفارہ شکار بحالت احرام	٧	٥ مائدہ	١٣
	״	٦٣ منافقون	١		״	״	٧		١٣	١٣ رعد	٥				
	٢٩	٧٢ جن	١		١٥	١٨ کہف	٨	کبسہ	١	٢ بقرہ	١٣	کفارہ ظہار	٢٨	٥٨ مجادلہ	١٠
	٣٠	١٠٧ ماعون	١		١٨	٢٤ نور	٥		״	״	١٥				
کراماً کاتبین	٢١	٣١ لقمان	٤		٢١	٣٠ روم	٥		٢	״	١٧	کفارہ قتل خطا	٥	٤ نساء	١٣

لفظ	سپارہ	سورۃ	رکوع
[illegible]	[illegible]	۵ [illegible]	[illegible]
[illegible]	۳	۲ بقرہ	۲۲
[illegible]	[illegible]	۳ آل عمران	۴
	۴	″	۲۰
	۵	۴ نساء	۵
	۶	۵ مائدہ	۲
	۱۰	۸ انفال	۴
	۱۲	۱۱ ہود	۱۰
	۱۳	۱۳ رعد	۱
	۱۴	۱۶ نحل	۱۳
	۱۹	۲۷ نمل	۱
	۲۰	۲۸ قصص	۶
	″	۲۹ عنکبوت	۱
	۲۲	۳۳ احزاب	۹
	۲۶	۴۷ محمد	۱
	۲۷	۵۷ حدید	۴
	۲۸	۶۱ صف	۲
	″	۶۴ تغابن	۱
	″	۶۵ طلاق	۱
کفالت	۳	۳ آل عمران	۴
	″	″	۵
کفر	دیکھو کافر		
کفران نعمت	دیکھو نعمت۔		
کفیل	دیکھو کفالت۔		
کلالہ	۴	۴ نساء	۲
	۶	″	۲۴
کلام	۱	۲ بقرہ	۱۰

لفظ	سپارہ	سورۃ	رکوع
	۱۱	۱۰ یونس	۷
	۱۳	۱۴ ابراہیم	۳
	۱۶	۱۸ کہف	۱۲
	۲۱	۳۱ لقمان	۳
کنیز	دیکھو لونڈی۔		
کوّا	۶	۵ مائدہ	۵
کوثر (سورہ)	۳۰	۱۰۸ کوثر	
کوثر	۳۰	۱۰۸ کوثر	
کہاوت	۱	۲ بقرہ	۲
	″	″	۳
	۲	″	۲۱
	۳	″	۳۴
	۴	۳ آل عمران	۱۲
	۹	۷ اعراف	۲۲
	۱۱	۱۰ یونس	۳
	″	۱۱ ہود	۲
	۱۳	۱۳ رعد	۲
	″	۱۴ ابراہیم	۳
	″	″	۴
	۱۴	۱۶ نحل	۷
	″	″	۱۰
	″	″	۱۵
	۱۵	۱۸ کہف	۵
	″	″	۶
	″	″	۸
	۱۷	۲۲ حج	۱۰
	۱۸	۲۴ نور	۵

لفظ	سپارہ	سورۃ	رکوع
	۲۱	۲۹ عنکبوت	۴
	″	۳۰ روم	۴
	۲۳	۳۸ ص	۲
	″	۳۹ زمر	۲
	۲۶	۴۸ فتح	۴
	۲۷	۵۷ حدید	۳
	۲۸	۵۹ حشر	۲
	″	۶۲ جمعہ	۱
	″	۶۶ تحریم	۲
کہف (سورہ)	۱۵، ۱۶	۱۸ کہف	
کہف	دیکھو اصحاب کہف۔		
کیل	۸	۶ انعام	۱۹
	″	۷ اعراف	۱
	۹	″	۱۱
	۱۲	۱۱ ہود	۸
	۱۵	۱۷ بنی اسرائیل	۴
	۱۷	۲۱ انبیاء	۴
	۳۰	۸۳ تطفیف	۱
کھاتا	دیکھو اکل و شرب۔		
کھانا کھلانا	۲	۲ بقرہ	۲۳
	۷	۵ مائدہ	۱۲
	۲۸	۵۸ مجادلہ	۱
	۲۹	۷۶ دہر	۱
	۳۰	۸۹ فجر	۱
	″	۱۰۷ ماعون	۱
کھوج	دیکھو تجسس۔		

لفظ	سپارہ	سورۃ	رکوع
کھیتی	دیکھو زراعت۔		
گائے	۱	۲ بقرہ	۸
گاؤں	دیکھو بستی۔		
گدھا	۳	۲ بقرہ	۳۵
	۲۱	۳۱ لقمان	۲
گردن	۱	۲ بقرہ	۲
	۱۳	۱۳ رعد	۲
گرد	دیکھو مٹی۔		
گرمی	۳۰	۱۰۶ قریش	۱
گروہ متفرق	۳۰	۹۸ بینہ	۱
گمان	۸	۶ انعام	۱۴
	″	″	۱۸
	۱۱	۱۰ یونس	۴
	″	″	۷
	۲۳	۳۸ ص	۳
	″	۳۹ زمر	۱
	۲۶	۴۹ حجرات	۲
	″	۵۱ ذاریات	۱
	۲۷	۵۳ نجم	۱
	″	″	۲
گمراہ و گمراہی	۱	۲ بقرہ	۱
	″	″	۲
	″	″	۳
	″	″	۱۴
	۳	″	۳۴
	۵	۴ نساء	۱۲
	۱۴	۱۶ نحل	۱۳

	۱۵	۱۷ بنی اسرائیل	۱۱		۱۰	۲۰ طٰہٰ	۴		۱۵	۱۷ بنی اسرائیل	۱	لوح محفوظ	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	۲۲	۳۵ فاطر	۳	گھر	۱۸	۲۴ نور	۴		۲۶	۴۹ حجرات	۲		״	״	״
	۲۰	۲۸ قصص	۲		״	״	۸	کشتی	دیکھو دختر کشتی			—	۲۷	۵۴ قمر	۲
	۲۷	۵۴ قمر	۳		۱۹	۲۶ شعراء	۷	زبان	دیکھو حفظ لسان				״	۵۷ حدید	۳
گناہ	دیکھو عصیان و گناہ			لات	۵	۴ نساء	۱۸	لعان	۱۸	۲۴ نور	۱		۳۰	۷۸ نباء	۱
گناہ کو سبک سمجھنا / منہیات [illegible]	دیکھو معصیت				۲۷	۵۳ نجم	۱	لعنت	۱	۲ بقرہ	۱۱		״	۵۰ ق	۱
				لالچ	۶	۵ مائدہ	۵		۳	״	۱۹	لوط	۷	۶ انعام	۱۰
گناہ کا کفارہ	دیکھو کفارہ گناہ			لالچ و لالچی	دیکھو حرص و حریص				۳	۳ آل عمران	۶		۸	۷ اعراف	۱۰
گنہگار	دیکھو عصیان و عاصی			لباس	۸	۷ اعراف	۳		״	״	۹		۱۲	۱۱ ہود	۸
گواہ و گواہی	۱	۲ بقرہ	۵		۱۴	۱۶ نحل	۱۱		۵	۴ نساء	۸		۱۴	۱۵ حجر	۴
	״	״	۱۱	لڑکا	۱۵	۱۸ کہف	۸		۶	۵ مائدہ	۹		״	״	۵
	۳	״	۱۷	لڑائی	دیکھو جہاد				۸	۷ اعراف	۵		۱۷	۲۱ انبیاء	۵
	۳	״	۳۹		۲	۲ بقرہ	۱۹		۱۲	۱۱ ہود	۴		۱۹	۲۶ شعراء	۹
	۳	۳ آل عمران	۲		״	״	۲۲		۱۴	۱۵ حجر	۳		״	۲۷ نمل	[illegible]
	۵	۴ نساء	۲۰		״	״	۲۴		۱۵	۱۷ بنی اسرائیل	۶		۲۰	۲۹ عنکبوت	۳
	۶	۵ مائدہ	۳		״	״	۲۵		۲۶	۴۸ فتح	۱		״	״	[illegible]
	۷	״	۱۴		״	״	۲۷	لقب (برے نام رکھنا)	۲۶	۴۹ حجرات	۲		۲۳	[illegible]	۴
	״	۶ انعام	۲		״	״	۳۲						[illegible]	[illegible]	[illegible]
	۱۴	۱۶ نحل	۱۲	—	۳	۳ آل عمران	۲	لقمان (سورہ)	۲۱	۳۱ لقمان				[illegible]	
	۱۸	۲۴ نور	۱		۴	״	۱۵	لقمان	״	״	۲			[illegible] قمر	
	۱۹	۲۵ فرقان	۶		״	״	۱۶	لواطت	۴	۴ نساء	۳			[illegible]	
	۲۶	۴۸ فتح	۱		۵	۴ نساء	۱۰		۸	۷ اعراف	۱۰	لوطی	دیکھو لواطت		
گواہی	دیکھو گواہ و گواہی				״	״	۱۱		۱۸	۲۳ مومنون	۱	لونڈی (غلام)	۲	۲ بقرہ	[illegible]
گوسالہ پرستی	۱	۲ بقرہ	۶		۶	۵ مائدہ	۱۰		۱۹	۲۷ نمل	۳		[illegible]	[illegible]	[illegible]
	״	״	۱۱		״	״	۶		۲۰	۲۹ عنکبوت	۳		۸	[illegible]	[illegible]
	۶	۴ نساء	۲۲		۱۰	۹ توبہ	۳	لوح	۹	۷ اعراف	۱۷	لونڈی	۱	۲ بقرہ	[illegible]
	۹	۷ اعراف	۱۸		״	״	۳		״	״	۱۹	غلام	[illegible]	[illegible]	[illegible]

الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورۃ	نمبر رکوع
	٦	٥ مائدہ	١١
	١٨	٢٤ نور	٤
	٢٨	٥٨ مجادلہ	١
	٣٠	٩٠ بلد	١
لوہا	٢٧	٥٧ حدید	٣
لہب (سورۃ)	٣٠	١١١ لہب	
لہب	دیکھو ابو لہب۔		
لہو ولعب	٢١	٢٩ عنکبوت	٧
	٢٦	٤٧ محمد	٤
	٢٧	٥٧ حدید	٣
لی یا پیک	٢١	٣٣ احزاب	١
لیل (سورۃ)	٣٠	٩٢ لیل	
لیلۃ القدر	دیکھو شب قدر۔		
لیس	٣	٢ بقرہ	٣٦
ما یتقول	٨	٦ انعام	١٩
	،،	٧ اعراف	١
	٩	،،	١١
	١٢	١١ ہود	٨
	١٥	١٧ بنی اسرائیل	٣
	٢٧	٥٥ رحمٰن	١
	،،	٥٧ حدید	٣
ماجوج	دیکھو یاجوج ماجوج۔		
ماروت	١	٢ بقرہ	١٢
ماعون (سورۃ)	٣٠	١٠٧ ماعون	
ماکول	دیکھو اکل وشرب		
مال	١	٢ بقرہ	١

الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورۃ	نمبر رکوع
	،،	،،	٥
	،،	،،	١٠
	،،	،،	١٣
	٢	،،	٢٢
	،،	،،	٢٤
	،،	،،	٢٥
	،،	،،	٣٠
	،،	،،	٣٢
	٣	،،	٣٣
	،،	،،	٣٤
	،،	،،	٣٥
	،،	،،	٣٨
	،،	٣ آل عمران	٢
	٤	،،	١٠
	،،	،،	١٣
	،،	،،	١٨
	،،	٤ نساء	١
	٥	،،	٣
	،،	،،	٦
	،،	،،	١١
	،،	،،	١٣
	،،	،،	١٧
	،،	،،	١٩
	٦	،،	٢٣
	،،	٥ مائدہ	٣
	٨	٦ انعام	١٧
	٩	٧ اعراف	١٩

الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورۃ	نمبر رکوع
	،،	٨ انفال	١
	،،	،،	٣
	١٠	،،	٨
	،،	٩ توبہ	١
	،،	،،	٢
	،،	،،	٥
	،،	،،	٧
	،،	،،	٩
	١١	،،	١٣
	،،	،،	١٤
	١٣	١٢ یوسف	١٠
	،،	١٣ رعد	٣
	،،	١٤ ابراہیم	٥
	١٥	١٧ بنی اسرائیل	٣
	،،	،،	٧
	١٦	١٩ مریم	٢
	،،	،،	٤
	١٧	٢١ انبیاء	٥
	،،	٢٢ حج	٤
	،،	،،	٦
	،،	،،	١٠
	١٨	٢٣ مومنون	١
	،،	،،	٣
	،،	٢٤ نور	٣
	،،	،،	٥
	،،	،،	٧
	١٩	٢٥ فرقان	٦

الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورۃ	نمبر رکوع
	،،	١٦ نحل	١
	٢٠	٢٨ قصص	٨
	٢١	٣٠ روم	٤
	،،	٣١ لقمان	١
	،،	٣٢ سجدہ	٢
	٢٢	٣٣ احزاب	٤
	،،	،،	٥
	،،	٣٤ سبا	٥
	،،	٣٥ فاطر	٤
	٢٤	٤١ حم سجدہ	١
	٢٥	٤٢ شوریٰ	٣
	٢٦	٤٧ محمد صلعم	٤
	،،	٥١ ذاریات	١
	٢٧	٥٧ حدید	١
	،،	،،	٣
	٢٨	٥٨ مجادلہ	٢
	،،	٥٩ حشر	١
	،،	٦٣ منافقون	٢
	،،	٦٤ تغابن	٢
	،،	٦٥ طلاق	١
	٢٩	٦٨ قلم	١
	،،	٦٩ حاقہ	١
	،،	٧٠ معارج	١
	،،	٧٣ مزمل	١
	،،	٧٤ مدثر	٢
	،،	٧٦ دہر	١
	٣٠	٨٣ تطفیف	١

الفاظ	پارہ نمبر	سورۃ نمبر و نام	رکوع نمبر
″	″	۸۷ اعلیٰ	۱
″	″	۸۹ فجر	۱
″	″	۹۰ بلد	۱
″	″	۹۲ لیل	۱
″	″	۹۳ ضحیٰ	۱
″	″	۹۸ بینہ	۱
″	″	۱۰۰ عادیات	۱
″	″	۱۰۴ ہمزہ	۱
″	″	۱۰۷ ماعون	۱
″	″	۱۰۸ کوثر	۱
″	″	۱۱۱ لہب	۱
مالک بن سیف (اشارہ)	۳	۳ آل عمران	۸
مالک (فرشتہ دوزخ)	۲۵	۴۳ زخرف	۷
ماں باپ	دیکھو والدین -		
ماہتاب	دیکھو آفتاب و ماہتاب		
ماہ حرام	۲	۲ بقرہ	۲۴
	″	″	۲۷
	۶	۵ مائدہ	۱
	۸	۹ توبہ	۵
مائدہ (سورہ)	۶، ۷	۵ مائدہ	
مائدہ	۷	۵ مائدہ	۱۵
مایوسی	دیکھو ناامیدی		
مبادلہ	۱	۲ بقرہ	۵
	″	″	۷

الفاظ	پارہ نمبر	سورۃ نمبر و نام	رکوع نمبر
	″	″	۱۰
	۴	۴ نساء	۱
	۱۰	۹ توبہ	۶
	۱۲	۱۲ یوسف	۲
	۱۵	۱۸ کہف	۷
	۲۹	۷۵ قیامت	۱
	۳۰	۸۷ اعلیٰ	۱
مباحثہ	۱۴	۱۶ نحل	۱۶
	۱۵	۱۸ کہف	۳
	۲۱	۲۹ عنکبوت	۵
مباشرت	دیکھو جماع -		
مبالغہ	دیکھو افراط و تفریط		
مباہلہ	۳	۳ آل عمران	۶
متاع دنیا	۲	۲ بقرہ	۳۱
	۱۰	۹ توبہ	۶
	دیکھو مال -		
متبنّیٰ	۲۱	۳۳ احزاب	۱
متشابہات	۳	۳ آل عمران	۱
متعصب	″	″	۲
متعہ	۲	۲ بقرہ	۳۱
	۲۲	۳۳ احزاب	۶
متقی	دیکھو تقویٰ و متقی		
متکبر	دیکھو تکبر		
مٹی	۹	۸ انفال	۲
	۲۷	۵۵ رحمٰن	۱
مثل	دیکھو کہاوت -		

الفاظ	پارہ نمبر	سورۃ نمبر و نام	رکوع نمبر
مجادل	دیکھو جنگ -		
مجادلہ (سورہ)	۲۸	۵۸ مجادلہ	
مجادلہ	دیکھو لڑائی -		
مجامعت	دیکھو جماع -		
مجاہد	دیکھو جہاد و مجاہد		
مجاہدۂ نفس	دیکھو ریاضت		
مجبور	۲	۲ بقرہ	۲۳
	″	″	۲۴
	۵	۴ نساء	۱۵
	۱۰	۹ توبہ	۱۲
مجرم	دیکھو جرم و مجرم		
مجالس	۵	۴ نساء	۱۱
	″	″	۱۷
	۱۸	۲۴ نور	۴
	″	″	۸
	″	″	۹
	۲۰	۲۹ عنکبوت	۳
	۲۲	۳۳ احزاب	۷
	۲۶	۴۹ حجرات	۱
	۲۸	۵۸ مجادلہ	۲
مجمع البحرین	۱۵	۱۸ کہف	۹
مجوس	۱۷	۲۲ حج	۲
مچھلی	۹	۷ اعراف	۲۱
	۱۵	۱۸ کہف	۹
محارم	دیکھو محرم -		

الفاظ	پارہ نمبر	سورۃ نمبر و نام	رکوع نمبر
محاسبہ	دیکھو حساب کتاب		
محبت	دیکھو دوست و دوستی		
محبت الٰہی	۲	۲ بقرہ	۲۰
محبت مال	۳۰	۱۰۰ عادیات	۱
محبوس	دیکھو قید و قیدی		
محتاج	۱	۲ بقرہ	۱۰
	۲	″	۲۲
	″	″	۲۳
	″	″	۲۶
	۳	″	۳۷
	۴	۴ نساء	۱
	۵	″	۶
	۷	۵ مائدہ	۱۲
	″	″	۱۳
	۱۰	۸ انفال	۵
	″	۹ توبہ	۸
	۱۵	۱۷ بنی اسرائیل	۳
	۱۷	۲۲ حج	۴
	۱۸	۲۴ نور	۳
	۲۱	۳۰ روم	۴
	۲۲	۳۵ فاطر	۳
	۲۶	۴۷ محمد	۴
	۲۸	۵۸ مجادلہ	۱
	۲۸	۵۹ حشر	۱

	[illegible]	[illegible]	۱	،، امی تھی	۹	۷ اعراف	۱۹		۱۷	۲۱ انبیاء	۷		،،	،،	۱۹
	[illegible]	[illegible]	۲		،،	،،	۲۰		۲۰	۲۷ نمل	۶		۶	۵ مائدہ	۶
	[illegible]	[illegible]	۱		۲۱	۲۹ عنکبوت	۵		،،	۲۸ قصص	۶		۷	۶ انعام	۱
	[illegible]	[illegible]	۱		۲۵	۴۲ شوریٰ	۵		۲۱	۳۰ روم	۵		،،	،،	۴
	،،	[illegible]	۱		۲۸	۶۲ جمعہ	۱		،،	۳۳ احزاب	۱		۹	۸ انفال	۴
	،،	۱۰۷ [illegible]	۱	،، کو [illegible] صادق رسول [illegible]	۱	۲ بقرہ	۵		۲۲	،،	۵		۱۰	۹ توبہ	۲
مکرم	۳۲	۴ نساء	۲۲		،،	،،	۹		،،	،،	۶		،،	،،	۴
مجرم	دیکھو احترام				،،	،،	۱۱		،،	،،	۷		،،	،،	۸
مقدم	دیکھو ماہ حرام				،،	،،	۱۳		،،	،،	۸		۱۱	۱۰ یونس	۷
[illegible]	دیکھو احسان [illegible]				۳	،،	۱۷		۲۳	۳۵ فاطر	۳		۱۲	۱۱ ہود	۲
محشر	دیکھو [illegible]				۴	۳ آل عمران	۹		،،	۳۸ ص	۵		،،	،،	۱۰
محضر	۲	۲ بقرہ	۲۴		،،	،،	۱۰		،،	۳۹ زمر	۲		۱۳	۱۳ رعد	۵
[illegible]	۱۸	۲۴ نور	۳		۸	۶ انعام	۱۳		۲۴	۴۰ مومن	۸		۱۴	۱۵ حجر	۶
محکم آیات	۳	۳ آل عمران	۱		۱۳	۱۳ رعد	۵		،،	۴۱ حم سجدہ	۱		،،	۱۶ نحل	۱۶
محمد صلعم [illegible]	۲۶	۴۷ محمدؐ			،،	،،	۶		۲۵	۴۲ شوریٰ	۵		۱۵	۱۸ کہف	۱
محمد صلعم	۷	۶ انعام	۱۰		۲۰	۲۸ قصص	۶		،،	۴۳ زخرف	۴		۱۶	۲۰ طہ	۸
کو اجرت وعظ کی نہیں	۱۳	۱۲ یوسف	۱۱	،، کا انکسار عجز تدبیر تواضع اور دیگر صفات	۴	۳ آل عمران	۱۵		۲۶	۴۶ احقاف	۱		۱۷	۲۱ انبیاء	۳
	۱۸	۲۳ مومنون	۴		،،	،،	۱۸		۲۹	۶۸ قلم	۱		،،	۲۲ حج	۶
	۱۹	۲۵ فرقان	۵		۷	۶ انعام	۴		،،	۷۲ جن	۲		۱۹	۲۵ فرقان	۳
	۲۳	۳۸ ص	۵		،،	،،	۵		۳۰	۸۰ عبس	۱		،،	۲۶ شعراء	۱
	۲۵	۴۲ شوریٰ	۳		،،	،،	۷		،،	۸۱ تکویر	۱		۲۰	۲۷ نمل	۶
	۲۷	۵۲ طور	۲		،،	،،	۱۳		،،	۸۸ غاشیہ	۱		،،	۲۹ عنکبوت	۲
	۲۹	۶۸ ن	۲		۹	۷ اعراف	۲۳		،،	۹۳ ضحیٰ	۱		۲۱	۳۱ لقمان	۳
،، کی ازواج مطہرات [illegible] کا وعدہ بصورت نافرمانی پیغمبرؐ					۱۱	۱۰ یونس	۵		،،	۹۴ انشراح	۱		۲۲	۳۳ احزاب	۶
	۲۲	۳۳ احزاب	۴		۱۳	۱۳ رعد	۶		،،	۱۰۸ کوثر	۱		،،	۳۵ فاطر	۱
					،،	۱۴ ابراہیم	۲	،، کو ایذا رسانی اور [illegible] دشمنی	۱	۲ بقرہ	۱۳		،،	،،	۲
					۱۴	۱۵ حجر	۶		۳	۳ آل عمران	۱۸		،،	،،	[illegible]

الفاظ	پارہ نمبر	نمبر و نام سورۃ	رکوع	الفاظ	پارہ نمبر	نمبر و نام سورۃ	رکوع	الفاظ	پارہ نمبر	نمبر و نام سورۃ	رکوع	الفاظ	پارہ نمبر	نمبر و نام سورۃ	رکوع
	۲۲	۳۶ یٰسٓ	۵	،، میں بناوٹ نہ تھی	۲۳	۳۸ ص	۵		۲۸	۵۸ مجادلہ	۳		،،	۵۴ قمر	۱
	،،	۳۸ ص	۲						،،	۶۱ صف	۱		۲۸	۶۱ صف	۱
	۲۴	۴۰ مومن	۱	،، کی بے غرضی لوگوں سے	۷	۶ انعام	۱۰	،، کی تعظیم کا حکم					۲۹	۷۴ مدثر	۱
	،،	،،	۸		۱۳	۱۲ یوسف	۱۱		۲۶	۴۸ فتح	۲				
	،،	۴۱ حم سجدہ	۵		۱۸	۲۳ مومنون	۴					،، نے جبرئیل کو دیکھا تھا	۲۷	۵۳ نجم	۱
	۲۷	۵۱ ذاریات	۳		۱۹	۲۵ فرقان	۵	،، کی تعلیم مثل انبیاء کے سابق					۳۰	۸۱ انفطار	۱
	۲۸	۶۰ ممتحنہ	۱		۲۲	۳۴ سبا	۶		۲۴	۴۱ حم سجدہ	۵				
	۲۹	۶۸ قلم	۱		۲۳	۳۸ ص	۵					،، کا حکم نہ ماننے والوں کو عذاب	۱۸	۲۴ نور	۹
	،،	،،	۲		۲۵	۴۲ شوریٰ	۳								
	۳۰	۹۳ ضحیٰ	۱		۲۷	۵۲ طور	۲	،، پر لوگوں کی تکلیف شاق تھی	۱۱	۹ توبہ	۱۶	،، خاتم النبیین تھے	۲۲	۳۳ احزاب	۵
	،،	۹۶ علق	۱	،، کی پیروی کرنے کا حکم	۳	۳ آل عمران	۴								
	،،	۱۰۸ کوثر	۱		۳	،،	۱۴	،، کا توکل ـ حیا ـ خلق	۴	۳ آل عمران	۱۷	،، کو خطابات الٰہی	۱	۲ بقرہ	۱۳
	،،	۱۱۱ لہب	۱		،،	۴ نساء	۲		۶	۵ مائدہ	۳		۲	،،	۱۷
،، ایمان لانے کا رسولوں سے عہد	۳	۳ آل عمران	۹		۵	،،	۸		۱۰	۹ توبہ	۶		۳	۳ آل عمران	۱
					،،	،،	۹		،،	،،	۸		،،	،،	۲
					،،	،،	۱۱		۱۱	،،	۱۶		۳	،،	۵
،، بشیر و نذیر تھے	۱	۲ بقرہ	۱۴		۷	۵ مائدہ	۱۲		۱۷	۲۱ انبیاء	۷		،،	،،	۶
	۲۲	۳۳ احزاب	۶		۹	۸ انفال	۱		۱۹	۲۶ شعراء	۱		،،	،،	۱۷
					۱۰	،،	۶		۲۲	۳۳ احزاب	۷		،،	،،	۲۰
،، کی بعثت جب جہان میں اندھیرا چھایا تھا	۳	۳ آل عمران	۵	،، کی پیشین گوئیاں	۱	۲ بقرہ	۱۱		،،	۳۵ فاطر	۳		۵	۴ نساء	۱۱
					۳	۳ آل عمران	۲		۲۹	۶۸ قلم	۱		،،	،،	۱۶
					۱۰	۸ انفال	۴	،، جادوگر نہ تھے	۲۲	۳۴ سبا	۵		،،	،،	۱۷
،، کی بعثت کے بارے میں عیسیٰ کی بشارت	۲۸	۶۱ صف	۱		،،	۹ توبہ	۵		۲۳	۳۷ صافات	۱		۶	۵ مائدہ	۳
					۱۴	۱۶ نحل	۶		،،	۳۸ ص	۱		،،	،،	۴
					۲۰	۲۸ قصص	۹		۲۵	۴۳ زخرف	۳		،،	،،	۷
،، کی بعثت کے لئے ابراہیم کی دعا	۱	۲ بقرہ	۱۵		۲۱	۳۰ روم	۱		۲۶	۴۶ احقاف	۱		،،	،،	۱۰
					۲۶	۴۸ فتح	۳		۲۷	۵۲ طور	۱		۷	۶ انعام	۹

مضمون	نمبر پارہ	نمبر و نام سورۃ	نمبر رکوع	مضمون	نمبر پارہ	نمبر و نام سورۃ	نمبر رکوع	مضمون	نمبر پارہ	نمبر و نام سورۃ	نمبر رکوع	مضمون	نمبر پارہ	نمبر و نام سورۃ	نمبر رکوع
	〃	〃	۷		〃	〃	۵		〃	۵۲ طور	۲		۱۴	۱۶ نحل	۱۶
	〃	〃	۸		〃	〃	۶		〃	۴۸ فتح	۱		۱۸	۲۲ حج	۱۰
	〃	〃	۱۰		۱۸	۲۳ مؤمنون	۱		〃	۵۰ ق	۳	〃 کا دین برحق ہے	۱	۲ بقرہ	۱۴
	〃	〃	۱۳		〃	۲۴ نور	۹		۲۷	۵۱ ذاریات	۳		۳	〃	۳۳
	۸	〃	۱۴		۱۹	۲۵ فرقان	۵		〃	۵۴ قمر	۱		۴	۳ آل عمران	۱۱
	〃	۷ اعراف	۱		〃	۲۶ شعراء	۱۱		۲۹	۶۸ قلم	۱		۴	۴ نساء	۲۳
	۹	〃	۲۳		۲۰	۲۷ نمل	۶		〃	〃	۲		۷	۵ مائدہ	۱۱
	۱۰	۸ انفال	۸		〃	۲۸ قصص	۶		〃	۷۳ مزمل	۱		〃	۶ انعام	۱
	〃	۹ توبہ	۹، ۱۳		〃	〃	۹		〃	۷۴ مدثر	۱		۸	〃	۱۳
	۱۱	〃	۱۶		۱	۳۰ روم	۳		〃	۷۵ قیامۃ	۱		۱۰	۹ توبہ	۵
	〃	۱۰ یونس	۵		〃	〃	۶		〃	۷۶ دہر	۲		۱۸	۲۳ مؤمنون	۴
	〃	〃	۱۰		〃	۳۲ سجدہ	۳		۳۰	۸۱ تکویر	۱	〃 رحمۃ للعالمین تھے	۱۷	۲۱ انبیاء	۷
	〃	〃	۱۱		〃	۳۳ احزاب	۱		〃	۸۷ اعلیٰ	۱				
	۱۲	۱۱ ہود	۴		۲۲	〃	۶		〃	۹۰ بلد	۱	〃 رسول برحق تھے	۳	۲ بقرہ	۳۳
	〃	〃	۱۰		〃	۳۵ فاطر	۲		〃	۹۳ ضحیٰ	۱		۴	۳ آل عمران	۱۵
	۱۳	۱۲ یوسف	۱۱		〃	〃	۳		〃	۹۴ انشراح	۱		۲۶	۴۸ فتح	۴
	〃	۱۳ رعد	۵		〃	〃	۷		〃	۹۶ علق	۱	〃 کے زلات اور تبسیر فرمات الٰہی	۴	۳ آل عمران	۱۳
	〃	〃	۶		۲۳	۳۹ زمر	۱		〃	۱۰۸ کوثر	۱		۵	۴ نساء	۱۷
	۱۴	۱۵ حجر	۶		〃	〃	۲		〃	۱۱۰ نصر	۱		۱۰	۸ انفال	۹
	〃	۱۶ نحل	۱۶		۲۴	〃	۴	〃 پر اللہ اور فرشتے کا درود					۱۰	۹ توبہ	۷
	۱۵	۱۷ بنی اسرائیل	۶		〃	۴۱ حم سجدہ	۵		۲۲	۳۳ احزاب	۷		〃	〃	۱۱
	〃	〃	۹		۲۵	۴۲ شوریٰ	۵						۱۴	۱۶ نحل	۱۶
	〃	〃	۱۰		〃	۴۳ زخرف	۴	〃 دولتمند تھے	۳۰	۹۳ ضحیٰ	۱		۲۲	۳۳ احزاب	۵
	〃	〃	۱۲		〃	〃	۷						۲۸	۶۶ تحریم	۱
	〃	۱۸ کہف	۱		〃	۴۴ دخان	۳	〃 کا دین ابراہیمی ہے	۱	۲ بقرہ	۱۶		۳۰	۸۰ عبس	۱
	〃	〃	۴		〃	۴۵ جاثیہ	۲		۴	۳ آل عمران	۱۰	〃 کا شرح صدر	۳۰	۹۴ انشراح	۱
	۱۶	۲۰ طہٰ	۱		۲۶	۴۶ احقاف	۴		۸	۶ انعام	۲۰				

الفاظ	پارہ نمبر	نمبر و نام سورہ	رکوع نمبر
،، کی شفقت اور رحمت	۱۵	۱۸ کہف	۱
	۱۹	۲۶ شعراء	[illegible]
	۲۲	۳۵ فاطر	۲
،، کے [illegible] کفار پر [illegible] تھے	۹	۸ انفال	۴
،، کو کوثر عنایت ہوا	۳۰	۱۰۸ کوثر	۱
،، کے معجزات	۱	۲ بقرہ	۳
	۱۵	۱۷ بنی اسرائیل	۱۰
	۲۷	۵۴ قمر	۱
،، کیلئے مقام محمود	۱۵	۱۷ بنی اسرائیل	۹
،، کا صاحب شرع ہونا	۱	۲ بقرہ	۱۷
	۵	۴ نساء	۱۱
	۶	۵ مائدہ	۱۰
	۷	۶ انعام	۲
	۹	۷ اعراف	۲۴
	۱۱	۹ توبہ	۱۳
	،،	۱۰ یونس	۱۰
	،،	،،	۱۱
	۱۲	۱۱ ہود	۱۰
	۱۵	۱۷ بنی اسرائیل	۸
	،،	،،	۹
	۱۶	۱۹ مریم	۴
	،،	۲۰ طہ	۸
	۱۹	۲۶ شعراء	۱۱

الفاظ	پارہ نمبر	نمبر و نام سورہ	رکوع نمبر
	۲۱	۲۹ عنکبوت	۵
	،،	۳۰ روم	۵
	۲۲	۳۳ احزاب	۴
	،،	،،	۶
	۲۴	۳۹ زمر	۷
	۲۵	۴۲ شوریٰ	۲
	۲۶	۴۷ محمد	۲
	۲۹	۷۳ مزمل	۱
	،،	۷۴ مدثر	۱
	،،	۷۶ دہر	۱
	۳۰	۹۴ انشراح	۱
	،،	۱۰۸ کوثر	۱
	،،	۱۱۰ النصر	۱
،، موسیٰ کے مانند تھے	۲۶	۴۶ احقاف	۱
	۲۹	۷۳ مزمل	۱
،، کا نام انجیل میں احمد ہے	۲۸	۶۱ صف	۱
،، کا نام تورات اور انجیل میں ہے	۹	۷ اعراف	۱۹
،، نبی تھے اور اللہ نے راہ دکھائی	۳۰	۹۳ ضحیٰ	۱
،، پر نماز تہجد فرض تھی	۱۵	۱۷ بنی اسرائیل	۹
	۲۹	۷۳ مزمل	۱

الفاظ	پارہ نمبر	نمبر و نام سورہ	رکوع نمبر
،، کی ہجرت	۱۰	۹ توبہ	۶
،، یتیم تھے	۳۰	۹۳ ضحیٰ	۱
محنت	۲۰	۲۹ عنکبوت	۱
مخالفین کے اعتراضات	دیکھو اعتراضات مخالفین۔ اور اُن کے جواب۔		
مخالفین کی اسلام کشی و سرکشی و ہٹ دھرمی	۱	۲ بقرہ	۲
	،،	،،	۹
	،،	،،	۱۱
	،،	،،	۱۳
	،،	،،	۱۴
	۲	،،	۱۷
	،،	،،	۲۵
	،،	،،	۲۶
	۳	۳ آل عمران	۲
	۴	،،	۸
	،،	،،	۱۰
	۵	۴ نساء	۷
	،،	،،	۸
	۶	۵ مائدہ	۷
	۵	،،	۱۱
	،،	۶ انعام	۳
	،،	،،	۱۳
	۸	،،	۱۴
	،،	،،	۱۵

الفاظ	پارہ نمبر	نمبر و نام سورہ	رکوع نمبر
	۹	۸ انفال	۴
	۱۰	،،	۵
	،،	۹ توبہ	۲
	،،	،،	۶
	،،	،،	۷
	۱۵	۱۷ بنی اسرائیل	۸
	،،	۱۸ کہف	۸
	۱۷	۲۱ انبیاء	۳
	،،	۲۲ حج	۹
	۱۸	۲۴ نور	۳
	۱۹	۲۵ فرقان	۴
	۲۱	۳۱ لقمان	۱
	۲۳	۳۷ صافات	۱
	،،	،،	۲
	،،	۳۸ ص	۱
	۲۴	۴۰ مومن	۶
	،،	۴۱ حم سجدہ	۴
	۲۵	۴۲ شوریٰ	۲
	،،	۴۳ زخرف	۳
	۲۸	۵۸ مجادلہ	۳
	،،	۶۰ ممتحنہ	۱
	،،	۶۳ منافقون	۱
	۲۹	۶۸ قلم	۲
	۳۰	۹۸ بینہ	۱
مخالفین کے اسلام عقائد باطلہ و خصائل رذیلہ	۱	۲ بقرہ	۲
	،،	،،	۳
	،،	،،	۹

اوقات	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع سورہ	اوقات	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع سورہ	اوقات	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع سورہ	اوقات	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع سورہ
					،،	۶ انعام	۱		۱۳	۱۲ یوسف	۱۲		،،	۳۵ فاطر	۵
	،،	،،	۱۱		،،	،،	۳		،،	۱۳ رعد	۵		۲۳	۳۶ یٰسین	۳
	،،	،،	۱۲		،،	،،	۸		،،	۱۴ ابراہیم	۵		،،	۳۷ صافات	۵
	،،	،،	۱۳		،،	،،	۱۱		۱۴	۱۶ نحل	۵		،،	۳۹ زمر	۱
	،،	،،	۱۴		،،	،،	۱۲		،،	،،	۷		۲۴	،،	۵
	،،	،،	۱۶		،،	،،	۱۳		۱۵	۱۷ بنی اسرائیل	۴		،،	۴۱ حم سجدہ	۱
	۲	،،	۲۰		۸	،،	۱۴		،،	،،	۵		،،	،،	۲
	،،	،،	۲۱		،،	،،	۱۶		،،	،،	۷		۲۵	۴۲ شوریٰ	۱
	،،	،،	۲۵		،،	،،	۱۸		،،	۱۸ کہف	۱		،،	،،	۳
	،،	،،	۲۶		،،	۷ اعراف	۳		۱۶	۱۹ مریم	۵		،،	۴۳ زخرف	۱
	۳	۳ آل عمران	۳		۹	۸ انفال	۴		،،	،،	۶		،،	،،	۲
	۴	،،	۷		۱۰	،،	۵		۱۷	۲۱ انبیاء	۱		،،	۴۴ دخان	۱
	،،	،،	۸		،،	۹ توبہ	۵		،،	،،	۲		،،	،،	۲
	،،	،،	۱۰		،،	،،	۶		،،	۲۲ حج	۱		،،	۴۵ جاثیہ	۳
	،،	،،	۱۷		،،	،،	۷		،،	،،	۲		۲۶	۴۶ احقاف	۲
	،،	،،	۱۹		،،	،،	۸		،،	،،	۹		،،	۴۷ محمد	۲
	۵	۴ نساء	۹		،،	،،	۹		۱۸	۲۴ نور	۶		،،	۴۸ فتح	۲
	،،	،،	۱۰		،،	،،	۱۰		،،	،،	۷		،،	۴۹ حجرات	۲
	،،	،،	۱۲		،،	،،	۱۱		۱۹	۲۵ فرقان	۴		،،	۵۱ ذاریات	۱
	،،	،،	۱۸		۱۱	،،	۱۲		،،	،،	۵		۲۷	۵۳ نجم	۱
	۶	،،	۲۰		،،	،،	۱۳		۲۰	۲۷ نمل	۵		،،	،،	۲
	،،	،،	۲۱		،،	،،	۱۶		،،	۲۹ عنکبوت	۱		،،	،،	۳
	،،	،،	۲۳		،،	۱۰ یونس	۲		۲۱	،،	۷		،،	۵۴ قمر	۱
	،،	،،	۲۴		،،	،،	۳		،،	۳۰ روم	۴		،،	۵۶ واقعہ	۲
	۶	۵ مائدہ	۶		،،	،،	۵		،،	۳۳ احزاب	۲		۲۸	۵۹ حشر	۲
	۷	،،	۹		،،	،،	۶		۲۲	۳۴ سبا	۳		،،	۶۰ ممتحنہ	۲
	،،	،،	۱۰		۱۲	۱۱ ہود	۱		،،	،،	۴		،،	۶۱ صف	۱

لفظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع
	〃	۶۲ جمعہ	۱
	〃	۶۳ منافقون	۱
	〃	۶۴ تغابن	۱
	۲۹	۶۸ قلم	۱
	〃	〃	۲
	〃	۷۰ معارج	۲
	〃	۷۴ مدثر	۱
	۳۰	۸۳ تطفیف	۱
مختار	دیکھو اختیار و مختار		
مخلص	دیکھو اخلاص و مخلص		
مخلوق	دیکھو مخلوقات۔		
مخلوقات	۴	۴ نساء	۱
	۸	۷ اعراف	۷
	۹	〃	۲۲
	۱۱	۱۰ یونس	۱
	۱۲	۱۱ ہود	۱
	۱۴	۱۵ الحجر	۳
	۱۷	۲۲ حج	۱
	۱۸	۲۴ نور	۶
	۱۹	۲۵ فرقان	۵
	۲۰	۲۹ عنکبوت	۲
	۲۱	۳۲ سجدہ	۱
	۲۲	۳۵ فاطر	۲
	۲۴	۴۰ مومن	۷
	۲۹	۷۵ قیامت	۲
مدثر (سورہ)	۲۹	۷۴ مدثر	
مدد	۱	۱ فاتحہ	۱

لفظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع
	〃	۲ بقرہ	۱۱
	۲	〃	۳۳
	۷	۵ مائدہ	۱۵
	۹	۷ اعراف	۱۵
	۱۰	۹ توبہ	۳
	۱۵	۱۷ بنی اسرائیل	۲
	۳۰	۱۰۷ ماعون	۱
مکی	۱۴	۱۶ نحل	۹
مدنی	۱۱	۹ توبہ	۱۵
مدین	۸	۷ اعراف	۱۱
	۱	۹ توبہ	۹
	۱۲	۱۱ ہود	۸
	۱۹	۲۶ شعراء	۱۰
	۲۰	۲۹ عنکبوت	۳
مدینہ	۱۰	۹ توبہ	۱۲
	〃	〃	۱۳
	۱۱	〃	۱۵
	۲۱	۳۳ احزاب	۲
مدیون	۳	۲ بقرہ	۳۸
مذاق	دیکھو مستہزئ۔		
مذہب	دیکھو دین۔		
مرتد	۱	۲ بقرہ	۱۲
	۲	〃	۲۷
	۳	۳ آل عمران	۹
	۲۶	۴۷ محمد	۳
مرج البحرین	۱۹	۲۵ فرقان	۵
	۲۷	۵۵ رحمٰن	۱
مرد کو عورت پر فوقیت	۵	۴ نساء	۶

لفظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع
مردار	۲	۲ بقرہ	۲۱
	۶	۵ مائدہ	۱
	۱۴	۱۶ نحل	۱۵
مردہ	۱	۲ بقرہ	۹
	۲	〃	۲۱
	۲۲	۳۶ یٰسین	۱
مردے جی اٹھیں گے	دیکھو حیاتِ موتیٰ۔		
مرسلات (سورہ)	۲۹	۷۷ مرسلات	
مرضعہ	۲	۲ بقرہ	۳۰
	۲۸	۶۵ طلاق	۱
مرغ	۳	۲ بقرہ	۳۵
	۱۴	۱۶ نحل	۱۱
	۱۹	۲۷ نمل	۲
مرگ	دیکھو موت۔		
مروہ	۲	۲ بقرہ	۱۹
مریض	〃	〃	۲۲
	〃	〃	۲۳
	〃	〃	۲۴
	۵	۴ نساء	۱۵
	۱۰	۹ توبہ	۱۲
مریم (سورہ)	۱۶	۱۹ مریم	
مریم	۳	۳ آل عمران	۳
	〃	〃	۴
	〃	〃	۵
	۶	۴ نساء	۲۲
	〃	〃	۲۳

لفظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع
	〃	۵ مائدہ	۳
	〃	〃	۱۰
	۷	〃	۱۵
	〃	〃	۱۶
	۱۶	۱۹ مریم	۲
	۱۸	۲۳ مومنون	۳
	۲۸	۶۶ تحریم	۲
مزمل (سورہ)	۲۹	۷۳ مزمل	
مسافر	۲	۲ بقرہ	۲۳
	〃	〃	۲۴
	〃	〃	۳۹
	۵	۴ نساء	۶
	〃	〃	۷
	〃	〃	۱۵
	۶	۵ مائدہ	۲
	۱۰	۸ انفال	۵
	〃	۹ توبہ	۸
	۱۵	۱۷ بنی اسرائیل	۳
	۲۱	۳۰ روم	۴
	۲۸	۵۹ حشر	۱
مسجد	۱	۲ بقرہ	۱۲
	〃	〃	۱۳
	〃	〃	۱۵
	۲	〃	۱۷
	〃	〃	۱۸
	۵	۴ نساء	۷
	۸	۷ اعراف	۳

الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع	الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع	الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع	الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع
	۹	۸ انفال	۴		″	۹ توبہ	۸		″	″	۱۳		″	″	۱۳
	۱۰	۹ توبہ	۲		۱۵	۱۷ انبی اسرائیل	۳		″	″	۱۴		۸	″	۱۴
	″	″	۱۴		۱۷	۲۲ حج	۴		۲	″	۱۶		″	″	۱۸
	۱۱	″	۱۴		۱۸	۲۴ نور	۳		″	″	۳۰		″	″	۲۰
	۱۵	۱۷ انبی اسرائیل	۱		۲۱	۳۰ روم	۴		″	″	۲۵		″	۷ اعراف	۴
	۱۷	۲۲ حج	۴		۲۲	۳۵ فاطر	۳		۴	″	۲۶		″	″	۵
	۱۸	۲۴ نور	۵		۲۶	۴۷ محمد	۴		″	″	۲۷		۹	″	۱۷
	۲۹	۷۲ جن	۱		۲۸	۵۸ مجادلہ	۱		۳	″	۳۴		″	″	۲۳
مسجد الحرام	دیکھو کعبہ۔				″	۵۹ حشر	۱		۴	۳ آل عمران	۲		″	″	۲۴
مسجد اقصیٰ	۱۵	۱۷ انبی اسرائیل	۱		۲۹	۷۰ معارج	۱		″	″	۹		″	۸ انفال	۲
مسجد ضرار	۱۱	۹ توبہ	۱۳		″	۷۴ مدثر	۲		۴	″	۱۲		″	″	۳
مسجد قبا	″	″	″		″	۷۶ دہر	۱		″	″	۱۴		″	″	۴
مسجد نبوی	″	″	″		۳۰	۸۹ فجر	۱		″	″	۱۸		″	″	۵
مسخرین	دیکھو تمسخر۔				″	۹۰ بلد	۱		″	″	۲۰		۱۰	″	۷
مسرف	دیکھو اسراف و مسرف				″	۱۰۷ ماعون	۱		۵	۴ نساء	۸		″	″	۹
مسطح (اشارۃ)	۱۸	۲۴ نور	۳	مسلمان	دیکھو اسلام و مسلمات				″	″	۲۰		″	۹ توبہ	۴
مسکنت	۱	۲ بقرہ	۷	مسلمانوں کو تسکین	۲	۲ بقرہ	۲۶		۶	″	۲۱		″	″	۷
مسکین	۱	۲ بقرہ	۱۰		۴	۳ آل عمران	۱۴		″	″	۲۳		۱۱	″	۱۲
	۲	″	۲۲		۱۷	۲۲ حج	۶		″	″	۲۴		″	″	۱۳
	″	″	۲۳		۲۴	۴۰ مومن	۶		″	۵ مائدہ	۱		″	۱۰ یونس	۱
	″	″	۲۶		۲۸	۵۸ مجادلہ	۲		″	″	۲		″	″	۲
	۳	″	۳۷	مسکہ	۱	۲ بقرہ	۵		″	″	۶		″	″	۳
	۴	۴ نساء	۱		″	″	۱۴		۷	″	۱۱		″	″	۴
	۵	″	۴		۱۵	۱۸ کہف	۳		″	۶ انعام	۱		″	″	۵
	۷	۵ مائدہ	۱۲	مسیح	دیکھو عیسیٰ۔				″	″	۳		″	″	۱۰
	″	″	۱۳	مشرک و کفار	۱	۱ بقرہ	۱		″	″	۴		۱۲	۱۱ ہود	۱
	۱۰	۸ انفال	۵		″	″	۹		″	″	۵		″	″	۹

الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع	الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع	الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع	الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع
	۱۳	۱۳ رعد	۱		〃	〃	۵		〃	〃	۶		〃	〃	۴
	〃	〃	۲		〃	〃	۶		〃	۲۶ شعراء	۱		〃	〃	۵
	〃	〃	۳		〃	۲۰ طہ	۶		〃	۲۷ نمل	۱		〃	۳۶ یٰس	۱
	〃	〃	۴		〃	〃	۷		۲۰	〃	۵		۲۳	〃	۳
	〃	〃	۵		〃	〃	۸		〃	〃	۶		〃	۳۷ صافات	۱
	〃	〃	۶		۱۷	۲۱ انبیاء	۱		〃	۲۸ قصص	۵		〃	〃	۲
	〃	۱۴ ابراہیم	۱		〃	〃	۳		〃	〃	۶		〃	〃	۵
	〃	〃	۳		〃	〃	۴		〃	۲۹ عنکبوت	۱		〃	۳۸ ص	۱
	〃	〃	۴		〃	〃	۶		〃	〃	۳		〃	〃	۲
	〃	〃	۵		〃	〃	۷		۲۱	〃	۵		〃	〃	۴
	〃	〃	۷		〃	۲۲ حج	۱		〃	〃	۶		〃	۳۹ زمر	۲
	۱۴	۱۵ حجر	۱		〃	〃	۲		〃	۳۰ روم	۱		〃	〃	۳
	〃	۱۶ نحل	۳		〃	〃	۳		〃	〃	۲		۲۴	〃	۵
	〃	〃	۴		〃	〃	۶		〃	〃	۴		〃	〃	۶
	〃	〃	۵		〃	〃	۷		〃	〃	۵		〃	〃	۸
	〃	〃	۸		〃	〃	۹		〃	۳۱ لقمان	۱		〃	۴۰ مومن	۱
	〃	〃	۱۲		۱۸	۲۳ مومنون	۴		〃	〃	۳		〃	〃	۲
	〃	〃	۱۴		〃	〃	۵		〃	۳۲ سجدہ	۱		〃	〃	۵
	〃	〃	۱۵		〃	〃	۶		〃	〃	۲		〃	〃	۶
	۱۵	۱۷ بنی اسرائیل	۵		〃	۲۴ نور	۵		۲۲	۳۳ احزاب	۸		〃	〃	۷
	〃	〃	۸		〃	〃	۶		〃	۳۴ سبا	۱		〃	〃	۸
	〃	〃	۱۰		〃	〃	۷		〃	〃	۲		〃	۴۱ حم سجدہ	۱
	〃	۱۸ کہف	۴		〃	۲۵ فرقان	۱		〃	〃	۳		〃	〃	۳
	〃	〃	۸		〃	〃	۲		〃	〃	۵		〃	〃	۴
	۱۶	〃	۱۲		۱۹	〃	۳		〃	〃	۶		〃	〃	۵
	〃	۱۹ مریم	۲		〃	〃	۴		〃	۳۵ فاطر	۱		۲۵	〃	۶
	〃	〃	۴		〃	〃	۵		〃	〃	۳		〃	۴۲ شوریٰ	۱

الفاظ	نمبر پارہ	نمبر ونام سورہ	نمبر رکوع	الفاظ	نمبر پارہ	نمبر ونام سورہ	نمبر رکوع	الفاظ	نمبر پارہ	نمبر ونام سورہ	نمبر رکوع	الفاظ	نمبر پارہ	نمبر ونام سورہ	نمبر رکوع
	″	″	۲		″	۵۳ نجم	۱		″	″	۲		۲۵	۴۲ شوریٰ	۴
	″	″	۳		″	″	۲		۳۰	۷۸ نبا	۱		۲۸	۵۸ مجادلہ	۲
	″	″	۴		″	″	۳		″	۷۹ نازعات	۱	مصائب	۲	۲ بقرہ	۲۳
	″	″	۵		″	۵۴ قمر	۱		″	″	۲		″	″	۲۶
	″	۴۳ زخرف	۱		″	″	۳		″	۸۲ انفطار	۱		″	″	۲۷
	″	″	۳		″	۵۶ واقعہ	۲		″	۸۳ تطفیف	۱		″	″	۳۰
	″	″	۴		″	″	۳		″	۸۴ انشقاق	۱		۳	″	۳۶
	″	″	۶		″	۵۷ حدید	۲		″	۸۵ بروج	۱		″	″	۳۷
	″	″	۷		۲۸	۵۸ مجادلہ	۱		″	۸۶ طارق	۱		″	″	۳۸
	″	۴۴ دخان	۱		″	″	۳		″	۸۷ اعلیٰ	۱		۴	۳ آل عمران	۱۰
	″	″	۲		″	۶۱ صف	۱		″	۸۸ غاشیہ	۱		″	″	۱۲
	″	۴۵ جاثیہ	۱		″	۶۴ تغابن	۱		″	۸۹ فجر	۱		۵	۴ نساء	۶
	″	″	۳		″	۶۶ تحریم	۱		″	۹۰ بلد	۱		۸	۷ اعراف	۳
	″	″	۴		۲۹	۶۷ ملک	۱		″	۹۱ شمس	۱		۱۵	۱۷ بنی اسرائیل	۴
	۲۶	۴۶ احقاف	۱		″	″	۲		″	۹۲ لیل	۱		۲۱	۳۰ روم	۴
	″	″	۲		″	۶۸ قلم	۱		″	۹۶ علق	۱	مصیبت	۱	۲ بقرہ	۳
	″	۴۷ محمد	۱		″	″	۲		″	۹۸ بینہ	۱		″	″	۶
	″	″	۲		″	۶۹ حاقہ	۱		″	۱۰۷ ماعون	۱		″	″	۷
	″	″	۳		″	۷۰ معارج	۱	مشرک کا	دیکھو اہل کتاب کا				″	″	۸
	″	″	۴		″	″	۲	پیغمبر صلعم	پیغمبر صلعم کو صادق				۳	۳ آل عمران	۲
	″	۴۸ فتح	۱		″	۷۲ جن	۱	کو صادق	جاننا۔				″	″	۱۳
	″	۵۰ ق	۱		″	″	۲	جاننا۔					″	″	۱۴
	″	″	۲		″	۷۴ مدثر	۱	مشرکہ	۲	۲ بقرہ	۲۷		″	″	۱۶
	″	۵۱ ذاریات	۱		″	″	۲	مشعر الحرام	۲	۲ بقرہ	۲۵		۵	۴ نساء	۹
	۲۷	″	۳		″	۷۵ قیامت	۲						″	″	۱۱
	″	۵۲ طور	۱		″	۷۶ دہر	۱	مشورہ	۴	۳ آل عمران	۱۷		۶	″	۲۱
	″	″	۲		″	۷۷ مرسلات	۱		۱۹	۲۷ نمل	۳		۷	۶ انعام	۱

الفاظ	نمبر پارہ	نام و نمبر سورہ	نمبر رکوع
	″	″	۲
	″	″	۳
	″	″	۴
	۲۰	۲۸ قصص	۱
	″	″	۲
	۲۱	۲۹ عنکبوت	۵
	″	۳۳ احزاب	۲
	۲۲	۳۴ سبا	۲
	۲۳	۳۷ صافات	۵
	″	۳۸ ص	۲
	″	″	۳
	″	″	۴
	۲۴	۴۰ مومن	۳
	۲۵	۴۴ دخان	۱
	۲۷	۵۱ ذاریات	۲
	″	۵۳ نجم	۱
	″	۵۴ قمر	۱
	″	″	۲
	۳۰	۱۰۵ فیل	۱
معذرت	۲۵	۴۲ شوریٰ	۲
معذور	دیکھو عذر و معذرت		
معراج	۱۵	۱۷ بنی اسرائیل	۱
	″	″	۹
	۲۷	۵۳ نجم	۱
مغرور	دیکھو تکبر و متکبر		
مغفرت	۳	۲ بقرہ	۳۷
	۴	۳ آل عمران	۹

الفاظ	نمبر پارہ	نام و نمبر سورہ	نمبر رکوع
	۴	″	۲۰
	″	۴ نساء	۳
	۶	۵ مائدہ	۵
	″	″	۶
	۷	۶ انعام	۶
	۹	۷ اعراف	۱۹
	۱۰	۹ توبہ	۱
	۱۲	۱۱ ہود	۱
	″	″	۵
	″	″	۶
	۱۶	۱۹ مریم	۴
	۱۸	۲۰ طٰہٰ	۴
	″	۲۳ مومنون	۱
	″	″	۴
	۱۹	۲۵ فرقان	۶
	۲۰	۲۸ قصص	۷
	۲۸	۶۶ تحریم	۲
مغفرت الٰہی	دیکھو اللہ تعالیٰ کا عفو و مغفرت۔		
مفتری	دیکھو کذب۔		
مفسد	دیکھو فساد و مفسد		
مقابلہ	۴	۳ آل عمران	۱۷
	۷	۵ مائدہ	۱۳
	[illegible]	۶ انعام	۵
	۸	″	۱۵
	۱۱	۹ توبہ	۱۳
	۱۲	۱۱ ہود	۲

الفاظ	نمبر پارہ	نام و نمبر سورہ	نمبر رکوع
	۱۳	۱۳ رعد	۳
	۱۴	۱۶ نحل	۲
	۲۰	۲۸ قصص	۷
	۲۱	۳۲ سجدہ	۲
	۲۲	۳۵ فاطر	۲
	″	″	۳
	۲۳	۳۷ صافات	۲
	″	۳۸ ص	۳
	″	۳۹ زمر	۱
	″	″	۳
	۲۴	۴۰ مومن	۶
	″	۴۱ حم سجدہ	۵
	″	″	۵
	۲۵	۴۵ جاثیہ	۳
	۲۶	۴۷ محمد	۲
	۲۸	۵۹ حشر	۳
	۲۹	۶۷ ملک	۲
	″	۶۸ قلم	۲
مقام ابراہیم	۱	۲ بقرہ	۱۵
مقام محمود	۱۵	۱۷ بنی اسرائیل	۹
مقروض	دیکھو قرضدار۔		
مکار	دیکھو مکر۔		
مکان	دیکھو گھر۔		
مکہ	۱	۲ بقرہ	۳
	۹	۸ انفال	۴

الفاظ	نمبر پارہ	نام و نمبر سورہ	نمبر رکوع
	۱۳	۱۴ ابراہیم	۶
	۱۴	۱۶ نحل	۴
مکر اللہ	۹	۷ اعراف	۳
مکڑی	دیکھو عنکبوت۔		
مکہ	۱	۲ بقرہ	۱۵
	۲	″	۲۴
	۳	۳ آل عمران	۱۰
	۶	۵ مائدہ	۱
	۷	″	۱۳
	″	۶ انعام	۱۱
	۱۰	۸ انفال	۵
	۱۲	۱۱ ہود	۷
	۳۰	۹۰ بلد	۱
	″	۱۰۶ قریش	۱
مکی	۷	۶ انعام	۶
	۸	″	۱۳
	″	″	۱۶
	۹	۸ انفال	۴
	۱۱	۱۰ یونس	۱
	۱۴	۱۶ نحل	۸
	۲۱	۲۹ عنکبوت	۶
	۲۴	۳۹ زمر	۵
	″	۴۱ حم سجدہ	۲
	۲۹	۷۲ جن	۱
ملاقات کے آداب۔	دیکھو سلام۔		
ملائکہ	دیکھو فرشتہ		

الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورۃ	نمبر رکوع	الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورۃ	نمبر رکوع	الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورۃ	نمبر رکوع	الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورۃ	نمبر رکوع
ملت	دیکھو دین۔			منطق الطیر	۱۹	۲۷ نمل	۲		"	"	۱۹		"	۷۵ قیامت	۱
مُلک (سورہ)	۲۹	۶۷ مُلک							۵	۴ نساء	۱۱		۳۰	۱۱۰ النصر	۱
مِلک الٰہی	دیکھو اللہ تعالیٰ کی قدرت۔ مِلک و مُلک۔			منکر	۱	۲ بقرہ	۱۱		"	"	۱۴	موت سے گریزندہ	۲	۲ بقرہ	۳۲
					"	"	۱۲		۶	"	۲۰				
					۵	۴ نساء	۶		۷	۶ انعام	۱	موت کے فرشتے	دیکھو عزرائیل۔		
مُلکِ الٰہی	"	"	"		"	"	۱۷		"	"	۸	موت سے گنہگار	۵	۴ نساء	۱۳
ملک الموت	۲۱	۳۲ سجدہ	۱		۱۳	۱۳ رعد	۱		"	"	۱۱		۸	۷ اعراف	۴
	دیکھو عزرائیل۔			منکسر	دیکھو تواضع۔				۸	۷ اعراف	۴		۱۰	۸ انفال	۷
ملکی انتظام	دیکھو انتظام ملکی۔			مُنبہ	۲	۲ بقرہ	۱۸		۱۰	۸ انفال	۷		۱۴	۱۶ نحل	۳
ملنساری	دیکھو تواضع۔				۳	۳ آل عمران	۱۱		۱۱	۱۰ یونس	۵		۲۶	۴۷ محمد	۳
ممتحنہ (سورہ)	۲۸	۶۰ ممتحنہ		موالات کفات	۳	"	۳		۱۴	۱۶ نحل	۲	موت مومنین	۱۴	۱۶ نحل	۴
مملوک	دیکھو لونڈی غلام۔				۴	"	۱۲		"	"	۸		۲۱	۳۲ سجدہ	۴
منّ سلویٰ	۱	۲ بقرہ	۶		"	"	۱۶		۱۸	۲۳ مومنون	۱	موتیٰ	دیکھو احیائے موتیٰ و سماع موتیٰ۔		
	۹	۷ اعراف	۲۰		۵	۴ نساء	۱۳		"	"	۶				
	۱۶	۲۰ طٰہٰ	۳		۶	"	۲۱		۲۱	۲۹ عنکبوت	۶	مودت فی القربیٰ	دیکھو رشتہ داروں کے حقوق۔		
مِنّا	۲	۲ بقرہ	۲۵		"	۵ مائدہ	۸		"	۳۲ سجدہ	۱				
منات	۵	۴ نساء	۱۸		"	"	۹		"	۳۳ احزاب	۳	موسیٰ	۱	۲ بقرہ	۶
	۲۷	۵۳ نجم	۱		"	"	۱۱		۲۴	۳۹ زمر	۳		"	"	۷
منازعت	۱۰	۸ انفال	۶		۱۰	۹ توبہ	۳		"	"	۵		"	"	۸
	دیکھو دشمن و دشمنی۔				۲۸	۵۸ مجادلہ	۳		"	۴۱ حم سجدہ	۴		"	"	۱۶
مناظرہ	۱	۲ بقرہ	۱۶		"	۶۰ ممتحنہ	۱		۲۶	۴۷ محمد	۳		۲	"	۳۲
	۳	۳ آل عمران	۲		"	"	۲		"	۵۰ ق	۲		۶	۴ نساء	۲۲
	۱۴	۱۶ نحل	۱۶	موت	۱	۲ بقرہ	۱۱		۲۷	۵۶ واقعہ	۲		"	"	۲۳
	۲۱	۲۹ عنکبوت	۵		"	"	۳۲		"	"	۳		"	۵ مائدہ	۳
منافق	دیکھو نفاق و منافق				۳	۳ آل عمران	۱۴		۲۸	۶۲ جمعہ	۱		۷	۶ انعام	۱۱
منافقون (سورہ)	۲۸	۶۳ منافقون			"	"	۱۵		"	۶۳ منافقون	۲		۸	"	۱۹
منصفت	دیکھو عدل و عادلت				"	"	۱۷		۲۹	۷۱ نوح	۱		۹	۷ اعراف	۱۳

الفاظ	پارہ نمبر	نام و نمبر سورۃ	رکوع نمبر
	"	"	۱۴
	"	"	۱۵
	"	"	۱۶
	"	"	۱۷
	"	"	۱۸
	"	"	۱۹
	۱۱	۱۰ یونس	۸
	"	"	۹
	۱۲	۱۱ ہود	۹
	"	"	۱۰
	۱۳	۱۴ ابراہیم	۱
	۱۵	۱۷ بنی اسرائیل	۱
	"	"	۱۲
	"	۱۸ کہف	۹
	"	"	۱۰
	۱۶	۱۹ مریم	۴
	"	۲۰ طہ	۱
	"	"	۲
	"	"	۳
	"	"	۴
	۱۷	۲۱ انبیاء	۴
	۱۸	۲۳ مومنون	۳
	۱۹	۲۵ فرقان	۴
	"	۲۶ شعراء	۲
	"	"	۳
	"	"	۱۳
	"	۲۷ نمل	۱

الفاظ	پارہ نمبر	نام و نمبر سورۃ	رکوع نمبر
	۲۰	۲۸ قصص	۱
	"	"	۲
	"	"	۳
	"	"	۴
	"	"	۵
	"	۲۹ عنکبوت	۳
	۲۱	۳۲ سجدہ	۳
	۲۲	۳۳ احزاب	۹
	۲۳	۳۷ صافات	۴
	۲۴	۴۰ مومن	۴
	"	"	۶
	۲۵	۴۱ حم سجدہ	۶
	"	۴۳ زخرف	۵
	"	۴۴ دخان	۱
	"	"	۲
	۲۷	۵۱ ذاریات	۲
	۲۸	۶۱ صف	۱
	۳۰	۷۹ نازعات	۱
مومن (سورۃ)	۲۴	۴۰ مومن	
مومن	دیکھو ایمان و مومن۔		
مومن و متقی کو قیامت میں امن	دیکھو قیامت میں مومن کو امن۔		
مومن آل فرعون / قوم فرعون	۲۴	۴۰ مومن	۴
مومنون (سورۃ)	۱۸	۲۳ مومنون	
مویشی	دیکھو چارپایہ۔		
مہاجر و ہجرت	۲	۲ بقرہ	۲۷
	۴	۳ آل عمران	۲۰

الفاظ	پارہ نمبر	نام و نمبر سورۃ	رکوع نمبر
	۵	۴ نساء	۱۴
	۱۰	۸ انفال	۱۰
	۱۰	۹ توبہ	۳
	"	"	۱۰
	۱۱	"	۱۳
	"	"	۱۴
	۱۴	۱۶ نحل	۶
	۱۷	۲۲ حج	۸
	۲۸	۵۹ حشر	۱
	"	۶۰ ممتحنہ	۲
مہر	۲	۲ بقرہ	۲۹
	"	"	۳۱
	۴	۴ نساء	۱
	"	"	۳
	۵	"	۴
	۶	۵ مائدہ	۱
	۱۸	۲۴ نور	۴
مہمان و مہمانی	۱۲	۱۲ یوسف	۴
	۱۶	۱۸ کہف	۱۰
	۲۶	۵۱ ذاریات	۲
مہینہ	۲	۲ بقرہ	۲۴
	"	"	۲۷
	۶	۵ مائدہ	۱
	۱۰	۹ توبہ	۵
مہینہ حرمت	دیکھو ماہ حرام۔		
میاں بیوی	دیکھو زوجین		
میثاق	دیکھو عہد۔		

الفاظ	پارہ نمبر	نام و نمبر سورۃ	رکوع نمبر
میراث	۲	۲ بقرہ	۲۲
	۴	۴ نساء	۱
	"	"	۲
	"	"	۳
	۵	"	۵
	۶	"	۲۴
	۱۰	۸ انفال	۱۰
	۲۱	۳۳ احزاب	۱
میزان	دیکھو ترازو۔		
میزبان	۲۲	۳۳ احزاب	۷
میسر	۲	۲ بقرہ	۲۷
	۷	۵ مائدہ	۱۲
میکائیل	۱	۲ بقرہ	۱۲
میل جول	۶	۵ مائدہ	۱
	دیکھو دوست و دوستی		
مینہ	دیکھو بارش۔		
میوہ	۷	۶ انعام	۱۲
ن (سورۃ)	۲۹	۶۸ ن	
	اسکا نام قلم ہے۔		
نااتفاقی	۳۰	۹۸ بینہ	۱
ناامیدی	۱۳	۱۲ یوسف	۱۰
	۲۴	۳۹ زمر	۶
	۲۵	۳۲ سجدہ	۶
نابالغ	۲۸	۶۵ طلاق	۱
ناپ تول	دیکھو ناپ تول۔		
ناپاک و ناپاکی	۵	۴ نساء	۷
	۷	۵ مائدہ	۱۳

الفاظ	پارہ نمبر	سورۃ نمبر و نام	رکوع نمبر	الفاظ	پارہ نمبر	سورۃ نمبر و نام	رکوع نمبر	الفاظ	پارہ نمبر	سورۃ نمبر و نام	رکوع نمبر	الفاظ	پارہ نمبر	سورۃ نمبر و نام	رکوع نمبر
	۱۰	۹ توبہ	۱۴		"	"	۹		"	"			"	۳۵ فاطر	۳
	دیکھو طہارت و طاہر				۴	"	۱۲		۱۴	۱۶ نحل	۱		۲۳	۳۸ ص	۵
ناپاکی	دیکھو ناپاک				"	"	۱۵		"	"	۵		"	۳۹ زمر	۲
ناراستی	دیکھو دروغی				"	"	۱۹		"	"	۶		۲۴	"	۴
نازعات (سورہ)	۳۰	۷۹ نازعات			۵	۴ نساء	۹		"	"	۸		"	۴۰ مومن	۲
ناس (سورہ)	۳۰	۱۱۴ ناس			"	"	۲۱		۱۵	۱۷ بنی اسرائیل	۶		"	"	۸
ناشکری	۹	۷ اعراف	۲۴		"	"	۲۳		"	"	۹		۲۵	۴۲ شوریٰ	۵
	۱۴	۱۶ نحل	۱۵		"	۵ مائدہ	۳		"	۱۸ کہف	۱		"	۴۳ زخرف	۱
	۱۵	۱۷ بنی اسرائیل	۹		"	"	۱۰		"	"	۸		"	"	۴
نافرمان }	۱	۲ بقرہ	۴		"	۶ انعام	۴		۱۶	"	۱۲		"	"	۶
نافرمانی }	"	"	۸		"	"	۵		"	۱۹ مریم	۴		۲۶	۴۸ فتح	۱
	"	"	۱۱		"	"	۶		۱۷	۲۰ طٰہٰ	۶		"	۵۰ ق	۱
	۲۶	۴۷ محمد	۴		"	"	۱۰		"	۲۱ انبیاء	۱		۲۸	۵۷ حدید	۳
نان و نفقہ	دیکھو نان و نفقہ				۸	"	۱۳		"	"	۴		"	"	۴
نامۂ اعمال	دیکھو اعمال نامہ				"	"	۱۴		"	"	۷		"	۶۲ جمعہ	۱
نبأ (سورہ)	۳۰	۷۸ نبأ			"	"	۱۵		"	۲۲ حج	۲		"	۶۴ تغابن	۲
نبی	۱	۲ بقرہ	۱۱		"	۷ اعراف	۴		"	"	۱۰		"	۶۵ طلاق	۲
	"	"	۱۲		۹	"	۱۹		۱۸	۲۳ مومنون	۱۴		۲۹	۷۲ جن	۲
	"	"	۱۵		۱۰	۹ توبہ	۸		"	۲۴ نور	۷		۳۰	۸۸ غاشیہ	۱
	۲	"	۱۸		۱۱	"	۱۶		"	۲۵ فرقان	۱		"	۹۸ بینہ	۱
	"	"	۲۳		۱۲	۱۱ ہود	۲		"	"	۲	نبی کا }	۱	۲ بقرہ	۱۳
	"	"	۲۶		"	"	۳		۲۰	۲۸ قصص	۵	ادب }	۷	۵ مائدہ	۱۳
	۳	"	۳۳		"	"	۸		"	۲۹ عنکبوت	۲		"	۶ انعام	۵
	"	"	۳۴		۱۳	۱۲ یوسف	۶		۲۱	۳۰ روم	۵		۹	۷ اعراف	۲۳
	"	۳ آل عمران	۴		"	۱۳ رعد	۳		۲۲	۳۳ احزاب	۱		"	۸ انفال	۳
	"	"	۵		"	۱۴ ابراہیم	۱		"	"	۵		۱۱	۹ توبہ	۱۵
	"	"	۸		"	"	۲		"	"	۶		۱۸	۲۴ نور	۹

مضامین	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع	مضامین	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع	مضامین	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع	مضامین	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع
	۲۱	۳۳ احزاب	۱		"	"	"	نبیوں کا [illegible]	۱	۲ بقرہ	۱۶		۶	۴ نساء	۲۱
	۲۲		۷		۹	۷ اعراف	۱۳		۳	"	۳۳	نبیوں کی	۱	۲ بقرہ	۱۶
	"	"	۹		۱۰	۹ توبہ	۱۰		۳	۳ آل عمران	۷	کتابوں کو	۳	"	۴۰
	۲۴	۴۱ حم سجدہ	۱		۱۱	۱۰ یونس	۵		"	"	۹	برحق جاننا	۵	۴ نساء	۲۰
	۲۶	۴۹ حجرات	۱		۱۲	۱۱ ہود	۳		۶	۵ مائدہ	۷	نبیوں پر	۱	۲ بقرہ	۱۶
نبی امی	۹	۷ اعراف	۱۸		"	"	۴		۷	۶ انعام	۱۰	یکساں	۲	"	۴۰
	"	"	۲۰		۱۳	۱۳ رعد	۶		۱۲	۱۱ ہود	۸	ایمان لانا	۵	۴ نساء	۲۰
نبی کے ادب					۱۵	۱۷ بنی اسرائیل	۱۰		"	۱۲ یوسف	۵	نبوت کا	۱	۲ بقرہ	۳
افراط وتفریط	دیکھو افراط وتفریط				۲۰	۲۷ نمل	۵		۱۴	۱۶ نحل	۵	ثبوت۔	"	"	۱۴
کی ممانعت					"	۲۸ قصص	۴		۱۷	۲۱ انبیاء	۲		۲	"	۱۸
نبی کی اطاعت	دیکھو اطاعت				۲۱	۲۹ عنکبوت	۵		"	"	۶		"	"	۲۶
	اللہ ورسول۔				۲۵	۴۳ زخرف	۴		"	۲۲ حج	۱۰		۳	"	۳۳
نبی کی	۴	۳ آل عمران	۱		۲۶	۴۶ احقاف	۱		۱۸	۲۳ مومنون	۴		۴	۳ آل عمران	۱۵
صفات					۲۸	۶۰ ممتحنہ	۱		۲۳	۳۷ صافات	۳		۔	"	۱۷
نبی کی	۱	۲ بقرہ	۴		"	۶۳ منافقون	۱		"	"	۳		۵	۴ نساء	۶
عبدیت	۶	۴ نساء	۲۳		۲۹	۶۸ نون	۲		۲۵	۴۲ شوریٰ	۲		"	"	۱۱
	۷	۶ انعام	۱۰	نبیوں کی	۸	۷ اعراف	۹		"	۴۳ زخرف	۳		"	"	۱۷
	۹	۸ انفال	۵	اخوت۔	"	"	۱۰		۲۷	۵۳ نجم	۳		۶	"	۲۳
	۱۵	۱۷ بنی اسرائیل	۱		"	"	۱۱		۳۰	۸۷ اعلیٰ	۱		"	۵ مائدہ	۱۰
	"	۱۹ مریم	۲		۱۲	۱۱ ہود	۵	نبیوں کی	۶	۴ نساء	۲۳		۷	"	۱۳
	۱۷	۲۱ انبیاء	۱		"	"	۶	آل اولاد	۷	۶ انعام	۱۰		"	۶ انعام	۲
	۲۳	۳۸ ص	۲		"	"	۸		۱۷	۲۱ انبیاء	۱		"	"	۵
	"	"	۴		۱۸	۲۳ مومنون	۲		۲۵	۴۲ شوریٰ	۲		۸	۷ اعراف	۴
	"	"	۴		۱۹	۲۶ شعراء	۶		۲۸	۶۰ ممتحنہ	۱		۹	"	۱۲
	۲۷	۵۳ نجم	۱		"	"	۷	نبیوں میں تفرقہ	۱	۲ بقرہ	۱۶		"	"	۱۳
نبی قادر مطلق و	۴	۳ آل عمران	۳		"	"	۸	کرنے کی	۲	"	۴۰		"	"	۲۰
عالم الغیب نہیں تھے	۷	۶ انعام	۴		"	"	۹	ممانعت	۳	۳ آل عمران	۹		"	۹ توبہ	۵

الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع	الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع	الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع	الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع
	″	″	۸		″	″	۱۰		۱۱	۱۰ یونس	۸	نسب	۱۸	۲۳ مومنون	۶
	۱۱	″	۱۲		۱۸	۲۳ مومنون	۲		″	″	۱۰		۲۶	۴۹ حجرات	۲
	″	۱۰ یونس	۱		″	″	۴		۱۲	۱۱ ہود	۸		۲۸	۶۰ ممتحنہ	۱
	″	″	۵		۱۹	۲۵ فرقان	۱		۲۰	۲۹ عنکبوت	۱	نسخ	۱	۲ بقرہ	۱۳
	″	″	۱۰		″	″	۲	نجاست	دیکھو ناپاکی۔			نشانی	دیکھو اللہ تعالیٰ کی نشانی۔		
	۱۳	۱۲ یوسف	۱۱		″	″	۳	نجاشی (اشارہ)	۴	۳ آل عمران	۲۰				
	″	″	۱۲		″	″	۵		۷	۵ مائدہ	۱۱	نشر	۵	۴ نساء	۷
	″	۱۳ رعد	۱		۲۲	۳۳ احزاب	۶	نجس	دیکھو ناپاک۔			نشست و برخواست	دیکھو مجلس۔		
	″	″	۴		″	۳۴ سبا	۳	نجم (سورہ)	۲۷	۵۳ نجم					
	″	″	۶		″	″	۴	نجم	دیکھو ستارہ۔			نصاریٰ	۱	۲ بقرہ	۸
	″	۱۴ ابراہیم	۱		۲۲	۳۵ فاطر	۳	نجم ثاقب	۳۰	۸۶ طارق	۱		″	″	۱۳
	″	″	۲		″	۳۶ یٰس	۱	نجوم (اشارہ)	۴	۳ آل عمران	۲۰		″	″	۱۴
	۱۴	۱۵ حجر	۱		″	۳۷ صافات	۲	نجویٰ	۵	۴ نساء	۱۷		″	″	۱۶
	″	۱۶ نحل	۱		۲۵	۴۲ شوریٰ	۱		۲۸	۵۸ مجادلہ	۲		۶	۴ نساء	۲۳
	″	″	۵		″	″	۵	نحل (سورہ)	۱۴	۱۶ نحل			″	۵ مائدہ	۳
	″	″	۶		۲۶	۴۸ فتح	۱	نخوت	دیکھو تکبر۔				″	″	۸
	″	″	۸		″	″	۴	نذر	۳	۲ بقرہ	۳۷		″	″	۱۰
	″	″	۱۲		۲۷	۵۳ نجم	۱		″	۳ آل عمران	۴		″	″	۱۱
	۱۵	۱۷ بنی اسرائیل	۲		″	″	۳		۸	۶ انعام	۱۶		۷	″	۱۱
	″	″	۶		″	۵۷ حدید	۱		۱۴	۱۶ نحل	۷		۱۰	۹ توبہ	۵
	″	″	۱۱		۲۹	۶۵ طلاق	۲		۱۶	۱۹ مریم	۲		۱۱	۱۰ یونس	۱۰
	″	۱۸ کہف	۸		″	۷۳ مزمل	۱		۱۷	۲۲ حج	۴		۱۷	۲۲ حج	۲
	۱۷	۲۱ انبیاء	۱	نجات	۱	۲ بقرہ	۸		۲۹	۷۶ دہر	۱		۲۷	۵۷ حدید	۴
	″	″	۲		۵	۴ نساء	۱۸	نذر غیر اللہ	۸	۶ انعام	۱۶		۲۸	۶۰ ممتحنہ	۲
	″	″	۴		۶	۵ مائدہ	۱۰					نصر (سورہ)	۳۰	۱۱۰ نصر	
	″	″	۷		۷	۶ انعام	۸	نرمی	۴	۳ آل عمران	۱۷	نصرانی	دیکھو نصاریٰ۔		
	″	۲۲ حج	۷		۸	۷ اعراف	۸	نساء (سورہ)	۴، ۵، ۶	۴ نساء		نصرت	دیکھو فتح۔		

مضمون	نمبر پارہ	نمبر و نام سورۃ	نمبر رکوع	مضمون	نمبر پارہ	نمبر و نام سورۃ	نمبر رکوع	مضمون	نمبر پارہ	نمبر و نام سورۃ	نمبر رکوع	مضمون	نمبر پارہ	نمبر و نام سورۃ	نمبر رکوع
نصیحت	دیکھو تقویٰ				״	״	١٠		۴	٣ آل عمران	١٨		٢٨	۵٨ مجادلہ	٢
[illegible]	٨	۶ انعام	١٩		״	״	١١		۵	۴ نساء	٨		״	۵٩ حشر	٢
[illegible]	٧	۶ انعام	٣		١٧	٢٢ حج	٨		״	״	٩		״	۶٣ منافقون	١
[illegible]	٢١	٣١ لقمان	١		״	״	٩		״	״	١١	نفس	٨	۶ انعام	١٩
نظر	دیکھو بصر				١٨	٢٣ مومنون	١		״	״	١٣		٩	٧ اعراف	٢٣
[illegible]	١٣	١٢ یوسف	٨		٢٠	٢٧ نمل	٧		״	״	١٨		״	״	٢۴
					٢١	٢٩ عنکبوت	٧								
نعمت	١	٢ بقرہ	۴		״	٣١ لقمان	۴		״	״	٢٠	نفس کشی	دیکھو صبر و عبادت		
	״	״	۵		״	٣٢ سجدہ	٣		״	״	٢١	نفس لوامہ	٢٩	٧۵ قیامت	١
	״	״	۶		״	٣٣ احزاب	٢		۶	״	٢١	نفقہ	٢	٢ بقرہ	٣٠
	״	״	١۵		٢٢	٣۵ فاطر	١		״	۵ مائدہ	۶		۵	۴ نساء	۶
	٣	״	٢١		״	״	۴		״	״	٧		٢٨	۶۵ طلاق	١
	״	״	٢۶		٢٣	٣۶ یٰس	٣		״	״	٨	نکاح	٢	٢ بقرہ	٢٧
	۴	٣ آل عمران	١١		״	٣٩ زمر	٢		١٠	٨ انفال	٧		״	״	٢٨
	۶	۵ مائدہ	١		٢۵	۴٢ شوریٰ	۴		״	٩ توبہ	٧		۴	۴ نساء	١
	״	״	٢		٢٧	۵٣ نجم	٣		״	״	٨		۵	״	٣
	״	״	۴		״	۵۵ رحمٰن	١		״	״	٩		״	״	۴
	۵	٧ اعراف	١		״	״	٢		״	״	١٠		״	״	۵
	״	״	٣		״	״	٣		״	״	١١		״	״	۶
	״	״	٩		״	۵۶ واقعہ	٢		١١	״	١٣		״	״	١٩
	״	״	١١		״	۵٧ حدید	٣		״	״	١۶		۶	۵ مائدہ	١
	٩	٨ انفال	٣		٣٠	٨٠ عبس	١		٢١	٣٣ احزاب	٢		١٨	٢۴ نور	١
	١٠	״	٧		״	٩٣ ضحیٰ	١		״	״	٣		״	״	٣
	١٣	١۴ ابراہیم	۵		״	١٠٢ تکاثر	١		٢٢	״	٨		״	״	۴
	١۴	١۶ نحل	١	نفاق و منافق	١	٢ بقرہ	٢		٢۶	۴٧ محمد	٣		٢٢	٣٣ احزاب	۵
	״	״	٢		״	״	٨		״	״	۴		״	״	۶
	״	״	٨		״	״	٩		״	۴٨ فتح	١		٢٨	۶٠ ممتحنہ	٢
	״	״	٩		٣	״	٢۵		٢٧	۵٧ حدید	٢	نکاح ثانی	٢	٢ بقرہ	٣٠

الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورۃ	نمبر رکوع	الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورۃ	نمبر رکوع	الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورۃ	نمبر رکوع	الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورۃ	نمبر رکوع
نکتہ چیں و نکتہ چینی۔	دیکھو سخن چیں				〃	〃	۱۱		۱۷	۲۱ انبیاء	۵		۲۹	۷۰ معارج	۱
					۸	〃	۲۰		〃	۲۲ حج	۵		〃	۷۳ مزمل	۱
نکوکار	دیکھو نیکی۔				〃	۷ اعراف	۳		〃	〃	۶		〃	〃	۲
نماز	۱	۲ بقرہ	۱		۹	〃	۲۱		〃	〃	۱۰		〃	۷۴ مدثر	۱
	〃	〃	۲		〃	〃	۲۴		۱۸	۲۳ مومنون	۱		〃	〃	۲
	〃	〃	۵		〃	۸ انفال	۱		〃	۲۴ نور	۵		〃	۷۵ قیامت	۲
	〃	〃	۱۰		۱۰	۹ توبہ	۲		〃	〃	۶		〃	۷۶ دہر	۲
	〃	〃	۱۳		〃	〃	۳		〃	〃	۷		۳۰	۸۷ اعلیٰ	۱
	〃	〃	۱۴		〃	〃	۷		۱۹	۲۵ فرقان	۶		〃	۹۶ علق	۱
	۲	〃	۱۷		〃	〃	۹		〃	۲۷ نمل	۱		〃	۹۸ بینہ	۱
	〃	〃	۱۸		〃	〃	۱۳		۲۱	۲۹ عنکبوت	۵		〃	۱۰۷ ماعون	۱
	〃	〃	۱۹		〃	〃	۱۴		〃	۳۰ روم	۲		〃	۱۰۸ کوثر	۱
	〃	〃	۲۲		۱۱	۱۰ یونس	۹		〃	〃	۴	نماز تہجد	۱۵	۱۷ بنی اسرائیل	۹
	〃	〃	۳۱		۱۲	۱۱ ہود	۸		〃	۳۱ لقمان	۱		۲۹	۷۳ مزمل	۱
	۳	〃	۳۸		〃	〃	۹		〃	〃	۲		〃	〃	۲
	۴	۳ آل عمران	۱۲		〃	〃	۱۰		〃	۳۲ سجدہ	۲	نماز تحیت	۱	۲ بقرہ	۴
	۵	۴ نساء	۷		۱۳	۱۳ رعد	۲		۲۲	۳۳ احزاب	۴		۴	۳ آل عمران	۵
	〃	〃	۱۱		〃	〃	۳		〃	۳۵ فاطر	۳	نماز جمعہ	۲۸	۶۲ جمعہ	۲
	〃	〃	۱۵		〃	۱۴ ابراہیم	۵		〃	〃	۴	نماز جنازہ	۱۰	۹ توبہ	۱۱
	۶	〃	۲۱		۱۴	۱۵ حجر	۶		۲۳	۳۹ زمر	۱	نماز خوف	۲	۲ بقرہ	۳۱
	〃	〃	۲۲		〃	۱۶ نحل	۶		۲۵	۴۲ شوریٰ	۴		۵	۴ نساء	۱۴
	〃	۵ مائدہ	۲		۱۵	۱۷ بنی اسرائیل	۹		۲۶	۴۸ فتح	۱	نماز سفر	۵	۴ نساء	۱۴
	〃	〃	۳		〃	〃	۱۲		〃	۵۰ ق	۳	نماز در حالت سکر	۵	۴ نساء	۷
	〃	〃	۸		۱۶	۱۹ مریم	۲		〃	۵۱ ذاریات	۱				
	۷	〃	۹		〃	〃	۴		۲۷	۵۲ طور	۲	نماز عصر	۲	۲ بقرہ	۳۱
	〃	〃	۱۲		〃	۲۰ طٰہٰ	۱		۲۸	۵۸ مجادلہ	۲	نماز قصر	۵	۴ نساء	۱۴
	〃	۶ انعام	۹		〃	〃	۸		〃	۶۲ جمعہ	۲	نمازی	دیکھو مصلّی۔		

الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع	الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع	الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع	الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع
نمرود (اشارہ)	۳	۲ بقرہ	۳۵		〃	〃	۱۱		〃	〃	۶		۱۵	۱۷ بنی اسرائیل	۲
	۱۴	۱۶ نحل	۴		〃	〃	۱۲		〃	〃	۸		〃	〃	۳
	۱۷	۲۱ انبیاء	۵		〃	〃	۱۳		〃	〃	۱۱		〃	〃	۴
نمل (سورہ)	۱۹، ۲۰	۲۷ نمل			〃	〃	۱۶		۸	〃	۱۷		〃	۱۸ کہف	۴
					〃	〃	۱۷		〃	〃	۱۹		〃	〃	۸
نواہی	۱	۲ بقرہ	۳		〃	〃	۱۸		〃	۷ اعراف	۴		۱۶	۱۹ مریم	۱
	〃	〃	۵		〃	۴ نساء	۱		〃	〃	۷		〃	〃	۴
	〃	〃	۱۲		〃	〃	۳		۹	〃	۲۲		〃	۲۰ طہٰ	۶
	〃	〃	۱۴		۵	〃	۵		〃	۸ انفال	۳		〃	〃	۸
	〃	〃	۱۶		〃	〃	۶		۱۰	〃	۶		۱۷	۲۲ حج	۲
	۲	〃	۱۸		〃	〃	۷		〃	۹ توبہ	۳		〃	〃	۳
	〃	〃	۱۹		〃	〃	۸		〃	〃	۵		〃	〃	۵
	〃	〃	۲۱		〃	〃	۹		۱۱	۱۰ یونس	۷		۱۸	۲۳ مومنون	۱
	〃	〃	۲۲		〃	〃	۱۱		〃	۱۱ ہود	۱		〃	〃	۴
	〃	〃	۲۳		〃	〃	۱۳		۱۲	〃	۲		〃	۲۴ نور	۲
	〃	〃	۲۴		〃	〃	۱۵		〃	〃	۸		〃	〃	۳
	〃	〃	۲۶		〃	〃	۱۶		〃	〃	۱۰		〃	〃	۴
	〃	〃	۲۷		〃	〃	۲۰		۱۳	۱۲ یوسف	۱۰		〃	〃	۷
	〃	〃	۲۸		۶	〃	۲۱		〃	۱۳ رعد	۳		〃	〃	۹
	〃	〃	۲۹		〃	۵ مائدہ	۱		〃	۱۴ ابراہیم	۱		〃	۲۵ فرقان	۲
	〃	〃	۳۱		〃	〃	۲		〃	〃	۲		۱۹	〃	۶
	۳	〃	۳۶		〃	〃	۷		۱۴	۱۵ حجر	۶		〃	۲۶ شعراء	۱۱
	〃	〃	۳۷		〃	〃	۸		〃	۱۶ نحل	۳		〃	۲۷ نمل	۴
	〃	〃	۳۸		〃	〃	۹		〃	〃	۷		۲۰	۲۸ قصص	۵
	〃	〃	۳۹		〃	〃	۱۲		〃	〃	۱۳		〃	〃	۸
	〃	۳ آل عمران	۳		〃	〃	۱۳		〃	〃	۱۴		〃	۲۹ عنکبوت	۱
	۴	〃	۴		[illegible]	۶ انعام	۳		〃	〃	۱۵		۲۱	۳۰ روم	[illegible]

الفاظ	پارہ نمبر	نمبر و نام سورہ	رکوع نمبر	الفاظ	پارہ نمبر	نمبر و نام سورہ	رکوع نمبر	الفاظ	پارہ نمبر	نمبر و نام سورہ	رکوع نمبر	الفاظ	پارہ نمبر	نمبر و نام سورہ	رکوع نمبر
	″	۳۱ لقمان	۲		″	۴۹ حجرات	۱		″	۱۰۷ ماعون	۱		″	″	۲
	″	″	۳		″	۵۰ ق	۳	نوح ۲ (سورہ) نوح	۲۹	۷۱ نوح			۲۸	۵۷ حدید	۴
	″	″	۴		۲۷	۵۱ ذاریات	۳		۳	۳ آل عمران	۳		″	۶۶ تحریم	۲
	″	۳۲ سجدہ	۲		″	۵۳ نجم	۱		۴	۴ نساء	۱۳		۲۹	۶۹ حاقہ	۱
	″	۳۳ احزاب	۱		″	[illegible]			۷	۶ انعام	۱۰		″	۷۱ نوح	۱
	۲۲	″	۵		″	۵۶ واقعہ	۱		۸	۷ اعراف	۹		″	″	۲
	″	″	۷		″	″	۳		″	″	۸	نور (سورہ)	۱۸	۲۴ نور	
	″	۳۵ فاطر	۲		″	۵۷ حدید	۳		۱۰	۹ توبہ	۹	نور	۶	۵ مائدہ	۷
	۲۳	۳۸ ص	۲		۲۸	۵۸ مجادلہ	۲		۱۱	۱۰ یونس	۸		۱۰	۹ توبہ	۵
	″	۳۹ زمر	۱		″	″	۳		۱۲	۱۱ ہود	۳		۱۸	۲۴ نور	۵
	″	″	۳		″	۶۰ ممتحنہ	۲		″	″	۴		۲۳	۳۹ زمر	۳
	۲۴	″	۵		″	۶۱ صف	۱		۱۳	۱۴ ابراہیم	۲		۲۸	۶۱ صف	۱
	″	″	۶		″	۶۲ جمعہ	۱		″	″	۳	نوکر چاکر	دیکھو لونڈی غلام۔		
	″	″	۷		۲۹	۶۸ قلم	۱		۱۵	۱۷ بنی اسرائیل	۱	نہی عن المنکر	دیکھو نواہی۔		
	″	۴۰ مومن	۲		″	۶۹ حاقہ	۱		۱۶	۱۹ مریم	۴	نیاز	۲	۲ بقرہ	۳۳
	″	″	۳		″	۷۰ معارج	۱		۱۷	۲۱ انبیاء	۶		۷	۵ مائدہ	۱
	″	۴۱ حم سجدہ	۱		″	۷۲ جن	۱		۱۸	۲۳ مومنون	۲		۸	۶ انعام	۱۶
	″	″	۵		″	۷۵ قیامت	۲		۱۹	۲۵ فرقان	۴	نیت خالص	دیکھو اخلاص		
	۲۵	۴۲ شوریٰ	۵		″	۷۷ مرسلات	۲		″	۲۶ شعراء	۶	نیکاں	۸	۷ اعراف	۵
	″	۴۳ زخرف	۴		۳۰	۷۹ نازعات	۲		۲۰	۲۹ عنکبوت	۲		۱۴	۱۶ نحل	۴
	″	۴۵ جاثیہ	۱		″	۸۳ تطفیف	۱		۲۳	۳۷ صافات	۳		۱۵	۱۸ کہف	۳
	″	″	۲		″	۸۵ بروج	۱		″	۳۸ ص	۱		۲۹	۷۰ معارج	۱
	″	″	۳		″	۸۹ فجر	۱		۲۴	۴۰ مومن	۱		″	۷۶ دہر	۱
	۲۶	۴۶ احقاف	۱		″	۹۲ لیل	۱		۲۵	۴۲ شوریٰ	۲	نیکوکار	دیکھو نیکی۔		
	″	۴۷ محمد	۱		″	۹۳ ضحیٰ	۱		۲۷	۵۱ ذاریات	۲	نیکی و بھلائی	۱	۲ بقرہ	۳
	″	″	۳		″	۹۶ علق	۱		″	۵۳ نجم	۳		″	″	۶
	″	″	۴		″	۱۰۴ ہمزہ	۱		″	۵۴ قمر	۱		″	″	۹

الفاظ	نمبر پارہ	نمبر ونام سورہ	نمبر رکوع	الفاظ	نمبر پارہ	نمبر ونام سورہ	نمبر رکوع	الفاظ	نمبر پارہ	نمبر ونام سورہ	نمبر رکوع	الفاظ	نمبر پارہ	نمبر ونام سورہ	نمبر رکوع
	۲	″	۱۸		″	۱۴ ابراہیم	۴		۳۰	۷۶ دہر	۱		۱۳	۱۲ یوسف	۱۰
	″	″	۲۲		۱۴	۱۶ نحل	۱۳		″	۸۲ انفطار	۱		″	″	۱۱
	″	″	۲۴		″	″	۱۵		″	۸۳ تطفیف	۱		″	۱۳ رعد	۳
	۳	″	۳۶		۱۵	۱۷ بنی اسرائیل	۱		″	۹۹ زلزال	۱		″	۱۴ ابراہیم	۶
	۴	۳ آل عمران	۱۰		″	۱۸ کہف	۶		″	۱۰۷ ماعون	۱		۱۵	۱۷ بنی اسرائیل	۳
	″	″	۱۲		۱۶	″	۱۱	نیکی کا ثواب دو چند سہ چند	۳	۲ بقرہ	۳۶		۱۶	۱۹ مریم	۱
	″	″	۲۰		″	۱۹ مریم	۵		۸	۶ انعام	۲۰		″	″	۲
	″	۴ نساء	۳		۱۷	۲۱ انبیاء	۵		۲۲	۳۴ سبا	۵		۲۰	۲۹ عنکبوت	۱
	۵	″	۱۱		″	″	۶		۲۵	۴۲ شوریٰ	۳		۲۱	۳۱ لقمان	۱
	″	″	۱۸		″	۲۲ حج	۳		۲۷	۵۷ حدید	۲		″	″	۲
	۶	″	۲۴		۱۸	۲۳ مومنون	۴		۲۸	۶۴ تغابن	۲		۲۳	۳۷ صافات	۳
	″	۵ مائدہ	۲		۲۰	۲۷ نمل	۷	نیند	۱۹	۲۵ فرقان	۵		۲۶	۴۶ احقاف	۲
	″	″	۵		″	۲۸ قصص	۶		۲۴	۳۹ زمر	۲		۲۹	۷۱ نوح	۲
	″	″	۶		″	″	۹	وادی	۱۶	۲۰ طٰہٰ	۱	وجود الٰہی	دیکھو اللہ تعالیٰ کے		
	۷	۶ انعام	۲		″	۲۹ عنکبوت	۱	طویٰ	۳۰	۷۹ نازعات	۱		وجود کا ثبوت۔		
	۸	″	۲۰		۲۱	″	۶	وادی نمل	۱۹	۲۷ نمل	۲	وحدانیت	دیکھو اللہ تعالیٰ کی		
	″	۷ اعراف	۵		″	۳۲ سجدہ	۲						وحدانیت۔		
	۹	″	۱۲		۲۲	۳۴ سبا	۵	وارث	دیکھو میراث۔			وحدت	″	″	″
	۱۰	۹ توبہ	۶		۲۴	۴۰ مومن	۵	واعظ	دیکھو وعظ۔			وحی	۱	۲ بقرہ	۱۲
	″	″	۹		″	۴۱ حم سجدہ	۶	واقعہ (سورہ)	۲۷	۵۶ واقعہ			″	″	۱۳
	۱۱	۱۰ یونس	۱		۲۵	۴۲ شوریٰ	۲	والدین	۱	۲ بقرہ	۱۰		۶	۴ نساء	۲۳
	″	″	۳		″	″	۳		۲	″	۲۲		۷	۶ انعام	۲
	″	″	۵		″	″	۴		″	″	۲۶		۱۱	۱۰ یونس	۱
	۱۲	۱۱ ہود	۱		″	۴۵ جاثیہ	۲		۴	۴ نساء	۲		″	۱۱ ہود	۱۱
	″	″	۲		۲۷	۵۳ نجم	۲		۵	″	۶		۱۵	۱۷ بنی اسرائیل	۴
	″	″	۱۰		″	۵۷ حدید	۲		″	″	۲۰		۲۲	۳۵ فاطر	۴
	۱۳	۱۳ رعد	۳		۲۸	۶۴ تغابن	۲		۸	۶ انعام	۱۹		۲۴	۲۹ عنکبوت	[illegible]

الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورۃ	نمبر رکوع
	۲۶	۴۶ احقاف	۱
	۲۷	۵۳ نجم	۱
ودّ	۲۹	۷۱ نوح	۲
وراثت	دیکھو میراث۔		
وارثہ ابو نوفل (اشارۃً)	۵	۴ نساء	۱۱
ورثہ	دیکھو میراث۔		
وزن	دیکھو ترازو۔		
وزن اعمال	دیکھو اعمال کا وزن۔		
وسواس	دیکھو وسوسہ شیطانی۔		
وسوسہ شیطانی	۲	۲ بقرہ	۲۱
	۲۴	۴۱ حم سجدہ	۵
	۳۰	۱۱۴ ناس	۱
وصیت	۱	۲ بقرہ	۳
	"	"	۱۶
	۲	"	۲۳
	"	"	۳۱
	۴	۴ نساء	۲
	۷	۵ مائدہ	۱۴
	۸	۶ انعام	۱۹
	۱۶	۱۹ مریم	۲
	۲۰	۲۹ عنکبوت	۱
	۲۱	۳۱ لقمان	۲
	۲۵	۴۲ شوریٰ	۲
	۲۶	۴۶ احقاف	۲
	۳۰	۹۰ بلد	۱

الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورۃ	نمبر رکوع
	۳۰	۱۰۳ عصر	۱
وسیلہ	۶	۵ مائدہ	۱۴
وضو	۶	۵ مائدہ	۲
وطی	دیکھو جماع۔		
وعدہ	دیکھو عہد۔		
وعظ کی اجرت نہیں	۱	۲ بقرہ	۵
	۷	۶ انعام	۱۰
	۱۱	۱۰ یونس	۸
	۱۳	۱۲ یوسف	۱۱
	۱۹	۲۶ شعراء	۶
	۲۲	۳۴ سبا	۶
	"	۳۶ یٰس	۲
	۲۳	۳۸ ص	۳
	"	"	۵
	۲۵	۴۲ شوریٰ	۳
وعظ و واعظ	۱	۲ بقرہ	۱
	"	"	۵
	"	"	۱۰
	۲	"	۲۲
	"	"	۳۹
	۵	۴ نساء	۹
	۶	۵ مائدہ	۱
	۸	۶ انعام	۱۹
	"	۷ اعراف	۴
	۹	"	۲۳
	۱۳	۱۳ رعد	۳
	۱۴	۱۶ نحل	۱۳

الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورۃ	نمبر رکوع
	۱۵	۱۷ بنی اسرائیل	۲
	۱۶	۲۰ طٰہٰ	۸
	۱۸	۲۳ مؤمنون	۱
	"	۲۴ نور	۴
	"	"	۸
	۲۸	۵۸ مجادلہ	۲
	"	۶۶ تحریم	۱
	۲۹	۶۸ قلم	۱
	"	۷۰ معارج	۱
	"	۷۴ مدثر	۱
وفا	دیکھو عہد۔		
وقت	۲	۲ بقرہ	۳۱
	۵	۴ نساء	۱۵
	۷	۶ انعام	۱۲
	۱۵	۱۷ بنی اسرائیل	۹
	۲۱	۳۰ روم	۲
	۲۶	۵۰ ق	۳
	۳۰	۱۰۷ ماعون	۱
وکالت	۵	۴ نساء	۱۴
ولایت	دیکھو دوستی و مدد		
ولایت و ولی	۲	۲ بقرہ	۳۰
	۴	۴ نساء	۱
	۵	"	۱۸
ولی	دیکھو ولایت۔		
ولید بن مغیرہ (اشارۃً)	۹	۷ اعراف	۲۳
	۱۴	۱۵ حجر	۶
	۲۷	۵۳ نجم	۳

الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورۃ	نمبر رکوع
	۲۹	۶۸ قلم	۱
	"	۷۴ مدثر	۱
	۳۰	۹۰ بلد	۱
ولید بن عقبہ (اشارۃً)	۲۶	۴۹ حجرات	۱
ہابیل	۶	۵ مائدہ	۵
ہ تحفہ	۶	۵ مائدہ	۶
	"	"	۹
	۹	۷ اعراف	۱۳
	۲۶	۴۸ فتح	۱
ہاتھی	۳۰	۱۰۵ فیل	۱
ہاروت	۱	۲ بقرہ	۱۲
ہارون	۶	۴ نساء	۲۳
	۹	۷ اعراف	۱۷
	۱۱	۱۰ یونس	۸
	"	"	۹
	۱۶	۱۹ مریم	۴
	"	۲۰ طٰہٰ	۲
	"	"	۳
	"	"	۵
	۱۷	۲۱ انبیاء	۴
	۱۸	۲۳ مؤمنون	۳
	۱۹	۲۵ فرقان	۴
	"	۲۶ شعراء	۲
	۲۰	۲۸ قصص	۴
	۲۳	۳۷ صافات	۴
ہامان	۲۰	۲۸ قصص	۱

الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع	الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع	الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع	الفاظ	نمبر پارہ	نمبر و نام سورہ	نمبر رکوع
	〃	〃	۳		۶	۵ مائدہ	۱	ہود (سورۃ)	۱۱	۱۱ ہود		یحییٰ	۳	۳ آل عمران	۴
	۲۱	۲۹ عنکبوت	〃		۷	〃	۱۳		۱۲				۷	۶ انعام	۱۰
	۲۴	۴۰ مومن	۳		۱۷	۲۲ حج	۴	ہود	۸	۷ اعراف	۹		۱۶	۱۹ مریم	۱
	۳۰	۱۰۱ قارعہ	۱		〃	〃	۵		۱۲	۱۱ ہود	۵		۱۷	۲۱ انبیاء	۶
ہتھیار	۵	۴ نساء	۱۵	ہدیہ	۲	۲ بقرہ	۲۳		۱۹	۲۶ شعراء	۷	ید اللہ	۶	۵ مائدہ	۹
ہٹ دھرمی	دیکھو تناقضین				۷	۵ مائدہ	۱		۲۶	۴۶ احقاف	۳		۲۶	۴۸ فتح	۱
	اسلام کی سرکشی			ہمزہ گری	۶	۴ نساء	۲۴	یاجوج	۱۶	۱۸ کہف	۱۱	ید بیضا	۹	۷ اعراف	۱۳
ہجرت	دیکھو مہاجر			ہلاکت بستی	۱۲	۱۱ ہود	۹	ماجوج	۱۷	۲۱ انبیاء	۶		۱۶	۲۰ طٰہٰ	۱
ہدایت	۱	۲ بقرہ	۱		〃	〃	۱۰	یاد الٰہی	دیکھو ذکر و ذاکر				۱۹	۲۶ شعراء	۲
	〃	〃	۲	ہلاکت امت	دیکھو تباہی			یتیم	۱	۲ بقرہ	۱۰		۲۰	۲۸ قصص	۴
	〃	〃	۳	۱ بقرہ					۲	〃	۲۲	یٰس (سورۃ)	۲۲	۳۶ یٰسین	
	〃	〃	۱۴	ہلال	۲	۲ بقرہ	۲۴		〃	〃	۲۶		۲۳		
	〃	〃	۱۶	ہل من	۲۶	۵۰ ق	۳		〃	〃	۳۰	یسار (شمال)	۱۴	۱۶ نحل	۱۳
	۲	〃	۱۸	مزید					۴	۴ نساء	۱	یسیع	۷	۶ انعام	۱۰
	〃	〃	۱۳	ہمبستری	دیکھو جماع				۵	〃	۳		۲۲	۳۴ سبا	۴
	۳	〃	۳۳	ہمت	دیکھو عالی ہمت				〃	〃	۶	یعقوب	۱	۲ بقرہ	۱۶
	۵	۴ نساء	۱۲	ہمزہ (سورۃ)	۳۰	۱۰۴ ہمزہ	۱		〃	〃	۱۹		۴	۳ آل عمران	۹
	۶	۵ مائدہ	۳	ہمسایہ	۵	۴ نساء	۶		۸	۶ انعام	۱۹		۶	۴ نساء	۲۳
	۸	۶ انعام	۱۵		۳۰	۱۰۷ ماعون	۱		۱۰	۸ انفال	۵		۷	۶ انعام	۱۰
	۱۴	۱۶ نحل	۵	ہمسری	دیکھو تقابلہ				۱۵	۱۷ بنی اسرائیل	۱۰		۱۲	۱۱ ہود	۷
	〃	〃	۱۳	ہنسی	دیکھو تمسخر				۲۸	۵۹ حشر	۱		〃	۱۲ یوسف	۱
	۲۰	۲۸ قصص	۶	ہوا	۹	۷ اعراف	۷		۲۹	۷۶ دہر	۱		〃	〃	۲
	۲۱	۳۲ سجدہ	۳		۱۷	۲۱ انبیاء	۶		۳۰	۸۹ فجر	۱		۱۳	〃	۱۰
	۲۲	۳۵ فاطر	۲		۲۱	۳۰ روم	۵		〃	۹۰ بلد	۱		〃	〃	۱۱
ہدہد	۱۹	۲۷ نمل	۲		۲۳	۳۸ ص	۳		〃	۹۳ ضحیٰ	۱		۱۶	۱۹ مریم	۳
	〃	〃	۳	ہوا پرست	دیکھو خواہش نفسانی				〃	۱۰۷ ماعون	۱		۱۷	۲۱ انبیاء	۵
ہدی	۲	۲ بقرہ	۲	ہوا پرستی	〃	〃	〃	یثرب	۲۱	۳۳ احزاب	۲		۲۰	۲۹ عنکبوت	۳

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	۲۳	۳۸ ص	۴		″	″	۱۰		۲۳	۳۷ صافات	۵		۵	۴ نساء	۷
یعوق	۲۹	۷۱ نوح	۲		″	″	۱۱		۲۹	۶۸ قلم	۲		″	″	۸
یغوث	″	″	″	یہود	۲۴	۴۰ مومن	۴	(دیکھو بنی اسرائیل و اہل کتاب بھی)					۶	″	۲۴
یوسف (سورہ)	۱۲	۱۲ یوسف		یوسف کے بھائی	۱۲	۱۲ یوسف	۱						۱۰	۵ مائدہ	۳
	۱۳				″	″	۲		۱	۲ بقرہ	۸		″	″	۶
[illegible]	۷	۶ انعام	۱۰		۱۳	″	۸		″	″	۹		″	″	۷
	۱۲	۱۲ یوسف	۱		″	″	۹		″	″	۱۰		″	″	۸
	″	″	۲		″	″	۱۰		″	″	۱۱		″	″	۹
	″	″	۳		″	″	۱۱		″	″	۱۲		″	″	۱۰
	″	″	۴	یوشع (اشارہ)	۶	۵ مائدہ	۴		″	″	۱۳		۸	۶ انعام	۱۸
	″	″	۵		۱۵	۱۸ کہف	۹		″	″	۱۴		۹	۷ اعراف	۲۰
	″	″	۶	یونس (سورہ)	۱۱	۱۰ یونس			″	″	۱۶		″	″	۲۱
	″	″	۷	یونس	۶	۴ نساء	۲۳		۴	″	۱۷		۱۰	۹ توبہ	۵
	۱۳	″	۷		۷	۶ انعام	۱۰		″	″	۲۱		۱۴	۱۶ نحل	۱۵
	″	″	۸		۱۱	۱۰ یونس	۱۰		۳	۳ آل عمران	۳		۱۷	۲۲ حج	۲
	″	″	۹		۱۷	۲۱ انبیاء	۶		۴	″	۱۹		۲۸	۶۲ جمعہ	۱

مطبوعہ اشاعت آف انڈیا پریس آرہ